UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226211
UNIVERSAL
LIBRARY

انصاف نامہ

مترجم

جمعیۃ مہ ئرہ زمستان پور
دکن

OUP—730—28-4-81—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۲۹۷۵۸۸ Accession No. 2780

Author ن. ۲۷ G. 278

Title اسلوبیات "الفاظ نامہ" ن

This book should be returned on or before the date last marked below

الدین کلہ انصاف ۔ انصفوا رحمکم اللہ
دین سراپا انصاف ہے ۔ انصاف کرو خدا تم پر رحم کرے

الحمد للہ والمنۃ

اِنصَافنَامہ

اَلمَعرُوف بِہ

متن شریف

مولفہ حضرت بندگیمیاں ولیؒ ابن حضرت بندگیمیاں یوسفؓ صحابی مہدی علیہ والسلاۃ والصلوٰۃ

مترجم

باہتمام ۔ جمعیت مہدویہ دائرہ زمستان پور شیر آباد

۱۳۶۸ھ

مطبوعہ
مطبع ابراہیمیہ مشین پریس حیدرآباد دکن
ہدیہ ۱؎

التماس

مصدقان حضرت سید محمد جیونپوری امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمان خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس ہے کہ جامع المنقول حضرت بندگیمیاں ولی جلیل القدر تابعی ہیں آپنے تحریر فرمایا ہے کہ۔

"واضح ہو کہ یہ کمینہ چند ماہ بندگیمیاں عبدالمجید نوریؒ کی صحبت میں رہا، بندگی میرانسید محمود ثانی مہدیؑ کے قدموں کے پاس ایک سال سے زیادہ عرصہ تک رہا، چار سال بندگیمیاں شاہ نظامؒ کے قدموں کے پاس رہا، بندگیمیا نسید خوندمیرؒ کے قدموں کے پاس دس سال رہا اور مہدیؑ کے تمام خلفاء کی صحبت میں رہا اور ان کی روش کو دیکھا اور مہدیؑ کے بیان کے نقول ان کی زبان سے بہت سنا اور بعضے ان نقول سے چند نقول مختصراً لکھکر اس رسالہ کا نام انصافنامہ رکھا تاکہ ہر دیکھنے اور پڑھنے والا انصاف کرے اور جو مصدقان مہدیؑ ہیں ولیکن ان کو مہدیؑ اور صحابۂ مہدیؑ کی صحبت نصیب نہوئی اگر ان کو مہدیؑ کی پیروی کی آرزو ہے تو ان کو چاہیئے کہ انصافنامہ کے نقول کو دین کی آنکھ سے مطالعہ کریں اور انصاف کریں چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ۔ دین سراپا انصاف ہے یعنی تم انصاف کرو خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے پس مہدویوں کو چاہیئے کہ جو کچھ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے اس پر عمل کریں اور اگر اس پر عمل نہ کرسکیں تو شکر کریں ورنہ زاری کریں اور کوشش کریں تاکہ محمد مصطفیٰ اور مہدی مجتبیٰ صلی اللہ علیہما وسلم کے تصدق اور بندگیمیا نسید خوندمیرؒ کے صدقہ سے خدا تعالیٰ عمل روزی کرے۔ اور یہ نقول خدا تعالیٰ کے کلام اور رسولؐ کے احادیث کے موافق ہیں اور اگلے بزرگوں کے بعضے اقوال جو منقول ہیں وہ بھی حضرت مہدیؑ کے نقول کے موافق ہیں۔" (از مقدمہ انصافنامہ)

از احقر دلاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد و ثنائے بے عد و مر
بادشاہی را کہ وجود ہر موجود نتیجہ جود اوست
پس درود بر سید الانبیاء والمرسلین
محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
وعلیٰ آلہ واصحابہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین ثم السلام علیٰ سیدنا محمد
المہدی الموعود آخر الزماں وعلیٰ آلہ
واصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔
اما بعد بدانکہ فقیر حقیر احقر الفقراء کمترین
سگی از سگان درگاہ سید محمد مہدی موعودؑ ولی ابن
یوسف اسم بلا مسمیٰ عرض می نماید کہ
نقلست در دائرہ حضرت مہدیؑ سگی بود
کہ ممات آں سگ چناں شد خدائے تعالیٰ بصدقۂ
مہدی موعودؑ و بصدقہ سید السادات
بندگی سید خوندمیرؒ ممات این فقیر را در دائرہ
مہدیؑ کند فاما این کمینہ کدام کس است کہ

بیحد حمد اور بے شمار ثناء اس بادشاہ کیلئے سزاوار ہے
کہ ہر ایک موجود کا وجود اس کی سخاوت کا ایک نتیجہ ہے
اور درود سردار انبیاء و مرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر خوشنودی
خدا کی ان سب پر اور سلام خدا کا ہمارے سردار
محمد یعنی مہدی موعود آخر الزماںؑ پر اور آپ کی
آل اور آپ کے اصحاب پر خوشنودی خدا کی ان سب
پر۔ حمد و نعت کے بعد واضح ہو کہ فقیر احقر الفقراء
سید محمد مہدی موعودؑ کی درگاہ کے کتوں سے ایک
کمترین کتا ولی ابن یوسف اسم بلا مسمیٰ عرض
کرتا ہے۔
نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے دائرہ
میں ایک کتا تھا اس کتے کی موت (دائرہ مہدیؑ
میں) جیسی ہوئی خدائے تعالیٰ مہدی موعودؑ کے
صدقہ سے اور سید السادات بندگی سید خوندمیرؒ
کے صدقہ سے (ویسی) اس فقیر کی موت مہدیؑ

آرزوی آں سگ کند۔

نظم

درسگانِ درگہ شاہ محمد مہدیم
می شماری یا الٰہی در پناہت آمدم
من کیستم کہ با تو دم دوستی زنم
چند ازیں سگاں کوئی تو یک کترینم

رباعی

آنہا کہ زمن خدائے من میبیند
گر مغ بیند بہ صحبتم نہ نشیند
گر قصۂ خود پیش سگے برخوانم
سگ دامن پوستین زمن برچیند

منم سگی عقور کہ در گفتار قوی و در کردار ضعیف و در عہد نادرست و در ذات سقیم و در صفات لئیم و مرتکب گناہان عظیم

شعر

چوں نیک بکار خویشتن می نگرم
واللہ کہ کمتر از سگ بازارم
اللّٰھم احیینی محبا لک و امتنی محبا لک و احشرنی یوم القیمۃ تحت اقدام کلاب لک۔

کے دائرہ میں عطا کرے لیکن اس کمینہ کی کیا اصل ہے کہ اس کتے (کی موت) کی آرزو کرے۔

نظم

(دو عالم کے) بادشاہ محمد مہدیؑ کی درگاہ کے کتوں میں میرا شمار کرا اے باری تعالیٰ تیری پناہ میں آیا ہوں میری کیا طاقت اور تیرے سگ دوستی کا دم بھروں تیرے کوچہ کے کتوں سے ایک کمترین کتا ہوں

رباعی

میری ان برائیوں کو جو میرا خدا دیکھتا ہے
اگر آتش پرست دیکھ لے تو میری صحبت سے پرہیز کرے
اگر میں اپنے قصہ کو کسی کتے کے روبرو پیش کروں
تو کتا اپنے پوستین کے دامن کو مجھ سے ہٹالے

میرا حال یہ ہے کہ پھاڑ کھانے والے کتے کے مانند ہوں اس لئے کہ قول میں تیز اور کام میں ضعیف ہوں اور عہد میں نادرست اور عمل میں سست ہوں ذات میں ناقص و صفات میں ابتر اور بڑی خطاؤں میں ملوث ہوں

جب میں اپنے فعل پر بخوبی نظر کرتا ہوں تو
قسم ہے اللہ کی بازاری کتے سے بھی کم ہوں

اے اللہ تو مجھے اپنا دوست بنا کے زندہ رکھ اور اپنا دوست بنا کر مار قیامت کے دن تیرے کتوں کے زیر قدم میرا حشر کر۔

الٰہی این کمینہ را زیر پائے سگ مہدیٔ حشر کن۔

نیز معلوم باد کہ این کمینہ چند ماہ بصحبت بندگیماں عبد المجید بودیم و نیز بہ زیر پائے بندگیماں سید محمود ثانی مہدیؑ تا یک سال زیادہ بود بعد ازاں چہار سال زیر پائے بندگیماں شاہ نظامؑ ماندہ ایم و بعد ازاں بہ زیر پائے بندگیماں سید خوندمیرؑ دہ سال ماندہ ایم و بعد ازاں ہمہ خلفاء مہدیؑ را صحبت کردہ ایم و روش ایشاں دیدہ ایم و نقلہائے بیان مہدیؑ از زبان ایشاں بسیار شنیدہ ایم و بعضے ازاں نقلہا چند نقل مختصر بر نوک قلم آوردہ ایم و نام این رسالہ را انصاف نامہ نہادہ ایم تا ہر بیننده و خواننده انصاف کند و کسانیکہ مصداق مہدیؑ ہستند و لیکن صحبت با مہدیؑ و مہاجران نکردہ اند اگر ایشاں ہوسی دارند کہ متابعت مہدیؑ کنند این نقلہا را مطالعہ کنند و انصاف کنند کما قال علیہ السلام الدین کلہ انصاف ای انصفوا رحمکم اللہ۔ پس آنچہ

(لیکن) اے باری تعالیٰ مہدیؑ کے (دائرہ کے) کتے کے قدموں کے نیچے اس کمینہ کا حشر کر۔

نیز واضح ہو کہ یہ کمینہ چند ماہ بندگیماں عبد المجیدؑ (نور نوش) کی صحبت میں رہا اور نیز بندگیماں سید محمود ثانی مہدیؑ کے قدموں کے پاس ایک سال سے زیادہ عرصہ تک رہا اور بعد ازاں چار سال بندگیماں شاہ نظامؑ کے قدموں کے پاس رہا۔ اس کے بعد بندگیماں سید خوندمیرؑ کے قدموں کے پاس دس سال رہا اور پھر مہدیؑ کے تمام خلفاء کی صحبت میں رہا اور ان کی روش کو دیکھا اور مہدیؑ کے بیان کے منقول ان کی زبان سے بہت سنا اور بعضے ان منقول سے چند نقول مختصراً لکھکر اس رسالہ کا نام انصاف نامہ رکھا ہوں تاکہ ہر ایک دیکھنے اور پڑھنے والا انصاف کرے اور جو مصداق مہدیؑ ہیں ولیکن ان کو مہدیؑ اور مہاجران مہدیؑ کی صحبت نصیب نہوئی اگر انکو مہدیؑ کی پیروی کی آرزو ہے تو (ان کو چاہیئے کہ) ان نقول کو (دین کی آنکھ سے) مطالعہ کریں اور انصاف کریں چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ دین سراپا انصاف ہے یعنی تم انصاف کرو خدا تم پر رحم کرے

میرانؒ فرمودہ اند بران عمل کنیم واگر بران عمل
ہست شکرانہ کنیم واگر نیست ماتم کنیم
وجد و جہد کنیم تا بصدقہ محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم و مہدی مجتبیٰؑ و بصدقہ
سید خوندمیرؓ خدائے تعالیٰ عمل روزی
کند واین نقلہا باکلام خدا و با احادیث
رسولؐ موافق اند و بعضی اقوال بزرگان
پیشینیان نیز با نقلہا موافق اند اما کسانیکہ
مہاجران مہدیؑ اند اگر مطالعہ کنند دریں
نقلہا مذکور چیزے را کہ بفراموشی زیادہ و
نقصان نوشتہ باشم مطلع شوند آنجا
بکرم و لطف قلم زنند و راست کنند ۔

ونیز نقلست کہ حضرت میرانؒ فرمودند
کہ اگر کسی از بندہ نقل کند باید آں نقل
را بہ بیند اگر با کلام خدائے تعالیٰ موافق
است آں از بندہ است و اگر با کلام
خدائے تعالیٰ موافق نیست آں نقل از
بندہ نیست یا آں کس سخن مارا فہم
نکردہ است ۔ چنانچہ بندگمیاں

پس (مہدویوں کو چاہیئے کہ) جو کچھ مہدیؑ نے فرمایا ہے
اس پر عمل کریں اور اگر اس پر عمل ہے تو شکر
کریں ورنہ زاری کریں اور کوشش کریں تا کہ
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی مجتبیٰ صلعم
کے تصدق اور سید خوندمیرؓ کے صدقہ سے خدا تعالیٰ
عمل روزی کرے اور یہ نقول خدا کے کلام اور رسول صلعم
کے احادیث کے موافق ہیں اور اگلے بزرگوں کے
بعضے اقوال (جو منقول ہیں وہ) بھی نقول (مہدیؑ)
کے موافق ہیں لیکن جو حضرات کہ مہاجران مہدیؑ
سے ہیں اگر (انصاف نامہ کا) مطالعہ کریں اور
جو نقول کہ منقول ہیں اس میں فراموشی سے کوئی
بات کم و بیش لکھدیا ہوں اگر اس سے آگاہ ہوجائیں
تو وہاں بہ کرم لطف قلم پھیر دیں اور درست کردیں
نقل ہیکہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی
شخص بندہ سے نقل کرے تو چاہیئے کہ اس نقل کو
دیکھے اگر خدا تعالیٰ کے کلام کے موافق ہے تو وہ
(نقل) بندہ سے ہے اور اگر خدا تعالیٰ کے کلام
کے موافق نہیں ہے تو وہ نقل بندہ سے نہیں ہے
یا وہ شخص ہماری بات کو سمجھ نہ سکا چنانچہ بندگمیاں

سید خوندمیرؓ در عقیدہ فرمودہ اند کہ در احادیث اختلاف بسیار است ایں صحیح شدن مشکل است حضرت میرانؒ فرمودہ اند ہر حدیثے کہ با کتاب خدا تعالیٰ وحال ایں بندہ موافق باشد آں صحیح است کما قال علیہ السلام ستکثر لکم الاحادیث من بعدی فاعرضوا علی کتاب اللہ فان وافقوا فاقبلوا والا فردوا کما قال علیہ السلام ستکثر من بعدی الاحادیث فما وافق کتاب اللہ فھو عنی قلتہ او لم اقل وما خالف کتاب اللہ فلیس عنی وکیف اقول بخلافہ وایں نقلہا از بندگی میاں سید خوندمیرؓ سید الشہدا واصل حق شنیدہ ایم واز رسالہ عقیدہ دیدہ ایم و بعضے ہما جراں و بندگی میاں سید خوندمیرؓ در کھانبیل درون حجرہ میاں سید خوندمیرؓ اجماع کردہ بودند و چند محضر در کھانبیل شدہ بود و در قصبہ بڑلی بر آں اجماع

سید خوندمیرؓ نے عقیدہ شریفہ میں فرمایا ہیکہ احادیث میں اختلاف بہت ہے اس کی صحت مشکل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو حدیث کہ خدا تعالیٰ کی کتاب اور اس بندہ کے حال کے موافق ہو وہی صحیح ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے لئے حدیثیں بہت ہونگی تم ان کو کتاب اللہ پر پیش کرو اگر موافق ہوں تو قبول کرو ورنہ رد کرو اور نیز آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد حدیثیں بہت ہوجائیں گی پس جو حدیث قرآن شریف کے موافق ہو تو میری حدیث ہے میں نے کہا ہے یا میں نے نہیں کہا اور جو قرآن شریف کے مخالف ہو تو مجھ سے نہیں ہے اور میں قرآن شریف کے خلاف کسطرح کہوں گا اور ہم نے یہ نقول بندگیمیاں سید خوندمیرؓ سید الشہدا واصل الحق سے سنے ہیں اور رسالہ عقیدہ میں دیکھا ہے اور کھانبیل میں بعضے مہاجرین اور بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے میاں سید خوندمیرؓ کے حجرہ میں اجماع کیا تھا اور چند محضر کھانبیل میں ہوئے تھے اور قصبہ بڑلی میں اُن پر اجماع

شدہ بود و در احمد آباد نزدیک قبر بندگیمیاں
عبد المجیدؓ محضر شدہ بود و در موضع سیہہ
اجماع شدہ بود و کتبہا کردہ بودند و در موضع
بھدری والی چند بار محضر شدہ بود و بزیر
درخت بڑ کھرنی و ببول در موضع بھیلوٹ
بحضور بندگیمیر السید محمودؓ اجماع چند بار شدہ بود
و ایں جا نہا کہ مذکور است بعضی نقلہا از آنجا
نبشتم و ہر نقلی و ہر روشنی کہ بر عالیت بینند
از بندگیمیاں سید محمودؓ و از بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
صدیق مہدیؑ است و بعضی از مہاجراںؓ نیز
بر عالیت بودند و چند صد نقلہا دریں رسالہ
نبشتہ شدہ است و نیز معلوم باد ہر برادریکہ
بہ بیند و بخواند نظر بر عبارت نکند نظر بر نقلہاء
میرانؒ کند زیرا چہ ایں کاتب امی است و دریں
نقلہا زیادہ و نقصان از دانش خود نہ نبشتہ ام
آنچہ از میراں سید محمودؓ و از میاں سید خوندمیرؓ
و بعضی از اصحاب مہدیؑ شنیدیم نبشتیم
و بعضی کساں میگویند کہ معتبر نیست و
تطبیق ندادہ چرا کہ با حال ما و زمانہ ما

ہوا تھا اور احمد آباد میں بندگیمیاں عبد المجیدؓ کی
قبر کے پاس محضر ہوا تھا اور موضع سیہہ میں اجماع
ہوا تھا اور کتبے کئے تھے اور موضع بھدری والی
میں چند بار محضر ہوئے اور موضع بھیلوٹ میں بڑ
کھرنی اور ببول کے جھاڑ کے نیچے بندگیمیر السید محمودؓ
کے حضور میں چند بار اجماع ہوئے اور ان مقامات
پر جو مذکور ہوئے بعضے نقول ان ہی مقامات پر لکھے ہیں
اور جو نقل و روش کہ عالیت پر نظر آئے وہ بندگیمیر
سید محمودؓ اور بندگیمیاں سید خوندمیرؓ صدیق مہدیؑ
سے ہے اور بعضے مہاجرینؓ بھی عالیت پر تھے
اور چند صد نقول اس رسالہ میں لکھے گئے ہیں اور
نیز واضح ہو کہ جو برادر کہ (اس رسالہ کو) دیکھے اور
پڑھے عبارت پر نظر نہ کرے مہدیؑ کے نقول پر
نظر کرے اس لئے کہ یہ کاتب امی ہے اور ان
نقول میں میں نے اپنی دانش سے کمی بیشی نہیں کی
ہے (بلکہ) جو کچھ کہ میر السید محمودؓ اور میاں السید خوندمیرؓ
اور بعضے اصحاب مہدیؑ سے سنا ہے (ویسا ہی)
لکھا ہے اور بعضے لوگ کہتے ہیں کہ (یہ نقول) معتبر
نہیں ہیں اور تطبیق نہیں دیا ہے اس لئے کہ ہمارے

موافق نیست واگر ایں نقلہا را زیادہ ونقصان
از دانش خود نبشتہ باشم ظلم بر نفس خود
کردہ باشم وہر کہ بر مہدیؑ وبر اصحاب مہدیؑ
افترا کردہ باشد بر ایشاں نکردہ باشد بلکہ
بر خدائے تعالیٰ کردہ باشد وایں نقلہا در
بست باب وچند فصل بیان کنم بتوفیق اللہ
انشا اللہ تعالیٰ ۔

باب اول در بیان ثبوت مہدیت ۔

باب دوم در بیان آنکہ انکار مہدیؑ کفر
است دریں باب احادیث ونقلہا از
حضرت میرانؒ بسیار است ۔

باب سوم در بیان آنکہ بدنبال منکران
مہدیؑ نماز گزاردن میرانؒ منع کردہ اند ۔

باب چہارم در بیان آنکہ خوشنودی میرانؒ
نبود در خانہ مخالفان رفتن و دوستی کردن
با ایشاں **فصل** در بیان آنکہ خوشنودی میرانؒ
ویاران میرانؒ نبود کہ بخانہ مخالفاں و
ملایاں از جہت علم خواندن وعظ ایشاں شنیدن
بروند ۔

حال اور زمانے کے موافق نہیں اور اگر میں نے ان
نقول کو اپنی دانش سے کم وزاید لکھا ہے تو ظلم
اپنے نفس پر کیا ہے اور جو شخص کہ مہدیؑ اور اصحاب
مہدیؑ پر افترا کریگا وہ درحقیقت ان پر افترا
نہیں کیا بلکہ خدائے تعالیٰ پر (افترا) کیا اور
ان نقول ۔ کو بیس باب اور چند فصلوں میں ختم
کرتا ہوں اللہ کی توفیق سے اگر چاہے اللہ تعالیٰ

پہلا باب (مہدی موعودؑ کی) مہدیت کے ثبوت
کے بیان میں ۔ **دوسرا باب** اس بیان میں کہ
حضرت مہدیؑ کا انکار کفر ہے اس باب میں احادیث
اور حضرت مہدیؑ کی نقلیں بہت سی ہیں ۔

تیسرا باب اس بیان میں کہ مہدیؑ کے منکروں
کے پیچھے نماز پڑھنے سے حضرت مہدیؑ نے منع
فرمایا ۔ **چوتھا باب** اس بیان میں کہ مخالفوں
کے گھر جانے اور ان کے ساتھ دوستی پیدا کرنے
میں مہدیؑ کی خوشنودی نہ تھی **فصل** اس بیان
میں کہ مخالفوں اور ملاؤں کے گھروں کو ان سے
علم پڑھنے اور ان کا وعظ سننے کے لئے جانے میں
مہدیؑ اور یاران مہدیؑ کی خشنودی نہ تھی ۔

باب پنجم دربیان آنکہ ہر کہ حیات دنیا را طلبد او کافر است با ایشاں دوستی کردن منع فرمودہ است دریں باب آیات قرآن بسیار است۔

فصل در بیان توکل **فصل** ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون۔

باب ششم دربیان آنکہ در راہ خدا تعالیٰ چہار حجاب است دنیا وخلق وشیطان ونفس دریں باب آیات قرآن بسیار است۔

فصل دربیان توکل **فصل** دربیان نقول متفرقہ۔

باب ہفتم۔ دربیان حکم منافقی بر قاعدان غیر اولی الضرر کردن دریں باب آیات قرآن بسیار است۔ **فصل** دربیان حکم منافقی بر تارک ہجرت با میراں۔

فصل دربیان حکم نفاق بر قاعدان غیر اولی الضرر۔

پانچواں باب۔ اس بیان میں کہ جو شخص دنیا کی زندگی کو طلب کرتا ہے وہ کافر ہے ان کیساتھ دوستی کرنے سے (مہدیؑ نے) منع فرمایا ہے اس اس باب میں قرآن کی آیتیں بہت ہیں۔

فصل توکل کے بیان میں۔ **فصل** اور تم میں سے ایک گروہ ایسی ہونی چاہیئے جو امر خیر کی دعوت اور امر بالمعروف کرے اور برائی سے روکے اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے۔

چھٹا باب اس بیان میں کہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں چار چیزیں حجاب ہیں دنیا خلق شیطان اور نفس اس باب میں قرآن کی بہت آیتیں ہیں۔

فصل توکل کے بیان میں **فصل** متفرق نقلوں کے بیان میں۔

ساتواں باب قاعدان غیر اولی الضرر پر منافقی کا حکم کرنے کے بیان میں اس باب میں قرآن کی بہت آیتیں ہیں۔ **فصل** حضرت مہدیؑ کے ساتھ ہجرت نہ کرنے والے پر حکم منافقی کے بیان میں **فصل** قاعدان غیر اولی الضرر پر حکم نفاق کے بیان میں۔

باب ہشتم ۔ دربیان میل کردن و دوستی کردن با تارکان ہجرت کہ حضرت میرانؒ منع فرمودہ اند و دریں باب آیات قرآن و نقلہائے میرانؒ بسیار است ۔

فصل دربیان بخانہ موافقان برائے طعام خوردن رفتن ۔ **باب نہم** دربیان آنکہ تعین را تعین فرمودند جز توکل بر خدائے تعالیٰ دریں باب آیات قرآن بسیار است ۔

فصل دربیان نقول متفرقہ ۔

باب دہم دربیان آنکہ حضرت میرانؒ علم خواندن منع کردہ اند جز ذکر خدا تعالیٰ دریں باب نقلہائے میرانؒ و آیات بسیار است ۔

باب یازدہم دربیان ذکر خدائے تعالیٰ کہ فرض است دریں باب آیات بسیار است

فصل من الرسالۃ المکیہ فی کیفیت الذکر

فصل ذکر اللہ تعالیٰ فرض دائم علی المسلمین والمسلمات **فصل** فی اول التصدیق قائل لا الٰہ الا اللہ یحتاج الی اربعۃ اشیاء

فصل دربیان آنکہ بندگی

آٹھواں **باب** اس بیان میں کہ ہجرت ترک کرنے والوں کے ساتھ میل جول اور دوستی کرنے سے حضرت مہدیؑ نے منع فرمایا ہے اور اس باب میں قرآن کی آیتیں اور مہدیؑ کی نقلیں بہت ہیں **فصل** موافقوں کی دعوت میں جانے کے بیان میں

نواں **باب** اس بیان میں کہ حضرت مہدیؑ نے خدا پر بھروسہ کرنے کے سوا تعین کو لعین فرمایا اس باب میں قرآن کی بہت آیتیں ہیں ۔

فصل نقول متفرقہ کے بیان میں ۔

دسواں **باب** اس بیان میں کہ حضرت مہدیؑ نے بجز ذکر خدا کے علم پڑھنے سے منع فرمایا ہے اس باب میں قرآن کی آیتیں اور مہدیؑ کی نقلیں بہت ہیں

گیارہواں **باب** اس بیان میں کہ خدائے تعالیٰ کا ذکر فرض ہے اس باب میں آیات بہت ہیں **فصل** ذکر خدا کی کیفیت میں رسالہ مکیہ سے

فصل مسلمان مردوں اور عورتوں پر ذکر دوام فرض ہے **فصل** تصدیق کے اوائل زمانہ میں لا الٰہ الا اللہ کا قائل چار چیزوں کا محتاج ہوتا ہے ۔ **فصل** اس بیان میں کہ حضرت بندگی

سید الشہدا رضی اللہ عنہ در رسالہ خود بنشتہ اند

فصل در بیان خلوت و ذکر۔

فصل در بیان بینائی **فصل** النبوۃ کانت فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب دوازدہم در بیان بینائی خدا تعالیٰ دریں باب آیات قرآن و نقلہائے میراں بسیار است۔

باب سیزدہم در بیان امر معروف کردن نہی منکر و خواندن سوئے سوی بینائی و بیان کردن قرآن دریں باب آیات قرآن بسیار است۔

فصل در بیان افسوس **فصل** در بیان تاویل و تطبیق کنندگان۔

باب چہاردہم در بیان آنکہ دعوئے بے عمل مردود است دریں باب آیات قرآن و نقلہا بسیار است۔

باب پانزدہم در بیان آنکہ دین خدا را از دو چیز نصرت است و از دو چیز ہزیمت است۔ دریں باب آیات بسیار است۔

فصل دو چیزے کہ از دو نصرت دین است

سید الشہدا رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے **فصل** خلوت اور ذکر کے بیان میں۔

فصل بینائی کے بیان میں **فصل** اس بیان میں کہ نبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی۔

بارہواں **باب** خدائے تعالیٰ کی بینائی کے بیان میں اس باب میں قرآن کی آیتیں اور حدیث کی نقلیں بہت ہیں۔

تیرہواں **باب** امر معروف نہی منکر کرنے اور بینائی کی طرف بلانے اور قرآن کا بیان کرنے کے بیان میں اس باب میں قرآن کے آیات بہت ہیں۔

فصل افسوس کے بیان میں **فصل** تاویل اور تطبیق کرنے والوں کے بیان میں۔

چودہواں **باب** دعوی بے عمل مردود ہونے کے بیان میں اس باب میں قرآن کے آیات اور نقلیں بہت ہیں۔

پندرہواں **باب** اس بیان میں کہ دین خدا کو دو چیزوں سے نصرت ہے اور دو سے ہزیمت ہے اس باب میں آیات بہت ہیں۔

فصل۔ دوسری جن چیزوں سے کہ دین کو نصرت ہے

باب شانزدہم دربیان قاتلوا وقتلوا دریں باب نقلہا و آیات قرآن بسیار است۔

باب ہفدہم دربیان بشارتہای مہدیؑ وتخصیص سیدینؓ۔ **فصل** والسّٰبقون الاولون **فصل** والسّٰبقون السّٰبقون

باب ہژدہم دربیان مہتر عیسیٰؑ۔

باب نوزدہم دربیان آنکہ بعضی کسان مہدیؑ با مہتر عیسیٰؑ ملاقات کنند۔

باب بستم دربیان پسخوردہ۔

سولہواں باب قاتلوا اور قتلوا کے بیان میں اس باب میں قرآن کی آیتیں اور نقلیں بہت ہیں۔

سترہواں باب۔ مہدیؑ کی بشارتوں اور سیدینؓ کی تخصیص کے بیان میں **فصل** اور سابقین اولین **فصل** اور سابق سابق ہیں۔

اٹھارواں باب مہتر عیسیٰؑ کے بیان میں

انیسواں باب اس بیان میں کہ بعض مہدوی مہتر عیسیٰؑ سے ملاقات کریں گے۔

بیسواں باب پسخوردہ کے بیان میں

باب اول

در بیان ثبوت مہدیت و انکار علماء

در ین باب دو فصل است ہر یکی فصل را علحدہ بیان کنم انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصل۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھد اللہ فلا مضل له ومن یضلله فلا ھادی له نشھد ان لا الٰه الا اللہ وحدہ لا شریک له ثم الصلوٰۃ والسلام علی رسوله ونشھد ان سیدنا محمدا سید الانبیاء والمرسلین وعلی اله واصحابه الکرام وعترته الطاھرین والانصار والمھاجرین ثم السلام علی من اکرم واصطفی باھتداء الاسلام والغفران المسمی بمحمد ن المھدی المجتبیٰ خاتم ولایة محمد ن المصطفیٰ صلی اللہ علیه وسلم

پہلا باب

مہدیت کے ثبوت اور علماء (ظاہر) کے انکار کے بیان میں

اس باب میں دو فصل ہیں اور ہم ہر ایک فصل کو علحدہ بیان کریں گے اگر چاہے اللہ تعالیٰ۔

فصل ہم اپنے اعمال کی برائیوں اور اپنے نفوس کی شرارتوں سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں خدا جسکو ہدایت دے اسکو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو خدا گمراہ کرے اسکو ہدایت کرنے والا کوئی نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بغیر خدائے واحد کے کوئی معبود نہیں اور نہ اسکا کوئی شریک ہے پھر ہم خدا کے رسول پر صلوٰۃ اور سلام پڑھتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد تمام مرسلین اور انبیاء کے سردار ہیں اور آپ کی آل پاک اصحاب کرام عترت اطہار و انصار اور مہاجرین پر خدا کی رحمت ہو اور ان پر سلام جو بزرگ ہیں اور اسلام کی ہدایت اور مغفرت کے لئے مخصوص ہیں جنکا نام نامی محمد (اور لقب) مہدی مجتبیٰ خاتم ولایت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

الذی ھو صاحب الولایۃ المقیدۃ التی
ختمت علیہ وھو المھدی الموعود فی
آخر الزمان ۔ و میراں سید محمد مہدی موعودؑ
بہ فرمان خدا تعالیٰ ایں آیۃ قرآن بر ثبوت
مہدیت خود حجت کرد و آں آیت اینست ۔
کما قال اللہ تعالیٰ افمن کان علی بینۃ
من ربہ (جزء ۱۲ رکوع ۱۴) فاعلم ان المراد
بمن کان المھدی و بالبینۃ الولایۃ
المحمدیۃ التی عبرت بقولہ علیہ
السلام انا من نور اللہ والمومنون من
نوری وتیلوہ شاھدٌ منہ ای یتبع
ھذہ البینۃ القرآن منزلٌ من اللہ
بتائیدہ ایضاً ای کتاب اللہ یشھد
علی انہ خاتم الولایۃ المحمدیۃ وعلی
انہ المھدی الموعود فی آخر الزمان ومن
قبلہ کتاب موسیٰ اماماً ورحمۃً ای من
قبل القرآن کتاب موسیٰ وھی التوریت
اماماً ای مقتدیٰ یقتدی بہ
بنو اسرائیل و رحمۃ لھم ای من قبل

علیہ وسلم ہے جو وہی ولایت مقیدہ کے صاحب ہیں
جن پر وہ ختم ہوئی اور وہی مہدی آخر الزمان ہیں جنکی
بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا ۔ میراں سید محمد مہدی موعودؑ نے
خدا تعالیٰ کے حکم سے قرآن کی اس آیت کو اپنی مہدیت
کے ثبوت میں پیش فرمایا اور وہ آیت یہ ہے ۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا جو اپنے رب کی
بینہ پر ہے ۔ واضح ہو کہ من کان میں من سے
مراد مہدی ہے اور بینہ سے مراد ولایت محمدیہ ہے
جسکی تعبیر فرمان رسول علیہ السلام ہیں خدا کے نور سے
ہوں اور مومنین میرے نور سے ہیں ۔ سے کیگئی
اور اس کے پیچھے آتا ہے گواہی دینے والا یعنے اس
بینہ کے پیچھے پیچھے اسکی تائید میں قرآن بھی ہے جو اللہ
کے پاس سے نازل ہوا ہے یعنی خدا کی کتاب شہادت
دیتی ہے کہ وہی خاتم ولایت محمدیہ ہے اور وہی مہدی
ہے جسکو زمانہ آخر میں بھیجنے کا وعدہ کیا گیا تھا ۔
اور اس کے پہلے موسیٰ کی کتاب ہے جو امام اور رحمت ہے
یعنی قرآن کے پہلے موسیٰ کی کتاب ہے اور وہ توریت
ہے جو امام یعنی مقتدا ہے جسکی بنو اسرائیل پیروی
کرتے تھے اور ان کے لئے رحمت ہے یعنی اس قرآن

هذا القرآن کتاب موسیٰ ایضاً یشهد
علیه کما یشهد علی نبینا علیه السلام
اولئك یومنون به . الضمیر فی به یرجع
الی من کان علی بینة و اولئك اسم
الاشارة والمشار الیه هو البینة والقرآن
والتوریت کل اولئك یومنون . ای یوافق
ویصدق به فاذا کان المهدی علی هذه
الحجة بنفسه والقرآن یشهد علیه
بتائیده وقوم خصه الله فی کلامه
بوصف لا یمکن لغیره کما قال سبحانه وتعالی
فسوف یاتی الله بقوم یحبهم ویحبونه
الایة یشهد بصدقه ویومن به فلا
حاجة بشهادة اخری وان کان له
علامات کثیرة اخر لان الشهادة
من الشهدین یکتفی فی الحکم وله
شاهدون من المؤمنین الذین یفعلون
ما یقولون ویقولون ما یعلمون ویعلمون
ما یشهدون فاذا کان المهدی حقاً
وحجته مشهوداً بشهادتهم فالاجابة

کے پہلے موسیٰ کی کتاب بھی اس کی شہادت دیتی ہے
جیسا کہ ہمارے نبی علیہ السلام کی شہادت دیتی ہے
یہ سب اس پر ایمان لاتے ہیں بہ کی ضمیر من
کی طرف پھرتی ہے اور اولئك اسم اشارہ
ہے اور مشار الیہ وہی بینہ ہے قرآن اور توریت
یہ سب کے سب اس پر ایمان لاتے ہیں یہاں ایمان
لانے کے معنی موافقت اور تصدیق کرنے کے ہیں
جب مہدیؑ بہ نفس نفیس اپنے ساتھ یہ حجت رکھتا ہو
اور قرآن اس کی تائید میں شہادت دیتا ہو اور
مہدیؑ کی قوم ایسی قوم ہو جسکی تعریف خدا نے
اپنے کلام پاک میں اس طرح کی ہو کہ دوسروں کے
لئے وہ تعریف نہ ہو سکے چنانچہ فرماتا ہے اللہ کہ
آگے چل کر ایک ایسی قوم کو پیدا کرے گا جسکو وہ دوست
رکھے گا اور وہ اپنے خدا کو دوست رکھیگی ۔ یہ
کلام مہدیؑ کی سچائی کی شہادت دیتا ہے اور قوم
مہدیؑ کے موافق ہے تو پھر کسی دوسری شہادت
کی ضرورت نہیں اگرچہ کہ مہدیؑ کی اور بھی بہت سی
دوسری علامتیں ہیں کیونکہ اجرائی حکم کے لئے
دو گواہوں کی گواہی کافی ہے حالانکہ مہدیؑ کے لئے

علی غیرھم واجبۃ ومن لم یستجب لہ وینکر بہ ویعرض عنہ فالنار موعدہ کما قال سبحانہ وتعالیٰ ومن یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ۔ لانہ ختم بہ الولایۃ المحمدیۃ ومن امن بنبوتہ ولم یومن بولایتہ تفصیلا فقد کفر کما کفر الیھود والنصاریٰ بنبوۃ محمد۔ لان النبوۃ ھی ظاھر النبی والولایۃ ھی باطنہ ومن یکفر بمحمد فی ای مظھر سواء کان فی الولایۃ او النبوۃ فالنار موعدہ فتقبلوا محمدن المھدی لعلکم تفلحون ومن لم یتقبل محمدن المھدی فانہ لم یتقبل محمداً رسول اللہ قال علیہ السلام فی حق المھدی الاحادیث الکثیرۃ کما قال کیف تھلک امتی

(لاکھوں کی تعداد میں) ایسے مومنین گواہ ہیں جن کے قول وفعل اور قول وعلم اور علم وشہادت میں اتحاد ہے جب مہدی حق ہے اور مہدی کی حجت پر یہ لوگ گواہ ہیں تو اب دوسروں پر مہدی کی دعوت کا قبول کرنا واجب ہوگیا اس پر بھی ایمان نہ لائیں انکار ہی کرتے جائیں اور روگرداں رہیں تو دوزخ انکا ٹھکانہ ہے۔ چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے جو کوئی اوسکا (مہدی کا) منکر ہو فرقوں میں سے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے۔ کیونکہ اس پر (مہدیؑ پر) ولایت محمدیہ ختم ہوئی اور جو شخص آپ کی (نبیؐ کی) نبوت پر ایمان لائے اور آپ کی ولایت پر ایمان نہ لائے تو ایسا ہی کافر ہوگا جیسا کہ یہود ونصاریٰ آپ کی نبوت کا انکار کرکے کافر ہوئے کیونکہ نبوت نبی کا ظاہر ہے اور ولایت نبی کا باطن ہے محمدؐ کا انکار خواہ آپکے کسی مظہر میں ہو یا مظہر ولایت میں ہو یا مظہر نبوت میں اس کیلئے دوزخ ہی کا وعدہ ہے پس اے عزیز محمد مہدیؑ کو قبول کرو شاید تم کامیاب ہوسکو جس نے محمد ملقب بہ مہدیؑ کو قبول نہ کیا یقیناً اس نے محمد رسول اللہ کو بھی قبول نہ کیا رسول کریمؐ نے مہدیؑ کے باب میں

انا فی اولها وعیسیٰ فی آخرها و المهدی من اهل بیتی فی وسطها ۔ ومن قال انی اقبل المهدی ولکن لا اقبل هذا المهدی فهو کمن قال فی عهد رسول اللہ انی اقبل محمداً رسول اللہ ولکن لا اقبل هذا محمداً ۔

ومحمد مصطفیٰ را قبول نہ کردند از جہت آن کہ ہر چہ می گفتی و ہر چہ می کردی بواسطہ خبری کہ اورا از خداوند او میرسیدے یعنی ہر قول وفعل بوحی خدائے تعالیٰ میکردی کما قال سبحانہ وتعالیٰ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ (جزء ۲۷ رکوع ۵) ۔ وایں قول کہ بوحی میگفت وفعل کہ بوحی می کرد مخالف ہوا مردماں می افتاد زیرا چہ برایشاں رعونات نفس چناں غلبہ میکرد کہ ہیچکس را ہیچ خود نہ پنداشتندی و بعلم کتاب کہ نزدیک ایشاں بود برآں شادمانی و مغروری میکردند وایں

بہت کچھ فرمایا ہے چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں میری امت کس طرح ہلاک ہوگی میں اس کے پہلے حصہ میں ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر میں اور مہدی جو میری اہل بیت سے ہے اس کے درمیان ہے اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں مہدی پر تو ایمان لاتا ہوں لیکن اس مہدی پر ایمان نہیں لاتا تو اس کی مثال بعینہٖ ایسے آدمی کی ہے جو رسول اللہ کے زمانے میں یہ کہے کہ میں محمد رسول اللہ پر ایمان لاتا ہوں لیکن اس محمد کو محمد رسول اللہ نہیں مانتا محمد مصطفیٰ پر کفار اس واسطے ایمان نہ لائے کہ آپ جو کچھ کہتے اور کرتے تھے خدا کے حکم سے کہتے اور کرتے تھے یعنی آپ کا ہر قول وفعل وحی کا تابع تھا چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے وہ اپنی خواہش نفسانی سے نہیں بولتا ہے وہ تو سراپا وحی ہے ۔ آپ جو وحی کے موافق کہتے تھے اور وحی کے موافق کرتے تھے لوگوں کی خواہشات کا خلاف واقع ہوتا تھا کیونکہ ان پر نفسانی رعونتیں اس قدر غالب آگئی تھیں کہ کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتے تھے محض اپنے کتابی معلومات پر خوش تھے اور دھوکے میں پڑے ہوئے تھے اہل ہوا وہوس

طریق اہل نفس وہوا ہمیشہ می باشد کما قال سبحانہ وتعالیٰ فلما جاءتھم رسلھم بالبینات فرحوا بما عندھم من العلم وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزؤن۔ (جزء ۲۴ رکوع ۱۴) میگفتند کہ امیاں این معنی را چہ لائق انداز جہت حسد وعناد جاہل گشتند وباوجود علم کہ در گمان ایشاں بود چنانچہ از کتاب ورسول خود نیز انکار کردند چنانکہ می آرند یکی از جملہ اہل کتاب مالک بن ضیف یہودی بود کہ با مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مجادلہ می کرد آنحضرتؐ او را گفت ندیدی در توریت ان اللہ یبغض الحبر السمین قال نعم فقالؐ فانت الحبر السمین فغضب الیھودی وقال ما انزل اللہ علیٰ بشر من شئ۔

واین انکار آوردن ایشاں از کسیکہ خبر از خدا آرد بداں سبب است کہ اکثر مردماں از تقلید پدراں بیروں نیایند وبا رسولؐ موافقت نہ نمایند۔ کما قال سبحانہ وتعالیٰ

کا طریق تو ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے پس جب ان کے پاس ان کے رسول کھلی دلیلیں لیکر آئے تو وہ اپنے موجودہ علم پر ہی خوش ہوئے اور گھیر لیا ان کو اس چیز نے جس سے وہ تمسخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ امیاں (خدا کے رسول) اس مرتبہ کے اہل نہیں (محض) وہ حسد اور عناد کی وجہ جاہل ہو گئے اگرچہ کہ وہ خود کو عالم سمجھتے تھے چنانچہ اسی طرح انہوں نے اپنی کتاب اور اپنے رسول کا انکار کر دیا چنانچہ منقول ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص مالک ابن ضیف یہودی تھا جو آنحضرتؐ سے مجادلہ کیا کرتا تھا آنحضرتؐ نے اسکو فرمایا کہ کیا تو نے توریت میں نہیں دیکھا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ قربہ عالم سے بغض رکھتا ہے۔ کہا ہاں۔ فرمایا رسولؐ نے تو پس تو ہی قربہ عالم ہے اس پر یہودی غصہ میں آیا اور کہا اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز نہیں اتاری۔ اور ان کا یہ انکار کرنا ایسے شخص کی ذات سے جو خدا کی جانب سے خبر لاتا ہے محض اسی لئے ہے کہ اکثر لوگ اپنے باپ دادا کی تقلید سے باہر ہونا اور رسولؐ کے ساتھ موافقت کرنا نہیں چاہتے چنانچہ

وکذالک ما ارسلنا من قبلک فی قریۃ من نذیر الا قال مترفوھا ان وجدنا اٰبائنا علی امۃ وانا علی اٰثارھم مقتدون (جزء ۲۵ رکوع ۸) وایں خبر ہنوز حقتعالیٰ از اقوال منعماں و مقتدایاں میدہد ولیکن شرارت و تکذیب و تقتیل و بد سگالیش با انبیاء از مقتدایاں و اکابراں کہ ممتاز بہ جاہ و ریاست شدہ انداز ایشاں پیدا شدہ کما قال سبحانہ وتعالیٰ وکذالک جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیھا لیمکروا فیھا وما یمکرون الا بانفسھم وما یشعرون (جزء ۸ رکوع ۲)۔ پس بداں ای عزیز کہ چوں مہدیؑ تابع از آنِ مصطفیٰؐ و پیغامبراں دیگر باشد ناچار ایں گروہ اکابراں با او نیز عداوت کنند و مخالفت نمایند و ایں نیز دلیل است بر صدق سید محمد مہدیؑ۔ کما قال فی الفتوحات المکیۃ اذا خرج ھذا الامام المھدی فلیس لہ عدو مبین الا الفقھاء خاصۃ لانہ لا یبقی ریاستھم وھو صفت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اسی طرح ہم نے تیرے پہلے کسی قریہ میں کسی ڈرانے والے کو جو بھیجا تو وہاں کے متمولوں نے کہا کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ایسا ہی پایا اور ہم ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں حالانکہ حقتعالیٰ نے مالداروں اور ان کے پیشواؤں کے اقوال کی یہ خبر (اپنے کلام پاک میں) دی ہے ولیکن (مالداروں کے) پیشوا اور اکابرین سے جو جاہ و ریاست میں ممتاز تھے ان سے بھی پیغمبروں کے ساتھ شرارت دشمنی تکذیب اور قتل وقوع میں آتے رہے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور اسی طرح ہم نے ہر قریہ میں وہاں کے بڑے بڑے سرکشوں کو مکر کرنے کیلئے مقرر کیا ہے وہ اپنی ہی ذاتوں سے مکر کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں ہیں۔ پس اے عزیز غور کر کہ جب مہدیؑ آنحضرتؐ اور دوسرے پیغمبروں کی راہ پر ہے تو یہ (دنیا پرستوں کے) اکابرین کا گروہ مہدیؑ کے ساتھ ضرور عداوت اور مخالفت کریگا اور یہ بات بھی سید محمد مہدیؑ کی حقیت کی دلیل ہے چنانچہ فتوحات مکی میں مذکور ہے جب یہ امام مہدیؑ نکل آئیں گے تو خصوصاً فقہاء ان کے کھلم کھلا دشمن ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کی ریاست باقی نہیں رہیگی اور مہدیؑ کے صحابہؓ کی شان میں بیان کیا ہے کہ اور وہ

وزراء مہدیؑ می گوید وھم علی اقدام رجال من الصحابۃ صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ وھم من الاعاجم ما فیھم عربی ولکن لا یتکلمون الا بالعربیۃ و لھم حافظ لیس من جنسھم ما عصی اللہ قط ھو اخص الوزراء و افضل الامناء فان المھدی حجۃ اللہ علی اھل زمانہ وھی درجۃ الانبیاء التی تقع فیھا المشارکۃ قال اللہ تعالیٰ من نبیہ علیہ السلام ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی اخبر بذالک عن نبیہ فالمھدیؑ ممن اتبعہ وھو صلعم لا یخطی فی دعائہ الی اللہ فمتبعہ لا یخطی فانہ یقفو اثرہ وکذا ورد فی الخبر فی صفۃ المھدیؑ انہ قالؑ یقفو اثری لا یخطی وھذہ العصمۃ فی الدعاء الی اللہ سألھا کثیر من الاولیاء بل کلھم فھذا المھدیؑ لا یغضب الا للہ بخلاف من یغضب لھواہ و مخالفۃ غرضہ فمثل ھذا لا یمکن الا ان یکون

لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم کے قدم بقدم ہوں گے اللہ کے معاہدات میں سچے اتریں گے اور وہ عجم کے لوگ ہوں گے ان میں کوئی عربی نہ ہوگا لیکن عربیت (قال اللہ قال الرسول) سے ہی گفتگو کریں گے اور ان کا ایک محافظ ہوگا جو ان کی جنس سے نہ ہوگا وہ کبھی خدا کی نافرمانی نہ کریگا وہ وزراء و امناء میں افضل اخص ہوگا تحقیق مہدیؑ اپنے اہل زمانہ پر خدا کی حجت ہے اور یہ انبیاء کا درجہ ہے جس میں مشارکت واقع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف سے فرمایا میں بصیرت پر دعوت الی اللہ کرتا ہوں اور وہ جو میرا تابع ہے خدا نے خبر دی اسکی اپنے نبی کے ذریعہ پس مہدیؑ تابع رسولؐ ہے اور وہ صلعم اپنی دعوت الی اللہ میں معصوم ہیں پس آپکے تابع (مہدیؑ) بھی معصوم عن الخطا ہیں کیونکہ وہ آپکے نقش قدم پر چلنے والے ہیں مہدیؑ کی تعریف میں حدیث شریف میں ہی یونہی وارد ہے رسول کریمؐ فرماتے ہیں (کہ مہدیؑ میرے نقش قدم پر چلیگا خطا نہیں کریگا اور دعوت الی اللہ میں اس عصمت کا سوال کثیر بلکہ کل اولیاء اللہ نے کیا ہے اور یہ عصمت

عصمت میں آپکا بھی [illegible] کے خلاف [illegible]

عادلا ومقسطا لا جابرا ولا ظالما وما
یعلمه المهدی اعنی علم القیاس لا لیحکم
به وانما یعلمه لیتجنبه فما یحکم المهدی
الا بما یلقی الیه الملك من عند الله الذی
بعثه الله لیسدده وذالك هو الشرع
الحقیقی المحمدی الذی لو کان محمد حیا
ورفعت الیه تلك النازلة لحکم فیها
الا بما یحکم هذا الامام المهدی فعلم
ان ذالك هو الشرع الحقیقی المحمدی
فحرره علیه القیاس مع وجود النصوص التی
منحه الله ایاها ولذلك قال النبی صلعم
فی صفة المهدی انه یقفو اثری لا یخطی
فحرفنا انه متبع لا مشرع وانه معصوم
فما المعنی للمعصوم فی الحکم الا انه معصوم
من الخطأ فانه حکم الرسول لا ینسب
الیه خطأ فانه لا ینطق عن الهوی ان هو
الا وحی یوحی۔ وگفته اند علمی که مهدی را باشد
هیچ یکی از اصحاب رسوم را نباشد و اصحاب
الرسوم لیست لهم هذه المرتبة لما

کے جو اپنی خواہش نفسانی اور اغراض کی مخالفت پر
غصہ کرتے ہیں پس ایسے عادات وخصائل سوائے ایک منصف
عادل کے دوسرے سے ممکن نہیں کوئی جابر وظالم اس میزان
پر پورا نہیں اتر سکتا اور مہدیؑ اسکو یعنی علم قیاس کو
لئے نہیں جاتا کہ اس کے موافق حکم کرے اسکو صرف اس لئے جانتا ہیگا کہ اس سے
پرہیز کرے پس مہدیؑ حکم نہیں کریگا مگر وہی جو وہ الیگا
اس کی طرف فرشتہ اللہ کے پاس سے جس کو اللہ نے اس لئے بھیجا ہے
کہ اسکو مضبوط کرے اور یہی شرع حقیقی محمدی ہے تاکہ آنحضرتؐ
اگر زندہ ہوتے اور مہدیؑ کے دیئے ہوئے احکام آنحضرتؐ کے سامنے
پیش کئے جاتے تو آنحضرتؐ وہی حکم فرماتے جو امام مہدی موعودؑ
نے فرمایا تھا اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہیگا حکم مہدیؑ بعینہٖ شرع
محمدیؐ ہے پس جب اس طرح کے نصوص (تعلیمات) آپکے پاس موجود
ہیں جو اللہ نے آپکو عطا فرمائے ہیں تو آپکو جائز نہیں ہے کہ
آپ (باوجود ان الٰہی تعلیمات کے) قیاس پر عمل فرمائیں اور
اسی واسطے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ امام مہدیؑ میرے نقش قدم پر
چلیں گے اور خطا نہ کریں گے پس ہمکو معلوم ہوا کہ مہدیؑ متابع ہیں
نئی شریعت لانیوالے نہیں ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ معصوم
ہیں حکم میں معصوم ہونے کے یہی معنی ہیں کہ وہ خطا سے محفوظ رہیں گے
بیشک یہ رسولؐ کا فرمودہ ہے اس میں کوئی غلطی نہیں ہوسکتی کیونکہ

اکتسبوا العلم من حب الجاہ والریاسۃ
والتقدم علی عباد اللہ وافتقار العامۃ
الیھم فلا یفلحون فی انفسھم ولا
یفلح بھم وھی حالۃ فقھاء الزمان
الراغبین فی مناصب من قضاء وشھادۃ
وحسبۃ وتدریس واما المتمیزون
منھم بالدین (ای الشیوخ) فیجتمعون
فی اکنافھم وینظرون الی الناس من
طرف خفی نظر الخاشع ویحرکون شفتیھم
بالذکر لیعلم الناظر الیھم انھم
ذاکرون ویتعجبون فی کلامھم ویشددون
ویغلب علیھم رعونات النفس وقلوبھم
کقلوب الذئاب لا ینظر اللہ الیھم
ھذا الحال للمتمیزین منھم الذین
ھم قرناء الشیطین لا حاجۃ للہ بھم
لانھم لبسوا لباس حلود الضان من
اللین اخوان العلانیۃ اعداء السریرۃ
اذا خرج ھذا الامام فلیس لہ عدو
مبین الا الفقھاء خاصۃ جاء المھدی

رسول کریم کی شان یہ ہیکہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے
اور آپ پر امادی ہیں اور کہا ہیکہ جو علم مہدی کو ہوگا وہ
اصحاب سوم میں سے کسی کو نہوگا۔ اور اصحاب سوم کو یہ درجہ
میسر نہیں کیونکہ انھوں نے مرتبہ اور ریاست کی محبت اور اللہ کے
بندوں پر فوقیت حاصل کرنے اور عوام الناس کو اپنے
محتاج بنانے کیلئے علم سیکھا ہے وہ خود کامیاب ہونگے
اور نہ ان سے کوئی کامیاب ہوسکیگا اور فقہاے وقت کی حالت
یہی ہے جو سرکاری خدمات یعنی قضا و شہادت محاسبی
مدرسی وغیرہ کی رغبت رکھتے ہیں اب رہے ممتاز ہستیاں
رشائخین ان کی یہ کیفیت ہیکہ اطراف واکناف (بڑی بڑی مجلسوں
میں) تشریف فرما ہوتے ہیں نیچی نگاہ ہوسے لوگوں کو دیکھتے ہیں
جیسے کوئی منکسر المزاج متواضع آدمی دیکھتا ہے اور ہونٹ
ہلاتے جاتے ہیں کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ حضرت اللہ کی یاد میں
مشغول ہیں گفتگو میں ایک عجیب طرح کا ناز و انداز ان پر نفس کی
رعونتیں غالب ہوتی ہیں اور ان کے دل بھیڑیوں کے جیسے ہوتے
ہیں ان کی طرف خدا کی نظر نہیں ہوتی ان ممتاز ہستیوں کی
یہ حالت ہیکہ وہ شیطان کے مصاحب ہیں اللہ کو ان کی
حاجت نہیں ان کا لباس بھیڑ کی کمال ہوتی ہے مگر ان کے
دل کے بھیڑیے ہیں جب یہ امام ظاہر ہوگا تو خصوصاً فقہا ہی

فی وسط الزمان لا یجا لفونہ الا العلماء والفقہاء قال المہدیؑ مثل سفینۃ نوح من رکب فیہا نجا ومن اعرض عنہا غرق لانہ لا یبقی ریاستہم ولا شہرۃ عن العامۃ بل لا یبقی لہم علم یحکم بہ الا قلیل ویرتفع الخلاف من العالم فی الاحکام بوجود ہذا الامام ولو لا ان السیف بیدہ لافتوا الفقہاء بقتلہ واذا حکم بخلاف مذہبہم یعتقدون انہ علی ضلالۃ فی ذلک لحکمہ لانہم یعتقدون ان زمان الاجتہاد قد انقطع وان لا یوجد بعد ائمتہم احد لہ رتبۃ الاجتہاد وامامن یدعی التحریف الالہی بالاحکام الشرعیۃ فہو عندہم مجنون فاسد الخیال لا یلتفتون الیہ فانہ ان کان ذا مال او سلطان لانقاد الفقہاء فی الظاہر الیہ رغبۃ فی مالہ

اس کی مخالفت پر تلے رہیں گے رسول کریمؐ نے فرمایا کہ مہدیؑ نوحؑ کی کشتی کے مانند ہے اس میں جو سوار ہو گیا نجات پائی اور جس نے اس سے منہ پھیر لیا غرق ہو گیا کیونکہ ان کی ریاست درہم برہم اور شہرت عالم گم ہو جائیگی بلکہ انھیں کوئی عالم نہیں کہیگا اس امام کے وجود سے دنیا سے احکام کا خلاف اٹھ جائیگا اگر تلوار اس کے ہاتھ میں نہ ہوتی تو فقہا اس کے قتل کا فتویٰ دیتے اور جب وہ ان کے مذہب کے خلاف احکام نافذ کریگا تو وہ اسکو گمراہ سمجھیں گے کیونکہ انکا اعتقاد یہ ہے کہ اجتہاد کا زمانہ منقطع ہو گیا ہے اور نیز انکا یہ اعتقاد ہے کہ ان کے ائمہ کے بعد اب کسی کو درجہ اجتہاد نصیب نہیں ہو سکتا اور جو آدمی احکام شریعت کے موافق معرفت الٰہی کا دعوی کرے تو ان کے پاس وہ فاسد الخیال دیوانہ ہے اسکی طرف کوئی التفات نہیں ہوتا ہاں اگر ایسا آدمی صاحب مال و دولت یا صاحب سلطنت ہوتا تو یہ فقہا اس کے مال کی رغبت یا اسکی سلطنت کے خوف سے اس کے مطیع ہو جاتے ۔ اور ان احادیث و روایات کو جو مہدیؑ کے حق میں وارد ہوئیں علماء سلف نے انکو بمنزلہ تواتر رکھا ہے چنانچہ قرطبی میں مذکور ہے ۔ اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت

وخوفا من سلطانہ وایں احادیث وروایات
کہ در حق مہدیؑ وارد شدہ است علما سلف ایں را
بمنزلہ تواتر داشتہ اند چنانچہ در قرطبی می آرد
وقد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرۃ
رواتہا عن النبیؐ فی حق المہدیؑ۔
وبعضی اخبار کہ بایکدیگر متعارض اند علما سلف
آنرا تطبیق بریں وجہ دادہ اند کہ مجی او حق است
واختلاف در علامات است چنانچہ قال البیہقی
فی شعب الایمان واختلف الناس فی
امر المہدیؑ فتوقف جماعۃ واحالوا العلم
الی عالمہ واعتقدوا انہ واحد من اولاد
فاطمۃؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یخرج فی اخر الزمان وقال فی شرح
المقاصد فذہب العلماء الی انہ امام
عادل من ولد فاطمۃؓ یخلقہ اللہ متی شاء
ویبعثہ نصرۃ لدینہ کما روی عن عبد اللہ
ابن عطاء قال سألت اباجعفر ابن محمد
ابن علی فقلت اذا خرج الامام المہدیؑ
بای سیرۃ یسیر قال یہدم ما قبلہ کما صنع

سے مہدیؑ کے باب میں حدیثیں راویوں کی کثرت
کے سبب سے درجہ تواتر کو پہونچی ہیں۔ اور جو احادیث
کہ آپس میں متعارض ہیں ان کو علمائے سلف نے
اس طرح تطبیق دی ہے کہ مہدیؑ کا آنا برحق ہے
اور اختلافات علامات میں ہیں چنانچہ امام بیہقی
نے کتاب شعب الایمان میں فرمایا ہے کہ مہدیؑ
کے باب میں لوگوں نے اختلاف کیا بالآخر ایک
جماعت نے توقف کیا اور اس کا علم عالم کے حوالہ
کیا اور یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ مہدیؑ اولاد فاطمہؓ
بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص
ہوگا آخر زمانہ میں نکلیگا اور شرح مقاصد میں علامہ
تفتازانی نے فرمایا علما کا مذہب یہ ہے کہ
مہدی امام عادل فاطمہؓ کی اولاد سے ہے خدا اسکو
جب چاہیگا پیدا کریگا اور اسکو اپنے دین کی نصرت کے لیے پیدا کریگا
چنانچہ عبد اللہ بن عطا سے مروی ہوا کہ میں نے ابو جعفر
بن محمد سے سوال کیا اور کہا جب امام مہدیؑ نکلیں گے
تو ان کی کیا سیرت ہوگی تو کہا اپنے ماقبل کی
بدعتوں کو منہدم کر دیں گے جیسا کہ رسول کریمؐ
نے کیا تھا اور نئے سرے سے اسلام کو تازہ کریں گے

رسول اللہؐ ویستانف الاسلام جدیدا
عن علی ابن ابی طالبؓ المهدی لایترک
البدعة الا ازالها ولا سنة الا اقامها
کذا فی عقد الدرر۔

فصل ونیز حضرت میراںؒ ہم فرمودہ اند کہ مہدیؑ
را خدائتعالیٰ انگہ فرستاد کہ معنی دین از جہاں
رفتہ بود۔ فرمودہ اند معنی دین از سہ چیز رود۔
رسم و عادت و بدعت وقتیکہ مہدیؑ در ظہور
آید رسم و عادت و بدعت را دور کند و دین
محمدؐ را نصرت کند چنانچہ در شرح مقاصد مذکور است
ونیز **نقلست** از حضرت میراںؒ کہ فرمودند
خدائتعالیٰ این بندہ را مہدی کردہ انگہی فرستاد
کہ از تمام عالم دین رفتہ بود مگر در مجذوبان ماندہ
بود۔ و این صفتہا کہ دریں احادیث و روایات
ثابت شدہ در ذات سید محمد مہدیؑ پیداست
دریں ہیچ اختلاف نیست وچوں مقصود حقتعالیٰ
در فرستادن مہدیؑ آں باشد کہ نصرت دین
خدای را کند و بواسطۂ آں ذات مردماں توحید
و معرفت خدائتعالیٰ حاصل کنند پس دیگر علامات

اور حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ہیکہ مہدی کسی
بدعت کو بغیر زائل کئے اور کسی سنت کو بغیر قائم
کئے نہیں چھوڑیں گے عقد الدرر میں بھی یہی مذکور
ہے۔

فصل اور حضرت مہدیؑ نے بھی فرمایا ہے کہ خدائتعالیٰ
مہدی کو اس وقت بھیجا کہ دین کا مقصد دنیا سے
اٹھ گیا تھا فرمایا کہ دین کا مقصد تین چیزوں سے
مفقود ہو جاتا ہے یعنی رسم عادت اور بدعت جسوقت
کہ مہدی ظہور میں آئے رسم اور عادت اور بدعت کو
دور کرے اور دین محمدؐ کو نصرت کرے چنانچہ شرح مقاصد
میں (ایسا ہی) مذکور ہے اور نیز حضرت مہدیؑ سے
منقول ہے آپنے فرمایا کہ خدائتعالیٰ اس بندہ کو
مہدی کرکے اس وقت بھیجا کہ تمام عالم سے دین چلا گیا
تھا مگر مجذوبوں میں باقی تھا اور یہ صفتیں
جو ان احادیث و روایات (مذکورہ سے)
ثابت ہوئیں (وہ سب) سید محمد مہدیؑ کی ذات میں موجود
تھیں اس میں کسی قسم کا خلاف نہیں اور جب حقتعالیٰ کا مقصود
مہدی کے بھیجنے میں محض یہی ہے کہ دین خدا کی نصرت کرے
اور ذات مہدیؑ کے واسطے سے لوگ توحید اور خدائتعالیٰ

که دراں اختلاف است وراہی مقصود است
اگر یافتہ نشود و کسے بداں سبب آں ذات
را دروغگو دارد و با او مخالفت نماید ظلم بر
نفس خود کند زیرا کہ او میگوید ہرچہ میگویم و
میگویم بواسطہ خبریست کہ مرا از خدا تعالیٰ
میرسد و بر ثبوت آں دعوی حجت از کتاب خدا
آوردہ است واین از دو حال خالی نیست
یا راست گو ہست یا دروغگو اگر دروغگو است
پس ضرر و وبال بر ولیست کہ ستمگار تر است
واگر راست گو است پس ضرر و وبال بر کذبان
است کہ ستمگار تر اند کہ او را دروغگو دارند واد
ہرچہ گفتہ است از تعلیم خدا است کما قال
الامام المہدی صلی اللہ علیہ وسلم
علمت من اللہ بلا واسطۃ جدید
الیوم قل انی عبد اللہ تابع محمد رسول
اللہ محمد مہدی آخر الزمان وارث
نبی الرحمن عالم علم الکتاب والایمان
مبین الحقیقت والشریعت والرضوان۔
ونیز **نقلست** از قاضی علاء الدین دانشمند

کی معرفت حاصل کریں تو پس دوسری وہ علامتیں کہ
جن میں اختلاف ہے مقصود کے خلاف ہیں اگر (مختلف فیہ)
علامات نہ پائے جائیں اور کوئی شخص اس وجہ سے مہدیؑ کو
دروغگو کہتا ہے اور آپ کے ساتھ مخالفت کرتا ہے تو وہ شخص
اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اس لئے کہ آپنے فرمایا کہ میں جو کچھ
کہتا ہوں اور کہتا ہوں اس خبر کے واسطہ سے ہے جو مجھکو
خدا تعالیٰ کی جانب سے پہونچتی ہے اور اپنے اس دعوی
کے ثبوت میں خدا کی کتاب کو پیش فرمایا اور یہ دو حال سے
خالی نہیں یا راست گو ہے یا دروغگو اگر دروغگو ہے پس ضرر
اور وبال اسی پر ہوگا اس لئے کہ وہ بڑا ظالم ہے اور اگر
راست گو ہے تو پس اس کا ضرر اور وبال اسکو جھٹلانے
والوں پر ہوگا کیونکہ وہی بڑے ظالم ہیں کہ اس کو دروغگو
کہتے ہیں اور اس نے (مہدیؑ نے) جو کچھ کہا ہے خدا کی تعلیم سے کہا ہے
چنانچہ امام مہدی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بلا واسطہ
(بمقام طریقت) اللہ تعالیٰ سے ہر نئے دن تعلیم پاتا ہوں
(فرمان خدا ہونا ہیکہ) کہو (اے سید محمد) میں خدا کا
بندہ ہوں اور محمد رسول اللہ کا تابع (بمقام شریعت)
ہوں۔ سید محمد مہدی آخر الزمان ہے اور پیغمبر خدا کا
وارث جاننے والا علم قرآن و ایمان کا بیان کرنیوالا

بدری قال ان المهدی لما ذهب الی المکة المعظمة کان معه ثلث مائة من رجال الهند فاذا فرغ المهدی من الحج نادی فی الحرم باعلی صوته فقال من اتبعنی فهو مومن فبایع الناس کلهم الذین کانوا معه علی ذلک ۔ ونیز **نقلست** از میراں محمد مهدی موعود کہ پیش از اظہار کردن مہدیت بست سال فرمان شد کہ تو مہدی موعود ہستی حضرت میراں بست سال مضم کردند چوں حضرت میراں در قصبہ بڑلی آمدند فرمان شد کہ چرا اظہار نمی کنی مہدیت خود را بلکہ بطریق عتاب فرمان شد کہ از خلق می ترسی بعدہ حضرت میراں مہدیت خود اظہار کردند بعد ازاں ملایاں از شہر نہروالہ پتن میراں آمدند و عرض کردند کہ شما خود را مہدی می گویا بید حضرت میراں فرمودند کہ بندہ نمی گوید بلکہ خدا تعالیٰ میگوید ملایاں گفتند نام مہدی محمد بن عبداللہ باشد و نام پدر شما سید خان است بعدہ حضرت میراں جواب دادند کہ خدا تعالیٰ قادر است کہ پسر سید خاں را مہدی کند ۔ ونیز **نقلست** کہ ملایاں پیش

احکام حقیقت و شریعت و خوشنودی حق کا ہے انتہی

حضرت علاء الدین دانشمند بدریؒ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مہدیؑ جب مکہ معظمہ کو گئے تو آپ کے ساتھ تین سو ہندی تھے جب آپ حج سے فارغ ہوئے تو حرم میں بآواز بلند منادی کی اور فرمایا جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے پس اس پر جتنے ساتھی تھے سبھوں نے بیعت کرلی اور نیز میراں محمد مہدی موعود سے منقول ہے کہ دعوی مہدیت ظاہر کرنے سے پہلے بیس سال آپ کو اللہ کا فرمان ہوتا تھا کہ تو مہدی موعود ہے حضرت مہدیؑ نے (اس فرمان کو) بیس سال ظاہر نہیں فرمایا جب آپ قصبہ بڑلی میں تشریف لائے تو فرمان باری ہوا کہ کیوں تو اپنے دعوی مہدیت کو ظاہر نہیں کرتا ہے بلکہ عتاب آمیز فرمان ہوا کہ تو مخلوق سے ڈرتا ہے من بعد آپ نے دعوی مہدیت کو ظاہر فرمایا اس کے بعد شہر نہروالہ کے ملاؤں نے آپکی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ آپ اپنے کو مہدی کہلاتے ہو تو حضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ نہیں کہتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے ملاؤں نے کہا کہ مہدیؑ کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا اور آپ کے والد کا نام تو سید خاں ہے اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ کیا خدا تعالیٰ سید خاں کے بیٹے کو مہدیؑ کرنے

میرانؒ گفتند کہ مہدی محمد بن عبد اللہ باشد و
نام پدر شما سید خان است بعدہ حضرت میرانؒ
فرمودند کہ خدای را بگوئید کہ پسر سید خان را
چرا مہدی کردی و نیز نقلست کہ ملایان حدیث
رسولؐ پیش میرانؒ عرض کردند کہ یواطی اسمہ
اسمی واسم ابیہ اسم ابی و نام پدر شما سید خان
است حضرت میرانؒ فرمودند کہ پدر رسولؐ مردی
کافر بود آں عبد اللہ چگونہ باشد بلکہ محمد رسول اللہ
ہم محمد عبد اللہ باشد و مہدی ہم محمد عبد اللہ
باشد و لفظ ابن سہو کاتب است کہ محمد بن عبد اللہ
نبشتہ است و دیگر نقلہا، میرانؒ و احادیث و
روایات در کتبہا بسیار است و یاران مہدیؑ
ملایان را جوابہا بسیار نبشتہ اند و نیز نقلست کہ
حضرت میرانؒ را ملا معین الدین چہار سوال آنہا نبشتہ
بود پس از اظہار مہدیت بزبان دو ملایان
وایشاں ہر دو پیش حضرت میرانؒ آمدند رسالہ
تبلیغ کردند یکی آنکہ مردی میگوید کہ اگر خواست
خدا تعالی باشد بندہ فرد افلاں جائی خواہم رفت
و نرفت پس می باید کہ بحکم وما تشاؤن الا

پر قادر نہیں ؛ اور نیز نقل ہیکہ مہدیؑ کی حضور میں
ملاؤں نے عرض کیا مہدی محمد بن عبد اللہ ہوگا اور آپکے
والد کا نام تو سید خاں ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدا
سے کہو کہ سید خاں کے بیٹے کو کس لئے مہدی کیا اور نیز نقل ہے
کہ ملاؤں نے رسولؐ کی حدیث مہدیؑ کی حضور میں پیش کی
کہ اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے
باپ کے نام کے موافق ہوگا ؛ اور (عرض کیا کہ) آپکے والد
کا نام تو سید خاں ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ رسولؐ کا باپ
کافر شخص تھا وہ عبد اللہ کیونکر ہوسکتا ہے بلکہ محمد رسول اللہ
بھی محمد عبد اللہ ہے اور مہدیؑ بھی محمد عبد اللہ اور محمد بن عبد اللہ
میں کاتب نے جو لفظ ابن لکھا ہے یہ اس کا سہو ہے اور مہدیؑ کی اور دوسری
نقلیں احادیث اور روایات کتابوں میں بہت سی ہیں اور
مہدیؑ کے صحابہؓ نے بھی ملاؤں کو بہت جواب دیئے ہیں اور نیز
نقل ہیکہ ملا معین الدین نے حضرت مہدیؑ کی حضور میں
آپکے دعوی مہدیت کے بعد دو ملاؤں کے ذریعہ چار سوال
کروائے تو انھوں نے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر سوالات
پیش کیئے پہلا سوال یہ ہے کہ ایک مرد کہتا ہے کہ اگر
خدا تعالی چاہا تو میں فلاں جگہ جاؤنگا اور وہ نہیں گیا
پس چاہیئے کہ (خدا تعالی کے) فرمان بنا تم نہیں چاہتے

ان یشاء اللہ (جزو ۲۴ رکوع ۲۰)۔ رفتنش ضروری باشد یا نباشد حضرت میرانؑ فرمودند کہ بندہ میدانست کہ ملایاں را چیزے علم ہست اکنوں معلوم شد کہ علم ندارند و فرمودند کہ خواست خدائے تعالیٰ ہمیں بود کہ ایں مرد ہمیں خواہد خواست و خواست او بمطلوب او نخواہد پیوست دوم آں کہ سوال کردند کہ اسم پدر شما چیست میرانؑ فرمودند کہ اسم پدر بندہ سید خان است پس ملایاں گفتند کہ اسم نبی محمد بن عبد اللہ باشد و اسم مہدی ہم محمد بن عبد اللہ باشد فرمودند کہ با خدای جنگ کنید کہ پسر سید خان را چرا مہدی کردی سوم آنکہ سوال کردند کہ شما ولایت را بر نبوت فضل میدہید گفت بندہ فضل میدہد یا رسول اللہ فرمودہ انذا لولایۃ افضل من النبوۃ۔ بعدہ ملایاں گفتند کہ ولایت نبی بر نبوت نبی فاضل است نہ ولایت دیگرے فرمودند بندہ کدام وقت گفتہ است کہ بندہ را بر نبی فضل است بعدہ میرانؑ فرمودند کہ شما را معلوم است کہ نبوت کدام چیز را می خوانند و ولایت کرا می نامند۔ چہارم آنکہ سوال کردند کہ شما ایمان را

مگر یہ کہ چاہے اللہ۔ سے اس کا جانا ضروری ہے یا نہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ جانتا تھا کہ ملاؤں کو کچھ علم ہے لیکن معلوم ہوا کہ یہ بے علم ہیں اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ یہ شخص یہی چاہیگا اور اس کا چاہنا اس کے مطلوب کو نہیں پہنچے گا۔ دوسرا سوال انہوں نے یہ کیا کہ آپکے والد کا نام کیا ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ میرے والد کا نام سید خاں ہے تو ملاؤں نے کہا کہ نبیؐ کا نام محمد بن عبد اللہ ہے اور مہدیؑ کا نام بھی محمد بن عبد اللہ ہوگا فرمایا کہ خدا سے جنگ کرو کہ سید خاں کے بیٹے کو کس لئے مہدی (موعود) کیا تیسرا سوال یہ کیا کہ آپ ولایت کو نبوت پر فضل دیتے ہو تو فرمایا کہ بندہ فضل دیتا ہے یا رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ ولایت نبوت سے افضل ہے۔ اس کے بعد ملاؤں نے کہا کہ نبیؐ کی ولایت نبی کی نبوت پر فضیلت رکھتی ہے نہ کہ دوسرے کی ولایت تو فرمایا کہ بندہ کس وقت کہا تھا کہ بندہ کو نبیؐ پر فضل ہے۔ اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ تمکو معلوم ہے کہ نبوت کس چیز کو کہتے ہیں اور ولایت کس کا نام ہے۔ چوتھا سوال یہ کیا کہ آپ ایمان کی کمی اور زیادتی کے قائل ہیں تو آپ نے

زیادہ و نقصان میگویند میرانؒ فرمودند بندہ میگوید یا خدا تعالیٰ میگوید۔ انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وعلیٰ ربھم یتوکلون الآیۃ (جزء ۹ رکوع ۱۵) ملایاں گفتند امام اعظمؒ چنیں گفتہ اند الایمان لا یزید ولا ینقص میرانؒ فرمودند کہ امام اعظمؒ بہ نسبت ایمان خویش فرمودہ اند لیکن امام شافعیؒ بدیں سبب زاری میکند و میگوید کہ الایمان یزید و ینقص۔ و نیز نقلست کہ حضرت میرانؒ را از شہر نہروالہ اخراج کردند حضرت بجلام گوجری گفتند کہ ایں بے ڈھنگاں را نباید کہ بندہ را اخراج کنند ایشاں را چناں باید کہ بندہ را در شہر بند کنند یکسال یا دو سال بلکہ دہ سال و بست سال علماء عالم را جمع کنند و با ایں بندہ بحث کنند تا اگر ایں بندہ بر حق باشد دین خدای را نصرت کنند و اگر بر باطل باشد بندہ را بکشند و ایشاں را نباید کہ بندہ را اخراج کنند چرا کہ ہر جا کہ خواہم رفت خلق را آنجا گمراہ خواہم کرد و نیز فرمودند کہ ایں علماء را ہر طریق خدا تعالیٰ روی سیاہ کند اگر بندہ بر حق است فرمایا کہ بندہ قائل ہے یا خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہو مینین وہی لوگ ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ ملاؤں نے کہا کہ امام اعظمؒ نے تو یہ فرمایا ہے کہ ایمان نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ امام اعظمؒ نے اپنے ایمان کے متعلق فرمایا ہے لیکن امام شافعیؒ نے اسی سبب سے زاری کی ہے اور کہا ہے کہ ایمان گھٹتا ہے اور بڑھتا ہے۔ و نیز نقل ہے کہ جب حضرت مہدیؑ کا شہر نہروالہ سے اخراج ہوا تو حضرتؑ نے گوجری زبان میں فرمایا کہ ان بے ڈھنگوں کو نہیں چاہیئے کہ بندہ کا اخراج کریں بلکہ ان کو تو یہ چاہیئے تھا کہ بندہ کو ایک سال یا دو سال بلکہ دس بیس سال تک مقید کرتے اور تمام عالم کے عالموں کو جمع کر کے اس بندہ سے بحث کرتے تاکہ اگر بندہ حق پر ہے تو دین خدا کی مدد کرتے اور حق پر نہیں ہے تو بندہ کو قتل کرتے اور بندہ کا اخراج کرنا ان کے لئے مناسب نہ تھا اس لئے کہ میں جہاں جاؤنگا مخلوق کو گمراہ کرونگا اور نیز فرمایا خدا تعالیٰ ان علماؤں کا منہ ہر دو طریق کالا کریگا اس لئے کہ

چرا دین خدائی را نصرت نکردند و اگر بندہ بر باطل است چرا ایں بندہ را نکشتند ہر جا کہ خواہم رفت آنجا گمراہ خواہم کرد و نیز **نقلست** پیش حضرت میراں ملایاں گفتند کہ مہدی تمام عالم ایمان آرند بعدہ میراں پرسیدند کہ مومناں ایمان آرند یا کافراں بعدہ ملایاں گفتند مومناں ایمان آرند بعدہ میراں فرمودند کہ ہر مومنان ایمان آوردند و اطاعت کردند بعدہ فرمودند میاں مخدوم قرآن بخوانید میاں مذکور حافظ و مبشر بود وقت بیان پیش میراں قرآن میخواندند و نیز **نقلست** از بندگی سید خوندمیر سید السادات کہ ایں مکتوب را پیش سید کبیر فرستادہ بودند **معلوم باد** ازاں روز کہ سید محمد خلق راسوی خدا تعالیٰ می خواند و خلق با او مخالفت آغاز کرد او فرمود کہ معلوم نمی شود موجب مخالفت چیست اگر از بندہ سہوے و غلطی شدہ باشد بر مسلماناں فرض است بحکم انما المومنون اخوۃ (جزو ۲۶ رکوع ۱۳) اعلام فرمایند و باہم متفق شدہ رجوع سوے کتاب اللہ بکنیم و موافقت بارسول نمائیم۔ کما قال اللہ تعالیٰ فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول

اگر بندہ حق پر ہے تو کس لئے دین خدا کی نصرت نہیں کی اور اگر بندہ باطل پر ہے تو کس لئے بندہ کو قتل نہیں کیا کیونکہ میں جہاں جاؤں گا وہاں مخلوق کو گمراہ کروں گا اور یہ نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ سے ملاؤں نے کہا کہ مہدی علیہ السلام پر تمام عالم کے لوگ ایمان لائیں گے تو مہدیؑ نے فرمایا کہ مومن ایمان لائیں گے یا کافر اس کے بعد ملاؤں نے کہا کہ مومن ایمان لائیں گے اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ تمام مومن (ازلی) ایمان لائے اور اطاعت قبول کی اس کے بعد فرمایا کہ میاں مخدوم قرآن پڑھو میاں مذکور حافظ اور مبشر تھے بیان کے وقت حضرت مہدیؑ کی حضور میں قرآن پڑھتے تھے اور نیز بندگی سید خوندمیر سید السادات سے منقول ہے کہ آپ نے اس مکتوب کو سید کبیر کے پاس روانہ فرمایا تھا واضح ہو کہ اس عرصہ سے کہ سید محمدؑ نے خلق کو خدا تعالیٰ کی طرف دعوت شروع فرمائی مخلوق نے آپ کے ساتھ مخالفت آغاز کی آپ نے فرمایا کہ انکی مخالفت کا سبب کیا ہے معلوم نہیں ہوتا اگر بندہ سے کوئی سہو اور غلطی ہوئی ہے تو مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ مومن آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں کے لحاظ سے بندہ کو آگاہ فرمائیں اور ہم بھی سب کتاب قرآن کی طرف رجوع اور رسولؐ کی سنت موافقت کریں گے

الایۃ (جزء ۵ رکوع ۵) ازما وشما ہر کہ از اتباع
کتاب خدا و رسولؐ قدم بیرون نہادہ باشد آنکس
توبہ کند و باز آید و موافقت باخدا و رسولؐ بنماید
واگر از خلاف خدا و رسولؐ باز نیاید و مصر باشد
واجب القتل است و مدت چند سال شد آنست
کہ سید محمدؐ و تابعان وی بدیں معنی فریاد میکنند
کہ ہر کہ از جملۂ مسلماناں تقصیر و نقصان معلوم
کردہ باشد بطریق انصاف و بحجت علمی ما را باز
نماید و عند اللہ ماخوذ گردد و ہیچکس بحجت تفہیم نکردہ
است بلکہ ہمیشہ بطریق تغلب و تسلط و سلطنت
بر ما حکم بدعت و ضلالت کردہ اند تا ایں زماں ما
مظلوم گشتیم بحدیکہ بعضی را از ما
ضرب کردہ اند و بعضی را در زنداں کردہ اند
و بعضی را اخراج کردہ اند و مسجد ہا را سوختند و
ظالماں بانواع ظلم پیش آمدند چنانچہ در آیۃ قرآن
مسطور است۔ ولولا دفع اللہ الناس
بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع
وصلوات و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ
کثیرا۔ (جزء ۱۷ رکوع ۱۳) ایں زماں بر ما لازم شدہ

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر اگر تم کسی بات میں
جھگڑ پڑو تو اس کو اللہ اور رسول کیطرف رجوع کرو
فریقین میں سے جو شخص قرآن و رسول کی اتباع سے قدم باہر
رکھے اسکا فریضہ یہ ہے کہ توبہ کرے اور (خطا سے) باز آئے
اور خدا و رسول کیساتھ موافقت کرے اگر خدا و رسول کی
مخالفت سے باز نہیں آئیگا اور مصر رہیگا تو (ویسا شخص)
واجب القتل ہے اور کئی سال سے سید محمدؐ اور آپکے مقلدین یہ
فریاد کرتے ہیں کہ تمام مسلمانوں میں سے جس نے ہمارا نقصان اور نقصان
(عمل و اعتقاد) ظاہر ہوجائے اور انصاف کی راہ اور علمی حجت سے
ہمکو باز نہ رکھے تو وہ اللہ کے پاس ماخوذ ہوگا لیکن کسی نے
علمی حجت سے ہماری فہمایش نہیں کی بلکہ تغلب و تسلط اور سلطنت
کی بنا پر بدعت اور ضلالت کا حکم ہم پر کیا اب ہم مظلوم ہوچکے
اسطرح کہ بعض مجھ دیوں کو مار پیٹ کی اور بعض کو قید کیا
اور بعض کو اخراج کئے اور مسجدوں کو جلائے اور
ظالموں نے قسم قسم کا ظلم کیا چنانچہ قرآن مجید کی آیت میں
مذکور ہے کہ اگر بعض لوگوں کو بعضوں کے ذریعہ سے اللہ
کا دفع کرنا نہوتا تو گرا دیئے جاتے صومعے گرجے
عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے
لیا جاتا ہے۔ اب ہم پر لازم ہوگیا کہ خدا کے

است کہ از برائے دینِ خدا جان خود را دریابیم تا ما را خدا تعالیٰ نصرت کند کقولہ تعالیٰ و لینصرن اللہ من ینصرہ (جزء ۷، رکوع ۱۳) اگرما اندک وضعیف ہستیم ولیکن صاحب ما توانا و غالب است کقولہ تعالیٰ ان اللہ لقوی عزیز (جزء ۷، رکوع ۱۳) سی و پنج سال شدہ است کہ بندگی میاں سید خوندمیر ایں نقل را نوشتہ پیش سید کبیر فرستادہ بودند فی شرح المصابیح حدیث المہدی رجل عزیز لا یعرفہ الا العارفون۔

دین کے لئے جاں بازی کریں تاکہ خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے چنانچہ فرمان باری ہے کہ جو شخص خدا کی مدد کریگا خدا اسکی ضرور مدد کریگا۔ اگرچہ کہ ہم تھوڑے اور ضعیف ہیں مگر ہمارا صاحب توانا اور غالب ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ بیشک قوی اور غالب ہے۔ بندگی میاں سید خوندمیر اس نقل (نذکر) کو سید کبیر کے پاس بھیجکر پینتیس سال کا عرصہ ہوا۔ شرح مصابیح میں مذکور ہے کہ مہدی ایک عزیز (غالب) مرد ہوگا جس کو عارفین ہی پہچانینگے۔

باب دوم

در انکار مہدیؑ

و انکار مہدیؑ کفر است کما قال فی طبقات الفقہاء فی ذکر المہدیؑ قالؐ من انکر المہدیؑ فقد کفر۔ و نیز حدیث باسناد در فصل الخطاب مسطور است من انکر خروج المہدی فقد کفر بما انزل اللہ علی محمد صلعم پس کسیکہ انکار کردن از خروج وی کند است بعد ظہور وی بطریق اولی کفر بود و من انکر نزول عیسیٰؑ فقد کفر و من لم یؤمن بالقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ فقد کفر فان جبرئیل اخبرنی بان اللہ تعالیٰ یقول من لم یؤمن بالقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ فلیتخذ ربا غیری و این حدیث باسناد در فصل الخطاب مذکور است و فی فوائد الاخبار عن جابر بن عبد اللہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دوسرا باب

مہدیؑ (کی ذات) کے انکار کے بیان میں

انکار مہدیؑ کفر ہے چنانچہ مہدیؑ کے ذکر میں طبقات الفقہاء میں کہا ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جس نے مہدیؑ کا انکار کیا کافر ہو گیا۔ اور نیز اسناد کیساتھ فصل الخطاب میں مذکور ہے کہ جس نے مہدیؑ کے خروج کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہوا اس چیز سے جو نازل ہوئی محمدؐ پر پس جس نے ذات کے خروج کا انکار کفر ہے تو اس کے ظہور کے بعد بطریق اولی کفر ہوگا۔ اور جس نے نزول عیسیٰؑ کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہوا اور جس نے ایمان نہیں لایا قدر خیر و شر من اللہ ہونے پر تو کافر ہو گیا (چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ) تحقیق جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے ایمان نہیں لایا قدر خیر و شر من اللہ پر تو چاہیئے کہ میرے غیر کو اپنا رب بنائے اور یہ حدیث شریف فصل الخطاب میں اسناد کیساتھ مذکور ہے اور حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے فوایدالاخبار میں مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے

من کذب بالدجال فقد کفر ومن کذب بالمهدیؑ فقد کفر. وفی شرح المقاصد المهدیؑ وعیسیٰؑ کلاهما من اشراط الساعة وانکار اشراط الساعة کفر **ونیز** درمضمرات مذکور است من انکر خبر الواحد او القیاس وقال انه لیس بحجة فانه یصیر کافرا و در تفسیرها وکتابها بنشته اند انکار علماء بالله وانکار ولی مطلق کفر است کما قال النبیؐ حاکیا عن اللهؐ من عادیٰ ولیا من اولیائی فقد عادانی ومن عادانی دخل النار. و مهدیؑ که ولی خاص است از ختم ولایت مصطفیٰؐ میشود انکار او بطریق اولیٰ کفر باشد **ونیز نقلست** که میراں سید محمد مهدیؑ فرمودند هر حکمیکه بیان میکنم از خدا و بامر خدا بیان میکنم هر که ازیں احکام یک حرف را منکر شود او عند الله ماخوذ گردد و بر ثبوت مهدمیت خود از خدا و از کلام خدا و از اقوال و افعال رسولؐ حجت آورد و فرمود هر که از

جس نے دجال کے وجود کو جھٹلایا تو کافر ہوگیا اور جس نے مہدیؑ کو جھٹلایا تو کافر ہوگیا۔ اور شرح مقاصد میں مذکور ہے مہدیؑ اور عیسیٰؑ دونو علامات قیامت سے ہیں اور علامات قیامت کا انکار کفر ہے۔ اور نیز مضمرات میں مذکور ہیکہ جس نے انکار کیا خبر واحد سے یا قیاس سے اور کہا کہ وہ حجت نہیں ہے تو بیشک کافر ہوتا ہے۔ اور تفسیروں اور (سلف صالحین کی) کتابوں میں مذکور ہے کہ عالم باللہ اور ولی مطلق کا انکار کفر ہے چنانچہ نبیؐ اللہ تعالیٰ سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے دشمنی رکھی میرے اولیا میں سے کسی ولی سے تو بیشک تحقیق اس نے مجھ سے دشمنی رکھی اور جس نے مجھ سے دشمنی رکھی (تو سمجھو کہ) داخل ہوگیا دوزخ میں اور (جب) مہدیؑ ممتاز ولی ہے اور اسی پر مصطفیٰؐ کی ولایت ختم ہوئی ہے تو اس کا انکار بطریق اولیٰ کفر ہوگا۔ اور نیز نقل ہیکہ امیر السید محمد مہدیؑ نے فرمایا کہ جو حکم کہ میں بیان کرتا ہوں خدا سے (معلومات حضور خدا سے) اور خدا کے حکم سے بنا کرتا ہوں جو شخص ان احکام سے ایک حرف کا (بھی) منکر ہو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ماخوذ ہوگا اور

مہدیت ایں ذات منکر شود از خدا و از
کلام خدا و از رسول خدا منکر باشد۔ کہ ایں
نقل مذکور در کھانبیل بود و درون حجرۂ
بندگی میاں سید خوندمیرؓ ہر یکی از اصحاب
مہدیؑ محضر کردہ بودند ہمچوں بندگی سید خوندمیرؓ
و میاں نعمت و میاں ملک جیو و اکثر مہاجراں
رضی اللہ عنہم دریں محضر حاضر بودند و چند
نقلہا دیگر ہم بر کاغذ نبشتند و میاں نعمتؓ
فرمودند کہ یاران دائرۂ خویش را ہم
بشنوانید تا ایشاں را ہم معلوم شود بعدہ
میاں سید خوندمیرؓ فرمودند ایشاں شب و
روز ہمیں می شنوند بعدہ ایں نقل مذکور را
خواندند پس ہمہ برادراں با بندگی سید خوندمیرؓ
تجدید بیعت کردند دریں مجلس ایں ناقل ہم
حاضر بود و نیز **نقلست** کہ در دیہ بھدری
والی اکثر مہاجرانِ مہدیؑ محضر کردہ بودند
ہمچوں بندگیمیاں سید خوندمیر و بندگیمیاں
شاہ نعمت و بندگیمیاں شاہ نظام و بندگی
میاں شاہ دلاور و میاں ملک جیو و میاں لاڑشہ

اپنی مہدیت کے ثبوت میں خدا اور کلام خدا اور اقوال
و افعال رسولؐ سے حجت فرمایا اور فرمایا کہ جو شخص اس ذات کی مہدیت
کا انکار کرے تو وہ خدا اور کلام خدا اور رسول خدا کا
منکر ہے یہ نقل کھانبیل میں مذکور ہوئی اور بندگیمیاں
سید خوندمیرؓ کے حجرہ میں ہر ایک صحابی مہدیؑ محضر
کئے تھے مثلاً بندگی سید خوندمیر و میاں نعمت میاں ملک جیو
اور اکثر مہاجرین رضی اللہ عنہم اس محضر میں حاضر تھے
اور چند دوسری نقلیں بھی اس محضرہ پر لکھی ہیں اور میاں
نعمتؓ نے فرمایا کہ (اس محضرہ کو) اپنے دائرہ کے یاروں
کو سناؤ تاکہ ان کو بھی (اجماعی احکام) معلوم ہو جائیں
اس کے بعد میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ یہ سب (یاران)
شب و روز یہی سنتے ہیں بعد ازاں نقل مذکور پڑھی
گئی اور تمام برادرون نے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ سے
از سر نو بیعت کی اس مجلس میں یہ ناقل بھی حاضر تھا
اور نیز نقل ہے کہ موضع بھدری والی میں اکثر
مہاجران مہدیؑ نے محضرہ کیا تھا مثلاً بندگیمیاں
سید خوندمیر بندگیمیاں شاہ نعمت بندگیمیاں
شاہ نظام بندگیمیاں شاہ دلاور میاں ملک جیو
میاں لاڑشہ اور میاں لاڑ امام رضی اللہ عنہم

وسیاں لاڑ امام رضی اللہ عنہم بلکہ ہمہ مہاجران
مہدیؑ حاضر بودند و گفتگو این بود کہ بی عبارت
کسی خلق را کافر نگوید یعنے منکران مہدیؑ را
ونیز **نقلست** کہ در خراسان پیش حضرت
میرانؒ بعضی یاراں عرض کردند کہ بعضے
برادراں درون شہر میروند و خلق را کافر
میگویند میرانؒ فرمودند کہ ایشاں را بزنید
ونیز **فرمودند** کہ بیچارگاں را از نیمبت نیزند
کہ گفتن نمی دانند ونیز **معلوم باد** کہ در
موضع بھدری والی ہمہ یاران مہدیؑ محضر
کردہ بودند پس ہمہ مہاجرانؓ فرمودند کہ ما را
ہم باید کہ بغیر عبارت کسی را کافر نگوئیم بعدہ
بندگیمیاں سید خوندمیرؓ و بندگی میاں نعمتؓ
و مہاجران دیگر فرمودند کہ اگر کسے بیچارہ را
عبارت نمی آید او چہ کند کہ حق پوشی کند بعدہ
بعضی مہاجرانؓ فرمودند اگر بسیار نداند ایں
مقدار حدیث را یاد کند و بخواند کما قال علیہ
السلام من انکر المھدی فقد کفر و قولہ
تعالیٰ و من یکفر بہ من الاحزاب

بلکہ تمام مہاجران مہدیؑ حاضر تھے اور گفتگو یہ تھی کہ
بغیر عبارت کے کسیکو کافر نہیں کہنا چاہیئے یعنی
منکران مہدیؑ کو اور نیز نقل ہیکہ شہر خراسان
میں بعض یاروں نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض
کیا کہ بعضے برادر شہر میں جاتے ہیں اور خلق کو
کافر کہتے ہیں تو مہدیؑ نے فرمایا کہ ان کو مارو اور
نیز فرمایا کہ بیچاروں کو اس لئے مارتے ہیں کہ
وہ کہنا نہیں جانتے اور نیز واضح ہو کہ موضع
بھدری والی میں تمام صحابۂ مہدیؑ نے محضر
کیا تھا پس تمام مہاجروں نے فرمایا کہ ہمکو بھی
چاہیئے کہ بغیر عبارت کے کسی کو کافر نہ کہیں
اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ بندگی
میاں نعمتؓ اور دوسرے مہاجروں نے
فرمایا کہ اگر کسی بیچارہ کو عبارت نہیں آتی ہے
تو وہ کیا کرے یعنی کیا وہ حق پوشی کرے
بعضے مہاجروں نے فرمایا کہ اگر بہت (عبارت)
نہیں جانتا ہے تو کم سے کم یہ حدیث یاد کرے
(اور بوقت ضرورت) پڑھے چنانچہ فرمایا علیہ السلام نے
جس نے مہدیؑ کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہوا اللہ تعالیٰ

فالنار موعدہ دریں مجلس ایں ناقل حاضر
بود و نیز **نقلست** کہ حضرت میراںؑ بہر
دو انگشت خود پوست خود گرفتند و فرمودند
کہ ایں پوست و گوشت از بندہ است
ہر کہ از مہدیت ایں ذات منکر شود او
کافر است و نیز **نقلست** کہ میر انسید
محمد مہدیؑ فرمودند کہ انکار کردن از مہدیت
سید محمد بن سید خاں کفر است و نیز **نقلست**
کہ میراںؑ فرمودند انکار مہدیؑ انکار محمدؐ است
و انکار محمدؐ انکار قرآن است و انکار قرآن
انکار خدا است. و نیز **نقلست** کہ میراںؑ
فرمودند کہ انکار مہدیؑ انکار محمدؐ است و
انکار محمدؐ انکار ہمہ پیغمبران است و انکار
ہمہ پیغمبران انکار خدا است و نیز **نقلست**
از بندگیماں لاڑشہؓ کہ انکار مہدیؑ انکار
قرآن است و انکار قرآن انکار محمدؐ است
و انکار محمدؐ انکار خدائتعالیٰ است و نیز **نقلست**
کہ چنانچہ حضرت مہدیؑ فرمودند انکار مہدیؑ
انکار ہمہ انبیاء و صحیفہاء انبیاء و کتابہائے

فرماتا ہے کہ جو کوئی اس کا مہدیؑ کا انکار ہو
فرقوں میں سے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے۔ اس
مجلس میں یہ ناقل بھی حاضر تھا اور نیز نقل ہیکہ
حضرت مہدیؑ نے اپنی دو انگلیوں سے اپنے پوست کو
پکڑ کر فرمایا کہ یہ گوشت اور پوست بندہ کا ہے
جو شخص اس ذات کی مہدیت کا انکار کرے وہ
کافر ہے اور نیز نقل ہیکہ میراں سید محمد مہدیؑ نے
فرمایا کہ سید محمد بن سید خاں کی مہدیت کا انکار کرنا
کفر ہے اور نیز نقل ہیکہ مہدیؑ نے فرمایا کہ مہدیؑ کا
انکار محمدؐ کا انکار ہے اور محمدؐ کا انکار قرآن کا انکار ہے
اور قرآن کا انکار خدا کا انکار ہے اور نیز نقل ہیکہ
مہدیؑ نے فرمایا کہ مہدیؑ کا انکار محمدؐ کا انکار ہے
اور محمدؐ کا انکار تمام پیغمبروں کا انکار ہے اور تمام
پیغمبروں کا انکار خدا کا انکار ہے اور نیز بندگی
میاں لاڑشہؓ سے منقول ہے کہ مہدیؑ کا انکار
قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار محمدؐ کا انکار ہے
اور محمدؐ کا انکار خدائتعالیٰ کا انکار ہے اور نیز
نقل ہے کہ چنانچہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ مہدیؑ
کا انکار تمام انبیاء کے صحیفوں اور اگلوں کی کتابوں

پیشینیاں است و نیز **نقلست** کہ میراں سید محمودؓ بن میر السید محمد مہدیؑ در موضع بھیلوٹ بودند ملا شیخ احمد مہراسیہ پیش فتح خاں گلہ میر السید محمودؓ کرد و گفت کہ ایشاں منکران مہدیؑ را کافر میگویند فتح خاں باور نداشت شیخ مذکور دو کساں را بہ سبب گواہی دہانیدن از فتح خاں طلبیدہ ہمراہ گرفت پیش میر السید محمودؓ آمد و سوال کرد کہ منکران مہدیؑ را چہ میفرمائید میر السید محمودؓ جواب فرمودند کہ کافر میگویم باز سوال کرد کہ منکران مہدیؑ را چہ میفرمائید فرمودند کہ اکفر میگویم باز سوال کرد کہ چہ میفرمائید میراں سید محمودؓ فرمودند کہ اظلم میگویم شیخ احمد گفت کہ فتح خاں می پرسد میراں سید محمودؓ فرمودند کہ فتح خاں کدام کس است اگر سلطان محمود انکار مہدیؑ کند کافر است

و نیز **نقلست** کہ سید مصطفیٰ عرف غالب خاں پیش میراں سید محمودؓ در موضع بھیلوٹ پرسید کہ خوندکار منکران مہدیؑ را چہ میفرمائید میراں سید محمودؓ فرمودند کہ کافر میگویم باز سید مذکور پرسید انکار ہے اور نیز نقل ہے کہ میر السید محمودؓ بن میراں سید محمد مہدیؑ موضع بھیلوٹ میں مقیم تھے ملا شیخ احمد مہراسیہ نے فتح خاں کے سامنے میر السید محمودؓ کا گلہ کیا اور کہا کہ حضرتؓ منکران مہدیؑ کو کافر کہتے ہیں فتح خاں باور نہیں کیا۔ شیخ مذکور گواہی دلانے کے لئے دو اشخاص کو فتح خاں سے طلب کر کے ہمراہ لے گیا اور میراں سید محمودؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ آپ منکرانِ مہدیؑ کو کیا فرماتے ہو میر السید محمودؓ نے جواب دیا کہ کافر کہتا ہوں پھر سوال کیا کہ منکران مہدیؑ کو کیا فرماتے ہو فرمایا کہ اکفر کہتا ہوں پھر سوال کیا کہ کیا فرماتے ہو میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ اظلم کہتا ہوں شیخ احمد نے کہا کہ فتح خاں پوچھتا ہے میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ فتح خاں تو کیا اگر سلطان محمود مہدیؑ کا انکار کرے تو کافر ہے۔ اور نیز نقل ہے کہ سید مصطفیٰ عرف غالب خاں نے موضع بھیلوٹ میں میراں سید محمودؓ سے پوچھا کہ خوندکار منکرانِ مہدیؑ کو کیا فرماتے ہو میر السید محمودؓ نے فرمایا کہ کافر کہتا ہوں سید مذکور نے پھر پوچھا کہ اگر

کہ اگر ما انکار کنیم فرمودند اکفر میگویم سید مذکور
پس پا باز گشت در آں مجلس اکثر مہاجراں
حاضر بودند ہمچو میاں خوندمیرؓ و میاں دلاورؓ
و ملک معروفؓ و میاں لاڑ امامؓ و میانسید
سلام اللہؓ و میاں حیدرؓ و میاں بھائیؓ و
ایں دیہ مذکور از آنِ غالب خانِ مذکور بود
و نیز **نقلست** کہ در موضع بھدری والی
اکثر مہاجراں محضر کردہ بودند بلکہ ہمہ ہمچو
میانسید خوندمیرؓ و میاں نظامؓ و میاں نعمتؓ
و میاں ملک جیوؓ وغیرایشاں و گفتگو ایں بود کہ
انکار مہدیؑ کفر است یکی از اصحاب مہدیؑ
گفتہ کہ صورۃً کافر نمی شود عند اللہ کافر میشود
بعدہ میاں شیخ محمد کبیر مہاجرؓ فرمودند ای
فلاں کس تجدید نکاح کنید کہ ما چہ دانیم کہ
عند اللہ او مومن است یا کافر نحن نحکم
بالظاہر در ایں مجلس ایں کاتب حاضر بود
و نیز **نقلست** در موضع سیہہ مہاجراںؓ
محضر کردہ بودند چنانکہ میاں نظام بن خداوندؓ و
میاں ملک جیو بن برخوردارؓ و میاں نعمت

ہم انکار کریں تو فرمایا اکفر کہتا ہوں سید مذکور
خفت سے واپس ہوگیا اس مجلس میں اکثر مہاجر
مثلاً میاں خوندمیرؓ میاں دلاورؓ ملک معروفؓ میاں
لاڑ امامؓ میاں سید سلام اللہؓ میاں حیدرؓ اور میاں
بھائی رضی اللہ عنہم موجود تھے اور قصبہ مذکور
غالب خاں کی ملک سے تھا اور نیز نقل ہیکہ
موضع بھدری والی میں اکثر بلکہ سب مہاجرین
مثلاً میانسید خوندمیر میاں نظام میاں نعمت
میاں ملک جیو وغیرہ رضی اللہ عنہم نے محضر
کیا تھا گفتگو یہ تھی کہ انکار مہدیؑ کفر ہے
صحابہ مہدیؑ سے ایک صحابی نے فرمایا کہ بظاہر
کافر ہوگا عند اللہ کافر ہوگا بعد ازاں میاں
شیخ محمد کبیر مہاجرؓ نے فرمایا ای صاحب
تجدید نکاح کرو اس لئے کہ ہم کیا جانیں وہ
اللہ کے پاس مومن ہے یا کافر ہم ظاہر پر
حکم کرتے ہیں اس مجلس میں یہ کاتب بھی حاضر
تھا۔ و نیز نقل ہیکہ موضع سیہہ میں مہاجروں
نے محضر کیا تھا مثلاً میاں نظام بن خداوندؓ
میاں ملک جیو بن برخوردارؓ و میاں نعمت

بن بڑے میاں لاڑ شہ بن مبارک میاں لاڑ بن راجہ میاں دلاور ہر شش کساں کتبہ کردہ بر میاں سید خوندمیر فرستادند و ہمہ را معلوم است کہ دراں کتبہ نوشتہ بودند کہ خلق را کافر نہ گوئیم اما منکران مہدی را چنانچہ در قرآن و احادیث مذکور است اعتقاد داریم و اگر کسی سوال کند کہ منکران مہدی را چہ میفرمائید بریں وجہ جواب بگوئیم قولہ تعالیٰ و من یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ و کقولہ علیہ السلام من انکر المہدی فقد کفر و عن عبد الملک من انکر محمدی ای مظہر کان ولایۃ او نبوۃ فالنار موعدہ لان المہدی خاتم الولایۃ المحمدیۃ۔ دریں مجلس ایں ناقل ہم حاضر بود و نیز نقلست از بندگی سید خوندمیر کہ من آمن بنبوتہ و لم یؤمن بولایتہ تفصیلا فقد کفر کما کفر الیہود و النصاری بنبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لان النبوۃ ھی ظاھر النبی و الولایۃ ھی باطنہ و نیز منقول است از رسالہ

بن بڑے میاں لاڑ شہ بن مبارک میاں لاڑ بن راجہ اور میاں دلاور ان ہر چہ صحابہ نے کتبہ کر کے میاں سید خوندمیر کے پاس روانہ فرمایا سبکو معلوم ہے کہ اس کتبہ میں تحریر فرمائے تھے کہ ہم خلق کو کافر نہیں کہتے مگر منکران مہدی کو جیسا کہ قرآن اور احادیث میں مذکور ہے اس پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اگر کوئی شخص سوال کرے کہ منکران مہدی کو کیا فرماتے ہو تو ہم اسکو اسطرح جواب دیں گے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ اور جو کوئی انکار کرے اس کا (مہدی کا) فرقوں میں سے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے اور چنانچہ فرمان رسول علیہ السلام ہے کہ جس نے مہدی کا انکار کیا کافر ہو گیا۔ اور عبد الملک سے مروی ہے کہ جس نے محمد کا انکار خواہ آپکے کسی مظہر میں کرے مظہر ولایت میں ہو یا مظہر نبوت میں دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے کیونکہ مہدی خاتم ولایت محمدیہ ہے اس مجلس میں ناقل بھی حاضر تھا نیز بندگی سید خوندمیر سے منقول ہے کہ جو شخص نبی کریم کی نبوت پر ایمان لائے اور آپ کی ولایت پر ایمان نہ لائے تو ایسا ہی کافر ہوتا ہے جیسا کہ یہود و نصاریٰ محمد کی نبوت کا انکار کرنے کافر ہوئے کیونکہ نبوت نبی کا ظاہر ہے

میاں کمال شاہ فاقبلوا بمحمد ن المهدیؑ لعلکم تفلحون و من لم یقبل بمحمد ن المهدیؑ فانه لم یقبل محمدا رسول الله و من قال انی اقبل المهدیؑ ولکن لا اقبل هٰذا المهدیؑ فهو کمن قال فی عهد رسول الله صلعم انی اقبل محمدا رسول الله ولکن لا اقبل هٰذا محمدا رسول الله ونیز

نقلست از بندگی میاں دلاورؓ از زبان حضرت میراںؑ شنیدیم فرمودند وقتیکه در دانا پور جذبه شد اول مرتبه تجلی ذات شد و فرمان شد که ترا علم مرادالله دادیم و کتاب خود میراث تو گردانیدیم در اهل ایمان آمر تر اگر دانیم و انکار تو انکار ما و انکار ما انکار رست آری چرا نبا شد که ولایت خاص محمدؐ است چنانچه خبر این مرتبه رسولؐ داده اند حکایة عن الله تعالی لولاك لما اظهرت الربوبیة یا نور نوری و یا سر سری و یا خزائن معرفتی افدیت ملکی علیك یا محمدؐ پس انکار او انکار خدا چرا نبا شد این حکایت

اور ولایت نبیؐ کا باطن ہے۔ ونیز میاں کمال شاہ کے رسالہ سے منقول ہے کہ تم محمد مہدیؑ کو قبول کرو شاید کامیاب ہوسکو اور جس نے محمد مہدیؑ کو قبول نہ کیا تحقیق اس نے محمد رسول اللہؐ کو قبول نہ کیا اور جو شخص کہے کہ میں مہدیؑ کو قبول کرتا ہوں لیکن اس مہدیؑ کو قبول نہیں کرتا تو اسکی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جو رسول اللہؐ کے زمانے میں یہ کہے کہ محمد رسول اللہؐ کو قبول کرتا ہوں لیکن اس محمدؐ کو محمد رسول اللہؐ نہیں مانتا۔ اور نیز بندگی میاں دلاورؓ سے منقول ہیکہ ہم نے حضرت مہدیؑ کی زبان سے سنا ہے (مہدیؑ نے) فرمایا کہ جب دانا پور میں (آپکو) جذبہ ہوا تو اول مرتبہ ذات (خدا) کی تجلی ہوئی اور فرمان (خدا) ہوا کہ ہم نے تجھکو علم مراد اللہ عطا کیا اور اپنی کتاب (قرآن) کا وارث تجھکو بنایا اور اہل ایمان پر تجھکو حاکم گردانا ہے تیرا انکار ہمارا انکار ہے اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے۔ ہاں کیوں نہ ہو کہ (مہدیؑ کی ذات) محمدؐ کی خاص ولایت ہے چنانچہ رسولؐ نے اللہ تعالیٰ سے حکایت کرتے ہوئے اس مرتبہ (ولایت) کی خبر دی ہے اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر کرتا اے میرے نور کے نور اے میرے سر کے سر اے میری معرفت کے خزانے فدا کر دیا میں نے میرا ملک تجھ پر اے محمد۔ پس انکار اس (مہدیؑ) کا

از زبان مہدیؑ شنیدیم از خود نمی گوئیم پس کسی قبول کند یا نکند بندہ را حجت از زبان میرانؑ شدہ است من رای الھلال فعلیہ الصوم و نیز **نقلست** کہ روزی سید کریم اللہ برادر سید سلام اللہ میرانؑ را پرسیدند کہ انکار شما کفر است فرمودند آری انکار ما کفر است و اشارت بر ذات خود کردند ذات خود را نمودند کہ انکار ایں ذات کفر است ایں ہم از زبان میرانؑ شنیدہ است ایں نقلہا کہ دریں باب منقول است اگر کسی قبول نکند یا تاویلی سازد مخالف بیان سید محمد مہدیؑ باشد۔ و نیز **نقلست** کہ ملا احمد خراسانی بابندگی میراں سید محمودؓ چند ماہ و چند روز صحبت کردہ بود و چند ماہ و چند سال با یاران مہدیؑ ہم صحبت کردہ بود روزے میر انسید محمودؓ را پرسید کہ منکران مہدیؑ را چہ میفرمائید میر انسید محمودؓ فرمودند کہ کافر میگویم ملا احمد گفت اگر من انکار کنم میر انسید محمودؓ فرمودند کہ اگرچہ بایزید باشد و انکار مہدیؑ کند کافر شود

خدا کا انکار کیوں نہو۔ یہ حکایت ہم نے مہدیؑ کی زبان سے سنی ہے بطور خود نہیں کہہ رہے ہیں پس کوئی شخص قبول کرے یا نہ کرے بندہ کے لئے فرمان مہدیؑ حجت ہے جس نے ہلال دیکھا اس پر روزہ لازم ہے اور نیز نقل ہیکہ ایک روز سید کریم اللہ برادر سید سلام اللہؓ نے مہدیؑ سے پوچھا کہ آپکا انکار کفر ہے تو فرمایا کہ ہاں ہمارا انکار کفر ہے اور اپنی ذات کیطرف اشارہ کیا اور اپنی ذات کو دکھلا کر فرمایا کہ اس ذات کا انکار کفر ہے یہ بات بھی مہدیؑ کی زبان سے سنی ہے یہ نقول جو اس باب میں منقول ہیں اگر کوئی شخص (انکو) قبول نکرے یا (انمیں) تاویل کرے تو (وہ) سید محمد مہدیؑ کے بیان کا مخالف ہے اور نیز نقل ہیکہ ملا احمد خراسانی بندگیراں سید محمودؓ کی صحبت میں چند ماہ اور چند روز رہ چکا تھا اور چند سال اور چند ماہ یاران مہدیؑ کی صحبت بھی اختیار کی تھی ایک روز میر انسید محمودؓ سے پوچھا کہ منکران مہدیؑ کو کیا فرماتے ہو تو میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ کافر کہتا ہوں ملا احمد نے کہا کہ اگر میں انکار کروں تو میر انسید محمودؓ نے فرمایا کہ اگرچہ بایزید ہو اور انکار مہدیؑ کرے تو کافر ہوجائے

ونیز **نقلست** کہ یک ملاپیش حضرت میراںؒ آمد وسوال وجواب بسیار کرد شیخ بھیکؒ سر از حجرہ خود بیرون کردہ گفتند کہ میرانجیو چرا سرخالی میکنید حضرت میراںؒ فرمودند کہ شمارا دریں چہ افتادہ است بندہ را خدا تعالیٰ برائے ہمیں کار سرخالی کردن فرستادہ است

ونیز **معلوم باد** کہ بندگی سید خوندمیرؒ را کسی سوال کردے موافق یا مخالف تنگ نمی آمدند واگر کسی از برادران دائرہ درون دعوت در مجلس مہاجراںؒ سوال بے عبارت وبی تصریح کردی آنرا بعبارت خود تصریح وتفسیر میکردند وفرمودند کہ مقصود ایشاں این است وہرگز برآں تنگ نمی آمدند بلکہ بندگی میراں سید محمودؒ وہمہ مہاجران مہدیؑ را نہ دیدیم کہ برسوال کنندہ تنگ می آمدند ویا از حاضران مجلس تنگ می آمدند ویا منع میکردند کہ سوال مکنید

ونیز **معلوم باد** کہ ایں نقلہا کہ دریں باب دوم مذکور است اگر کسی قبول نہ کند ویا تاویلی ویا تحویلی جوید او مخالف بیان میراں سید محمد مہدی علیہ السلام باشد

اور نیز نقل ہے کہ ایک ملا حضرت مہدیؑ کے پاس آکر بہت سوال وجواب کیا تو شیخ بھیکؒ نے اپنے حجرہ سے سر باہر کرکے عرض کیا کہ میرانجیو کس لئے سرخالی کرتے ہو دبحث کرتے ہو حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اسمیں تمہارا کیا ہے بندہ کو خدا تعالیٰ اسی کام میں سرخالی کرنے کیلئے بھیجا ہے

ونیز واضح ہو کہ بندگیماں سید خوندمیرؒ سے کوئی شخص موافق یا مخالف سوال کرتا تو حضرت تنگ نہیں ہوتے تھے اور اگر برادران دائرہ سے کوئی برادر دعوت کے وقت مہاجروں کی مجلس میں مجمل طور پر سوال کرتا تو خود حضرتؑ اس کو صاف طور پر بیان کرکے فرماتے کہ سائل کا مقصود یہ ہے اور ہرگز سائل سے تنگ نہیں ہوتے تھے بلکہ بندگیماں سید محمودؒ اور تمام مہاجران مہدیؑ کو کسی سائل یا حاضران مجلس پر تنگ ہوتے ہوئے یا کسی کو سوال کرنے سے منع فرماتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا

اور نیز واضح ہو کہ جو نقول اس دوسرے باب میں منقول ہیں اگر کوئی شخص قبول نکرے یا ان میں کوئی تاویل یا تحویل کرے تو وہ میراں سید محمد مہدیؑ کے بیان کا مخالف ہے۔

باب سوم

در بیان نماز بہ دنبال منکران مہدیؑ گزاردن

حضرت میراں سید محمد مہدیؑ نماز گزاردن بدنبال منکرانِ مہدیؑ منع کردہ اند و فرمودند کہ اگر نماز گزاردہ باشید بگردانید و نیز **نقل است** کہ آں روز کہ در شہر ٹھٹھہ مخالفت ظاہر شدہ بود تا بحدیکہ لشکر ہا نامزد کردند و دراں روز بعضی از یاران مہدیؑ پیش میراںؑ عرض کردند کہ امروز درون شہر رفتہ بودیم و نماز فرض با امام مخالف مہدیؑ گزاردیم حضرت میراںؑ فرمودند کہ نماز باز بگردانید بعدہ یاراں عرض کردند کہ اگر یگاں دوگاں بردیم چہ کنیم فرمودند جماعت شدہ بردید و نماز با جماعت خویش بگزارید و نیز **نقلست** کہ در موضع بھدری والی بوقت عصر ہمہ مہاجران مہدیؑ حاضر بودند بزیر درخت بڑ ہمچوں میاں سید خوندمیرؓ و میاں نعمتؓ

تیسرا باب

منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھنے کے (عدم جواز کے) بیان میں

حضرت میراں سید محمد مہدیؑ نے اپنے منکروں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہیکہ اگر (سہواً) نماز پڑھ لئے ہو تو لوٹا کر پڑھو اور نیز نقل ہیکہ جس روز شہر ٹھٹھہ میں مخالفت وقوع میں آئی یہاں تک کہ صف آرائی کی نوبت پہونچ چکی تھی اسی دن یاران مہدیؑ میں سے بعض نے مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ آج ہم شہر میں گئے تھے اور نماز فرض امام مخالف مہدیؑ کے ساتھ ادا کی تو حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ نماز پھر لوٹا کر پڑھو اس کے بعد یاروںؓ نے عرض کیا کہ اگر ایک دو شخص چلے جائیں تو کیا کریں فرمایا کہ جماعت کے ساتھ جاؤ اور اپنی (مہدویوں کی) جماعت کیساتھ نماز پڑھو۔ اور نیز نقل ہیکہ موضع بھدری والی میں عصر کے وقت بڑ کے جھاڑ کے نیچے سب مہاجران مہدیؑ حاضر تھے مثلاً میاں سید خوندمیرؓ و میاں نعمتؓ

میاں نظامؓ و میاں نعمتؓ و میاں دلاورؓ
و میاں ابوبکرؓ و میاں سید سلام اللہؓ بلکہ
ہمہ مہاجرانؓ و گفتگو ایں بود کہ اگر کسی بدنبال
منکران مہدیؑ نماز گزارد اورا خارجی گوئیم
بعدہ بندگیمیاں نظامؓ فرمودند کہ میاں ابوبکرؓ
و میاں سید سلام اللہؓ حال شما چون است
درون دائرہ شما مخالفان مہدیؑ می مانند
میاں سید سلام اللہؓ فرمودند مارا آنچہ خواہد
افتاد آں خواہم کرد بعدہ میاں نظامؓ متبسم
کردند و فرمودند کہ شما در حضور مجلس خارجی شدید
دریں مجلس ایں ناقل حاضر بود۔ و نیز **نقل است**
کہ حضرت میرانؒ فرمودند چرا آنجا میروید کہ
بدنبال منکران مہدیؑ نماز گزاردن حاجت
افتد و **نقلست** کہ بندگی میاں نظامؓ بقصبہ
بڑلی بزیر درخت نغزک دعوت می کردند
چیزی ہمیں گفتگو بود کہ بدنبال منکران مہدیؑ
نماز گزاردن روا است یا نہ بعدہ استادہ
شدند از دعوت بندگیمیاں نظامؓ و ہمیں نقل
میرانؒ فرمودند کہ حضرت میرانؒ فرمودہ اند

میاں دلاورؓ میاں ابوبکر اور میاں سید سلام اللہؓ
بلکہ کل مہاجرین (موجود تھے) اور گفتگو یہ تھی کہ
اگر (مہدویوں میں سے) کوئی شخص منکران مہدیؑ
کے پیچھے نماز پڑھے تو ہم اسکو خارجی کہتے ہیں اس کے
بعد بندگیمیاں نظامؓ نے فرمایا کہ میاں ابوبکر
میاں سید سلامؓ اللہ تمہارا حال کیا ہے (اس لئے)
تمہارے دائروں میں مخالفانِ مہدیؑ (ابھی) رہتے
ہیں میاں سید سلام اللہؓ نے فرمایا کہ ہمپر جو کچھ
پڑیگا وہ کریں گے اس کے بعد میاں نظامؓ نے
مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آپ مجلس کے حضور میں
خارجی ہوگئے اس مجلس میں یہ ناقل بھی حاضر تھا
اور نیز نقل ہیکہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کس لئے
وہاں جاتے ہو کہ (جہاں) منکران مہدیؑ کے پیچھے
نماز پڑھنے کی حاجت ہو اور نقل ہیکہ بندگی میاں
نظامؓ قصبہ بڑلی میں آم کے جھاڑ کے نیچے تبلیغ فرمارہے
تھے گفتگو یہی تھی کہ منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز
پڑھنی روا ہے یا نہیں اس کے بعد بندگیمیاں
نظامؓ دعوت سے کھڑے ہوئے اور مہدیؑ کی اسی
نقل کو بیان فرمایا کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے

کہ چرا آنجا میروید کہ بدنبال منکران مہدیؑ
نماز گزاردن حاجت افتد شاید کہ دریں مجلس
سی یا چہل کساں حاضر بودند و دریں مجلس ایں
ناقل حاضر بود و نیز **نقلست** کہ شیخ احمد
مہراسیہ در شہر نہروالہ پیش بندگی سید خوندمیرؒ
خواست کہ امامت کند وقت مغرب بود بندگی
میاں سید خوندمیرؒ دست گرفتہ پس پشت انداختہ
و فرمودند کہ تو منکر مہدیؑ ہستی بدنبال تو نماز
گزاردن روا نیست و نیز **نقلست** در
موضع بھیلوٹ پیش میر انسید محمودؓ بن
میراں سید محمد مہدی موعودؑ ملا محمود خوندشہ
عرف مانکرہ خواست کہ یک وقت امامت
کند از جہت امامت پیش رفت یک برادر
دست گرفتہ از امامت دور کرد و گفت کہ
تو منکر مہدیؑ ہستی و نیز **نقلست** کہ
در موضع بھدری والی اکثر مہاجراں ہمچو
بندگیمیاں سید خوندمیرؒ و میاں نعمتؓ بعد از
ظہر محضر کردہ بودند و گفتگو ہمیں بود کہ بدنبال
مخالفاں و منکران مہدیؑ نماز نہ گزارند بعد

کہ کس لئے وہاں جاتے ہو کہ (جہاں) منکران مہدیؑ
کے پیچھے نماز پڑھنے کی حاجت ہو غالباً اس مجلس
میں تیس یا چالیس حضرات موجود تھے اور اس مجلس
میں یہ ناقل بھی شریک تھا اور نیز نقل ہیکہ شہر
نہروالہ میں شیخ احمد مہراسیہ نے بندگی سید خوندمیرؒ
کے سامنے امامت کرنا چاہا مغرب کا وقت تھا بندگی
میاں سید خوندمیرؒ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا
اور فرمایا کہ تو منکر مہدیؑ ہے تیرے پیچھے نماز پڑھنی
روا نہیں اور نیز نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں
ملا محمود خوندشہ عرف مانکرہ نے میر انسید محمودؓ
بن میراں سید محمد مہدی موعودؑ کے سامنے ایک
وقت امامت کرنا چاہا اور امامت کے لئے آگے
بڑھا تو ایک برادر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر امامت
سے ہٹا دیا اور کہا کہ تو منکر مہدیؑ ہے اور نیز
نقل ہے کہ موضع بھدری والی میں اکثر مہاجر
مثلاً بندگی میاں سید خوندمیرؒ اور میاں نعمتؓ
نے نماز ظہر کے بعد محضر کیا تھا اور گفتگو یہی
تھی کہ مہدیؑ کے منکروں اور مخالفوں کے
پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے یاران مہدیؑ

بعضی از یاراں فرمودند کہ میراںؒ نماز جمعہ
و ہر دو عید بدنبال مخالفاں گزاردہ اند اگر
روا نبودی چرا گزاردندی بعدہ بندگیمیاں
سید خوندمیرؓ و میاں نعمتؓ و بعضی کساں
فرمودند کہ ما دریں کیفیت نہ افتیم آنچہ میراںؒ
کردند آں بکنیم و آنچہ میراںؒ منع کردند ازاں باز
مانیم اگر کسی ایں نقلہا کہ در باب سوم است
قبول نکند یا تاویلی و تحویلی کند مخالف بیان
مہدیؑ باشد و از مہدیؑ نباشد دریں مجلس
ایں ناقل حاضر بود حکم ایں نقلہا حکم نقلہا
ماقبل است۔

میں سے بعض نے فرمایا کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے
پیچھے نماز جمعہ وعیدین ادا فرمائی ہے۔ اگر روا
نہ ہوتا تو کیوں ادا فرماتے۔ اس پر بندگیمیاں
سید خوندمیرؓ میاں نعمتؓ اور بعض یاروں نے
فرمایا کہ ہم اس کیفیت میں نہیں پڑتے جو کچھ
کہ مہدیؑ نے کیا ہے وہی کریں گے اور جس سے
مہدیؑ نے منع فرمایا ہے اس سے دور رہیں گے جو
نقول کہ اس تیسرے باب میں مذکور ہیں اگر کوئی
شخص ان کو قبول نہ کرے یا تاویل و تحویل کرے
تو وہ مہدیؑ کے بیان کا مخالف اور مہدی نہوگا اس مجلس میں
یہ ناقل حاضر تھا ان نقلوں کا حکم ماقبل کی نقلوں کے حکم
کے موافق ہے۔

باب چہارم

در بیان رفتن در خانہ مخالفاں و ملایاں و شنیدن وعظ در مسجد ایشاں کہ میر علیہ السلام منع کردند

نقلست از بندگی سید خوندمیرؓ کہ حضرت میرانؑ در شہر ٹھٹھہ دعوت میکردند یک ملا پسر خود را پیش میرانؑ آورد و گفت کہ پسر مارا دعا کنید حضرت میرانؑ فرمودند شیخ صدالدین بہ بینید کہ ملا چہ میگوید و فرمودند کہ اگر حقتعالی قوت دہد از ایشاں جزیہ بستانیم یعنی اگر امر شود۔ و این ناقل ہمیں نقل را چند بار بگوش خود شنیدہ است و نیز **معلوم باد** کہ در موضع سیہ بعضی از مہاجران مہدیؑ بر میاں سید خوندمیرؓ کتبہ ضلالت کردہ پیش میاں سید خوندمیرؓ فرستادند بندگیمیاںؓ در جوش آمدند و ہر بار ہمیں سخن فرمودند کہ شما از مہدیت مہدیؑ برگشتید رجوع کنید چوں وقت عصر نزدیک آمد بندگیمیاں

چوتھا باب

اس بیان میں کہ مخالفوں اور ملاؤں کے گھروں اور ان کی مسجدوں کو انکا وعظ سننے کیلئے جانے سے مہدیؑ نے منع فرمایا ہے

چنانچہ بندگی سید خوندمیرؓ سے منقول ہیکہ حضرت مہدیؑ شہر ٹھٹھہ میں دعوت (دعوت الی اللہ) فرماتے تھے ایک ملا نے اپنے لڑکے کو آپکے پاس لاکر کہا کہ میرے لڑکے کیلئے دعا کیجئے حضرت مہدیؑ نے فرمایا شیخ صدالدین دیکھو کہ ملا کیا کہتا ہے اور فرمایا کہ اگر حقتعالی قوت دے تو ان سے جزیہ لوں یعنی اگر حقتعالی کا حکم ہو اور اس ناقل نے اسی نقل کو چند بار اپنے کان سے سنا ہے اور نیز معلوم ہو کہ موضع سیہہ میں مہاجران مہدیؑ میں سے بعض نے میاں سید خوندمیرؓ پر کتبہ ضلالت لکھکر آپ کے پاس روانہ کیا بندگیمیاںؓ جوش میں آکر بار بار یہی فرماتے تھے کہ آپ لوگ مہدیؑ کی مہدیت سے پھر گئے ہو رجوع کرو جب عصر کا وقت آیا تو بندگی میاں ملک حسینؓ

ملک جیو و بندگیساں لاڑ شہ پیش میاں آمدہ
فرمودند کہ میاں سید خوندمیر ما حلم شما دیدہ بودیم
آں حلم شما چہ شد میاں فرمودند کہ بندہ را معذور
دارید وقتیکہ کسی سخن مہدیؑ را تاویلی و تحویلی
میکند حلم بندہ نمی ماندمی پر دباز ہمیں سخن تکرار
میکردند کہ شما از مہدیت مہدیؑ برگشتہ اید
رجوع کنید بعدہ ایشاں فرمودند کہ شما چہ
میگوئید بعدہ بندگیساں سید خوندمیرؓ فرمودند
کہ بندہ ہیچ نمی گوید آنچہ میراںؑ فرمودہ ہمچناں
بگوئید چنانچہ از مہدیؑ **نقلست** اگر
حقتعالیٰ قوت دہد جزیہ بستانیم و دیگر ہمچنیں
بگوئید کہ حضرت میراںؑ وقتیکہ شمشیر گرفتہ
بالا کردند و فرمودند کہ با ایشاں این ماندہ است
و ایشاں از علم تفہیم نمی شوند ایشاں کلمہ
گویاں بودند یا کافراں و نیز ہمچناں بگوئید کہ
حضرتؑ فرمودند کہ ایشاں حربی شدند پس
ازیں معلوم شد کہ ایشاں لایق جزیہ شدند
ولیکن میراںؑ را امر نشدہ بود بداں سبب نہ
گرفتند و نیز این ناقل در مجلس حاضر بود۔

اور بندگی میاں لاڑ شہؓ نے میاں کے پاس آکر
فرمایا کہ میاں سید خوندمیرؓ ہم نے تمہارا حلم دیکھا ہے
وہ تمہارا حلم کیا ہوا میاںؓ نے فرمایا کہ معاف
فرمایئے اس لئے کہ جب کوئی شخص فرمان مہدیؑ میں
تاویل و تحویل کرتا ہے تو بندہ کا حلم نہیں رہتا کافور
ہو جاتا ہے پھر آپنے اسی بات کو مکرر فرمایا کہ آپ لوگ
مہدیؑ کی مہدیت سے پھر گئے ہو رجوع کرو اس کے بعد
ان بزرگوں نے فرمایا کہ آپ کیا کہتے ہو بندگیساں سید خوندمیرؓ
نے فرمایا کہ بندہ کچھ نہیں کہتا جو کچھ مہدیؑ نے فرمایا ہے
ویسا ہی کہہ، چنانچہ فرمان مہدیؑ ہے کہ اگر حقتعالےٰ
قوت دے تو ہم ان سے جزیہ لیں اور نیز اسی طرح
کہو جس طرح کہ حضرت مہدیؑ نے ایک وقت شمشیر
اٹھا کر فرمایا کہ ان کے لئے یہ تلوار باقی رہ گئی ہے
اور یہ لوگ علم سے قائل نہیں ہوتے آخر یہ لوگ
کلمہ گو تھے یا کافر اور نیز اسی طرح کہو جسطرح کہ
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ حربی ہوگئے ہیں پس
اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ جزیہ لینے کے قابل ہوگئے
ہیں ولیکن مہدیؑ کو حکم رب نہیں ہوا تھا اس لئے
مہدیؑ نے جزیہ نہیں لیا اور (اس موقع پر) یہ ناقل بھی موجود تھا۔

فصل

ونیز خوشنودی میراں و یاران میراں نبود
کہ بخانہ مخالفاں و ملایاں از جہت علم خواندن
و وعظ ایشاں شنیدن بروند چنانچہ نقل است
کہ پیش بندگی میاں سید خوندمیرؒ از شہر نہروالہ
ملا معین الدین عرف کادریہ شخصی فرستاد
گفت کہ دو کساں را از دائرۂ خویش پیش ما
برائے خواندن علم بفرستید تا میان ما و شما
صلح شود بندگیاںؒ فرمودند کہ پیش ما ہیچ کس
نخواہد آمد باز ملا مذکور گفت احادی را ہم بفرستید
پیش ما تا درمیان ما و شما صلح شود بندگیاں
سید خوندمیرؒ فرمودند کہ پیش شما احادی ہم از دائرۂ
ما برائے خواندن علم نخواہد آمد صلح کنید یا نکنید
پس تکذیب کنندگان حق را اطاعت نباید کرد
کما قال اللہ فلا تطع المکذبین ودوا لو تدھن
فیدھنون (جزء ۲۹ رکوع ۳) ۔ ای میخواہند دوست
میدارند کہ نرمی کنی و بسازی تو ای محمدؐ با ایشاں
پس ایشاں نیز با تو بسازند در دین تو کقولہ تعالیٰ

فصل

اور نیز مخالفوں اور ملاؤں کے گھروں کو ان سے
علم پڑھنے اور ان کا وعظ سننے کے لئے جانے میں
مہدیؑ اور اصحاب مہدیؑ کی خوشنودی نہ تھی چنانچہ
نقل ہے کہ بندگیاں سید خوندمیرؒ کے پاس ملا معین الدین
عرف کادریہ نے شہر نہروالہ سے ایک شخص کے ذریعہ
کہلا بھیجا کہ آپ اپنے دائرہ سے دو آدمیوں کو میرے
پاس علم پڑھنے کے لئے روانہ فرمائیے تاکہ تمہارے
اور ہمارے درمیان صلح ہو جائے بندگیاںؒ نے
فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی شخص نہیں آئیگا پھر ملا مذکور نے
کہا کہ ہمارے پاس ایک کو تو بھی روانہ کیجئے تاکہ ہمارے
ہمارے درمیان صلح ہو جائے بندگیاں سید خوندمیرؒ نے فرمایا کہ
ہمارے دائرہ سے ایک شخص بھی تمہارے پاس علم پڑھنے کیلئے
نہیں آئے گا صلح کرو یا نکرو پس حق کو جھٹلانے والوں کی
اطاعت نہیں کرنی چاہیئے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس
مت اطاعت کر تو جھٹلانے والوں کی دوست رکھتے
ہیں وہ کہ اگر تو صلح کرے تو پس وہ صلح کرلیں یعنے
چاہتے ہیں اور دوست رکھتے ہیں ای محمدؐ کہ نرمی اور

ودوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سواء
فلا تتخذوا منهم اولیاء حتی یهاجروا
فی سبیل اللہ (جزء ۵ رکوع ۹) ونیز ازیاران
سید محمد مہدیؑ گاہی نہ شنیدیم کہ حضرت میراں
برای خواندن علم در خانہ مخالفان رفتہ بودند
و نہ برائے وعظ شنیدن بندگی میراں و میراں
سید محمودؓ و میاں سید خوندمیرؓ و میاں نعمتؓ
و میاں دلاورؓ بلکہ اکثر مہاجران مہدیؑ ندیدیم
کہ برائے وعظ شنیدن در مسجد و یا برائی خواندن
علم پیش مخالفاں رفتہ بودند علم خوندان و وعظ
شنیدن نشان دوستی و سستی است با ایشاں
و حقتعالیٰ منع کردہ است کقولہ تعالیٰ
یا یها الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانة من
دونکم لا یالونکم خبالا الآیة قال ابن
عباس ومجاهد وقتادة والسدی
والحسن البصری رضی اللہ عنهم نزول
الآیة فی حق المومنین فانه کان لبعضهم
قرابة من المنافقین وکانوا فی الظاهر
مع المؤمنین وفی الباطن کانوا مع اهل

موافقت کرے تو ان کے ساتھ پس یہ بھی تیرے
دین میں تیرے ساتھ موافقت کریں چنانچہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے وہ چاہتے ہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسا کہ وہ کافر
ہوگئے پس تم اور وہ برابر ہو جائیں گے۔ پس تم ان کو دوست
مت بناؤ حتیٰ کہ وہ ہجرت کریں اللہ کی راہ میں اور نیز
سید محمد مہدیؑ کے اصحاب سے ہم نے کبھی نہیں سنا کہ حضرت مہدیؑ
مخالفوں کے گھروں کو علم پڑھنے گئے اور نہ وعظ سننے کیلئے
گئے مہدیؑ میراں سید محمودؓ میاں سید خوندمیرؓ میاں نعمتؓ
اور میاں دلاورؓ بلکہ اکثر مہاجران مہدیؑ کو (مخالفوں کی)
مسجد میں وعظ سننے یا ان کے پاس علم پڑھنے کے لئے جاتے
ہوئے ہم نے نہیں دیکھا ان سے علم پڑھنا اور ان کا وعظ سننا
دوستی اور سستی کی علامت ہے اور حقتعالیٰ منع فرمایا ہے
چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہیکہ اے مومنو مت بناؤ تم بطانہ
(دوست) تمہارے سوائے دوسروں کو وہ تمہارے نقصان کی
پروا نہیں کرتے الخ فرمایا ابن عباسؓ اور مجاہد اور قتادہ
اور سدی اور حسن بصری رضی اللہ عنہم نے اترنا آیت
کا حق میں مومنوں کے پس تحقیق کہ شان یہ ہیکہ
تھی بعض کے لئے قرابت منافقوں کی ساتھ اور تھے
وہ لوگ ظاہر میں مومنوں کیساتھ اور باطن میں تھے اہل

الکتب وکان المومنون یوالونهم ویصحبونهم
ویعتمدون علیهم ویظهرون اسرارهم
بین ایدیهم فانزل الله تعالی هذه الآیة
یاایها الذین امنوا لا تتخذوا بطانة الآیة
حضرت عمرؓ بوقت خلافت خود عاملی فرستاد
بقبیلۂ کہ دخل وخرج وی بسیار بود از مالهای
صدقات وجزیہ واشال آں دراں قبیلہ
جہودی بود درحساب استاد وباکفایت در
معاملات عامل نوشت بسوی عمر رضی اللہ عنہ
کہ اینجا دخل وخرج بسیار است ومن نگہداشتن
حساب آں بتمامی نمی توانم آورد واینجا جہود است
کہ درحساب باکفایت است اگر دستوری ہست
تا حساب دخل وخرج بوی سپارم وبرو اعتماد
کنم وبعضی از حوائج خود نیز درنامہ نوشت عمرؓ
ویرا جواب ننبشت وحدیث جہود را ہیچ جواب
نہ نبشت عامل گفت مگر عمرؓ را سہو افتاد یا
فراموش کرد دیگر بار نامہ نوشت وحوائج خود
را یاد کرد وحدیث جہود را باز ننبشت عمرؓ
حوائج او را جواب داد وحدیث جہود را ہیچ

کتاب کے ساتھ اور مومن ان کی پرواکرتے تھے
اور ان کو ساتھ رکھتے تھے اور ان پر بھروسہ کرتے
تھے اور اپنا راز بھی ان سے کہتے تھے پس یہ دیکھکر
اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اے سومنوت بناؤ تم
دوست الخ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے وقت ایک
ایسے قبیلہ میں کہ صدقہ اور جزیہ اور اس قسم کے دوسرے
مال کی آمدنی اور خرچ اس میں زاید تھا ایک عامل
کو بھیجا اس قبیلہ میں ایک یہودی تھا جو حساب
میں استاد اور معاملات میں کفایت شعار عمرؓ
کی خدمت میں عامل نے لکھا کہ یہاں آمدنی اور
خرچ زاید ہے اور میں اس کے حساب و کتاب کی کامل طور
پر حفاظت نہیں کرسکتا اور یہاں ایک یہودی ہے جو حساب
میں کافی مہارت رکھتا ہے اگر عملدرآمد ہے تو آمد و
خرچ کا حساب اس کے حوالہ کرتا ہوں اور اس پر اعتماد کرتا
ہوں (اس کفیت کیتا) اور اپنے دوسرے ضروریات کو خط میں لکھا
عمرؓ نے عامل کی ضروریات کا جواب لکھا یہودی کے متعلق سکوت
فرمایا (نبابریں) عامل نے خیال کیا کہ عمرؓ سے سہو ہوگیا ہے یا فراموش
ہوگئے دوسری بار خط لکھا اس میں بھی ضروریات کے اظہار کیا تھا
یہودی کے متعلق بھی لکھا عمرؓ نے اسکی ضروریات کا جواب دیا یہودی

جواب نہ نبشت سوم بار ہمچنیں کرد عامل گفت
ایں سہو و غلط نیست اینجا معنی است خود
برخاست و بیامد چوں در مسجد آمد حشم عمرؓ
بروی افتاد از جای برخاست و درہ بگرفت
و پیش وی باز رفت و درہ چپ و راست
میزد و آیتہا می خواند یا یھا الذین اٰمنوا لا
تتخذوا الیھود والنصٰری اولیاء
یا یھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانۃ
من دونکم۔ یا یھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا
الکٰفرین اولیاء من دون المؤمنین۔
(جزء ۵، رکوع ۱۸) یا یھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا
عدوی وعدوکم اولیاء (جز ۲۸، رکوع ۷)
عمر رضی اللہ عنہ آیات میخواند و درہ میزد تا آں
عامل بیاراں فریاد کرد و گفت توبہ کردم و یاراں
شفیع گشتند عمرؓ گفت اگر توبہ نہ کردی ہمچنیں
درہ می زدمی و آیتہا می خواندمی عجب است کہ
خدائے تعالیٰ ترا از دشمنانگی و بیرا پیدا کرد ظاہر
و باطنا و تو ویرا بدوستی گیری و سزاوار درہ
باشی و آیتہا بسیار است دریں باب وارد

کے متعلق کچھ نہ لکھا تیسرے بار بھی ایسا ہی کیا (خط
لکھا اور) عامل نے خیال کیا کہ یہ سہو اور غلطی نہیں ہے
بلکہ اس میں کوئی راز ہے خود اٹھا اور حضرتؓ کی خدمت
میں حاضر ہوا جب مسجد میں آیا اور عمرؓ کی نظر اس پر
پڑی تو حضرتؓ اپنی جگہ سے اٹھے اور درہ لئے اور
پھر اس کے پاس گئے اور سیدھے بائیں جانب درہ
مارتے تھے اور یہ آیتیں پڑھتے تھے۔ ای مومنو!
مت بناؤ تم یہود اور نصاریٰ کو دوست۔ ای مومنو
مت بناؤ تم اپنے سوائے دوسروں کو دوست۔ ای مومنو
مت بناؤ تم کافروں کو دوست سوائے مومنین کے۔
ای مومنو مت بناؤ تم میرے دشمن اور تمہارے دشمن کو
دوست۔ عمر رضی اللہ عنہ آیات پڑھتے اور درہ
مارتے تھے یہاں تک کہ اس عامل نے یاروں سے
فریاد کی اور کہا کہ میں نے توبہ کی اور یاروں نے
سفارش کی عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تو توبہ نہ کرتا تو میں
اسی طرح درہ مارتا اور آیتیں پڑھتا تعجب ہے کہ
خدائے تعالیٰ نے تو تجھکو ظاہراً اور باطناً اسکی (یعنی
کی) دشمنی کے لئے پیدا کیا ہے اور تو اس کے ساتھ
دوستی اختیار کرتا ہے کیا تو تعزیر کے لائق نہ ہوگا اور میں

شدہ است چنانچہ یا یھا الذین امنوا لا
تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبا
لا ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من
افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد
بینا لکم الآیات ان کنتم تعقلون ھانتم
اولاء تحبونھم ولا یحبونکم وتؤمنون
بالکتب کلہ واذا لقوکم قالوا امنا واذا
خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ
قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات
الصدور۔ (جزء ۴ رکوع ۳) یا یھا الذین امنوا
ان تطیعوا فریقا من الذین اوتوا الکتب
یردوکم بعد ایمانکم کفرین (جزء ۴ رکوع ۱)
یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود
والنصری اولیاء بعضھم اولیاء بعض
ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ
لا یھدی القوم الظلمین (جزء ۶ رکوع ۱۲)
یا یھا الذین امنوا لا تتخذوا الذین
اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین
اوتوا الکتب من قبلکم والکفار اولیاء

باب میں بہت سی آیتیں آئی ہیں چنانچہ ای
مومنو مت بناؤ تم تمہارے سوائے دوسروں کو رازدار
وہ تمہارے نقصان کی پروا نہیں کرتے وہ تو تمہاری
تکلیف چاہتے ہیں ان کے منہ سے عداوت ظاہر ہو چکی
ہے ان کے سینوں میں جو بات ہے وہ بہت بڑی ہے
ہم نے تو تمہارے سامنے آیتیں بیان کر دی ہیں اگر تم
صاحب عقل ہو یہ لو تم تو انکو دوست رکھتے ہو وہ تم کو دوست
نہیں سمجھتے تم تو ساری کتاب پر ایمان لاتے ہو وہ تم
سے جب ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے ایمان لایا اور تمہارے
غائبانہ میں غصہ سے تم پر دانت پیستے ہیں ای محمد تم
کہدو کہ تم اپنے غصہ میں مر جاؤ تحقیق اللہ دل کی بات
جاننے والا ہے۔ ای ایمان والو اگر تم کہا مانو گے کسی
فرقہ کا بھی ان میں سے کہ جنکو کتاب ملی ہے تو وہ پھر تم کو
مرتد بنا دیں گے ایمان لانے کے بعد۔ ای ایمان والو
تم یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بناؤ وہی آپس میں
ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں سے جو کوئی ان کو اپنا
دوست بنائیگا تو اس کا شمار بھی انھیں میں ہوگا تحقیق کہ
اللہ نہیں ہدایت کرتا ہے ظالمین کی قوم کو ای مومنو
کفار کو اور ان کو جو تم سے پہلے صاحب کتاب گزرے

HYDERABAD

و اتقوا اللہ ان کنتم مومنین (جزو ۷ رکوع ۱۳)
دریں باب آیتہا قرآن بسیار است۔
شان نزول ایں آیتہا مذکور در حق علماء
بنی اسرائیل است فاما قرآن مطلق است
تا قیامت بر دین مصطفیٰ حجت است
مثل بنی اسرائیل ہر کہ باشد آنچہ در قرآن
مکتوب است منسوخ نیست پس ہر کہ در
خانہ ملایاں رود و با ایشاں دوستی کند
مخالف آیۃ و مخالف مہدیؑ باشد۔ اے
عزیزاں ایں حال خود بیان می کنم و در ایں
صفت مذمومہ موجود است فاما کسانیکہ
مرداں بودند و ہستند چنانچہ یاران مہدیؑ
در ایشاں ایں صفت مذمومہ نباشد و نبود
ای عزیز حکایت مرداں و شجاعت ایشاں
زن را چہ خوش می آید دریں رسالہ ہر صفتیکہ
مذمومہ نوشتم حال خود نوشتم و حکایت مرداں
کردم

ہیں جنھوں نے تمہارے دین کو مسخری اور کھیل
قرار دیا ہے دوست مت بناؤ اور تم اللہ سے ڈرو
اگر تم مومن ہو اس باب میں قرآن کی بہت سی آیتیں
وارد ہیں اور ان آیتوں کا شان نزول علماء بنی اسرائیل
سے متعلق ہے ولیکن قرآن مطلق ہے قیامت تک
دین مصطفیٰؐ پر حجت ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو بنی
اسرائیل کے مانند ہو اور جو کچھ کہ قرآن میں مکتوب ہے
منسوخ نہیں پس جو شخص کہ ملاؤں کے گھروں کو جاوے
اور ان کے ساتھ دوستی کرے وہ آیت کا مخالف اور
مہدیؑ کا مخالف ہے۔ عزیزو جو کچھ بیان کرتا ہوں میں
اپنا حال بیان کرتا ہوں اور ہم میں یہ بری صفت
موجود ہے ولیکن جو لوگ مرد تھے اور ہیں چنانچہ یاران
مہدیؑ ان میں یہ صفت مذمومہ نہ موجود تھی اور نہ
موجود ہوگی اے عزیز مردوں کی حکایت اور انکی شجاعت
عورتوں کو کیا اچھی معلوم ہو اس رسالہ میں جو بری صفت
کہ لکھا ہوں اپنی حالت لکھا ہوں اور مردوں کی
(طالبان مولیٰ کی) حکایت بیان کیا ہوں۔

باب پنجم

در بیان آنکہ ہر کہ حیات دنیا را طلبد و کافر است

با ایشاں دوستی کردن منع کردہ کہ دریں باب آیات قرآن بسیار است **تقلست** حضرت میراں فرمودند وجود حیات دنیا کفر است یعنی زیستن بجان ایں را ہستی و خودی گویند اموال و اولاد و جز آں را متاع حیات دنیا نام کردہ اند چنانچہ زناں و فرزنداں و اموال وحیوانات و زراعات و عمارات و ملبوسات و ماکولات و جز آں ہر کہ ایشاں را مرید باشد و بدو مشغول گردد او کافر است و ہر کہ ارادت او دارد و بدو مشغول شود او کافر است اگر کسی با او صحبت کند و یا بخانۂ او رود و یا با او الفت دارد حضرت میر انعلیہ السلام فرمودند او از آنِ ما نیست و از آنِ محمدؐ نیست و از آنِ خدا نیست کما قال سبحانہ و تعالیٰ زین للناس حب الشھوات من النساء

پانچواں باب

اس بیان میں کہ جو شخص دنیا کی زندگی کو طلب کرے وہ کافر ہے

امامؑ نے طالبان دنیا کیساتھ دوستی کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس باب میں قرآن کی آیتیں بہت ہیں نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ دنیا کی زندگی کا وجود کفر ہے یعنے جان سے جینا اس کو ہستی اور خودی کہتے ہیں اموال اور اولاد اور ان کے سوائے دوسری چیزوں کا نام دنیا کی زندگی کی پونجی رکھا ہے چنانچہ زناں فرزندان اموال حیوانات زراعات عمارات ملبوسات و ماکولات وغیرہ جو شخص کہ ان کا مرید ہوا اور ان میں مشغول ہو وہ کافر ہے اور جو شخص اس سے ارادت رکھے اور اس کیساتھ مشغول ہو وہ کافر ہے اگر کوئی ویسے شخص کیساتھ صحبت رکھے یا اس کے گھر جائے یا اس کے ساتھ الفت رکھے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ وہ ہمارے آن سے نہیں اور آنِ محمدؐ سے نہیں اور آنِ خدا سے نہیں چنانچہ حق سبحانہ نے فرمایا کہ زینت دیگئی لوگوں کے لئے محبت شہوتوں کی یعنی عورتوں کی

والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذالک متاع الحیوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب (جزء ۳ رکوع ۱)
اور اولاد کی اور چاندی سونے کے ڈھیروں کی نشان دار گھوڑوں کی اور چوپایوں کی اور کھیتی کی یہ دنیا کی زندگی کی پونجی ہے اور اللہ اس کے نزدیک اچھا مرجع ہے۔

ووبل للکفرین من عذاب شدید الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ ویصدون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجا اولئک فی ضلل بعید (جزء ۱۳ رکوع ۱۳)
اور خرابی ہے کافروں کے لئے سخت عذاب سے جو پسند رکھتے ہیں دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں اور روکتے ہیں اللہ کے راستہ سے اور اس میں کجی ڈھونڈھتے ہیں یہی لوگ بڑی گمراہی میں ہیں

زین للذین کفروا الحیوۃ الدنیا ویسخرون من الذین اٰمنوا والذین اتقوا فوقھم یوم القیمۃ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب (جزء ۲ رکوع ۱۰) من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا وھم فیھا لا یبخسون اولئک الذین لیس لھم فی الاخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیھا وبطل ما کانوا یعملون (جزء ۱۲ رکوع ۲)۔ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والاخرۃ خیر وابقی۔ (جزء ۳۰ رکوع ۱۲)
عمدہ کر دکھائی گئی کافروں کے لئے دنیا کی زندگی اور وہ ہنسی کرتے ہیں مومنوں سے اور جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ (پرہیزگار) ان کے (کافروں کے) اوپر ہوں گے قیامت کے دن اور اللہ روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بشمار۔ جو کوئی ارادہ رکھتا ہے دنیا کی زندگی اور دنیوی رونق کا تو ہم پورا بھر دیتے ہیں اونکو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں اور وہ یہاں نقصان میں نہیں رہتے یہی ہیں جن کے لئے کچھ نہیں آخرت میں سوائے آگ کے اور مٹ گیا جو کچھ کیا تھا دنیا میں اور نیست و نابود ہو گیا جو وہ کرتے تھے بیشک وہ مراد کو پہونچ گیا جو ستھرا اور نام لیا اپنے پروردگار کا پھر نماز پڑھی بلکہ تم مقدم رکھتے ہو دنیا کی

فاما من طغیٰ و اٰثر الحیوٰۃ الدنیا فان الجحیم
ھی الماوٰی و اما من خاف مقام ربہ
ونھی النفس عن الھوٰی فان الجنۃ ھی
الماوٰی (جزو ۳۰ رکوع ۱۴)۔ کما قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا لکم والعقبیٰ
لکم والمولیٰ لی۔ و در اینجا **نقلست** کہ
حضرت میراںؒ بدیں عبارت بیان فرمودند
الدنیا لکم یا ایھا الکفرون والعقبیٰ لکم
یا ایھا المؤمنون الناقصون والمولیٰ لی
ولمن اتبعنی **و نیز** بعبارت ہندی فرمود
تمکوں بھوجن ہمکوں پیو **و نیز نقلست** کہ
در شہر نہروالہ از علمای کہ نام او رکن الدین
بود برائے ملاقات حضرت میراںؒ آمد حضرت
میراںؒ ایں آیۃ بیان فرمودند من کان
یرید الحیوٰۃ الدنیا الآیۃ یعنی اھل ھذہ
الصفات الذین لیس لھم فی الاٰخرۃ
الا النار۔ و لفظ مَنْ کَانَ را بر وجہ عموم
داشتند پس آں عالم گفت کہ مَنْ کَانَ را
مفسراں خاص بر کافراں داشتہ اند میراںؒ

زندگی کو حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور زیادہ پائیدار ہے
تو جس شخص نے سرکشی کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا تو
بیشک دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہے اور جو ڈرا اپنے
پروردگار کے حضور میں کھڑا ہونے سے اور روکا نفس کو
خواہشات سے تو بیشک جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے
جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تمہارے لئے
اور عقبیٰ تمہارے لئے اور مولیٰ میرے لئے اور اس محل
نقل ہیکہ حضرت مہدیؑ نے اس عبارت میں بیان
فرمایا کہ دنیا تمہارے لئے ہے اے کافرو اور عقبیٰ (آخرت)
تمہارے لئے ہے اے ناقص مومنو اور خدا میرے لئے اور
میری پیروی کرنیوالے کیلئے ہے۔ اور نیز ہندی عبارت
میں فرمایا کہ تمہارے لئے کھانا ہمارے لئے خدا اور
نیز نقل ہیکہ شہر نہروالہ میں ایک عالم جس کا نام رکن الدین تھا
حضرت مہدیؑ کی ملاقات کیلئے آیا تو حضرت مہدیؑ
نے یہ آیت بیان فرمائی کہ جو مرید ہو دنیا کی زندگی کا
الخ یعنی یہ صفات والے ایسے ہیں کہ نہیں ہے ان کے لئے آخرت
میں سوائے دوزخ کے۔ اور لفظ مَنْ کَانَ کی عمومیت
کو برقرار رکھا پس اس عالم نے کہا کہ مَنْ کَانَ کے
لفظ کو مفسروں نے خاص کافروں کے لئے رکھا ہے

فرمودند کہ خدائے تعالیٰ مَنْ کَانَ گفتہ است
یعنی ہر کہ باشد خواہ کلمہ گو خواہ غیر آں ہر کہ
دروی ایں صفت باشد او کافر است ایں
صفت جز کافراں نباشد پس آں عالم گفت
کہ اینجا بادشاہ و قاضی و ہمہ علمایاں ایں
صفت دارند میراںؒ فرمودند کہ خدائے تعالیٰ
مَنْ کَانَ فرمودہ است ما ہم من کان میگوئیم
واسم کسی مقید نہ کنیم پس آں عالم گفت کہ در
من ایں صفت موجود است میراںؒ فرمودند
کہ در مسلمان ایں صفت نباشد باز آں عالم
کرت دوم ہماں گفت کہ درما ایں صفت
موجود است میراںؒ فرمودند شما کلمہ محمد رسول
اللہ می گوئید ایں صفت در شما چوں باشد باز
آں عالم کرت سوم ہماں کلمہ مذکور گفت پس
حضرت میراںؒ فرمودند کہ اگر در تو ایں صفت
است و خود را بر آں قرار دادی پس خدائے تعالیٰ
ترا کافر میگوید کما قال سبحانہ و تعالیٰ ان
الذین لا یرجون لقاءنا و رضوا بالحیوٰۃ
الدنیا و اطمانوا بہا والذین ہم عن

نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ مَنْ کَانَ کہا ہے یعنی جو
کوئی کہ ہو خواہ کلمہ گو ہو یا غیر کلمہ گو جس کسی میں یہ صفت
ہوگی وہ کافر ہے اور یہ صفت کافروں کے سوائے
دوسروں میں نہ ہوگی پس اس عالم نے کہا کہ یہاں کا
بادشاہ قاضی اور تمام علماء یہ (دنیا طلبی کی) صفت
رکھتے ہیں مہدیؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ مَنْ کَانَ
فرمایا ہے ہم بھی مَنْ کَانَ کہتے ہیں اور کسی کا نام
مقید نہیں کرتے پس اس عالم نے کہا کہ مجھ میں یہ
صفت موجود ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ مسلمان میں
یہ صفت نہ ہوگی پھر اس عالم نے دوسری بار وہی
کہا کہ ہم میں یہ صفت موجود ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ
تم محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہو تم میں یہ صفت کیسی
ہوگی پھر اس عالم نے تیسرے بار وہی کلمہ مذکور
کہا پس حضرت مہدیؑ نے فرمایا اگر تجھ میں یہ صفت
ہے اور تو خود کو اس پر برقرار رکھتا ہے تو پس
خدائے تعالیٰ تجھکو کافر کہتا ہے چنانچہ فرمایا
اللہ پاک نے جو لوگ امید نہیں رکھتے ہمارے دیدار
کی اور خوش ہوئے دنیا کی زندگی پر اور اسی پر
چین پکڑا اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں

ایتنا غفلون اولئک ماوٰھم النار بما
کانوا یکسبون (جزء ۱۱ رکوع ۶) من کان
یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیھا ما نشاء لمن
نرید ثم جعلنا لہ جھنم یصلھا مذموما
مدحورا (جزء ۱۵ رکوع ۲) قل ھل ننبئکم بالاخسرین
اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا
وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا اولئک
الذین کفروا بایٰت ربھم و لقائہ فحبطت
اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیٰمۃ وزنا
ذٰلک جزاؤھم جھنم بما کفروا و
اتخذوا ایتی و رسلی ھزوا (جزء ۱۶ رکوع ۳)
منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید
الاٰخرۃ ثم صرفکم عنھم لیبتلیکم و لقد
عفا عنکم و اللہ ذو فضل علی المؤمنین۔ (جزء ۴ رکوع ۱۴)

نقلست از میاں مصطفیٰ چونکہ حضرت
میراں در شہر مانڈو رفتند چند روز آنجا مقیم
شدند و حجرہا راست کردند یک حجرہ را چند چوب
استادہ کردند و آنجا سایہ کردند کسی برائے
ملاقات حضرت میراں آمدہ بود زیر سایہ آن حجرہ

ایسوں کا ٹھکانہ آگ ہے ان کرتوتوں کے بدلے
میں جو کسب کرتے تھے۔ جو شخص دنیا کا طالب ہو
ہم جلد دیتے ہیں اس کو اسی میں جتنا چاہیں،
جسے چاہیں پھر ہم نے ٹھیرا رکھی ہے اس کے لئے
دوزخ اس میں داخل ہوگا۔ برے حالوں راندہ
(درگاہ) ہوکر۔ کہدے کہ (کہو تو) ہم تم کو وہ لوگ بتادیں
جو بڑے گھاٹے میں ہیں اعمال کے اعتبار سے وہ لوگ
ہیں جن کی کوشش گئی گزری ہوئی دنیا کی زندگی میں
اور وہ سمجھتے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں یہی لوگ ہیں جنھوں نے
نہ مانا اپنے رب کی آیتوں اور اس کے دیدار کو پس
اکارت ہوگئے ان کے عمل تو ہم نہ قائم کریں گے ان کے
لئے قیامت کے دن تول یہ ان کا بدلہ جہنم ہے اس
سبب سے کہ انھوں نے کفر کیا اور بنایا میری آیتوں اور رسولوں
کو ٹھٹھہ۔ تم سے بعض تو دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت
چاہتے تھے پھر تم کو اللہ نے پھیر دیا دشمنوں سے تاکہ تمہارا جانچ
کرے اور وہ تم کو معاف کرچکا اور اللہ کا بڑا فضل ہے مومنوں
پر۔ میاں مصطفیٰ سے منقول ہے کہ جب حضرت میراں شہر مانڈو
تشریف لیگئے تو چند روز وہاں اقامت کی اور حجرے تیار
کروائے ایک حجرہ کے لئے چند لکڑیاں نصب کیگئیں اس پر

نشستہ بودند آنکس آمدہ چیزے بند گیرانرا
گزرانید بعدہ استادہ فرمودند کہ ایں حجرہ
را ازیں زمین بردارید اول چیزے دنیوی
دریں حجرہ خدائے تعالیٰ رسانید آنحضرت
میراں اینچنیں فرمودند وایں زماں ما بگوئیم کہ
حجرہ مبارک شد کما قال النبی ما بعثت
الانبیاء قط الا لانفرار الخلق عن
الدنیا الی المولی وقال علیہ السلام
الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب وشر
الکلاب من وقف علیھا وقال الدنیا
مزبلۃ ویجمع الکلاب واقل الکلاب
یاخذ منھا حاجتہ وینصرف والجب
لھا لا یزول ولا یترکھا بحال۔

ومعلوم است کہ چوں زنان حضرت
رسول اللہ پیش حضرت آمدند وگفتند کہ
الیوم مقنعی وخماری در شان ایشاں ایں
آیۃ نازل شد یا ایھا النبی قل لازواجک
ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا
فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا

سایہ (کا بندوبست) کیا گیا ایک شخص حضرت مہدیؑ
کی ملاقات کیلئے حاضر ہوا حضرتؑ اس حجرہ کے
سایہ میں تشریف رکھتے تھے حضرتؑ کی خدمت
میں کوئی چیز پیش کیا اس کے بعد حضرتؑ کھڑے ہوکر
فرمائے کہ اس حجرہ کو اس زمین سے اٹھالو اس حجرہ میں
اول دنیا کی چیز خدائی تعالیٰ نے بھیجی ہے اس کے
متعلق حضرت مہدیؑ نے اسطرح فرمایا اور ہم
اس زمانہ میں کہتے ہیں کہ حجرہ مبارک ہوا چنانچہ فرمایا
نبیؐ نے نہیں مبعوث ہوئے انبیاء کبھی مگر واسطے فرار ہونے
مخلوق کے دنیا سے مولیٰ کیطرف اور فرمایا علیہ السلام نے
دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں اور کتوں میں برا
وہ ہے جو ٹھیر گیا اس پر اور فرمایا نے دنیا سنڈاس ہے
اور کتوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے کتے پنے کی صفت میں جو
کم ہوتا ہے وہ بقدر حاجت لے لیتا ہے اور پلٹ جاتا ہے اور اس کا
دوستدار ہٹتا نہیں اور کسی حالت میں اس کو چھوڑتا نہیں اور
معلوم ہیکہ جب حضرت رسول اللہ کی بی بیاں حضرتؐ کی حضور
میں حاضر ہوئیں اور کہیں کہ پر تکلف لباس چادریں اور مقنعے بنا دو
ان کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اے نبی کہدو اپنی
بیبیوں سے اگر تم دنیا کی زندگی اور اسکی زینت کو چاہتی ہو

جمیلہ (جز ۲۱ رکوع ۲۰) **نقلست** حضرت میراںؒ را پرسیدند کہ اگر کسی بر فاقہ صبر کردن نتواند چہ کند فرمودند برود یک یا دو چپتیل را کسب کند و بخورد و باز فرمودند اولیٰ آنست کہ گدائی کند و بخورد زیرا چہ اگر یک چپتیل کسب کند دوم روز دو چپتیل خواہد۔

ونیز **نقلست** کہ حضرت میراںؒ فرمودند کہ بزرگی بی بی رابعہ بصریؒ را پرسید کہ اگر دوست خدائے را یکروز بگزرد چہ کند بی بی مذکورہ فرمودند کہ بر خدا تعالیٰ بماند باز پرسید کہ اگر دو روز بگزرد چہ کند بی بی رابعہؒ فرمودند کہ بر خدا تعالیٰ بماند باز تا ہفت روز بی بیؒ ہمیں جواب دادند کہ بر خدا تعالیٰ بماند بعدہٗ آں بزرگوار گفت اگر بمیرد بی بی مذکورہ فرمودند کہ دیت بر خدائی تعالیٰ واجب شود باز فرمودند کہ انچہ بی بی رابعہؒ فرمودند عزیمت است و آں مقدار کہ گفتہ شد رخصت است۔

ونیز **نقلست** کہ کسے سلطان ابراہیم ادہمؒ را سوال کرد۔ الفقیر اذا جاع یوما فما تو آؤ میں تم کو متاع طلاق دیدیتا ہوں اور چھوڑ دیتا ہوں تمکو اچھا چھوڑنا۔ نقل ہیکہ حضرت مہدیؑ سے پوچھے کہ اگر کوئی فاقہ پر صبر نہیں کرسکتا تو کیا کرے فرمایا ایک یا دو چپتیل (ایک یا دو ٹکے) کا کسب کرے اور کھائے اور پھر فرمایا زیادہ بہتر وہ ہیکہ (دائرہ والوں سے) مانگے اور کھائے اس لئے کہ ایک چپتیل کا کسب کریگا تو دوسرے روز دو چپتیل (کسب کرنے) کی خواہش ہوگی اور نیز نقل ہیکہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ایک بزرگ نے بی بی رابعہؒ بصریؒ سے پوچھا کہ اگر خدا کے دوست پر ایک روز گزر جائے تو کیا کرے فرمایا کہ صبر کرے پھر پوچھا کہ دو روز گزر جائیں تو کیا کرے بی بی رابعہؒ نے فرمایا کہ صبر کرے اسی طرح سات روز کے فاقہ کے متعلق بی بیؒ نے یہی جواب دیا کہ صبر کرے اس کے بعد اس بزرگ نے کہا کہ اگر مر جائے تو بی بی مذکورہ نے فرمایا کہ اس کا بدلہ خدا تعالیٰ پر واجب ہو جائیگا اس کے بعد فرمایا کہ جو کچھ کہ بی بی رابعہؒ نے فرمایا عالیت ہے اور وہ مقدار جو اس نقل سے پہلے) کہی گئی رخصت ہے۔

اور نیز نقل ہے کہ کسی نے سلطان ابراہیم ادہمؒ سے سوال کیا کہ فقیر جب بھوکا رہے ایک دن تو

یصنع قال یصبر قال السائل ولوجاع یومین قال یصبر قال السائل ولوجاع ثلثة ایام قد فیصبر قال السائل جوع ثلثة ایام قاتل قال فالدیة علی قاتلہ ببیت

مرکشتہ حق را دیت دنیا راست
مرکشتۂ حق را دیت دیدار است

حکایت سلطان ابراہیم ادہمؒ و بی بی رابعہؒ ازجہت عزیمت فرمودند اگر بریں عزیمت ماندن نتواند خدائتعالیٰ رخصت ہم فرمودہ است قولہ تعالیٰ انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اہل بہ لغیر اللہ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ ان اللہ غفور رحیم۔ (جزء ۲ رکوع ۵)۔

پس خدائی تعالیٰ ایں چنیں فرمودہ و نہ فرمود کہ طلب حیات دنیا وسیل آں کنید و یا در حیات طالبان حیات دنیا روید یا از ایشاں چیزی طلبید حضرت میراں فرمودند کہ حقتعالیٰ بندہ را مراتب انبیاء و اولیاء و مومنین و مومنات احوال جملہ موجودات ہمچناں معلوم کردہ است کہ

کیا کرے کہا صبر کرے کہا سائل نے اگر بھوکا رہے دو دن کہا صبر کرے کہا سائل نے اور اگر بھوکا رہے تین دن کہا پس صبر کرے کہا سائل نے بھوکا تین دن کی قتل کرنے والا ہے کہا پس خونبہا اسکے قاتل پر ہے۔ بیت

دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کو مار ڈالا تو اسکا بدلہ دنیا ہے
اور جو خدا کے لئے اپنی جان دیتا ہے اسکا بدلہ دیدار ہے

حکایت سلطان ابراہیم ادہمؒ اور بی بی رابعہؒ نے عزیمت دعالیت م کے متعلق فرمایا ہے کہ اگر کوئی عزیمت پر قائم نہیں رہ سکتا ہے تو خدائتعالیٰ نے رخصت (پر عمل کرنیکی اجازت) بھی دی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بس اس نے تو حرام کیا ہے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس پر نام پکارا جائے اللہ کے غیر کا پھر جو کوئی ناچار ہو جائے کہ نہ دل حکمی کرنیوالا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے پس خدائتعالیٰ نے اس طرح فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ دنیا کی زندگی کو طلب کرو اور اس کی رغبت کرو یا دنیا کی زندگی کے طالبوں کے گھروں کو جاؤ اور یا ان سے کوئی چیز طلب کرو اور حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ حقتعالیٰ نے بندہ کو انبیاء اولیاء مومنین اور مومنات کے مراتب اور تمام موجودات

چنانچہ کسی چیزے در دست دارد و بہر طرف
آں چیز را میگرداند تا کما حقہ بشناسد
چنانچہ صرافی میکند تا واقف شود بر جیادت
و ردارت ہر نقرہ باز ملایاں سوال کردند
کہ شما کسب را حرام می گوئید میراں فرمودند
کہ مومن را کسب حلال است مومن باید
و در قرآن تامل باید کرد کہ مومن کرا می گویند
باز سوال کردند کہ شما میگوئید کہ خدائتعالیٰ
را در دنیا کہ دار فنا است بچشم سری تواں دید
بعد ازاں حضرت میراں فرمودند کہ خدائتعالیٰ
میگوید یا بندہ میگوید قولہ تعالیٰ ومن کان
فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ و
اضل سبیلا (جزء ۱۵ رکوع ۸) باز ملایاں سوال
کردند کہ قرار سنت وجماعت آنست کہ مراد
ازیں آیت دیدن در آخرت است بعد
ازاں میراں فرمودند کہ وعدۂ خدائی تعالیٰ
مطلق است ما ہم مطلق میگوئیم مقید نمی کنیم و
سنت وجماعت ہم ناجائز و ناممکن در دنیا
نہ گفتند کلام ایشاں را خوب طریق فہم باید کرد

کا احوال ایسا معلوم کیا ہے جیسا کہ ایک شخص ایک
چیز ہاتھ میں رکھتا ہے اور ہر طرف اس کو پلٹتا ہے
تاکہ اس کو اچھی طرح پہچانے جیسا کہ صراف کرتا ہے تاکہ
سکہ نقرہ کے کھرے کھوٹ سے واقف ہو جائے پھر
ملاؤں نے سوال کیا کہ آپ کسب کو حرام کہتے ہو مہدیؑ نے
فرمایا کہ مومن کے لئے کسب حلال ہے مومن چاہیئے اور
قرآن میں غور کرنا چاہیئے کہ مومن کس کو کہتے ہیں پھر
سوال کیا کہ آپ کہتے ہو کہ خدائتعالیٰ کو دنیا میں
جو جائے فنا ہے چشم سر سے دیکھ سکتے ہیں بعد ازاں
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدائی تعالیٰ کہتا ہے یا
بندہ کہتا ہے فرمان باریؑ ہے کہ اور جو شخص
اس دنیا میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں اندھا
اور زیادہ گمراہ ہے۔ اس کے بعد ملاؤں نے سوال کیا کہ
سنت وجماعت کا اتفاق اس بات پر ہے کہ مراد اس
آیت سے آخرت میں دیکھنا ہے۔ اس کے
بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا وعدہ
مطلق ہے ہم بھی مطلق کہتے ہیں مقید نہیں کرتے
اور سنت وجماعت نے بھی دنیا میں (دیدار کو)
ناجائز اور ناممکن نہیں کہا ان کے کلام کو اچھی طرح

که چه گفته اند بعد ازاں سوال کردند که شما آیت رحمت ورجا کمتر بیان می کنید و آیت خوف و قهر بیشتر بیان میکنید بنده نا امید میشود فرمودند قال النبیؐ اخوك من حذرك ولا من غرك ۔ ملایاں گفتند که شما از علم خواندن منع می کنید حضرت میراںؒ فرمودند که بنده تابع محمد رسول اللہؐ است انچه محمد رسول اللہؐ منع نه کرده است بنده چوں منع کند بنده ذکر دوام فرض میگوید بامر اللہ وبحکم کتاب اللہ هر چه مانع ذکر است آں ممنوع است چه علم خواندن و چه کسب کردن وچه باخلق اختلاط کردن وچه خوردن وخسپیدن غفلت حرام است و هر چه موجب غفلت است حرام است بازملایاں گفتند کسان شما بی ادبی میکنند باز گفتند از استاداں و پیراں برگشته اند بلکه از ایشاں یعنی از ملایان بیزار شده اند و بر ایشاں عیب میکنند حضرت میراںؒ فرمودند شمارا مسئله شرعی مگر فراموش شد در شرع چوں است که دختر خود را به عنین نکاح کرده داد

سمجھنا چاہئے کہ کیا کہا ہے اس کے بعد سوال کیا کہ آپ رحمت اور امید کی آیتیں بہت کم بیان کرتے ہیں خوف اور قہر کی زائد (جس سے خدا کے) بندے ناامید ہوتے ہیں فرمایا کہ فرمایا نبیؐ نے تیرا بھائی وہ ہے جس نے تجھے ڈرایا اور نہ وہ جس نے تجھے دھوکہ دیا ملاؤں نے کہا کہ آپ علم پڑھنے سے منع کرتے ہو حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ محمد رسول اللہؐ کا تابع ہے جو کچھ کہ محمد رسول اللہؐ نے منع نہیں کیا ہے بندہ کیوں منع کرے بندہ خدا کے حکم سے اور خدا کی کتاب کے حکم سے ذکر دوام کو فرض کہتا ہے جو چیز کہ ذکر کو مانع کرنیوالی ہے وہ ممنوع ہے کیا علم پڑھنا اور کیا کسب کرنا اور کیا دنیا کے لوگوں سے دوستی کرنا اور کیا کھانا اور کیا سونا غفلت حرام ہے اور جو چیز کہ غفلت کا سبب ہے وہ حرام ہے پھر ملاؤں نے کہا آپ کے لوگ بے ادبی کرتے ہیں پھر کہا کہ استادوں اور پیروں سے پھر گئے ہیں بلکہ ان سے یعنی ملاؤں سے بیزار ہو گئے ہیں اور ان پر عیب لگاتے ہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ شاید تم شرع کا مسئلہ بھول گئے ہو شرع میں (اس کے متعلق) کیا ہے جو شخص کہ اپنی لڑکی کو نامرد کے ساتھ نکاح کر دیا

حال او پوشیدہ بود بعد از مدتی تحقیق شد کہ
عنین است در شرع تفریق کنند یا نہ کنند
ہر کہ کالای خرید بر گمان سلامتی اگر عیب
شرعی ظاہر شود واپس میدہند یا نمی دہند
پس مقصود دینی از مقصود دنیوی کمتر شد کہ
حاصل شود یا نہ شود پیوند نباید برید و بیزار
نباید شد و مقصود دینی از جای دیگر طلب
نباید کرد زہی طلب دینی و زہی طلب دیدار
خدا تعالیٰ کہ در طلب مقصود دنیوی تفریق و
بیزاری و جدائی روا نمی دانند در تحصیل
مقصود دینی روا نمی دانند قال رحم اللہ
علی من انصف ولعن اللہ علی من لا
ینصف قال واللہ ان الدنیا لاھون من
عروق الخنزیر بید الجزار کما قال سبحانہ
وتعالیٰ زین للناس حب الشھوات من
النساء والبنین الایۃ (جزء ۳ رکوع ۱۰) ثم
اعلم ان لجھنم سبع درکات کلھا محفوفۃ
بالشھوٰت وقال حفت الجنۃ بالمکارہ
وحفت النار بالشھوٰت والشھوٰت

حال اس کا پوشیدہ تھا بعد مدت کے تحقیق ہوئی کہ
نامرد ہے۔ شرع میں جدا کرتے ہیں یا نہیں جو شخص
کہ سامان اچھا ہونے کے خیال سے خرید لیا (اس کے
بعد) اگر عیب شرعی ظاہر ہو تو واپس کرتے ہیں
یا نہیں پس دین کا مقصود دنیا کے مقصود سے
زیادہ کم ہو گیا حاصل ہو یا نہ ہو (مرشد سے) علاقہ
نہیں توڑنا چاہیئے اور بیزار نہیں ہونا چاہیئے اور
دینی مقصود دوسری جائے سے طلب نہیں کرنا چاہیئے
کیا اچھی دین کی طلب کیا اچھی خدا تعالیٰ کے دیدار
کی طلب کہ دنیا کے مقصود کی طلب میں علحدگی بیزاری
اور جدائی کو روا رکھتے ہیں اور دین کے مقصود کے
حاصل کرنے میں روا نہیں رکھتے فرمایا نے رحم کرے اللہ
اس پر جس نے انصاف کیا۔ اور لعنت کرے اللہ اس پر
جس نے انصاف نہ کیا فرمایا نے خدا کی قسم تحقیق دنیا زیادہ
ذلیل ہے سور کی رگوں سے ہاتھ میں قصاب کے جیسا کہ کہا
خدائے پاک نے زینت دیگئی لوگوں کیلئے محبت شہوتوں کی
یعنی عورتوں کی اور بچوں کی الخ پھر جان کہ جہنم کے سات
درجے ہیں سب درجے گھرے ہوئے ہیں شہوتوں سے اور
فرمایا نے گھری ہوئی ہے جنت سختیوں سے اور گھری ہوئی ہے

سبع درکات لکل درکة شهوة والمرء
بالشهوة منها یکون من اهل درکة
منها والشهوات السبع ما عهد الله تع
فی هذه الآیة اشارة بکل واحد منها
الی الشهوة منها بقوله من النساء -
وهی شهوة الفرج - والبنین - وهی الشهوة
الطبیعیة الحیوانیة المائلة الی الولد -
والقناطیر المقنطرة من الذهب وهی
شهوة الحرص علی جمع المال - والفضة
وهی شهوة الزینة بالحلی والاوانی المتخذة
منها والخیل المسومة - وهی شهوة الجاه
والرفعة بالرکوب علیه - والانعام - وهی
شهوة الفخر والخیال بالتمول بها - والحرث
وهی شهوة الحکم والاوامر والنواهی
علی الرعایا فهذه سبع شهوات حفت
سبع درکات النار بها ذلک متاع
الحیوة الدنیا ای ممتعات اهل الدنیا
الذین یاکلون الدنیا یستمتعون بها والنار
مثوی لهم - من بحر الحقایق روی عن

دوزخ شہوتوں سے اور شہوتوں کے سات درجے ہیں
ہر درجہ کیلئے ایک شہوت ہے جس درجہ کی شہوت کا
آدمی ہوگا اس درجہ کی دوزخ میں ڈالا جائیگا
اور سات شہوتیں وہ ہیں جو اس آیت میں خدا نے
مقرر کیا ہے اشارہ کرتے ہوئے ان شہوتوں میں سے
ایک ایک شہوت کیطرف ان شہوتوں کے منجملہ عورتوں کی
شہوت یعنی فرج کی شہوت ہے اور بچوں کی شہوت
یعنی شہوت طبعیت حیوانی کی جو مائل ہوتی ہے بچوں
کیطرف اور سونے چاندی کے ڈھیروں کی شہوت اور
یہ شہوت مال جمع کرنے کی حرص کا نام ہے اور چاندی کی
شہوت یہ شہوت زیوروں سے آراستہ ہونے اور سونے چاندی
کے برتن بنانے کی ہوتی ہے اور نشاندار گھوڑوں کی
شہوت اور یہ شہوت جاہ و مرتبہ کی ہوتی ہے جو ان
پر سوار ہونے سے حاصل ہوتی ہے اور چارپایوں کی شہوت
یہ شہوت فخر کی اور ان سے مال پیدا کرنے کے خیال اور کھیتی
کرنے کی ہوتی ہے اور یہ شہوت رعایا پر حکم کرنے اور
امر و نہی کرنے کی ہوتی ہے پس یہ سات شہوتیں دوزخ
کے سات درجوں کو گھیرے ہوئے ہیں یہی ہے دنیا کی زندگی کی
پونجی یعنی دنیا داروں کے فائدہ کی چیزیں یہی ہیں جن دنیا کو

حارث بن المغیرۃ البصری قال قلت لابی
عبد اللہ الحسین بن علی رضی اللہ عنہما
بای شئی یعرف الامام المہدی قال بالسکینۃ
والوقار قلت وبای شئی قال بمعرفۃ
الحلال والحرام یحتاج الناس الیہ ولا
یحتاج الی احد۔ وعن عبد اللہ بن عطاء
قال سالت اباجعفر بن محمد بن علی فقلت
اذا خرج المہدی بای سیرۃ یسیر قال
یہدم ما قبلہ کما صنع رسول اللہ ویستانف
الاسلام جدیدا عن علی بن ابی طالب
المہدی لا یترک البدعۃ الا اذا لہا
لا سنۃ الا اقامہا کذا فی عقد الدرر۔
پس گروہ خود را بمیں فرمود کہ احتیاج سوی
مردماں مکنید و بر نبشتہ تقدیر راضی شوید
کما قال النبی کتب اللہ تعالی مقادیر الخلائق
قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین
الف سنۃ وعن عبد اللہ بن عباس رضی
اللہ عنہما قال کنت خلف النبی یوما
فقال یا غلام انی اعلمک کلمات احفظ

کھا جاتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں اس سے اور
دوزخ ان کا ٹھکانہ ہے۔ یہ بحر الحقائق سے ماخوذ ہے
حارث بن مغیرہ بصری سے مروی ہے کہ کہا میں نے ابو عبد اللہ
حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے کس چیز سے پہچانے
جائیں گے امام مہدی کہا متانت اور وقار سے پھر میں نے
کہا اور کس چیز سے کہا حلال وحرام کی معرفت سے لوگ
اس کے محتاج ہوں گے اور وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا اور عبد اللہ
بن عطاء سے مروی ہے کہا سوال کیا میں نے ابو جعفر بن محمد
بن علی سے پس میں نے کہا جب نکلیں گے مہدی تو کس سیرت
پر چلیں گے کہا گرا دیں گے اپنے ماقبل کو جیسا کہ کیا رسول اللہ نے
اور اسلام کو از سر نو تازہ کریں گے علی بن ابو طالب سے
مروی ہے مہدی کسی بدعت کو زائل کئے بغیر نہیں چھوڑیں گے
اور کسی سنت کو قائم کئے بغیر نہیں چھوڑیں گے عقد الدرر میں
ایسا ہی ہے۔ پس امام نے اپنے گروہ کو یہی فرمایا کہ لوگوں کے
پاس اپنی حاجت مت لیجاؤ اور جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے
اس پر راضی رہو جیسا کہ فرمایا نبی نے اللہ تعالیٰ نے خلائق
کی تقدیریں کو آسمان زمین پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس
پہلے لکھ دیا ہے اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے کہا میں ایک دن نبی کے پیچھے تھا پس فرمایا

اللہ تجاھدا اذا سالت فاسئل اللہ (چنانچہ نقل) واذا ستعنت فاستعن باللہ۔ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعک بشئی لم ینفعک الا بشئی قد کتب اللہ لک ولو اجتمعت علی ان یضروک بشئی لم یضروک الا بشئی قد کتب اللہ علیک ورفعت الاقلام وجفت الصحف (رواہ احمد والترمذی)

آنچہ دلا رزق تست بیش نیابی نہ کم
خاطر خود جمع دار ہیچ پریشاں مباش
دل قوی دار کہ در لوح قضا کلک قدر
سعدیا انچہ نوشتست آنہاں خواہد شد
قلش روز ازل بر سر من انچہ نوشت
متبدل نشود گرچہ زنم بر سرخشت
رضیت بما قسم اللہ لی
وفوضت امری الی خالقی
لقد احسن اللہ فیما مضی
کذالک یحسن فیما بقی

اے لڑکے تحقیق میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں یاد کرے جب تو مانگے تو اللہ ہی سے مانگ (چنانچہ نقل) اور تو مدد چاہے تو خدا سے مدد چاہ اور جان کہ امت اگر جمع ہو کر یہ کوشش کرے کہ تجھے نفع پہونچائے تو تجھے اس سے بڑھکر نفع نہیں پہونچا سکتے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھدیا ہے اور اگر تجھے نقصان پہونچانا چاہیں تو اس سے زیادہ نقصان نہیں پہونچا سکتے جتنا کہ اللہ نے تیرے حصہ میں لکھدیا ہے اور قلم اٹھا لئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں (روایت کی اسکو احمد اور ترمذی نے)

ای دل جتنا رزق تیری قسمت میں ہے نہ اس سے زاید پائیگا اور نہ کم اپنا دل مضبوط رکھ ذرا بھی پریشان مت ہو دل کو قوی رکھ اس لئے کہ قضا کی تختی میں تقدیر کے قلم نے اے سعدی جو کچھ لکھدیا ہے وہی ہوگا۔

اس کے قلم نے ازل میں تیرے سر پر جو کچھ لکھدیا ہے اس میں کمی بیشی نہ ہوگی اگرچہ میں اپنے سر پر اینٹ ماروں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ میرے لئے لکھدیا ہے میں اس سے راضی ہوں اور میں اپنے کاروبار اپنے خالق کے حوالہ کر دیا ہوں۔

اب تک جو کچھ ہوا اللہ نے اچھا کیا۔
اور جو ہوگا اچھا ہی کرے گا۔

پس مومناں را یقین آمد پس حبس کردند ذات خویش را از میل کردن سوئی دنیا داراں از جہت معاش خود لانھم لا یتملقون عند ابناء الدنیا بکلام اللین ای لجھۃ المعاش پس صفت گروہ مہدیؑ انیست کہ از خلق حظ نفس خود نجویند بلکہ بر خالق خود اعتماد کنند و ذات خویش را حبس کنند در راہ خدا تعالیٰ قولہ تعالیٰ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ (جزء ۳ رکوع ۵) ای حبسوا انفسھم عن المیل الی غیر اللہ فی مجلس من مراقبۃ اللہ ناظرون من اللہ الی اللہ وراضون بقضاء اللہ فی مراد اللہ صابرون فی بلاء اللہ محتبون للہ فی مجاھدۃ انفسھم لا ینقضون عھود میثاق الازل الی الاجل۔ ای للذین وصفھم اللہ تعالیٰ باحصار نفوسھم عن التعرض الی غیر اللہ بالرمز والاشارۃ واز بعضی اصحاب مہدیؑ نقلست کہ فتوح حق ایشان است کہ خدا تعالیٰ فرمودہ است للفقراء الذین

پس مومنوں کو (تقدیر پر) یقین آگیا پس (انھوں نے) معاش (اپنی زندگی) کے لئے دنیا داروں کی طرف توجہ کرنے سے اپنی ذاتوں کو قید کر لیا کیونکہ وہ ابنا دنیا کے پاس چاپلوسی نہیں کرتے نرم نرم باتوں سے معاش حاصل کرنے کے لئے۔ پس مہدیؑ کے گروہ کی صفت یہ ہے کہ مخلوق سے اپنے نفس کو محظوظ نہیں کرتے بلکہ اپنے خالق پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی ذات کو مقید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خیرات ان فقیروں کیلئے ہے جو قید کئے گئے ہیں اللہ کی راہ میں یعنی اپنی ذاتوں کو ایک جگہ اللہ کے مراقبہ میں بیٹھکر غیر اللہ کی طرف توجہ کرنے سے روکے ہوئے ہیں اللہ کو اللہ ہی سے دیکھتے ہیں اللہ کی قضاء پر راضی ہیں اللہ کے مراد کے موافق اللہ کی بلا پر صابر ہیں اپنے نفس کے مجاہدہ میں اللہ کیلئے قید ہیں مرنے تک میثاق ازل کے وعدہ کو توڑتے نہیں یعنی غیر اللہ سے روگردان ہونیکی وجہ سے خدا نے اشارۃً وکنایۃً احصار نفوس کے الفاظ میں ان کا وصف بیان فرمایا اور مہدیؑ کے بعض اصحابؓ سے منقول ہیکہ فتوح لینے کے وہ حقدار ہیں کہ جن کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا

الایۃ وکسانیکہ کما پوی برائے رزق میکنند
وتعین دارند حق فقیراں نباید خورد چرا کہ فتوح
حق ایشانست وجز فقیراں کسے را نباید کہ
بطلبند واگر مرشد حق ہمسایگی بدہند بگیرند
چرا کہ در دائرہ می مانند ونیز نقلست کہ
مریدے پیش پیر خود عرض کرد برای عرس والد
پیر فرمود من شمارا می گویم کہ برای ہیچ چیز تعلق
مکنید یک چتیل قولہ تعالیٰ لا یستطیعون
ضربا فی الارض (جز ۳ رکوع ۵) ای لا
یتفرقون عن مجالستھم ومراقبتھم
من قوۃ الحال وغلبۃ الذکر علیھم
واشتغالھم بمشاھدۃ سیدھم و
وشدۃ محبتھم وکثرۃ عشقھم و
تحقیق یقینھم بربھم لطلب معاشھم
وحوائجھم لانہ غلب علیھم صحۃ التوکل
وحسن الرضاء وحقیقۃ التسلیم وھم
کانوا یفوضون جمیع امورھم الی اللہ و
یسکنون بوعدہ قولہ تعالیٰ یحسبھم الجاھل
اغنیاء من التعفف لانھم لا یتملقون

کہ خیرات اون فقیروں کے لئے ہے الخ اور جو لوگ کہ
رزق کیلئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں اور تعین رکھتے ہیں
(انکو) فقیروں کا حق نہیں کھانا چاہیئے اس لئے کہ فتوح کے
حقدار وہی ہیں اور سوائے فقیروں کے دوسروں کو نہیں چاہیئے
کہ فتوح طلب کریں اور اگر مرشد پڑوس کا حق دیتے ہیں
تو لینا چاہیئے اس لئے کہ دائرہ میں رہتے ہیں اور نیز نقل ہے کہ
ایک مرید نے اپنے مرشد سے اپنے باپ کا عرس کرنے کے متعلق
عرض کیا پیر نے فرمایا کہ میں تم کو کہتا ہوں کہ کسی چیز
(کی تکمیل) کے لئے ایک چتیل (بھی طلب کرنے) سے تعلق
مت رکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین میں چل نہیں سکتے
ہیں یعنی اپنے مقام نشست اور اپنے مراقبہ کو چھوڑ کر
حال قوی ہونے اور ذکر غالب ہونے اور پیر کے مشاہدہ میں
مشغول ہونے محبت کی شدت ہونے اور عشق کی کثرت
ہونے اور اپنے رب پر کامل یقین ہونے کی وجہ سے طلب معاش
میں ادھر ادھر مارے مارے نہیں پھرتے کیونکہ توکل کی
صحت رضا کا حسن اور تسلیم کی حقیقت ان پر چھا گئی ہے
یہی لوگ اپنے سب کاروبار خدا کے حوالے کرتے ہیں اور
اسکے وعدہ پر ٹھیرے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان
کی بے نیازی کو دیکھکر جاہل انھیں تونگر سمجھتا ہے کیونکہ

عند ابناء الدنیا بکلام اللین واظہار الشفقت ولا یظہرون احوالہم لاجل الریاء والسمعۃ شفقۃ باحوالہم مع شدۃ افتقارہم الی اللہ ووصف الجاہل بقلۃ المعرفۃ باحوالہم لان العالم یعرف بنور العلم والایمان قولہ تعالیٰ تعرفہم بسیماہم۔ (جزء ۳ رکوع ۵) بشارۃ الحق فی وجوہہم وبہجۃ نور المعرفۃ فی قلوبہم لان اللہ تعالیٰ لبس علی وجوہہم سناء الصفات ولبس جباہہم نور جمال الذات ای تعرفہم بہذہ الصفات لانہم الاتقیاء الاخفیاء الذین لا یرکنون الی الخلق بسبب الدنیا وزینتہا ولذاتہا صابرون محتبسون فی اللہ قولہ تعالیٰ لا یسئلون الناس الحافا (جزء ۳ رکوع ۵) ای لا ینظرون الی اہل الدنیا ولا یبغون حظوظ انفسہم من الخلق ولکن ینظرون الی الاخوان فی اللہ لطفا وتعطفا من المیل لا الی ما لوفات الطبع والہواء۔

وہ ابنائے دنیا کی چاپلوسی نرم باتوں سے اور اظہار شفقت سے نہیں کرتے دکھاوے اور شہرت کے لئے اپنا اظہار حال ان کو مہربان بنانے کی خاطر نہیں کرتے باوجود اس کے کہ وہ اپنے خدا کے بہت محتاج ہوتے ہیں جاہل ان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے انکو تونگر سمجھتا ہے صاحب علم آدمی نور علم و ایمان سے ان کو پہچان لیتا ہے اللہ تعالیٰ کا قول یہ ہے کہ تو انھیں ان کی پیشانی سے پہچان لیگا ان کے چہروں پر حق کی بشارت ہوتی ہے اور نور معرفت کی تازگی ان کے دلوں میں ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے چہروں پر صفات کی چمک پیدا کر دیتا ہے اور ان کی پیشانیوں پر جمال ذات کا نور چمکا دیتا ہے ان صفات کو دیکھکر تو انھیں پہچان لیتا ہے کیونکہ وہ چھپے پرہیزگار ہیں جو مخلوق کی طرف دنیا اور زینت دنیا کی خاطر مائل نہیں ہوتے صابر ہیں اور اللہ کی محبت میں قید ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے اصرار کر کے سوال نہیں کرتے یعنی اہل دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اپنے نفسانی خواہشات کو نہیں چاہتے ہاں وہ اپنے اخوان فی اللہ پر بڑی نظر عنایت رکھتے ہیں انکی نظر اپنی خواہشات اور

پس صفت گروہ مہدیؑ اینست کہ از خلق محظ نفس نجویند۔

فصل در توکل۔ توکل بر خدائے تعالیٰ کند کما قال سبحانہ و تعالیٰ وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین۔ (جزء ۷ رکوع ۸) التوکل ھو الخروج عن قید المخلوقات کلھا بان لا ترٰی الا الی اللہ ولا تنظر الا الیہ وھو العبودیۃ الخالصۃ الحریۃ الکلیۃ ھذا ھو التوکل التام۔ ووجہ اخر فی التوکل وھو ان تفوز مرادک الی اللہ ومن توکل علی اللہ فی مراد ھو غیر اللہ فقد استعان باللہ علی شرکہ قولہ تعالیٰ من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب (جزء ۲۸ رکوع ۱۷) یعنی ایں زماں رزق ہمچناں شدہ است کہ کدام وقت از فلاں جا خواہد آمد آنجا ہمیشہ مقید باشد۔ ای من توکل علیہ عن الحول والقوۃ لہ یتوکل علی شئی غیر اللہ تعالیٰ یجعل لہ مخرجا عن کل ما یشق علیہ ویعصمہ

طبیعت کی مالوف چیزوں پر نہیں ہوتی پس مہدیؑ کے گروہ کی صفت یہ ہیکہ مخلوق سے اپنے نفس کو محفوظ نہیں کرتے۔

فصل توکل کے بیان میں خدا پر توکل کرنا چاہیے چنانچہ خدای پاک و برتر نے فرمایا کہ اور تم اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو توکل کل مخلوقات کی قید سے نکلنے کا نام ہے اس طرح کہ تیری رویت اللہ ہی کی طرف ہو اور تیری نظر اللہ ہی کی طرف ہو اسی کا نام خالص غلامی پوری آزادی ہے اسی کو توکل تام کہتے ہیں اور توکل میں ایک دوسری وجہ بھی ہے وہ یہ کہ تیرے ہر مقصد کی رسائی خدا کی طرف ہو اور جو آدمی خدا پر کسی ایسے مقصد میں بھروسہ کرے جو غیر اللہ ہو تو گویا اس نے شرک پر خدا سے مدد چاہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہیکہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے لئے نجات کی سبیل پیدا کردیگا اور اسکو رزق پہنچائیگا ایسی جگہ سے جس کا اس کو گمان بھی نہو۔ یعنی اس زمانہ میں رزق کی طلب کی حالت ایسی ہوگئی ہے (ہم یہ خیال کرتے ہیں) کہ کون سے وقت فلاں جگہ سے (رزق) آئیگا وہ جگہ ہمیشہ مقید ہوگی یعنی جو آدمی اپنی طاقتوں اور قوتوں کو چھوڑ کر خدا پر بھروسہ کرے اور خدا کے سوائے کسی چیز پر بھروسہ

عن الآفات والعوائق المانعة من السیر و یرزقه من حیث لا یحتسب و لا یعلم من ثمه رزقه قوله تعالیٰ ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه (جزء ۲۸ رکوع ۱۷) ای من اعتمد علی اللہ و فوض شؤنه. اما عقیدة الامن امن الرزق فاعلم بان اللہ تعالیٰ خلق الخلق وضمن رزقهم بنص الکتاب کقوله تعالیٰ اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم (جزء ۲۱ رکوع ۷). فذکر اربعة اشیاء ثم الناس یصدقونه فی ثلثة ولا یصدقونه فی الواحد لانهم یصدقونه انه هو الذی خلقکم و یصدقونه انه هو الذی یمیتکم و یصدقونه انه هو الذی یحییکم فهی بعد الموت ولا یصدقونه فی الرزق قال من انقطع الی اللہ کفاه کل مؤنة ورزقه من حیث لا یحتسب ومن انقطع الی الدنیا وکله اللہ الیها۔ ای خداوند تعالیٰ بادشاہا جز تو رزق من بر هیچکس مقید مکن آنکس که بر ما منت نهد مارا

نہ کرے تو پیدا کریگا اس کیلئے کوئی سبیل ہر ایسی جگہ سے جس کو وہ دشوار سمجھتا ہوگا اور اس کو آفتوں اور موانعات یعنی تلاش روزگار سے بچا لیگا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہونچائیگا جس کا اس کو گمان نہ ہوگا اور وہاں سے رزق آئیگا اس کو علم نہ ہوگا اور فرمان باری ہیکہ جو بھروسہ کرے خدا پر تو وہ کافی ہے اس کو یعنی جس نے اللہ پر اعتماد کیا اور سونپ دیا اپنی حالتوں کو۔ رہا عقیدہ امن کا رزق کا امن ہے پس جان کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا مخلوق کو اور ضامن ہوا ان کے رزق کا نص کتاب سے چنانچہ فرمان باری ہیکہ اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تمکو رزق دیا پھر تم کو مارے گا پھر تم کو زندہ کریگا خدا تعالیٰ نے چار چیزوں کا ذکر فرمایا لیکن لوگ تین چیزوں میں تو اس کی تصدیق کرتے ہیں اور ایک میں تصدیق نہیں کرتے کیوں کہ لوگ اسکی تصدیق کرتے ہیں کہ وہی ہے جس نے پیدا کیا اور تصدیق کرتے ہیں کہ وہی ہے جو تم کو مارے گا اور تصدیق کرتے ہیں کہ وہی تم کو مرنے کے بعد جلائیگا اور تصدیق نہیں کرتے اس کی رزق کے معاملہ میں فرمایا نے جو شخص سارے دنیوی تعلقات منقطع کرکے اللہ کا ہوجائے تو اللہ اس کی ہر ضروری چیز کا کفیل ہو جاتا ہے اور اسکو

شرمندہ کند و بگوید کہ ما با ایں کس ہمچناں موافقت
کردیم و بر ما طعنہ ہا زند انچہ او را خوش نیاید
ما او را بگوئیم او وراں وقت ما را شرمندہ کند
وطعنہ ہا زند و پیش ہر کسی بگوید کہ ما با ایں کس
ہمچناں موافقت کردیم او ایں چنیں میگوید واللہ
لاعطینک وفی السماء رزقکم وما توعدون
(جزء ۲۶ رکوع ۱۸) قسم یاد کرد تاکید را در وعدہ
روزی ہر چہ اسباب تاکید است اول وعدہ
کرد ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین
(جزء ۲۷ رکوع ۲) باز بلفظ علی تاکید کردہ است
وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا
(جزء ۱۲ رکوع ۱) و باز وعدہ بمثل یاد کرد کاین
من دابۃ لا تحمل رزقھا (جزء ۲۱ رکوع ۲) باز وعدہ
کرد اللہ یرزقھا وایاکم (جزء ۲۱ رکوع ۲) باز قسم
موکد کرد فورب السماء والارض (جزء ۲۶
رکوع ۱۸) ۔ انہ لحق مثل ما انکم تنطقون ھو قول
لا الہ الا اللہ ای کما لیس فیہ شک

ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جسکی اس کو گمان نہ ہو اور جو
خدا سے منقطع ہو کر دنیا کا ہو جاتا ہے تو اللہ اسکو دنیا کے
سپرد کر دیتا ہے ۔ ای خداوند تعالیٰ ای بادشاہ میرا رزق
کسی شخص پر مقید مت کر جو شخص کہ ہمپر احسان رکھتا ہے اور
ہم کو شرمندہ کرتا ہے اور یہ کہتا ہیکہ ہم نے اس شخص کیساتھ ایسی
موافقت کی اور ہم پر طعنہ کرتا ہے جو بات اسکو اچھی نہیں معلوم
ہوتی اگر ہم اس کو کہتے ہیں تو اس وقت وہ ہمکو شرمندہ کرتا ہے اور
طعنہ کرتا ہے اور ہر ایک کے ساتھ کہتا ہیکہ ہمنے تو اسکے ساتھ موافقت کی
حالانکہ اللہ اسطرح کہتا ہے خدا کی قسم البتہ میں دونگا تجھکو
(نیز فرماتا ہے) اور آسمان میں ہے تمہارا رزق اور جو کچھ تم سے
وعدہ کیا جاتا ہے روزی کے وعدوں میں تاکید کیلئے قسم کو یاد کیا جس قدر
تاکید کے اسباب ہیں اول وعدہ کیا کہ کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی روزی
رساں صاحب قوت زبردست ہے پھر علی کے لفظ کیساتھ تاکید کیا ہے
اور نہیں ہے کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ پر ہے رزق اس کا اور پھر اپنے
وعدہ کو مثال کیساتھ یاد کیا اور بہتیرے جانور ہیں کہ نہیں لادے
پھرتے اپنا رزق پھر وعدہ فرمایا کہ اللہ ہی رزق دیتا ہے انکو
اور تم کو پھر تاکید کیساتھ قسم کو یاد کیا ۔ پس قسم ہے آسمان و زمین کے رب کی
کیا ہی اچھی قسم ہے اور حدیث میں آیا ہیکہ قتل کرے اللہ ان
قوموں کو کہ قسم کھاتا ہے ان کے لئے ان کا پروردگار اپنے نفس کی

کذلک لیس فی اعطائہ الرزق شک عمدۃ

ونیز نقلست از مردار خواری مسلمان شدہ

بود یکروز در خانۂ مردار خواراں رفت وساعتی با ایشاں بنشست بعد ازاں استادہ شد ایشاں گفتند چیزی از خانۂ ما خوردہ بروید او گفت کہ مسلمانم بخانۂ شما چگونہ بخورم ایشاں گفتند آرد بگیرو آوند نواز کلال بستاں وخود بپز گفت چرا نہ ونان بدست خود پزید چونکہ بخوردن نشست گفت در خانہ شما چیزی نان خورش دارید ایشاں گفتند تو میدانی آنچہ نانخورش داریم گفت اندکی شوربا بیارید ایشاں دیگ آوردند سرپوش بر روی دیگ کردند شوربا درون صحنک می ریختند گفت سرپوش دور کنید آنچہ بخود افتد افتادن بدہید ایں زماں بخانہ دنیا داراں میرویم وبا ایشاں آشنائی می کنیم پس توکل ما ہمچنانست چنانچہ مردار خوار بخانہ مردار خواراں رفتہ بود تا آشنائی کردبا ایشاں ایں زماں آنچہ ما میخوریم مناسب ہمچنانست ایں را نام توکل نہادہ ایم وایں

وہ اپنی باتوں کے جیسا اس کی باتوں کو بھی سچے نہ سمجھے جیسا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ میں شک نہیں ہے اسیطرح اس کے رزق دینے میں بھی شک نہیں ہے۔ از عمدۃ۔ اور نیز نقل ہے کہ ایک مردار خوار مسلمان ہوگیا تھا ایک روز مردار خواروں کے گھر گیا اور ایک گھنٹہ اسکے پاس بیٹھا اور پھر کھڑا ہوگیا اونھوں نے کہا ہمارے گھر کچھ کھا کر جاؤ اس نے کہا میں مسلمان ہوں تمہارے گھر میں کس طرح کھاؤں انھوں نے کہا آٹا لے اور کہار سے ہنڈیا برتن خرید اور خود پکا اس نے کہا کیوں نہیں اور اس نے روٹی اپنے ہاتھ سے پکائی اور جب کھانے بیٹھا تو کہا تمہارے گھر میں کچھ سالن ہے انھوں نے کہا ہم جو کچھ رکھتے ہیں تو جانتا ہے کہا تھوڑا شوربا لاؤ انھوں نے ہانڈی لائی ڈھکن ہانڈی پر رکھکر شوربا صحنک میں ڈالنے لگے تو کہا کہ ڈھکن نکالدو جو کچھ خود بخود گرتا ہے گرنے دو ہم اس زمانہ میں دنیا داروں کے گھروں کو جاتے ہیں اور ان کے ساتھ آشنائی کرتے ہیں پس ہمارا توکل ایسا ہی ہے جیسا کہ مردار خوار مردار خواروں کے گھر گیا اور ان کے ساتھ آشنائی کی اس زمانہ میں ہم جو کچھ کھاتے ہیں اسی کے موافق ہے اسی کا نام ہم نے توکل رکھا ہے اور اس نقل کو ہم نے چند بار بندگیماں شاہ نعمت سے سنا ہے اور

نقل را چند بار از بندگیہاں شاہ نعمت رضؓ
شنیدیم و روش میر انسید محمودؓ دیدیم حسبی
سوالی علمہ بحالی

رباعی

ای خواجہ گر عاقلی بد خلق مرو
ہر آنچہ خدا داد بر آں راضی شو
چوں خواہی ز شرق تا بمغرب رو
رزق تو زیاد و کم نگردد یک جو

آنچہ معتوم خداوند در حق ہر یکی کردہ است دراں تغیر نہ و ہر چہ ہر یکی را در ازل قسمت شدہ است کم نشود چہ کند و چہ خورد و چہ پوشد دراں زیادہ و نقصان نہ

مثنوی

ہشت جنت گر دہندت سر بسر
تو مشو راضی از انہا در گزر
عالی ہمت باش دل با حق بہ بند
تو ہمای قاف قربی رو بلند
سواء کان حلالا او حراما طاعۃ
او معصیۃ ہماں ظاہر میشود کہ حکم ازل رفتہ است و تقدیر شدہ است جز انقیاد نمودن چارہ نیست

میر اں سید محمودؓ کی روش کو دیکھا ہے اس کا میرے حال کو جاننا میرے سوال کو بس ہے۔

رباعی

ای صاحب اگر تو عقلمند ہے تو کسی کے دروازہ پر مت جا
خدا تجھکو جو کچھ عطا کرے اس پر راضی رہ
تو جب چاہے شرق سے مغرب تک جا
تیرا رزق ایک جو برابر نہ کم ہوگا اور نہ زاید

خدا نے ہر ایک کے حق میں جو کچھ تقسیم کردی ہے اس میں تغیر نہوگا اور ازل میں ہر ایک کیلئے جو حصہ مقرر ہوگیا ہے کم نہوگا کیا کرے اور کیا کھائے اور کیا پہنے نہ زیادتی ہوگی نہ کمی۔

مثنوی

اگر تجھکو آٹھ جنت بھی دیدیں تو
تو ان سے راضی مت ہو آگے بڑھ جا
عالی ہمت رہ اور دل کو حق کے ساتھ لگا
تو قرب کے پہاڑ کا ہما ہے بلندی پر جا

عام ازیں کہ حلال ہو یا حرام طاعت ہو یا معصیت وہی ظاہر ہوگا جو حکم کہ ازل میں ہوچکا ہے اور مقدر میں لکھا گیا ہے بجز فرمانبرداری کے علاج نہیں۔

شعر

چندانکہ جہد بود دویدیم در طلب
کوشش چہ سود تا نہ کند بخت یاوری

یا ابن اٰدم خزانتی مملوۃ لا تنفد ابدا یمینی مبسوطۃ ابدا بالعطاء وبقدر ما تنفق انفق علیک وبقدر ما تمسک امسک علیک خوف الفقر من سوء ظنک باللہ ومن قلۃ الیقین تبخل علی المساکین ومن جعل اصل خلقہ لاھتمام الرزق فقد شک فی کتابی ولم یصدق انبیائی ومن کذب انبیائی فقد جحد ربوبیتی ومن جحد ربوبیتی کببتہ فی النار علی وجھہ۔ یا ابن اٰدم ما خلقتکم لتجمعوا الدنیا بعضھا الی بعض بل خلقتکم لتعبدونی ذلیلا ولتشکرونی طویلا وتسبحونی بکرۃ واصیلا فان الرزق مقسوم والحریص محروم والبخیل مذموم والحشر مغموم والنعمۃ لا تدوم والاستسقاء مشئوم والحق معلوم یا ابن اٰدم تفرغ لعبادتی

شعر

کوشش کرنے کی حد تک ہم نے طلب میں دوڑ دھوپ کی
کوشش سے کیا فائدہ جبتک کہ تقدیر نہ کرے

اے آدم کے بیٹے میرا خزانہ بھرا ہوا ہے جو کبھی خالی نہ ہوگا میرا سیدھا ہاتھ ہمیشہ سخاوت وعطا کیلئے کھلا رہتا ہے تو میری راہ میں جتنا خرچ کریگا میں تجھے اتنا ہی دیتا جاؤں گا اگر تو خدا سے بدگمان ہو کر محتاجی کے خوف سے تو جتنی بخیلی کریگا میں اتنا ہی تجھ سے اپنا ہاتھ روکونگا یقین کم ہونیکی وجہ سے تو مسکینوں پر بخیلی کرتا ہے اور جو شخص اپنی پیدائش کا اصل مقصد رزق کی کوشش کو قرار دے تو اس نے شک کیا میری کتاب میں اور نہیں تصدیق کی میرے انبیاء کی اور جس نے میرے انبیاء کی تکذیب کی پس اس نے انکار کیا میری ربوبیت کا اور جس نے انکار کیا میری ربوبیت کا تو میں اسکو اوندھے منہ دوزخ میں ڈالونگا۔ اے آدم کی اولاد میں نے تمہیں اس لئے نہیں پیدا کیا کہ دنیا کی متاع پر متاع جمع کرتے جاؤ بلکہ اس لئے پیدا کیا کہ تم میری عبادت کرو اپنے کو ذلیل سمجھکر اور میرا بہت بہت شکر ادا کرو اور صبح وشام میری پاکی بیان کرو رزق تو تقسیم شدہ ہے اور حریص محروم رہتا ہے اور بخیل مذموم رہتا ہے اور

املاء قلبك غنا ويدك رزقا وبزنك
راحة يا ابن آدم لا تغفل عن عبادتي
املاء قلبك فقرا ويدك صفرا وبزنك
تعبا وصدرك هما واحجب دعاءك
وارد عملك واجعل دنياك عسرة
ورزقك قليلا يقول الله عز وجل انا
بدك لازم فاعمل بدك كل الناس
لك منهم بدولیس لك منی بد
یا ابن آدم انا بدك لازم فالزم بدك
انا كفيتك من كل شئی ولا يكفيك
منی شئی طوبی لمن رزق الدنيا سالما ۔
طوبی لمن انتبه قبل الموت طوبی لمن
ذل الفقر وهو مسلم المعلوم لا يتغير
والمقسوم لا يزيد ولا ينقص آنچه مقسوم
خداوند است در حق هر یکی در ازل قسمت
شده کم نشود چه خورد و چه پوشد در وزیادت
ونقصان نه شود کان حلالا او حراما
طاعة او معصية همان ظاهر می شود که
حکم ازل رفته است وتقدیر شده است

حاسد مغموم ہوتا ہے اور نعمت فنا ہو جاتی ہے اور بدبختی
منحوس ہے اور حق ایک معلوم بات ہے ۔ اے بیٹے آدم کے تمام
دنیا کے کاروبار چھوڑ کر تو میری عبادت کیلئے وقف
ہو جا میں تیرے دل کو تونگری سے بھر دونگا اور تیرے ہاتھ کو
رزق سے بھر دونگا اور تیرے بدن کو راحت سے بھر دونگا ۔
ای بیٹے آدم کے تو میری عبادت سے غفلت کر ورنہ میں تیرے دل کو
محتاجی سے بھر دونگا اور تیرے ہاتھ کو خالی رکھونگا اور تجھے
جسمانی آزار پہونچاؤنگا اور تیرے سینہ کو غم سے بھر دونگا اور
تیری دعا کو محجوب کر دونگا اور تیرے عمل کو رد کر دونگا اور میں تیری
دنیا کو تنگ بنا دونگا اور تیرے رزق کو کم کر دونگا ۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے میں تیرا لازمی چارہ کار ہوں تو اپنا چارہ کار تیار کر لے
دنیا کے تمام لوگوں کی مدد کے بغیر تو اپنا کام بنا سکتا ہے لیکن میری
مدد کے بغیر تجھے کوئی چارہ نہیں اے بیٹے آدم کے میں تیرا لازمی
چارہ کار ہوں پس تو اپنے چارہ کار کو لازم پکڑ لے بمقابلہ ہر چیز
کے میں تجھے کافی ہوں اور کوئی چیز تیرے مقابلہ میں تیرے لئے
کافی نہیں خوشخبری ہو اس شخص کو جس کو دنیا عطا کیگئی درحالیکہ
اس کا ایمان صحیح وسالم ہے اور خوشخبری ہو اس شخص کو جو موت سے پہلے بیدار
ہو گیا خوشخبری اسکو جو محتاجی میں داخل ہوا یعنی فراخ ہوا درحالیکہ
وہ مسلمان ہے امر معلوم بدلتا نہیں امر مقسوم نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے

جز انقیاد نمودن مر حکم حق را و گردن نہادن
مر تقدیر را چارہ نیست معراج الفقیر
لیلۃ الفاقۃ بزرگی را ہر بامداد شیطان
گفتی کہ امروز چہ خواہی خورد گفتی مرگ گفتی
چہ خواہی پوشید گفتی کفن و چوں گفتی کجا
خواہی ماند گفتی در گور نومید شدہ باز گشتی
اندوہ دنیا از پی اندوہ آخرت است۔
مکتوب یا ابن آدم قد رضیت منك
بالشکر القلیل و انت لا ترضی عنی
بالرزق الکثیر فاقنع بما اتیتك حتی
ابارك لك مکتوب فی التوریۃ
یا ابن آدم لا اریدمنك الیوم عمل الغد
و انت تریدمنی رزق الغد و انت غدا
فی القبر ساکن یا ابن آدم خلقتك من
نطفۃ فلم ادع من رزقك بلا سوق
الی جوفك یا ابن آدم ان لی علیك فرضا
ولك علیّ رزقا فان خالفتنی فی فرضی
فلا اخالفك فی رزقك یا ابن آدم ان
قنعت بما رزقتك ارحت قلبك و

خدا نے ہر ایک کیلئے جو کچھ تقسیم کر دیا ہے اور ازل میں ہر ایک کے حق
جو حصہ مقرر ہو چکا ہے اس میں کمی نہ ہوگی کیا کھائے اور کیا پہنے اس میں
زیادتی ہوگی نہ کمی حلال ہو یا حرام طاعت ہو یا معصیت جو حکم کہ ازل
میں ہو چکا ہے اور مقدر میں لکھا گیا ہے وہی ظاہر ہوگا خدا کی فرمانبرداری
کرنے اور تقدیر کے آگے سر جھکانے کے سوا علاج نہیں فقیر کی حاجت فاقہ
کی رات ہے ایک بزرگ سے ہر صبح کو شیطان کہتا کہ آج کیا کھائیگا
کہتے کہ مٹی اور کہتا کہ کیا پہنیگا کہتے کہ کفن اور جب کہتا کہ کہاں
رہیگا کہتے کہ قبر میں ناامید ہو کر چلا جاتا دنیا کا غم آخرت کی بھی
سے ہوتا ہے مکتوب اے بیٹے آدم کے میں راضی ہو گیا ہوں
تجھ سے تیرے تھوڑے سے شکر پر اور تو میرے رزق کثیر پر
مجھ سے راضی نہیں ہوتا تو میری عطا پر قناعت کر تا کہ میں تجھے برکت عطا
کروں مکتوب توریت اے بیٹے آدم کے میں تجھ سے کل کے عمل کو آج
نہیں چاہتا اور تو مجھ سے کل کا رزق آج چاہتا ہے حالانکہ تو
کل قبر میں جانیوالا ہے۔ اے بیٹے آدم کے میں نے تجھے نطفہ سے
پیدا کیا میں تیرے رزق کو تیرے پیٹ میں داخل کئے بغیر نہیں چھوڑونگا
اے بیٹے آدم کے میرا تجھ پر فرض ہے اور تیرا رزق میرے ذمہ ہے اگر
تو میرے فرائض کی ادائی میں میرا خلاف کریگا تو میں تیرے
رزق میں تیری مخالفت نہیں کرونگا اے بیٹے آدم کے اگر تو
میرے رزق پر قناعت کریگا تو میں تیرے دل کو راحت دونگا اور تیرے

بذلك و انت عبدی مشکورا و اکلا
تحبب قلبك و بذلك وسلطت
علیك الدنیا ترکض فیها رکض الوحوش
فی البریة ولا ینالك منها ما قسمت و
انت عبدی علیك ان تقول وکلت
الی المحبوب امری کله ان شاء احیانی و
ان شاء اتلفنی۔ یا ابن آدم ان کان قد
تکفل الله برزقك فاهتمامك لماذا و
ان کان رزقك من الله فالحرص لماذا و
ان کان ابلیس عدو الله حقا فالغفلة لما
ذا و ان کان الممر علی الصراط فالجمع لما ذا
و ان کان ثواب الله الجنة حقا فالاستراحة
لما ذا و ان کان کل شئ بقضائی و قدری و
ارادتی فالجزع لماذا کلیلا تاسوا علی ما فاتکم
ولا تفرحوا بما اتیکم **سورة التوریت**
الحادی والعشرون الموت یکشف
اسرارك والقیمة تبدوا اخبارك و
الکتاب یمتك استارك فاذا ذنبت
ذنبا صغیرا فلا تنظر الی صغرة ولکن انظر

بدن کو آرام پہونچاؤں گا اور تو میرا ایک شکور غلام
ہوگا ورنہ تیرے دل اور تیرے بدن کو رنج میں ڈالوں گا
اور دنیا کو تجھ پر مسلط کر دونگا اور دنیا میں ایسا مارا مارا پھرے گا
جیسے وحشی جانور جنگلوں میں پھرا کرتے ہیں اور تیرا مقسوم
بھی تجھے نہ مل سکیگا تو تو میرا غلام ہے تجھے یہ کہنا چاہیئے
کہ میں نے اپنے سارے کاروبار اپنے محبوب کے حوالہ کر دیئے
اگر وہ چاہے تو مجھے زندہ رکھے اور اگر چاہے تو ہلاک
کرے اے بیٹے آدم کے اگر اللہ تیرے رزق کا کفیل ہو چکا ہے
تو پھر تیرا یہ رزق کیلئے اہتمام کس لئے اور اگر تیرا رزق اللہ
کیطرف سے ہے تو پھر حرص کس لئے ہے اور ابلیس کا دشمن خدا ہونا
حق ہے تو پھر غفلت کس لئے ہے اور اگر پلصراط پر سے گزرنا ہے
تو مال متاع کا جمع کرنا کس لئے ہے اگر اللہ کا ثواب جنت ہونا
حق ہے تو دنیا میں راحت لینا کس لئے ہے اگر ہر چیز میری قضا و
اور میرے ارادہ سے ہے تو بیقراری کس لئے ہے تم فوت شدہ
چیز پر غم نہ کرو اور موجودہ پر خوش مت ہو۔ توریت کی اکیسویں
سورۃ (میں درج ہے) کہ موت تیرے اسرار کو کھولدیگی
اور قیامت تیری خبریں ظاہر کردیگی اور نامۂ اعمال تیرے
راز کی پردہ دری کریگا پس جب تو گناہ صغیرہ کرے تو گناہ
کے صغیر ہونے پر نظر نہ کر بلکہ یہ دیکھ کہ تو نے کسکی نافرمانی

الی من عصیت واذا رزقت رزقا قلیلا
فلا تنظر الی قلته ولکن انظر الی من رزقك
ایاه فلا تحقر الذنب الصغیر فانك لا تعلم
ای ذنب اغضب علیك امن رزقك
القلیل اغلق ابواب السماء دون دعوتك
ام من الذنب الصغیر فلا تامن مکری
اخفی علیك دبیب النمل علی صفا فی لیلة
الظلمة یا ابن آدم اذا وجدت قساوة
فی قلبك وسقما فی بدنك وحرمانا فی
رزقك ونقصة فی مالك فاعلم انك
تکلمت فیما لا یعنیك اوحی الله الی موسی
علیه السلام تظهر مغفرتی من عیوب
نفسك فلا تشتغل بعیوب الناس ومالم
یزل ملکی فلا تضع للمخلوقین ومالم تنفذ
خزائنی فلا تهتم لاجل الرزق ومالم یمت
الشیطن فلا تامن کیده ومالم تدخل الجنة
فلا تامن من مکری. افامنوا مکر الله فلا
یامن مکر الله الا القوم الخسرون یا ابن
آدم تفرغ لعبادتی املا قلبك غنا ویدك

کی اور جب تجھکو تھوڑا رزق دیا جائے تو رزق کے قلیل ہونے
پر نظر نہ کر بلکہ یہ دیکھ کہ کس نے تجھے رزق دیا ہے تو گناہ
صغیرہ کو حقیر مت جان تجھے کیا معلوم کہ تیرے کونسے گناہ
پر خدا کا غضب تجھپر نازل ہوگا کیا تیرے تھوڑے رزق سے
آسمان کے دروازے تیری دعا کے سامنے بند ہو جائیں گے
یا گناہ صغیرہ سے تو میرے مکر سے بیفکر ہو اندھیری رات
میں چونٹی کی چال کے مانند تجھپر پوشیدہ ہے اے آدم کے
بیٹے جب تو اپنے دل میں سختی محسوس کرے اور اپنے جسم
میں بیماری اور اپنے رزق میں بے نصیبی اور اپنے مال
میں نقصان پائے تو یقین کرے کہ تو نے ایسی باتیں کی
ہیں جسمیں تجھے کوئی فائدہ نہ تھا موسیٰ علیہ السلام پر اللہ
تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ تیرے نفس کے عیوب سے میری
مغفرت ظاہر ہوگی پس تو لوگوں کے عیب میں مشغول نہ ہو اور
جبتک میری بادشاہت قائم ہے مخلوق کی عاجزی مت کر
اور جبتک میرے خزانے خالی نہ ہو جائیں رزق کے لئے پریشان
مت پھر اور جبتک شیطان نہ مرجائے پس تو اس کے مکر سے بیفکر
مت ہو اور جبتک تو جنت میں داخل نہ ہو جائے میرے مکر سے
بیفکر مت ہو۔ کیا پس وہ لوگ اللہ کے مکر سے بے خوف
ہوگئے اللہ کے مکر سے سوائے نقصان والوں کے اور کوئی بیفکر

رزقا وجسمك راحة ولا تغفل عن
ذكری فاملأ قلبك فقرا و يدك تعبا و
نصبا و صدرك هما و غما وجسمك سقما
وعنا واجعل دنياك عسيرة لو ابصرت
حتی تدخلها۔ يا ابن آدم تخدم مثلك
كيف يعطف قلبه او ما علمت انا اصرف
القلوب فلو خدمتنی لخدمتك ايانا يا
دنيا تخدمی من خدمنی بيدا يا ابن آدم
انت فی الدنيا فلا تكن كالحطب الذی
تحرق نفسه بالنار والنفع لغيره ای
عزيز خدای ترا بهمه باب فراغت وهمت
روزی گرداند واز حرص دنيا واز اهل آں
دور دارد وحقتعالی ترا قناعت روزی کند
ای عزيز قناعت ملکيست که ترا از کونين
غنی گرداند قال عليه السلام القناعة
كنز لا يفنی ۔

قناعت بود پيشۂ کاردان
عبادات معبود کردن تواں
قناعت چو ملکيست شاہی بداں

نہیں ہوتے اے بیٹے آدم کے تو میری عبادت کیلئے وقف
ہو جا میں تیرے دل کو تونگری سے اور تیرے ہاتھ کو رزق سے
اور تیرے جسم کو راحت سے بھر دونگا اور تو میرے ذکر سے غافل مت ہو
پس میں تیرے دل کو محتاجی سے اور تیرے ہاتھ کو رنج و تکلیف
سے اور تیرے سینہ کو رنج و غم سے اور تیرے جسم کو بیماری اور درد
سے بھر دونگا اور تیری دنیا کو تنگ بنا دونگا کاش تو صاحب بصیرت
ہوتا یہانتک کہ داخل ہوتا تو اس میں (عبرت ہیں) اے بیٹے آدم
کے تو اپنے جیسے کی خدمت کرتا ہے تو دیکھ تیرے مخدوم کا دل
کیسا پھر نیا ہو جاتا ہے کیا تجھے نہیں معلوم کہ میں لوگوں کو پھیرنیوالا ہوں
پس اگر تو میری خدمت کرتا تو میں اسے تیرا خادم بنا دیتا اے دنیا تو
خدمت کر تو اسکی جس نے اپنے ہاتھ سے میری خدمت کی اے بیٹے آدم
تو دنیا میں ایسا ہے پس تو اس لکڑی کے مانند مت ہو جو اپنے آپ کو آگ میں جلاتی ہے اور
نفع غیروں کو دیتی ہے۔ ای عزیز خدا تعالیٰ تجھکو کل دنیوی کاروبار سے فراغت
اور ان امور سے بچ رہنے کی ہمت عطا کرے دنیا اور اہل دنیا کی حرص
دور رکھے اور خدا تعالیٰ تجھکو قناعت روزی کرے اے عزیز قناعت
ایک ایسا ملک ہے کہ تجھکو دونوں جہاں سے لاپرواہ کر دیتا ہے فرمایا علیہ السلام
نے قناعت ایک خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا۔

عاقل کا پیشہ قناعت ہے
معبود کی عبادت کر سکتا ہے
قناعت کو بادشاہ کے ملک کے مانند جان

دراں ملک رویت الٰہی نخواں

قناعت ایں را نمی گویند کہ بر پارۂ نان قوت وبر برہنگی قناعت کند بلکہ از کونین روی بگرداند و دریا دمولیٰ مستغرق بماند و برویت معشوق شید اگردد قانع ومتقی و پرہیزگاریں را گویند دریں زماں ما ہمہ کساں دعوے دوستی می کنیم وخود را درمیان طالبان حق می شمریم شب و روز در طلب دنیا و با اہل دنیا آمیختہ باشیم وخلطیت باایشاں می کنیم و حکایتہای بزرگ بزرگ می کنیم وطالبان خدائے تعالیٰ آنرا می گویند کہ جز خدائے تعالیٰ کس آنرا نداند و نہ بیند و نہ شناسد وطالبان خدا ایشاں را نمی گویند کہ بخانہای دنیا داراں میروند و با ایشاں خلطیت میکنند بلکہ طالبان ایشانند کہ از ایشاں طمع دارند قال علیہ السلام الطمع ام الخبائث از طمع روی سیاہ می شود وحقتعالیٰ بکرم خویش از طمع غیر باز دارد و از رفتن بر در ایشاں نجات روزی کند ای عزیز طالب صادق می باید کہ توکل بوکالت

اور اس ملک میں خدا کے دیدار کو طلب کر

قناعت اسکو نہیں کہتے کہ ایک روٹی کے ٹکڑے کی خوراک اور برہنگی پر قناعت کرے بلکہ (طالب کو چاہیئے کہ) دونوں جہاں سے منہ پھیرلے اور مولیٰ کی یاد میں ڈوبا ہوا رہے اور معشوق کے دیدار کا شیدا رہے قانع متقی اور پرہیزگار اسی کو کہتے ہیں۔ اس زمانے میں ہم لوگ خدا کے ساتھ دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں اور خود کو طالبان حق میں شمار کرتے ہیں اور رات دن دنیا کی طلب اور دنیا داروں میں گھسے ہوئے ہیں اور ان کیساتھ میل جول رکھتے ہیں اور بڑی بڑی حکایتیں بیان کرتے ہیں خدا کے طالب ان کو کہتے ہیں کہ سوائے خدا کے ان کو نہ جانے اور نہ دیکھے اور نہ پہچانے اور خدا کے طالب ان کو نہیں کہتے جو دنیا داروں کے گھروں کو جاتے اور ان کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں بلکہ یہ لوگ انہی کے طالب ہیں کہ ان سے امید رکھتے ہیں فرمایا علیہ السلام نے کہ طمع تمام برائیوں کی ماں ہے۔ طمع سے منہ کالا ہوتا ہے اور حقتعالیٰ اپنے فضل سے غیر کی طمع سے باز رکھے اور اہل طمع کے دروازہ پر جانے سے نجات روزی کرے۔ اے عزیز طالب صادق کو چاہیئے کہ

حق اختیار کند رب المشرق والمغرب
لا الٰہ الا ھو فاتخذہ وکیلا (جزء ۲۹ رکوع ۱۳)
قیل التوکل رفض الدنیا و ما فیھا و
التمنیۃ ما عند اللہ و تبتل الیہ تبتیلا۔
انقطع الی عبادتہ عن کل شئ انقطاعا حاکیا عن اللہ
یا ابن اٰدم عندک ما یکفیک و تطلب ما یطغیک
قال طوبی لمن رزق کفافا و یقنع بما اٰتاہ
ای عزیز من اگر لذت و عزت قناعت
بچشی و بدانی بخدای ہرگز بطمع سر بسلاطین
فرو نیاری و دنیا را بجوی نہ شماری بیت
اگر ز خوان گدایاں نوالۂ بچشی
بکبۂ نہ شماری ہزار سلطاں را
کنج آزادگی و گنج قناعت بکسیت
کہ بشمشیر میسر نہ شود سلطاں را
آنجا کہ قبول آمد درویشی سلیماں را
یک حبہ نمی ارزد صد ملک سلیماں را
قناعت آں نیست کہ نان پارہ یا ستر عورت
باشد بلکہ قناعت آنست کہ بذکر و محبت
و شوق حق تعالیٰ اکتفا کنی و بکونین التفات

توکل خدا کی وکالت سے اختیار کرے مشرق اور مغرب
کا رب کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی ہے پس تو اسکو اپنا
وکیل بنا کہا گیا ہے کہ توکل دنیا اور مافیہا کا ترک کرنا اور
جو اللہ کے نزدیک ہے اسکی آرزو کرنا ہے ای محمد تو اس کی
طرف پوری طرح منقطع ہو جا یعنی تو اسکی عبادت کیطرف
ہر چیز سے پورا پورا منقطع ہو جا حکایت کرتے ہوئے اللہ سے
اے بیٹے آدم کے تیرے نزدیک وہ ہے جو تجھے کفایت کرے اور تو طلب کرتا
ہے تو اس چیز کو جو تجھے سرکش بنا دے فرمایا نے خوشخبری ہو اس کو
جو بقدر کفاف رزق دیا گیا اور جو قناعت کرتا ہے اس چیز پر
جو اس کو خدا نے دی اے میرے عزیز اگر تو قناعت کی عزت
اور لذت چکھیگا اور (اس کی خوبی کو) جان لیگا تو خدا کی
قسم تو سلاطین کے آگے طمع سے اپنا سر ہرگز نہیں جھکائیگا
اور دنیا کو جو کے برابر نہیں سمجھے گا۔ بیت
اگر تو فقراء کے خوان سے ایک نوالہ کھا لیگا
ہزار سلطان کو ایک رتی کے برابر نہیں سمجھیگا
آزادگی کا کونا اور قناعت کا گنج ایک ایسا ملک ہے
جو شمشیر کے زور سے سلطان کو نصیب نہیں ہوتا
سلیمانؑ نے جس مقام میں درویشی قبول کی اس مقام میں
سو ملک سلیمان کو ایک حبہ کے برابر بھی قیمت نہیں دیتے

نہ نمائی وقدم براتباع مصطفیٰ زنی قال علیہ
السلام من رضی عن اللہ بقلیل الرزق
رضی اللہ عنہ بقلیل العمل قال قیمۃ
المرء علی قدر ھمتہ قال ان اللہ یحب
معالی الھمم ویبغض سفسافھا وقال من
اصبح وھمہ غیر اللہ فلیس من
اللہ حتی یتوب من ذنب الذی لا
یتوب منہ الناس وھو حب الدنیا
لان دواءھا اعزل الداء ودواءھا
اشکل الدواء وھو یفقد الاطباء فان
الطبیب ھو العالم العامل وقد
مرض العلماء فی ھذہ الاعصار
مرضا عسر علیھم علاج انفسھم
لان الداء المھلک ھو حب الدنیا
وھو اکبر الکبائر وغلب ذلک علی
العلماء فاضطروا ذکیف عن تحذیر
الخلق من الدنیا لئلا تنکشف
فضیحتھم فاستصلحوا لما افتضحوا
علی الدنیا والتجارب الیھا والتکاذب

قناعت وہ نہیں کہ روٹی کے ٹکڑے یا ستر عورت پر
اکتفا کرے بلکہ قناعت وہ ہیکہ حقتعالیٰ کے ذکر محبت اور
شوق پر اکتفا کرے اور دونوں جہاں کیطرف توجہ نکرے اور
مصطفیٰ کی پیروی کرے فرمایا علیہ السلام نے جو شخص تھوڑے
رزق پر خدا سے راضی ہوجائے تو خدا تھوڑے سے عمل پر اس
سے راضی ہوجاتا ہے فرمایا علیہ السلام نے آدمی کی قیمت اسکی
ہمت کے موافق ہوتی ہے فرمایا علیہ السلام نے تحقیق اللہ
تعالیٰ ہمت کی بلندیوں کو دوست رکھتا ہے اور پستیوں سے
بغض رکھتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جو آدمی صبح کرے اور
اسکا قصد غیر اللہ کا ہو تو وہ اللہ کا نہیں ہے یہاں تک کہ توبہ
کرے اس گناہ سے جس سے لوگ توبہ نہیں کرتے اور وہ دنیا کی محبت
ہے کیونکہ اس کی بیماری تمام بیماریوں سے نرالی ہے اور اسکی
دوا تمام دواؤں سے مشکل ہے بات اصل یہ ہیکہ اس بیماری کے
طبیب بھی گم ہیں اس بیماری کا طبیب تو عالم باعمل ہوتا ہے اور اس
زمانے میں علماء بیمار ہیں انکو اپنا علاج آپ کرنا مشکل ہوگیا ہے کیونکہ
مہلک بیماری جو حب دنیا ہے وہ تمام کبیرہ گناہوں سے زیادہ بڑا گناہ ہے
علماء پر غالب ہوگئی ہے پس وہ دنیا میں گرفتار ہوگئے ہیں تو مخلوق
کو دنیا سے کس طرح بچا سکیں گے اگر وہ ایسا کرنے جائیں تو انکی
رسوائی ہوتی ہے کہ خود فضیحت دیگر اں نصیحت اس واسطے

لهما فبذلك السبب عم الداء وانقطع
الدواء واشتغل الاطباء بفنون الاغواء
فليتهم اذا لم يصلحوا ليصلحوا ولم
يفسدوا اوليتهم سكتوا وما نطقوا
بل صار كل واحد كانه صخرة في فم
الوادي لا تشرب ولا تترك الماء
ليشرب غيره قال واعلم ان من
ظن انه يلابس الدنيا ببدنه ويخلو
عنها بقلبه فهو مغرور كمن غمس
في العسل وظن ان الذباب لا تقع عليه
ایں حال ماست انچہ دریں باب نقلہا
واحادیث کہ مسطور است با ایشاں مخلوط
میشویم و دزخانہای اغنیا ہیرویم پس بیان
پیش ایشاں چگونہ توانیم گفت پس ضرورۃ
بگوئیم کہ موافقان مہدی را دنیا داراں نباید
گفت ۔ وقال علیہ السلام لا تجالسوا
الموتی قیل یا رسول اللہ من الموتی
قال اغنیاء من امتی یاراں پرسیدند
کہ اغنیاء امت کیستند رسول فرمودند ہر کرا

(صلح کل کے نام سے) مصلحت (دنیوی) پر عمل کرنے لگے
جبکہ وہ ترک دنیا اور ترک جذبات دنیوی اور ترک کذب
افترا کا وعظ کرکے خود عمل نہ کیا اور اپنی بداعمالیوں سے
فضیحے ہوگئے اس سبب سے بیماری تو عام ہے اور دوا عنقا
ہے اور طبیب فن اغوا کے شغلے میں مصروف ہیں کاش جب وہ
نکوکار نہ تھے تو صلح کرتے اور فساد نہ پھیلاتے یا کاش وہ
خاموش رہ جاتے اور نہ بولتے بلکہ ہر ایک ایسا ہوتا گویا
وہ وادی کے منہ میں ایک پتھر ہے نہ پیتا ہے نہ چھوڑتا ہے
کہ اسکو کوئی دوسرا شخص پی سکے اور جانے رہو جو آدمی
یہ گمان کرے کہ دنیا اسکے بدن کی حد تک رہیگی اور دل
پر اسکا کوئی اثر نہوگا تو مغرور ہے جسطرح جو آدمی شہد
میں ڈوب جائے اور گمان کرے کہ مکھی اس پر نہیں بیٹھیگی اس
باب میں جو کچھ نقول اور احادیث منقول ہوئے یہ سب ہمارا
حال ہے کہ ہم دنیا کیساتھ میل ملاپ رکھتے ہیں اور تونگروں
کے گھروں کو جاتے ہیں پس اُن کے روبرو (حق بات) کسطرح بیان
کرسکتے ہیں پس ضرورۃ کہتے ہیں کہ موافقان مہدی کو دنیا دار نہیں کہنا
چاہیئے فرمایا علیہ السلام نے تم مُردوں کے ہمنشیں مت بنو کہا گیا ای
رسول اللہ مُردے کون ہیں تو فرمایا میری امت کے تونگر یاروں نے پوچھا کہ
امت کے تونگر کون لوگ ہیں رسول نے فرمایا کہ جس کسی

ایں سہ صفت باشد کہ بہمت خوردن نیک
باشد و پوشیدن نیک باشد و مالا یعنی
مشغول شود۔ امام محمد غزالیؒ فرمودند در
ہر کہ ایں سہ صفت باشد اگر سلام کند علیک
ندہد و اگر بمیرد بسیارش وی نرود قالؐ من
اکرم الغنی فھو کلب سوء عن جابرؓ
قال قال رسول اللہؐ الغناء ینبت
النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع
قال رسولؐ اربعۃ من الکبائر لبس
الصوف لطلب الدنیا وادعاء محبۃ
الصالحین وترک فعلھم ونھر الاغنیاء
والاخذ منھم ورجل لا یبدی الکسب
وھو یاکل من کسب الناس وعن عمرو
ابن عوفؓ قال قال رسول اللہ صلعم
فواللہ لا الفقر اخشی علیکم ولکن
اخشی علیکم ان تبسط علیکم الدنیا
کما بسطت علی من کان قبلکم
فتنافسوھا کما تنافسوھا وتھلککم
کما اھلکتھم کما قال اللہ تعالی فلا

میں یہ تین صفت موجود ہوں یعنے اچھے کھانے اور
اچھے پہننے کی رغبت رکھتے ہوں اور لایعنی چیزوں
میں مشغول ہوں۔ امام محمد غزالیؒ نے فرمایا کہ جس میں یہ
تین صفتیں موجود ہوں اگر وہ سلام کرے تو اس کے سلام
کا جواب نہ دیا جائے اور اگر وہ مرجائے تو اسکی شفقت
نہ چاہے۔ فرمایا علیہ السلام نے جس نے تونگر کی عزت کی تو وہ
برا کتا ہے حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہؐ
نے تونگری دلمیں منافقی پیدا کرتی ہے جیسا کہ پانی
کھیت کو اگاتا ہے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتیں
کبیرہ گناہ ہیں دنیا طلب کرنے کے لئے صوف کا لباس پہننا
اور نیک لوگوں کی محبت کا دعوی کرنا اور ان کے عمل کے موافق
عمل نہ کرنا اور تونگروں کی مذمت کرنا اور ان سے لینا۔ اور
ایک آدمی ہیکہ کسب ظاہر نہیں کرتا اور لوگوں کی کمائی سے
کھاتا ہے حضرت عمرو بن عوفؓ سے مروی ہے کہا فرمایا
رسول اللہؐ نے خدا کی قسم مجھے تمہاری محتاجی کا خوف نہیں
لیکن مجھے خوف اس بات کا ہیکہ دنیا تم پر کشادہ ہوجائے
جیسا کہ کشادہ ہوگئی تھی تمہارے اگلوں پر اور راغب ہوں
تم اس میں جیسا کہ وہ راغب ہوئے تھے اور وہ تم کو ہلاک کردے
جیسا کہ ان کو ہلاک کردیا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا تو تم کو

تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور ان الشیطن لکم عدو فاتخذوہ عدوا (جزء ۲۲ رکوع ۱۳) الم اعہد الیکم یبنی ادم ان لا تعبدوا الشیطن انہ لکم عدو مبین وان اعبدونی ھذا صراط مستقیم ولقد اضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون (جزء ۲۳ رکوع ۳)۔ واذکر عبدنا ایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الشیطن بنصب و عذاب (جزء ۲۳ رکوع ۱۳)۔ لقد رای من ایت ربہ الکبری الایۃ (جزء ۲۷ رکوع ۵) حضرت رسولؐ اینجا وقف کردند شیطان درمیان خواندن القا کرد تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی قال اللہ تعالی وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطن فی امنیتہ الایۃ۔ (جزء ۱۷ رکوع ۱۴) پس ہشیار باید شد کہ شیطان نہ از ہیچ رسول و نہ نبی و نہ ولی بگذرد پناہ از خدا باید

فریب دے دنیا کی زندگی اور تم کو دھوکہ نہ دے اللہ کے بارے میں دغاباز (شیطان) بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم دشمن ہی اسکو سمجھے رہو۔ کیا میں نے حکم نہ بھیجا تھا تمہاری طرف اے اولاد آدم کہ نہ پوجو شیطان کو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور شیطان نے گمراہ کر دیا تم میں سے بہتیری مخلوق کو تو کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے۔

اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو جب اس نے پکارا اپنے پروردگار کو کہ مجھ پر ہاتھ ڈالا شیطان نے ایذا اور تکلیف۔ کیا تھا ـــــ بیشک اس نے دیکھیں اپنے پروردگار کی بڑی نشانیاں الخ۔

حضرت رسولؐ نے اس آیت پر وقف فرمایا پڑھنے کے درمیان شیطان نے القا کیا کہ یہ بت مرغان بلند پرواز ہیں ان کی شفاعت کی امید کیجا سکتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی رسول اور نبی کو نہیں بھیجا مگر جب اس نے کوئی تمنا کی تو شیطان نے اس کی تمنا میں کچھ ڈالا الخ۔

پس ہشیار رہنا چاہیئے کہ شیطان کسی رسول اور نبی کو بچا نہ اور نہ ولی کو خدا سے پناہ لینی چاہیئے۔

گرفت مراقبہ را دو معنی است یکی آنکہ مراقبہ محافظت است مشتق من الرقابۃ وھو الحفظ۔ یعنی دل را از خواطر غیر حق بذکر حق نگاہداشتن و حق را بر خود مطلع دیدن و این مراقبہ مبتدیان است دوم مراقبہ بمعنی مشاہدہ است مشتق من الرقوب وھو النظر یعنی در مشاہدۂ جمال و جلال ذات وصفات حق چنان مستغرق شود کہ ہیچ چیز یاد نیاید و این مراقبۂ منتہیانست پس اعمال جوارح با پریشانی خاطر ممکن ہست اما مراقبہ بغیر خلوت باطن اصلا ممکن نیست پس ای عزیز طالب حق را باید کہ دائم در مراقبہ باشد و ہر چہ معاملہ و خواب بیند پیش مرشد عرض کند و بخودی خود مغرور نشود۔

ای خواب مغرور دادہ خود را
بنیاد قوی نہادہ خود را
ہموار نہ نگر خود تنی تو
وانگہ دم معرفت زنی تو
در آئینہ دیدہ ہمتا را

مراقبہ کے دو معنی ہیں ایک وہ ہے کہ مراقبہ محافظت کو کہتے ہیں اور وہ رقابت سے مشتق ہے رقابت حفظ کو کہتے ہیں۔ یعنی دل کو ماسوی اللہ کے خطروں سے پاک کرکے اللہ کی یاد میں نگاہ رکھنا اور اللہ کو اپنے پر مطلع دیکھنا یعنی یہ سمجھنا کہ اللہ حاضر و ناظر ہے ہماری ہر ایک حرکت کو دیکھ رہا ہے۔ یہ مراقبہ مبتدیوں کا ہے دوسرا مراقبہ مشاہدہ کے معنی میں ہے اور وہ رقوب سے مشتق ہے کہ رقوب نظر کو کہتے ہیں یعنی خدا کی ذات و صفات کے جمال و جلال کے مشاہدہ میں ایسا مستغرق ہوجانا کہ کوئی چیز یاد نہ رہے اور یہ منتہی لوگوں کا مراقبہ ہے۔ پس ظاہری اعمال کی ادائی دل کی پریشانی کیساتھ ممکن ہے مگر مراقبہ بغیر خلوت باطن کے ہرگز ممکن نہیں پس اے عزیز طالب حق کو چاہیئے کہ ہمیشہ مراقبہ میں رہے اور جو کچھ معاملہ اور خواب دیکھے مرشد سے عرض کرے اور اپنی خودی پر مغرور نہ ہووے۔

اے اپنے آپ کو دھوکے کی نیند میں سلانے والے
اپنے لئے قوی بنیاد نہ رکھے ہوئے
تو ہمیشہ اپنی خودی کے اطراف ہی نہ رہتا ہے
اور پھر معرفت کا دم مارتا ہے
آئینہ میں تو نے ہمتا کو دیکھا ہے

وافی کہ شناختی خدارا

کما قال الامام محمد بن الغزالی رح ان الشیطن یاتی عند اھل اللہ لیغترہ فیقول لہ یا ولی اللہ یا خیر البریۃ من بین خلقہ اما تری من ربک ھذہ الکرامات والعطیات والقرب و الانس اما تری ما الھمک ربک من کلام اھل المعرفۃ ودقائق انواع الارادۃ فھل یکون مثل ھذا الا لاھل صحبتہ ومحبتہ فلو تمنیت علی ربک لاعطاک امنیتک الا تری حال قربک معہ وکمال لطفہ بک فانک لو قسمت علی اللہ لابر قسمک ولا شک ان الملئکۃ ینظرون الی حرکاتک وسکناتک وحسن احوالک فمن یقوم للہ علی قدم صدق الوفاء والخدمۃ مثلک و قد رجح فضلک علی اھل زمانک فما اغفل الناس عما انت فیہ و یقول مثل ذلک حتی یغترہ بانواع مکر وخدیعۃ

اور سمجھتا ہے کہ خدا کو پہچانتا ہے

چنانچہ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ شیطان اہل اللہ کے پاس آتا ہے کہ ان کو دھوکہ دے اور ان سے کہتا ہے کہ اے اللہ کے مقرب اے مخلوق کے بہتر کیا تو اپنے رب کی ان کرامتوں اور ان عطیات و قرب و انس کو نہیں دیکھتا ہے اور کیا تو اپنے رب کے الہامات کو نہیں دیکھ رہا ہے کہ تجھے اہل معرفت کا کلام اور اقسام ارادت کے دقائق یعنے باریک باتیں عطا فرمایا ہے کیا ایسی باتیں خدا کے مقربین اور دوستداروں کے سوا کسی دوسرے کو عطا بھی ہوسکتی ہیں پس اگر تو اپنے خدا سے آرزو کریگا تو تیری آرزو بر لائے گا دیکھ تیرا قرب خدا کیساتھ کیا ہے اور خدا تجھ پر کیسا مہربان ہے پس بیشک تو اگر اللہ کی قسم کھائیگا تو تیری قسم کو رد نہیں کریگا۔ اس میں شک نہیں کہ فرشتے تیری حرکات وسکنات اور تیرے حسن احوال کو دیکھ رہے ہیں پس اب تیرے جیسا خدا کا سچا خادم اور سچا وفادار بندہ کون ہے تیری فضیلت اہل زمانہ پر غالب ہو چکی ہے تو جس حالت میں ہے اس سے لوگ کیا ہی غافل ہیں اور ایسی ہی باتیں کرتا ہے حتیٰ کہ اس کو اقسام کے مکر و خدیعت سے دھوکہ میں

فلو تدارکہ اللہ تعالیٰ بالفضل والرحمۃ فیصیر بمکائد عدوہ و یعرج بروحۃ الی سرادقات ولایتہ فعند ذلک یسلم من غوامض آفات الاستدراج زیرا کہ شیطان را قدرتی دادہ اند کہ نور شدہ می نماید بیچارہ کسیکہ واقف نباشد فرق نتواند کرد کہ تجلی حق است یا شیطان دغا می دہد پس اینجا چہ کند کہ زود لاحول بفرستد اگر تجلی حق است متلاشی نخواہد شد واگر نور شیطان است قرار نخواہد گرفت

نقل آوردہ اند کہ روزے سہیل ملعون لگامے بر دست کردہ در راہے میرفت در نظر سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ افتاد پرسید کہ کجا میروی جواب داد کہ ایں را در دہن سرکشاں خواہم انداخت شیخ فرمود کہ گاہے طرف من ہم آمدہ باشی گفت ہمچو توئی ہزاراں ہزار در گلہ من میچرند اینجا محض عنایت الٰہی باید اکثر کار دشوار است راہ باریک و شب تاریک و مرکب

ڈالدیتا ہے پس اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے اسکو بچالے تو اپنے دشمن کے مکر سے واقف ہو جاتا ہے اور قرب خدا کے سرا پردوں تک عروج پاسکتا ہے اور اس وقت استدراج کی آفتوں کی گہرائیوں سے نجات پاتا ہے۔ اس لئے کہ شیطان کو نور بنکر ظاہر ہونیکی طاقت دیئے ہیں جو بیچارہ کہ واقف نہ وہ اس بات کا امتیاز نہیں کرسکتا کہ آیا تجلی حق ہے یا شیطان دغا دیتا ہے پس اس وقت اسکو چاہیئے کہ فوراً لاحول بھیجے اگر حق کی تجلی ہے تو متغیر نہ ہوگی اور اگر شیطان کا نور ہے تو برقرار نہیں رہیگا۔

منقول ہے کہ ایک روز یہی ملعون لگام ہاتھ میں لیا ہوا راستہ سے جارہا تھا سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ کی نظر اس پر پڑی آپ نے پوچھا کہ کہاں جاتا ہے جواب دیا کہ اس کو مغروروں کے منہ میں لگاؤں گا۔ شیخ نے فرمایا کبھی میری طرف بھی آیا ہوگا کہا تجھ جیسے ہزاروں میرے بندے میں چر رہے ہیں اس مقام پر فقط اللہ کی عنایت درکار ہے اکثر (دین کا) کام مشکل ہے راستہ باریک رات اندھیری اور گھوڑا لنگڑا ہے

لنگ وای پیر ہدایت راہ نمای وای مصلح عنایت دستگیر (پس جز عنایت پناہ وچارہ نیست) حدیث از کلام مہتر عیسیٰ علیہ السلام یامعشر الحواریین انتم تخافون المعاصی ونحن معاشر الانبیا لان العدو یدخل علی العارفین من طریق الشبہ والوسوسۃ والاتحاد فی الصفات والذات وعلی المریدین من طریق الافات فی الشہوات فان لم تبک عین احدکم فلیبک من قلبہ وبکاء القلب الحزن والخشیۃ۔ ای عزیز خلق از ابلیس نام شنیدہ اند وندانند کہ او چند ناز در سر دارد کہ پروای ہیچکس ندارد نہ نبی ونہ ولی کہ در نماز اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم گویند از بہر آں معنی کہ ناز در سر گرفتہ است واو خود سر متکبراں وخود بینان است خلقتنی من نار وخلقتہ من طین (جزو ۸ رکوع ۹) ہمیں ناز است ای عزیز بلکہ

افسوس پیر ہدایت راہ نما افسوس مصلح عنایت دستگیر (پس سوائے عنایت الٰہی کے پناہ اور چارہ نہیں) مہتر عیسیٰ علیہ السلام کے کلام سے منقول ہیکہ۔ اے حواریوں کے گروہ تم گناہوں سے ڈرتے ہو اور ہم انبیاء کے گروہ ہیں وہم بھی ڈرتے ہیں) کیونکہ دشمن عارفین کے پاس شبہ اور وسوسہ اور اتحاد ذات وصفات کے راستہ سے داخل ہوتا ہے اور مریدین کے پاس آفات شہوات کے راستہ سے داخل ہوتا ہے پس اگر تم میں سے کسی کی آنکھ نہیں روئی ہے تو چاہیئے کہ دل سے روئے اور دل کا رونا غم اور خوف ہے۔

اے عزیز خلق ابلیس کا نام سنی ہے اور نہیں جانتی کہ وہ کس قدر فخر سر میں رکھتا ہے کہ کسی کی پروا نہیں کرتا نہ نبی کی اور نہ ولی کی نماز میں اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم جو کہتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ سر میں ناز رکھتا ہے اور وہ خود مغروروں اور خود بینوں کا سردار ہے (چنانچہ اسکی خبر خدا نے دی ہے کہ) تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسکو مٹی سے۔ یہی اس کا ناز ہے۔ اے عزیز بلکہ

شیطان بندگان خدای را برای نماز بیدار
می کند چنانچہ در صلوٰۃ مسعودی میگوید
خواجہ حسن بصریؒ وقتی در صبح صادق خفتہ
ماند شیطان بیامد خواجہؒ را بیدار کرد و گفت
برخیز تا تکبیر اولیٰ از تو فوت نشود خواجہؒ
پرسید کہ مقصود تو آنست کہ از مردماں
عبادت فوت شود و ایں چونست کہ مرا
بیدار کردی شیطان جواب داد کہ وقتی از
تو تکبیر اولیٰ با امام فوت شدہ بود و تو برای
آں چنداں اندوہ کردی کہ خدای تعالیٰ
بنام تو ثواب دہ ہزار تکبیر اولیٰ ثبت فرمود
امروز ترسیدم کہ اگر تکبیر اولیٰ از تو فوت
شود باز تو چنداں اندوہ کنی کہ ثواب دہ ہزار
تکبیر اولیٰ بیابی بہ سبب آں بیدار کردم کہ
تا ہماں یک تکبیر اولیٰ را ثواب یابی و مہتر
آدم علیہ السلام را در بہشت وسوسہ کرد
و گفت وقال ما نھیکما ربکما عن ھذہ
الشجرۃ الا ان تکونا ملکین او تکونا
من الخٰلدین (جزء ۸ رکوع ۹) یٰبنی اٰدم

شیطان بندگان خدا کو نماز کے لئے ہشیار کرتا
ہے۔ چنانچہ صلوٰۃ مسعودی میں ہیکہ خواجہ حسن
بصریؒ ایک وقت صبح میں سو رہے تھے
شیطان آیا اور خواجہ کو بیدار کیا اور کہا کہ اٹھ
تاکہ تجھسے تکبیر اولیٰ فوت نہو۔ خواجہؒ نے کہا کہ
تیرا مقصود تو یہہ ہے کہ لوگوں سے عبادت
فوت ہو اور یہ کیا معاملہ ہے کہ تو نے مجھکو
ہشیار کیا۔ شیطان نے جواب دیا کہ ایک وقت
تجھ سے تکبیر اولیٰ امام کے ساتھ فوت ہوگئی تو
تو نے اس کے لئے اس قدر زاری کی کہ خدا تعالےٰ
نے تیرے نام پر دس ہزار تکبیر اولیٰ کا ثواب
مقرر فرمایا اور میں آج ڈرا کہ اگر تجھسے تکبیر اولیٰ
فوت ہو جائے تو پھر تو اس قدر زاری کریگا کہ دس
ہزار تکبیر اولیٰ کا ثواب پائیگا۔ اسلئے میں نے تجھکو
بیدار کیا تاکہ تجھکو اسی ایک تکبیر اولیٰ کا ثواب ملے
اور مہتر آدم علیہ السلام کو بہشت میں وسوسہ ڈالا
اور کہا (قولہ تعالیٰ) اور کہنے لگا کہ تمکو جو منع کر دیا تمہارے
پروردگار نے اس درخت سے تو اسکا سبب یہی ہیکہ
کہیں تم بنجاؤ دونوں فرشتے یا ہو جاؤ ہمیشہ جینے والے

لا یفتننکم الشیطن کما اخرج ابویکم من الجنۃ الایۃ (جز ۸ رکوع ۱۰) وعن حذیفۃ رض یاتی علی الناس زمان یکون فیھم جیفۃ الحمار احب الیھم من مومن یامرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر **نقلست** کہ سلطان العارفین رح یکروز نیستی خود دیدند و در ون ذات خود گفتند کہ اگر مرد باشی منصور حلاج باش بر سر دار شدہ و اگر زن باشی رابعہ باش پس نیستی تو مگر مخنث یکروز چہ کردند کہ دامنی بر سر پوشیدند دست رنجن در دست کردند و در چشم کاجل کردند دف را بدست گرفتند و در دن بازار درمیان مخنثاں استادہ شدند مریداں بہر طرف دویدند تا تفحص کنند مریداں بدیں حال یافتند پرسیدند خوندکار ایں چہ حالت است فرمودند ما خدای را شناختن در ذات خود انصاف کردیم نہ مرد ہستیم و نہ زن مگر مخنث پس در میان ایشاں استادہ شدیم ایں

اے بنی آدم نہ بہکا دے تم کو شیطان جیسا کہ تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا۔ اور حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ مردار گدھا اس مومن سے زیادہ دوست ہوگا جو انکو نیکی کا حکم کریگا۔ اور برائیوں سے روکے گا۔ نقل ہے کہ ایک روز سلطان العارفین بایزید بسطامی رحؒ اپنی نیستی پر نظر کی اور اپنی ذات سے کہا کہ اگر تو مرد ہے تو دار پر چڑھکر منصور حلاج بن اور اگر تو عورت ہے تو رابعہ بن پس نہیں ہے تو مگر مخنث ایک روز آپ نے سر پر دامنی اوڑھلی اور ہاتھ میں کنگن باندھا اور آنکھوں میں کاجل لگائے اور ہاتھ میں دف لیا۔ اور سر بازار مخنثوں کے درمیاں کھڑے ہوگئے مریداں ہر طرف سے تحقیق کرنے کے لئے دوڑے ہوئے آئے اور آپ کو اس رنگ میں دیکھکر پوچھا کہ خوندکار یہ کیا حالت ہے تو فرمایا کہ ہم نے خدا کو پہچاننے کے لئے اپنی ذات پر انصاف کیا نہ ہم مرد ہیں اور نہ عورت مگر مخنث ہیں پس اسی لئے ہم ان کے درمیان کھڑے ہوئے ہیں

چنیں باخطاب مخاطب سلطان العارفین رح
نیستی ہمچناں دیدند و دری ان رجلا
من بنی اسرائیل جمع ثمانین تابوتا
من العلم ولم ینتفع بعلمہ فاوحی
اللہ تعالی الی نبیہم ان قل لھذا الجامع
لو جمعت کثیرا من العلم لم ینفعک
الا ان تعمل بثلثۃ اشیاء لا تحب
الدنیا فلیست بدار المؤمنین ولا
تصاحب الشیطن فلیس برفیق المؤمنین
ولا تؤذ احدا فلیس بحرفۃ المؤمنین
کما قال سبحانہ وتعالی فاعرض عن
من تولی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیوۃ
الدنیا ذالک مبلغھم من العلم
(جزء ۲۷ رکوع ۶) قال علیہ السلام یوم
القیمۃ یسمع الخلایق این الذین
کانوا یعبدون الناس قوموا خذوا
اجورکم ممن عملتم لہ لا یقبل عمل خالطہ
شئی ۔ ملایاں باز گفتند کہ باشما بحث چوں
تواں کرد شما مقید بہ مذہب نیستند ہر چہ

ایسے خطاب سے مخاطب سلطان العارفین نے
اپنی ذات میں ایسی نیستی دیکھی اور روایت کیگئی
ہے بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی نے اسی تابوت
علم کے جمع کئے اور اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا
پس اللہ تعالی نے ان کے نبی کو وحی بھیجی کہ اے نبی
اس علم کے جمع کرنے والے کو کہدو کہ اگر تو اس سے بھی
زیادہ علم جمع کریگا تو تجھے نفع نہ دیگا مگر یہ کہ تو تین چیزوں
پر عمل کرے اول یہ کہ تو دنیا سے محبت مت رکھ
کیونکہ یہ مومنوں کا گھر نہیں ہے دوم یہ کہ تو شیطان
کا مصاحب مت بن کیونکہ یہ مومنوں کا رفیق نہیں ہے
اور سوم یہ کہ تو کسی کو تکلیف نہ دے کیونکہ یہ مومنوں کا
پیشہ نہیں ہے جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا پس تو
ان لوگوں سے منہ پھیر لے جنھوں نے ہمارے ذکر سے منہ
پھیر لیا اور دنیا کی زندگانی کے سوائے اور کسی بات کا
ارادہ نہیں رکھتے ان کا مبلغ علم اتنا ہی ہے ۔ فرمایا نے
قیامت کے روز مخلوق کو سنایا جائیگا کہ کہاں ہیں
لوگ جو لوگوں کی پرستش کرتے تھے کھڑے ہو جاؤ اپنی
اپنی مزدوری ان سے لو جن کے لئے عمل کئے تھے کوئی ایسا
عمل قبول نہیں کیا جائیگا جس میں کچھ آمیزش ہو ملاؤں نے

جواب میگوئید مطلق از قرآن میگوئید ما در
قرآن تقسیم نداریم ما مقید بمذہب ابو حنیفہؒ
ہستیم بعد ازاں حضرت میرانؒ فرمودند اگرچہ من
ہیچ مذہب مقید نہ ام مذہب من کتاب اللہ
واتباع رسول اللہؐ است باز گفتند کہ برہم
قرار دہید کہ ہر کہ از مذہب امام اعظمؒ بیروں
باشد و عامل برخلاف مذہب باشد حکم وی
چیست بعدہ میرانؒ فرمودند کہ نادانان معنی
مذہب چہ دانستہ اند معنی مذہب رفتار امام اعظمؒ
است نہ گفتار و سنت پیغمبرؐ عمل پیغمبرؐ را میگویند
نہ گفتار پیغمبرؐ تمام معاملات شرعی در کتب فقہ
مذکور است گفتار پیغمبرؐ است نہ عمل پیغمبرؐ
پس مذہب امام اعظمؒ عمل است کہ مشہور است
باز گفتند کہ شما مسلمانان را کافر میگوئید و امر
میکنید کہ مومن شوید حضرت میرانؒ فرمودند کہ
ما بر کتاب خدائے تعالیٰ ہستیم ہر کرا کتاب اللہ
کافر میگوید کافر میگوئیم از خود چیزے نمی گوئیم
ما تابع کتاب اللہ ہستیم حضرت میرانؒ باز
فرمودند کہ من کتاب اللہ را پیش کردہ ام و
پھر کہا کہ ہم آپ کے ساتھ کیسے بحث کر سکتے ہیں آپ تو
مقید مذہب نہیں رکھتے جو کچھ جواب دیتے ہو مطلق قرآن
سے جواب دیتے ہو اور ہم قرآن نہیں سمجھ سکتے اور ہم امام اعظمؒ کے
مذہب پر مقید ہیں اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا اگرچہ
میں کسی مذہب پر مقید نہیں ہوں میرا مذہب کتاب اللہ
اور اتباع رسول اللہؐ ہے پھر فرمایا کہ اسی پر قائم ہو جاؤ
(اور کہو کہ) جو کوئی امام اعظمؒ کے مذہب سے باہر ہو جائے اور
مذہب کے خلاف عمل کرے تو اس پر کیا حکم ہوگا اس کے بعد
مہدیؑ نے فرمایا کہ نادان مذہب کا معنی کیا جانتے مذہب کا
معنی امام اعظمؒ کی رفتار ہے نہ کہ گفتار اور پیغمبرؐ کی سنت
پیغمبر کے عمل کو کہتے ہیں نہ کہ گفتار پیغمبرؐ کو تمام شرعی معاملات
جو فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں پیغمبرؐ کی گفتار ہے نہ کہ عمل
پیغمبرؐ پس امام اعظمؒ کا مذہب عمل ہے جو مشہور ہے پس ملاؤں نے
کہا کہ آپ مسلمانوں کو کافر کہتے ہو اور مومن بننے کا حکم کرتے
ہو حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہم خدائے تعالیٰ کی کتاب
پر مامور ہیں اللہ کی کتاب جس کسی کو کافر کہتی ہے ہم بھی
کافر کہتے ہیں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے ہم اللہ
کی کتاب کے تابع ہیں پھر حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
میں اللہ کی کتاب کو پیش کیا ہوں اور مخلوق کو توحید

خلق را سوی توحید وعبادت دعوت می کنم
ومن مامور برای این کارام از حضرت باری
تعالیٰ قال ۲ انا من غیر دجال اخاف
علیکم من الدجال قیل ماھو یا
رسول اللہ قال علماء السوء باب
الظلم فی المشکوٰۃ عن ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما ان النبی قال الظلم
ظلمات یوم القیمۃ متفق علیہ وعن
ابی موسیٰ انہ قال قال رسول اللہ صلعم
ان اللہ لیملی الظالم حتی اذا اخذہ
لم یفلتہ ثم قرأ وکذالک اخذ
ربک اذا اخذ القریٰ وھی ظالمۃ
ان اخذہ الیم شدید (جزء ۱۲ رکوع ۹)
متفق علیہ وعن ابن عمر رضہ ان
النبی لما مر بالحجر قال لا تدخلوا
مساکن الذین ظلموا انفسھم الا ان
تکونوا باکین ان یصیبکم ما
اصابھم ثم قنع رأسہ
واسرع السیر حتی اجتاز الوادی

اور عبادت کی دعوت دیتا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی
طرف سے اسی کام کے لئے مامور ہوں۔ فرمایا علیہ السلام
نے میں دجال کے غیر سے ہوں مجھے تم پر دجال سے
خوف ہوتا ہے۔ کہا گیا اے رسول اللہ دجال کیا
چیز ہے تو فرمایا علماء سوء مشکوٰۃ شریف میں باب ظلم
کے تحت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
ہے کہ نبی نے فرمایا ظلم قیامت کے دن تاریکیاں
ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ روایت ہے ابو موسیٰ
اشعری کے ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے تحقیق
اللہ تعالیٰ البتہ ظالم کو زمانہ دراز تک چھوڑ دیتا ہے
یہانتک کہ جب اسکی گرفت کرتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں
پھر آپنے وکذالک سے الیم شدید تک قرات فرمائی
یعنی اس طرح تیرے رب نے مواخذہ کیا جبکہ مواخذہ کیا
اہل قریٰ سے درحالیکہ وہ ظالم تھے تحقیق اللہ کا مواخذہ
دکھ دینے والا اور سخت ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضہ سے مروی
ہیکہ نبی کا گذر جب مقام حجر پر ہوا تو فرمایا کہ تم ان لوگوں کے
گھروں میں مت داخل ہو جنھوں نے اپنے نفوس پر ظلم کیا
تھا مگر یہ کہ تم حالت گریہ وزاری میں رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ
تم پر بھی وہی آفت نازل ہو جو ان پر ہوئی تھی اور پھر

متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیٔ فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درھم ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ رواہ البخاری وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون المفلس قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوٰۃ وصیام وزکوٰۃ ویاتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا من حسناتہ وھذا من

سر مبارک اٹھا کر دعا کی اور تیز چلنے لگے حتیٰ کہ اس وادی سے آگے بڑھ گئے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی پر کوئی مظلمہ کرے اسکی آبرو کے متعلق یا کسی اور بات میں تو چاہیئے کہ اس سے اسی روز معاف کرالے پہلے اس کے کہ دینار و درہم نہ رہے اگر ظالم کا کوئی نیک عمل ہے تو اس کے ظلم کے موافق اس سے لے لیا جائیگا اور اگر اس نے نیکیاں کی ہی نہیں تو اس کے صاحب یعنی مظلوم کی برائیوں کا مواخذہ اسی سے کیا جائیگا اور مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اسی پر (ظالم پر) ڈالا جائیگا بخاری نے اس کی روایت کی ہے اور ان ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم مفلس کو جانتے ہو حاضرین نے عرض کیا مفلس ہم میں وہی ہوتا ہے جس کے پاس نہ روپیہ پیسہ ہو نہ مال و متاع پس فرمایا بیشک مفلس میری امت سے وہ شخص ہے جو آئیگا قیامت کے دن نماز روزہ اور زکوٰۃ کیساتھ اور اس حالت میں آئیگا کہ کسی کو گالی دیا ہوگا اور کسی پر بہتان لیا ہوگا اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا یہی (نماز روزہ وغیرہ) اسکی نیکیاں ہونگی

جنایاته فان فنیت حسناته
قبل ان یقضی ما علیه اخذ من
خطایاهم فطرحت علیه
ثم طرح فی النار رواه مسلم
وعنه قال قال رسول الله صلی
علیه وسلم لتؤدن الحقوق الی
اهلها یوم القیمة حتی یقاد
للشاة الجلحاء من الشاة القرناء
رواه مسلم وذکر حدیث جابرؓ
اتقوا الظلم فی باب الانفاق فی
الفصل الثانی عن حذیفةؓ قال
قال رسول اللهؐ لا تکونوا امّعة
یقولون ان احسن الناس احسنا
وان ظلموا ظلمنا ولکن وطنوا
(ای اعزموا) انفسکم ان احسن
الناس ان تحسنوا وان اساؤا فلا
تظلموا رواه الترمذی نادی موسیٰؑ
ربه فقال یا رب لما طلت اعمار
الملوک الماضیین قال یا موسیٰ

اور یہی (گالی بہتان خونریزی وغیرہ) اس کے گناہ ہوں گے
پس اگر فیصلہ ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں فنا ہو جائیں تو
مظلوموں کی خطاؤں کا مواخذہ اس ظالم سے کیا جائیگا
اور مظلوموں کی سب برائیاں اس کے گلے باندھی جائیں گی
پھر وہ دوزخ میں جھونک دیا جائیگا مسلم نے اس کی روایت
کی ہے اور آپ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے
فرمایا تم کو قیامت کے روز اہل حقوق کے حقوق ادا
کرنا پڑیگا حتیٰ کہ بے سینگ بکری کا مواخذہ سینگ والی
بکری سے لیا جائیگا مسلم نے اس کی روایت کی جابرؓ
کی حدیث کا ذکر کیا ہے وہ یہ کہ تم ظلم سے بچو یہ ذکر باب
انفاق کی فصل ثانی میں ہے حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہاں میں
ہاں ملانے والے مت ہو جو کہتے ہیں کہ اگر لوگ نیکی کریں گے
تو ہم بھی کریں گے اور اگر ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے
لیکن تم یہ خیال کرو یعنے یہ عملدرآمد رکھو کہ لوگ تم سے احسان
کریں تو تم ضرور ان کے ساتھ بھی احسان کرو اور وہ تم
سے برائی سے پیش آئیں تو تم ظلم مت کرو ترمذی نے
اسکی روایت کی ہے حضرت موسیٰؑ نے اپنے رب سے عرض
کیا اور کہا اے میرے رب تو نے گزشتہ سلاطین کی عمریں

انهم عمروا بلادی وعدلوا
بین عبادی قال الملك یبقی مع
عادل وان کان کافرا ولا یبقی مع
ظالم وان کان مؤمنا قال الملوك
رعاة فاذا کان الراعی الذئب
فمن یرعی الغنم قال الله تعالی فلولا
کان من القرون من قبلکم اولو
بقیة ینهون عن الفساد فی الارض
الا قلیلا ممن انجینا منهم
(جزء ۱۲ رکوع ۱۰). ای ولکن قلیلا ممن
انجینا من القرون نهوا عن الفساد
وسائرهم تارکون النهی ومن فی
ممن انجینا للتاکید لا للتبعیض
لان النجاة للناهین وحدهم
بدلیل قوله تعالی انجینا الذین ینهون
عن السوء واخذنا الذین ظلموا
بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون.
(جزء ۹ رکوع ۱۱). واتبع الذین ظلموا
ای التارکون للنهی عن المنکر وهو

کیوں دراز فرمائیں تو فرمایا اے موسیٰ انھوں نے میرے شہر
آباد کئے اور میرے بندوں میں انصاف کیا حضرتؑ
نے فرمایا بادشاہت عادل کیساتھ باقی رہتی ہے اگرچہ
کافر ہو اور ظالم کے ساتھ باقی نہیں رہتی اگرچہ کہ وہ مومن ہو
حضرتؐ نے فرمایا کہ سلاطین چرواہے ہیں جب چرواہا
بھیڑیا بن جائے تو بکریوں کو کون چرائے۔ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا پس اگر تم سے پہلے قرنوں میں اصحاب بقایا (مومنین)
ہوتے جو زمین میں فساد ہونے سے مانع ہوتے تھے مگر یہ لوگ
تھوڑے تھے جن کو ہم نے نجات دی۔ یعنے لیکن تھوڑے
تھے وہ لوگ جن کو ہم نے نجات دی جو مانع فساد تھے اور
وہ سب کے سب ممنوعات کے تارک تھے اس میں مِن
کا من تاکید کے لئے ہے تبعیض کے لئے نہیں کیوں کہ
نجات صرف مانعین فساد کے لئے ہے بدلیل قول اللہ
تعالیٰ کے۔ کہ ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برائی
کو منع کرتے تھے اور ظالموں کو ہم نے برے عذاب
میں گرفتار کیا بسبب اس کے کہ وہ گناہ کرتے تھے اور
ظالموں کی پیروی کرتے تھے یعنی تارکین نہی عن المنکر
کی پیروی کرتے تھے اور یہ مضمر پر عطف ہے یعنے
تھوڑے ہیں وہ لوگ جن کو ہم نے نجات دی جو مانعین

عطف علی المضمر ای قلیل ممن انجینا منهم ینهون عن الفساد و اتبعوا الذین ظلموا ای بشهواتهم فهو عطف علی نهوا ما اترفوا فیه آنرا که فراخی داده باشد دران. ای النعموا فیه. والمترف المتوسع علیه رزقه وماله قوله تعالی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وما لکم من دون الله من اولیاء ثم لا تنصرون (جز ۱۲ رکوع ۱۰). ولا تمیلوا ولا تمیلوا الی الظلمین ولا تمیلوا. وسیا میزید و دوستی مدانید حدیث قدسی لا تصحب ولا تجالس یا احمد المجتبی الا مع الفقراء و قرب مجلسهم و بعد الاغنیاء و بعد مجلسهم و بعد محبتهم فان الفقراء احبائی قال یا عائشة ان اردت الحوق بی فلیکفیک من الدنیا کزاد الراکب و ایاک و

فساد تھے اور ظالموں کی پیروی کرتے تھے یعنی اپنی شہوتوں کے ساتھ ظالموں کی پیروی کرتے ہیں پس یہ عطف نهوا ما اترفوا فیه پر ہے جنکو فراخی دیگئی اس میں یعنی نعمت دی گئی اس میں۔ مترف اس کو کہتے ہیں جس پر اس کا رزق و مال کشادہ کیا گیا ہو قول اللہ تعالی کا ہے کہ تم ظالموں کیطرف مائل مت ہو پس تم کو آگ چھو لیگی اللہ کے سوائے تمہارے کوئی سرپرست نہوں گے پھر تم مدد نہیں کئے جاؤگے۔ ظالموں کی طرف مائل نہ ہو اور ان سے قریب مت ہو۔ اور مت ملو اور دوستی مت رکھو۔ حدیث قدسی ہے کہ نہ صحبت میں رہو نہ ہمنشیں بنو اے احمد مجتبیٰ مگر فقیروں کے اور ان کی مجلس میں بیٹھا کرو اور تونگروں سے دور رہو اور ان کی مجلس اور ان کی صحبت سے دور رہو کیوں کہ فقرا میرے دوست ہیں فرمایا علیہ السلام نے اے عائشہؓ اگر تو مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو تجھے دنیا کی چیزوں سے اتنا ہی کافی ہونا چاہیئے جتنا کہ سوار کا توشہ ہوتا ہے اور تو تونگروں کی ہمنشینی سے احتراز کر اور تو کپڑے کو اتنا ست

مجالسة الاغنياء ولا تستخلقي ثوبا حتى ترقعيه (رواه الترمذی)۔
پس ما را فی الغربا تامل و تفکر باید کرد کہ ایں آیتہا میخوانیم و بیان می کنیم ہشیار باید شد۔

فصل ولتكن منكم امة يدعون الى الخير و يامرون بالمعروف و ينهون عن المنكر و اولئك هم المفلحون (جزء ۴ رکوع ۳) قوله تعالى كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنكر و تومنون بالله (جزء ۴ رکوع ۳) پس مومناں را باید کہ ہرچنکہ باشد امر معروف کنند و نہی منکر کنند و پند و نصیحت دہند پس پند و نصیحت نفع مومناں راست۔ کما قال سبحانه و تعالى و ذكر فان الذكرى تنفع المومنين۔ و قرآن بغفلت نباید شنید۔ ما يا تيهم من ذكر من ربهم محدث الا كانوا عنه معرضين (جزء ۲۷ رکوع ۲) و الثانی

چھوڑ کہ اٹھانے کی ضرورت پڑے (ترمذی نے اس کی روایت کی ہے)

پس ہم کو غریبوں کے باب میں تامل اور تفکر کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ ہم یہ آیتیں پڑھتے ہیں اور بیان کرتے ہیں ہشیار رہنا چاہیئے۔

فصل اور تم میں رہنا چاہیئے ایک ایسا گروہ جو بلاتے رہیں نیک کام کی جانب اور حکم کرتے رہیں اچھے کاموں کا اور منع کرتے رہیں برے کاموں سے اور یہی لوگ اپنی مراد کو پہونچیں گے۔ فرمان خدا ہے کہ تم بہتر ہو ان امتوں میں جو پیدا ہوئیں لوگوں کے لئے تم حکم کرتے ہو نیک کام کا اور منع کرتے ہو برے کام سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر۔ پس مومنوں کو چاہیئے کہ ہر کسی کو امر معروف کریں برائیوں سے روکیں اور پند و نصیحت کریں پس پند و نصیحت مومنوں کو نفع دیتے ہیں چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا نصیحت کر پس تحقیق نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے۔ اور قرآن کو غفلت سے نہیں سننا چاہیئے ان کے پاس ان کے رب کے پاس سے کوئی نئی نصیحت نہیں آتی ہے الخ۔

قولہ تعالیٰ ان فی ذالک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید (جز ۲۶ رکوع ۱۷) ۔ وکقولہ تعالیٰ فذکر ان نفعت الذکری سیذکر من یخشیٰ ویتجنبھا الاشقی الذی یصلی النار الکبریٰ (جز ۳۰ رکوع ۱۲) الآیۃ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا (جز ۱۵ رکوع ۹) والثانی قولہ تعالیٰ لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ (جز ۲۸ رکوع ۶) ولو ان قرآنا سیرت بہ الجبال او [illegible] بل للہ الامر جمیعا (جز ۱۳ رکوع ۱۰) وقولہ تعالیٰ واذا ذکر اللہ وحدہ اشمازت قلوب الذین لا یومنون بالآخرۃ واذا ذکر الذین من دونہ اذا ھم یستبشرون (جز ۲۴ رکوع ۲) سواء علیھم ءانذرتھم ام لم

اور دوسرا قول اللہ تعالیٰ کا بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لئے جو صاحب دل ہے یا کان لگائے دل سے متوجہ ہو کر اور چنانچہ فرمان خدا ہے کہ پس تو نصیحت کر اگر نصیحت نفع بخشے قریب میں وہ شخص نصیحت قبول کریگا جو ڈرتا ہے اور نصیحت سے کنارہ کشی کرے گا وہ شخص جو بڑی آگ میں جلیگا الخ ہم قرآن سے ان آیتوں کو نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہیں اور ظالموں کو تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے اور دوسرا قول اللہ تعالیٰ کا ہے اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے تو تو اس کو اللہ کے خوف سے عاجز اور شگافتہ پاتا۔ اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ چلا دیئے جاتے اس سے پہاڑ یا کاٹ دی جاتی اس سے زمین یا بات چیت کرا دی جاتی اس کے باعث مردوں سے (تب بھی تو ایمان نہ لاتے) بلکہ اللہ کے ہاتھ ہیں سب کام۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اور جب ذکر کیا جاتا ہے اکیلے اللہ کا تو متنفر ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے دل جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا اور جب ذکر کیا جائے اللہ کے سوائے اوروں کا تب ہی وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔ برابر ہے تو اونکو ڈرا دے یا نہ ڈرا دے وہ

تنذرهم لا یومنون ختم الله علی
قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم
غشاوة (جزء ۱ رکوع ۱) کقوله تعالی
قالوا سواء علینا اوعظت ام لم
تکن من الواعظین (جزء ۱۹ رکوع ۱۱)
یا ابن آدم استقامت سمواتی فی
الهواء بلا عمد باسم واحد من
اسمائی ولا یستقیم قلوبکم بالف
موعظة من کتابی یا یها الناس
لا یغنی المرض عن الموت ولا
یلین الحجر فی الماء کذلک لا یغنی
الموعظة فی القلوب القاسیة
کقوله تعالی الم یان للذین امنوا
ان تخشع قلوبهم لذکر الله وما
نزل من الحق ولا یکونوا کالذین
اوتوا الکتب من قبل فطال علیهم
الامد فقست قلوبهم وکثیر منهم
فسقون (جزء ۲۷ رکوع ۱۸) قوله تعالی
افمن شرح الله صدره للاسلام

تو ایمان نہیں لائیں گے مہر کر دی ہے اللہ نے ان کے
دلوں اور کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے
مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ انھوں نے کہا برابر ہے
ہم پر تو وعظ کرے یا نہ کرے۔ اے بیٹے آدم کے
میرے آسمان ہوا میں قائم ہیں بغیر ستونوں کے
میرے ناموں میں سے ایک نام سے اور تمہارے
دل میری کتاب کی ہزار نصیحتوں میں سے ایک سے
بھی قائم نہیں ہوتے۔ اے لوگو کوئی بیماری موت
کو دور نہیں کر سکتی اور پتھر پانی میں نرم نہیں
ہوتا اسی طرح سخت دلوں میں نصیحت کا کوئی
اثر نہیں ہوتا۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے کیا وقت
نہیں آیا مومنوں کے لئے اس بات کا کہ ان کے دل
عاجزی کریں اللہ کے ذکر کے وقت اور اس چیز کی
یاد کے وقت جو نازل ہوا مر حق اور ان لوگوں کی طرح
نہ ہوں جن کو کتاب عطا ہوئی تھی اس سے پہلے پھر
ان پر دراز ہو گئی مدت تو ان کے دل سخت ہو گئے
اور بہتیرے ان میں فاسق ہیں۔
فرمان خدا ہے کہ بھلا وہ شخص جس کا سینہ کھول دیا
اللہ نے اسلام کے لئے پس وہ اپنے پروردگار

فھو علیٰ نور من ربہ فویل للقسیۃ
قلوبھم من ذکر اللہ اولئک فی ضلل
مبین اللہ نزل احسن الحدیث
کتبًا متشابھا مثانی تقشعر منہ
جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین
جلودھم وقلوبھم الیٰ ذکر اللہ
ذٰلک ھدی اللہ یھدی بہ
من یشاء ومن یضلل اللہ فمالہ من
ھاد (جزء ۲۳ رکوع ۱۷) والثانی افلا
یتدبرون القرآن ام علیٰ قلوب
اقفالھا (جزء ۲۶ رکوع ۷) دیگر فذکر
بالقرآن من یخاف وعید (جزء ۲۶ رکوع ۱۴)
دیگر فانک لا تسمع الموتیٰ ولا تسمع
الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین
(جزء ۲۱ رکوع ۸) دیگر ولا تکونوا کالذین
قالوا سمعنا وھم لا یسمعون ان
شر الدواب عند اللہ الصم البکم
الذین لا یعقلون ولو علم اللہ فیھم
خیرًا لاسمعھم ولو اسمعھم

کی جانب سے روشنی پر ہے (کہیں سخت دل برابر
ہو سکتا ہے) تو افسوس ان کو جن کے دل سخت ہیں
ذکر الٰہی سے یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں اللہ نے
نازل فرمایا بہتر کلام ایک کتاب متشابہ دوہرائی ہوئی
کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے سننے سے انکی
کھالوں پر جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے پھر نرم
ہو جاتی ہیں انکی کھالیں اور اون کے دل ذکر خدا کی
طرف یہ ہے اللہ کی ہدایت اس سے ہدایت دیتا ہے
جس کو چاہتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اسے
کوئی راہ دکھانیوالا نہیں۔ اور دیگر۔ تو کیا یہ لوگ
غور نہیں کرتے قرآن میں یا دلوں پر ان کے قفل لگ
رہے ہیں۔ دیگر۔ پس تو نصیحت کر قرآن سے اس شخص کو
جو ڈرتا ہے میرے عذاب کے وعدہ سے۔ دیگر۔ پس
(اے محمد) تو نہیں سنا سکتا مردوں کو اور نہ بہروں کو
پکارنا جبکہ وہ روگردانی کریں پیٹھ پھیر کر۔ اور نہ تم
ان جیسے جنھوں نے کہدیا کہ ہم نے سنا حالانکہ وہ سنتے نہیں
بدتر تمام جانداروں میں اللہ کے نزدیک وہی بہرے
گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے اور اگر اللہ جانتا اون میں
کچھ بھلائی تو ان کو سناتا اور اگر اون کو اب سناوے

لتولوا وھم معرضون (جزو ۹ رکوع ۱۷)
پس ای عزیز دلہای ما را مہر شدہ وفاسد
شدہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الا ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ
الحدیث قولہ تعالیٰ قل یعبادی
الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا
تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعاً انہ ھو الغفور
الرحیم وانیبوا الیٰ ربکم واسلموا
لہ من قبل ان یاتیکم العذاب ثم
لا تنصرون واتبعوا احسن ما انزل
الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم
العذاب بغتۃ وانتم لا تشعرون
(جزو ۲۴ رکوع ۳) وقرانا فرقنہ
لتقراہ علی الناس علیٰ مکث ونزلنہ
تنزیلا قل امنوا بہ او لا تومنوا ان الذین
اوتوا العلم من قبلہ اذا یتلیٰ علیھم
یخرون للاذقان سجدا ویقولون
سبحن ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا

تو الٹے بھاگیں منہ پھیر کر۔ پس اے عزیز ہمارے
دلوں پر مہر ہوگئی ہے اور فاسد ہوگئے ہیں فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنو تحقیق جسد میں ابن آدم
کے البتہ مضغہ ہے آخر حدیث تک قول اللہ تعالےٰ
کا کہدے اے میرے بندو جنھوں نے خود زیادتی کی
اپنے اوپر تم ناامید نہو اللہ کی رحمت سے بیشک اللہ
بخشتا ہے تمام گناہوں کو کچھ شک نہیں کہ وہ بخشنے
والا مہربان ہے اور رجوع کرو اپنے پروردگار کیطرف
اور اوسکے فرمانبردار بن جاؤ اس سے پہلے کہ تمپر نازل
ہو عذاب پھر تمہاری مدد نہ کی جائے اور
چلو بہتر بات پر جو اتاری گئی تمہاری طرف تمہارے
پروردگار کی جانب سے اس سے پہلے کہ تمپر نازل ہو
عذاب ناگہاں اور تم کو خبر بھی نہو۔ دیگر۔ اور قرآن
کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کرکے اتارا تاکہ تو اوسکو پڑھے
لوگوں پر ٹھیر ٹھیر کر اور ہم نے اسکو رفتہ رفتہ اتارا
کہدے کہ تم قرآن کو مانو یا نہ مانو جن لوگوں کو اس سے
پہلے علم دیا گیا ہے اون پر تو جب یہ پڑھا جاتا ہے
وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں سجدے میں اور کہتے
ہیں کہ پاک ہے ہمارا پروردگار بیشک ہمارے رب کا

ویخرون للاذقان یبکون ویزیدھم خشوعا (جزء ۱۵ رکوع ۱۲) وفی الحدیث اذا قرأتم القرآن فابکوا فان لم تبکوا فتباکوا۔ عمدۃ۔ وننزل من القرآن ماھو شفاء ورحمۃ للمومنین (جزء ۱۵ رکوع ۹) وفی الحدیث من لم یشف بالقرآن فلا شفاء لہ۔ پس شنیدن قرآن شفاء مرض است و اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون (جزء ۹ رکوع ۱۴) وکافران بعد شنیدن قرآن سجدہ نکنند کما قال اللہ تعالیٰ واذا قری علیھم القرآن لا یسجدون۔ (جزء ۳۰ رکوع ۹) کما قال سبحانہ وتعالیٰ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم آیتہ زادتھم ایمانا وعلیٰ ربھم یتوکلون الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون اولئک ھم المومنون

وعدہ ضرور ہونا ہے اور تھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے ان کی عاجزی۔ اور حدیث میں ہے جب قرآن پڑھا جائے تو تم رونے لگو اور رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔ عمدہ اور قرآن سے ہم وہ اتارتے ہیں جو مومنین کے لئے شفاء اور رحمت ہے۔ اور حدیث میں ہے جس کو قرآن سے شفاء نہ ہو پس اس کے لئے شفاء نہیں۔ پس قرآن کا سننا مرض کے لئے شفاء ہے۔ اور جب قرآن شریف پڑھا جائے تو اس کو سنتے رہو اور خاموش رہو شاید کہ تم رحم کئے جاؤ۔ اور کافر لوگ قرآن سننے کے بعد سجدہ نہیں کرتے ہیں جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اور جب قرآن شریف پڑھا جائے تو وہ لوگ سجدہ نہیں کرتے ہیں جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام آتا ہے تو ڈر جاتے ہیں ان کے دل اور جب اُن پر پڑھی جاتی ہیں اسکی آیتیں تو وہ آیتیں بڑھا دیتی ہیں ان کے ایمان کو اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں یہی ہیں سچے ایماندار ان کیلئے درجے

حقا لهم درجات عند ربهم و مغفرة ورزق كريم (جزء ۹ ركوع ۱۵) قوله تعالى الله نزل احسن الحديث كتابا متشابها مثاني تقشعر منه جلود الذين يخشون ربهم الآية (جزء ۲۳ ركوع ۱۰) ديگر وفي الحديث اذا اقشعر جلد العبد من خشية الله حرمه الله على النار كقوله تعالى افلا يتدبرون القرآن (جزء ۵ ركوع ۸) اى تدبر اشارات المعاني بغوص الافكار واستخراج جواهر المعاني بدقائق الاستنباط ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا. الا ان في جسد ابن آدم لمضغة اذا صلحت صلح سائر الجسد كله واذا فسدت فسد سائر الجسد كله الا وهي القلب. پس اى عزيز هر دليكه از حب وحرص دنيا رفاني و اشتغال لايعني مرده وفاسد شده اگر وعظ ونصيحت جمله

ہیں ان کے پروردگار کے پاس اور معافی اور آبرو کی روزی ہے۔ قول اللہ تعالیٰ کا اللہ ہی نازل کیا احسن حدیث کو درحالیکہ وہ کتاب تشابہ ہے دوہرائی ہوئی ہے اس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں آخر آیت تک اور حدیث میں ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے خوف سے بندے کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے پس کیا نہیں غور کرتے وہ قرآن میں۔ یعنی گہری فکر سے اشارات معانی کو سونچنا اور جواہر معنی کا استخراج کرنا نازک استنباط سے اگر یہ قرآن غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو البتہ اس میں بہت اختلاف پاتے۔ آگاہ ہو تحقیق ابن آدم کے جسد میں البتہ ایک مضغہ ہے جب وہ اچھا رہتا ہے تو اس کا کل جسد اچھا ہو جاتا ہے اور جب وہ فاسد ہوتا ہے تو اس کا کل جسد فاسد ہو جاتا ہے آگاہ ہو کہ وہ مضغہ دل ہے۔

پس اے عزیز جو دل کہ دنیا رفانی کے حرص و محبت اور بیکار شغلوں سے مردہ اور فاسد ہو جاتا ہے اگر اس کو وعظ و نصیحت کرے تمام قرآن

قرآن و احادیث و قول مشائخان و نقلہا
مہدیؑ و یاران مہدیؑ بروی خوانی ہیچ
سود ندارد و پند نگیرد و ہشیار نشود بلکہ
او را وحشت پیدا آید شنیدن تو اندزیرا
چہ از غایت حب و حرص دنیا و صفت
مذمومۂ آن دل مردہ است کقولہ تعالیٰ
فانک لا تسمع الموتیٰ ولا تسمع الصم
الدعاء اذا ولوا مدبرین (جزء ۲۱ رکوع ۸)
پس دلہای ما از سنگ سخت تر شدہ کقولہ
تعالیٰ ثم قست قلوبکم من بعد
ذلک فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ
وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الا
نہٰر وان منہا لما یشقق فیخرج منہ
الماء وان منہا لما یہبط من خشیۃ
اللہ وما اللہ بغافل عما تعملون (جزء ۱
رکوع ۹)۔ پس بر ہر دلیکہ قفل شد قاسی و
عاصی شد و کر و گنگ شد شنیدن نتواند کہ
قابل شنوائی نیست کقولہ تعالیٰ واذا
ذکر اللہ وحدہ الآیۃ (جزء ۲۴ رکوع ۲)

اور احادیث اور مشائخوں کے قول اور مہدیؑ اور
یاران مہدیؑ کے نقول پڑھے تو اسکو کچھ فائدہ نہ ہوگا
اور نصیحت قبول نہیں کرے گا اور ہشیار نہ ہوگا بلکہ
اس کو اور وحشت ہوگی (نصیحت) نہیں سن سکیگا
اس لئے کہ دنیا کی بے حد حرص و محبت اور اس صفت
مذمومہ کی وجہ دل مردہ ہوگیا ہے مانند قول اللہ
تعالیٰ کے پس (ای محمد) تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اور
نہ سنا سکتا ہے بہروں کو اپنی دعوت جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر
جاتے ہیں۔ پس ہمارے دل پتھر سے زیادہ سخت ہوگئے
ہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے پھر اس کے بعد تمہارے
دل سخت ہوگئے پس وہ مانند پتھر کے ہیں یا اس بھی
زیادہ سخت ہیں اور تحقیق بعض پتھر ایسے ہیں جن سے
نہریں نکلتی ہیں اور تحقیق بعض پتھر ایسے ہیں جو پھٹ
جاتے ہیں اور ان سے پانی نکلتا ہے اور تحقیق بعض پتھر
ایسے ہیں جو اللہ کے خوف سے گر جاتے ہیں اور اللہ
تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے۔ پس جس دل پر قفل
پڑ گیا ہے سخت اور عاصی بہرہ اور گونگا ہوگیا نہیں سن
سکتا کیوں کہ سننے کی قابلیت نہیں مانند قول اللہ
تعالیٰ کے اور جب اللہ واحد وحدہ کا ذکر کیا جائے الخ

واگر حکایت دنیا و اخبار دنیا و حکایت
لایعنی بر ایشاں بگوئی بگوش ہوش و بخوشی
و راحت بشنوند و لذت گیرند آری حبل را
بوی گل و گلزار سبب ہلاک او بود و بوی
عذرہ کریہ موجب حیات و نشاط وی باشد
شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ در اسرار نامہ
نظم آوردہ است۔ کنا سی در محلت عطاراں
گزشت بوی عطریات در دماغ وی رسید
بیہوش و در جان کندن شد عطاراں گلاب
و عطریات در روی می زند بے ہوش و بے
ضبط تر می شد حکیمی بر سر وقت وی رسید
قدری عذرہ نزدیک بینی او داشت فی
الحال ہشیار شد ای عزیز من و تو کدام
کس باشیم کہ بوی در دماغ ما نرسد ایں بوی
گندگی دنیا در دماغ شہبازی رسد کہ مرغ
جانش از گلستان وصال دوست بوی یافتہ
باشد و از گلزار شوق محبت حق تعالیٰ بوی
بمشامش رسیدہ و لذت شہد معرفت
چوں زنبور چشیدہ و صحن دل از غوغا تباں

اور اگر دنیا اور اہل دنیا کی حکایت اور بیکار باتیں
ان کے سامنے کی جائیں تو کان لگا کر خوشی اور
راحت سے سنتے اور لذت اٹھاتے ہیں کیوں نہ ہو
گوبر کے کیڑے کے لئے گل و گلزار کی بو اس کی ہلاکت
کا سبب ہوتی ہے گوہ اور غلاظت کی بو اس کی حیات
کی موجب بنتی ہے اور اسی میں اس کو فرحت ہوتی ہے
شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ اسرار نامہ میں نظم لکھی ہے کہ ایک
مہتر عطاروں کے محلہ سے گذرا عطریات کی بو اس کے
دماغ میں پہونچی بیہوش ہو گیا اور جان کندنی کی نوبت
پہونچی عطار لوگ گلاب اور عطریات اس کے منہ پر مارے
اور زیادہ بے ہوش اور بے ضبط ہو گیا ایک حکیم اس موقع
پر پہونچا اور تھوڑا گوہ اس کی ناک کے پاس رکھا اسی
وقت ہشیار ہو گیا ای عزیز میری اور تیری کیا ہستی
ہے کہ ہمارے دماغ میں بو نہ جائے دنیا کی گندگی
کی یہ بو شہباز کے دماغ میں پہونچ جاتی ہے حالانکہ
اس کی جان کا مرغ دوست کے وصال کے باغ
کی بو سونگھا ہوا ہے اور حق تعالیٰ کی محبت کے شوق
کے گلزار کی بو اس کے دماغ میں پہونچی ہوئی ہے اور
معرفت کے شہد کی لذت شہد کی مکھی کے مانند چکھا ہوا

وغبار اغیار رفتہ باشد اورا رسد من کیسکم لہ بوی
دنیا در دماغ ما نرسد قال علیہ السلام
خبز الامراء فانہا عجینۃ بدم الفقراء
وقال لا تعتروا باخباز الابیاض
للامراء فانہا مخلوطۃ بدم المسلمین
وبما ظلموہ والمظلومین قال من اکل
من بساط الملوک قطع اللہ شفتاہ
بمقاریض النار قال سیاتی علی الناس
زمان لا یسلم لذی دین دینہ الا من
فر بدینہ من قریۃ الی قریۃ ومن
شاھق الی شاھق ومن جحر الی جحر
کالثعلب الذی یروغ وقیل لہ ومتی
ذالک یا رسول اللہ قال اذا لم تنل
المعیشۃ الا بمعاصی اللہ فاذا کان
ذالک الزمان حلت العزوبۃ قالوا
کیف ذالک یا رسول اللہ وقد امرتنا
بالتزویج قال اذا کان ذالک زمان
کان ھلاک الرجل علی یدی ابویہ
فان لم یکن لہ ابوان فعلی یدی زوجتہ

اور اس کے دل کا صحن بتوں کی گرد بڑ اور اغیار کے
غبار سے پاک وصاف ہوتا ہے اسکو بھی پہونچی ہے میں
کیا چیز ہوں کہ میرے دماغ میں دنیا کی بو نہ پہونچے فرمایا
علیہ السلام نے کہ امیروں کی روٹی فقیروں کے خون سے خمیر
ہوئی ہوتی ہے۔ اور فرمایا علیہ السلام نے تم امیروں کی
سپید روٹیوں پر جھکو کہ نہ کھاؤ پس تحقیق کہ وہ مسلمانوں
کے خون اور مظلوموں اور ان کے مظالم سے ملی ہوئی ہے
فرمایا جو بادشاہوں کے دسترخوانوں سے کھانا کھائے تو
اللہ تعالیٰ اس کے ہر دو لبوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹیگا
فرمایا نے کہ قریب ہیں لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ نہیں
سلامت رہیگا کسی دیندار کا دین بجز اس شخص کے جو اپنے
دین کو لیکر ایک قریہ سے دوسرے قریہ میں ایک پہاڑ سے
دوسرے پہاڑ کیطرف اور ایک پتھر سے دوسرے پتھر کیطرف
بھاگے مانند اس لومڑی کے جو بہانہ کرنے لگتی ہے عرض کیا
کب ہوگا اس طرح یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا جب رہ جائیگا
سوائے خدا کی معصیت کرنے کے نہ ملے جب یہ وقت آئیگا
تو بغیر عورت حلالہ کے رہنا (بے شادی کے رہنا) حلال ہوجائیگا
عرض کیا یا رسول اللہ وہ زمانہ کیسا ہوگا حالانکہ آپنے
نکاح کرنے کا حکم دیا ہے تو فرمایا جب یہ وقت آئیگا تو

وولدہ فان لم یکن له زوجته وولده
فعلی یدی قرابته قالوا وکیف ذلك
یارسول اللہ قال یعیرونه بضیق
الید فیتکلف ما لا یطیق حتی
یورده ذلك موارد الهلکة فالغربة
مفهوم منها اذا لا یستغنی المتاهل
عن المعیشة والمخالطة ثم لا ینال
معیشة الا بمعصیة اللہ۔ ولست
اقول هذا آوان ذلك الزمان
فلقد کان هذا باعصار قبل هذا
العصر۔ من کفایة شعبی وعن
عبد اللہ بن عمر بن العاص قال
سمعت رسول اللہ یقول انها
سیکون هجرة بعد هجرة فخیار
الناس الی مهاجر ابراهیم وفی
روایة فخیار اهل الارض الزمهم
مهاجر ابراهیم ویبقی فی الارض
شرار اهلها تلفظهم ارضوهم
تقذوهم نفسه یحشر الناس

ہلاک ہوگا آدمی اپنے ماں باپ کے ہاتھوں پر پس اگر
ماں باپ نہ ہوں گے تو اپنی عورت اور بچے کے ہاتھوں پر
پس اگر اس کو عورت بچے نہ ہوں تو اپنے قرابتداروں کے
ہاتھوں پر ہلاک ہوگا صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ یہ
کس طرح ہوگا تو فرمایا لوگ اس کو تنگدستی کا عیب لگائیں گے
تو طاقت سے زیادہ تکلیف اٹھائیگا حتی کہ مقام ہلاکت
کو پہونچ جائیگا اسی سے غربت بھی سمجھ میں آتی ہے جبکہ
بال بچوں والا آدمی معیشت اور مخالطت سے مستغنی نہیں
ہوگا پھر وہ ذریعہ معاش بغیر خدا کی نافرمانی کئے کے نہیں
پاسکیگا یہ باتیں آجکل کی نہیں ہیں اس زمانہ سے پہلے
ہی یہ حالت ہوچکی ہے۔ یہ ماخوذ ہے کفایہ شعبی سے اور
حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص سے مروی ہے کہا میں نے
رسول اللہؐ سے سنا فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہے کہ
قریب میں ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی پس نیک لوگ ابراہیمؑ
کے مقام ہجرت کیطرف جانیوالے ہیں اور ایک روایت
میں ہے کہ اہل زمین کے نیک لوگ سب سے زیادہ پابندی
کرنے والے ہیں مقام ہجرت ابراہیمؑ کی اور رہ جائیں گے
زمین میں اہل ارض کے شریر نکل جائیگی ان کو ان کی
زمین کہ قدیم میں دیتی ہے ان کو حشر کئے جائیں گے وہ لوگ

مع القردۃ والخنازیر و در مدارک تفسیر
ایں آیت فالذین ھاجروا واخرجوا
من دیارھم (جزء ۴ رکوع ۱۱) گفتہ است
فالھجرۃ کائنۃ فی اٰخر الزمان کما
کانت فی اول الاسلام و تفسیر زاہدی
زیر ایں آیت گفتہ است قولہ تعالیٰ
ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا
وجاھدوا فی سبیل اللہ اولئک
یرجون رحمت اللہ واللہ غفور رحیم
(جزء ۲ رکوع ۱۱) ۔ الھجرۃ باقیۃ غیر
منسوخۃ واحتجوا۔ از خدا تعالیٰ بجز
ایں چیز امید رحمت نیست کقولہ تعالیٰ
والذین ھاجروا فی اللہ من بعد
ما ظلموا لنبوئنھم فی الدنیا حسنۃ
ولاجر الاٰخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون الذین
صبروا وعلیٰ ربھم یتوکلون (جزء ۱۴
رکوع ۱۲) کقولہ تعالیٰ قل یٰعبادی الذین
اٰمنوا اتقوا ربکم للذین احسنوا فی ھذہ
الدنیا حسنۃ وارض اللہ واسعۃ

بندروں اور سوروں کے ساتھ اور مدارک میں اس
آیت کے نیچے لکھا ہے وہ آیت یہ ہے فالذین
ھاجروا الخ تو جن لوگوں نے اپنے دیس چھوڑے
اور نکالے گئے اپنے گھروں سے پس ہجرت آخری
زمانے میں ہونے والی ہے جیسا کہ تھی ابتدائے اسلام
میں تفسیر زاہدی میں اس آیت کے تحت لکھا ہے فرمایا
خدا نے کہ تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے
ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی لوگ اللہ
کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان
ہے۔ اور ہجرت باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی اور دلیل
لائے اللہ کے کلام سے کہ بجز ہجرت کے رحمت کی امید
نہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور جن لوگوں نے
اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی بعد اس کے کہ وہ ظلم
کئے گئے تو البتہ ہم دنیا میں ان کو ایک اچھے مقام میں
جگہ دیں گے اور آخرت کا اجر زیادہ بڑا ہے اگر جانتے
وہ لوگ جنھوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر توکل کرتے
ہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہدے اے میرے
بندو جو ایمان لائے تم اپنے رب سے ڈرو ان لوگوں
کے لئے جنھوں نے اس دنیا میں احسان کیا نیکی ہے

انما یوفی الصّبرون اجرھم بغیر
حساب (جزء ۲۳ رکوع ۱۵) ای اطاعوا
اللہ فی الدنیا معناہ الذین احسنوا
فی ھٰذہ الدنیا حسنۃ فلھم الحسنۃ
فی الاٰخرۃ وھی دخول الجنۃ ای
حسنۃ لا توصف۔ ومعنی وارض
اللہ واسعۃ ای لا عذر للمفرطین
فی احسان البتۃ حتی ان اعتلوا
بانھم لا یتمکنون فی اوطانھم من
التوفر علی الاحسان قل لھم فان
ارض اللہ واسعۃ و بلاد کثیرۃ فتحولوا
الی بلاد اٰخر واقتدوا بالانبیاء
والصالحین فی مھاجرتھم الی غیر
بلادھم لیزدادوا احسانا الی احسانھم
وطاعۃ الی طاعتھم انما یوفی الصابرون
اجرھم علی مفارقۃ اوطانھم و
عشائرھم وعلی تجرع الغصص
واحتمال البلایا فی طاعۃ اللہ تعالی
وازدیاد الخیر اجرھم بغیر حساب

اور اللہ کی زمین کشادہ ہے صابرین ہی پورا پورا
بے گنتی اجر دیئے جائیں گے۔ یعنی دنیا میں اللہ کی اطاعت
کی۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں نے دنیا میں نیکی
کی تو ان کے لئے آخرت میں نیکی ہے اور یہ نیکی جنت
میں داخل ہونا ہے یعنے یہ ایسی نیکی ہے کہ اسکی تعریف
نہیں کی جاسکتی اور وارض اللہ واسعۃ کے معنی
یہ ہیں کہ احسان میں زیادتی کرنے والوں کے لئے کوئی
عذر نہیں ہے حتی کہ اگر وہ یہ وجہ بیان کریں کہ وہ تو فیر
احسان کی وجہ سے اپنے وطن میں نہیں رہ سکتے ہیں
تو ان سے کہدے کہ اللہ کی زمین کشادہ ہے اور
بہت سے شہر ہیں پس تم دوسرے شہروں میں منتقل
ہوجاؤ اور انبیاء وصالحین کی اقتدا ان کی ہجرت
میں کرو کہ وہ احسان میں ان کے احسان تک اور طاعت
میں ان کی طاعت تک ترقی کرسکیں اور صابرین
ہی ہیں جو وطن اور قرابت داروں کی مفارقت
کا غصہ پینے اور تکالیف برداشت کرنے پر اللہ
کی طاعت اور ازدیاد خیر میں پورا پورا بدلہ بے
حساب دیئے جائیں گے۔ اور حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حساب کی

وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
لایھتدی الیہ الحساب۔

ونیز نقلست از بندگی الہداد رحضرت
میراں از گجرات ہجرت کردہ در ملک خراسان
رفتند ہر وقت کہ سورۂ انفال وسورۂ برات
حضرت میراں بیان کردند یاد انیکہ از گجرات
ہمراہ رفتہ بودند در وقت بیان چشمہا خشک
نہ شدند وفرمودند کہ ایں حال ما بیان می شود
پس اے عزیز آں کسانیکہ ہجرت نہ کردند
چہ زاریہا باید کرد ایشانرا بسبب کسانیکہ از
ہجرت باز ماندند با ایشاں دوستی نباید کرد
وایشاں با شما دشمنی کردند کہ از ہجرت وصحبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باز داشتند
کقولہ تعالی یاایھا الذین اٰمنوا ان
من ازواجکم واولادکم عدوا لکم
فاحذروھم وان تعفوا وتصفحوا و
تغفروا فان اللہ غفور رحیم انما
اموالکم واولادکم فتنۃ واللہ عندہٗ
اجر عظیم فاتقوا اللہ ما استطعتم

وہاں گنجائش ہی نہیں ہے۔

اور نیز بندگی الہداد سے منقول ہے کہ حضرت
میراں گجرات سے ہجرت کر کے خراسان تشریف
لے گئے جس وقت کہ آپ نے سورۂ انفال اور سورۂ
برات بیان فرمایا جو اصحاب کہ گجرات سے ہمراہ
گئے تھے بیان کے وقت زار زار ہوئے اور فرمایا
کہ یہ ہمارا حال بیان ہوتا ہے۔ پس اے عزیز
جنھوں نے ہجرت نہیں کی اون کو کس قدر زاری
کرنی چاہیئے۔ ان کو (مہاجرین کو) چاہیئے کہ ان
لوگوں کے ساتھ دوستی نہ کریں جو ہجرت سے باز
رہنے کا سبب بنے تھے کیوں کہ انھوں نے تمہارے
ساتھ دشمنی کی کہ ہجرت اور صحبت سے رسول
کے تم کو باز رکھا۔ مانند قول اللہ تعالی کے ہو منو!
تمہاری بی بیوں اور تمہاری اولاد میں بعض
تمہارے دشمن ہیں پس تم ان سے پرہیز کرو اور
اگر تم معاف کرو اور درگذر کرو اور بخشدو تو پس
تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے تمہارے مال
اور تمہاری اولاد آزمایش (کا ذریعہ) ہیں اور
اللہ اس کے پاس بڑا اجر ہے پس تم اللہ سے ڈرو

اسمعوا واطیعوا و انفقوا خیرا لانفسکم
ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم
المفلحون ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا
یضعفہ لکم ویغفر لکم واللہ شکور حلیم
علم الغیب والشھادۃ العزیز الحکیم
(جزء ۲۸ رکوع ۱۶) لمن لا یحصیہ بسبب
الزوج والولد والمال نزلت فی حق
عوف بن مالک الاشجعی وجماعۃ
المؤمنین وقد ذکرنا ان السورۃ
مکیۃ ھذہ الایات عن عوف
بن مالک ۔ وجماعت ہر بار یکہ خواستند
کہ ہجرت کنند زن و فرزندان پیش پدر آمدندی
وزاری کردندی کہ ما را یکہ می سپارند و می
مانند شہر پر از کافراں و ہم ما را دشمن دل ایشاں
بسوختی از ہجرت باز ماندندی و بفرمان خدا
ورسولؐ التفات نکردندی ایں آیت بکہ فرستا
و بہ مدینہ یافتند یاراں کہ پیش از ایشاں ہجرت
کردہ بودند دریں زماں فتنہ شدہ قرآن آموختہ
غمناک شدند و قصد کردند کہ اگر روزی مکہ کشادہ

جہانتک تم سے ہوسکے اور سنو اور اطاعت کرو اور
تم اپنے نفسوں کے لئے کسب حلال سے خرچو اور جو
آدمی بخل نفس سے بچا رہے تو وہی لوگ کامیاب ہیں
اگر تم اللہ کو قرض حسن دو تو اللہ تمکو مضاعف دیگا
اور تمہاری مغفرت کریگا۔ اور اللہ بڑا شکور حلیم والا
ہے عیاں اور پوشیدہ کا جاننے والا ہے غالب اور
حکمت والا ہے۔ یہ واسطے اس کے ہے جو بی بی بچوں
اور مال کی وجہ سے خدا کی نافرمانی نہ کرے یہ آیت
عوف ابن مالک اشجعی اور مومنین کی ایک جماعت کے
حق میں نازل ہوئی ہم نے بیان کیا ہیکہ یہ سورۃ مکیہ
ہے۔ یہ آیتیں عوف بن مالک سے متعلق ہیں۔ اور
جس وقت جماعت ہجرت کرنا چاہتی عورت اور بچے
باپ کے پاس آتے اور زاری کرتے کہ ہم کو کس کے حوالہ
کرتے اور چھوڑ جاتے ہو شہر کافروں سے بھرا ہوا ہے
وہ بھی ہمارے دشمن ہیں (یہ سنکر) ان کا دل جلنا ہجرت
سے باز رہ جاتے اور فرمان خدا اور رسولؐ کیطرف توجہ
نہیں کرتے یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی اور مدینہ میں
پائے جو اصحاب کہ ان سے پہلے ہجرت کر چکے تھے اس زمانہ
میں (اس آیت کے مضمون سے) واقف ہوئے قرآن پڑھکر

شود و ما را باز گشتن بود ما بخانۂ خود نہ رویم و ما
با عیال و فرزندان خود سخن نگوئیم و ایشانرا بدرد
فراق خود عقوبت کنیم و چوں خدائ تعالیٰ مکہ را
بکشاد بر دست رسول آمد یاراں بمکہ در آمدند
و ہر کس بخانۂ خویش فرود آمدند این طائفہ نرفتند
زن و فرزنداں پیش آمدند ایشاں سخن نگفتند
تا زناں و فرزنداں سوی رسول علیہ السلام
آمدند و توبہ کردند فرمان شد قولہ تعالیٰ وان
تعفوا و تصفحوا و تغفروا فان اللہ غفور
رحیم ۔ اگر درگزرید و روی از مکافات
بگردانید و مغفرت کنید پس بدرستیکہ
خدائ تعالیٰ آمرزندہ و بخشایندہ است
نزلت الآیۃ فی حق عوف بن مالک
ن الاشجعی کان یحبسہ اھلہ و
ولدہ عن الھجرۃ والجھاد ۔ انما
اموالکم و اولادکم فتنۃ ۔ اذ یمنعونکم
من الھجرۃ و اراد المتخلفون ان
یھاجروا فمنھم ترکوا مکۃ بالسیف
فمنھم من افتدی بمالہ و ھاجروا

غمگین ہوے اور یہ ارادہ کرتے کہ اگر کسی دن مکہ فتح
ہو جائے اور ہمکو لوٹنا نصیب ہو تو ہم اپنے گھروں کو
نہیں جائیں گے اور اپنے اہل و عیالی سے بات نہیں
کریں گے اور ان کو ہم اپنی علیحدگی کے درد سے سزا دیں گے
اور جب خدائ تعالیٰ نے مکہ پر فتح دی رسول کے قبضہ
میں آگیا تو اصحاب مکہ میں آئے اور ہر ایک شخص اپنے اپنے
گھر گیا لیکن یہ جماعت نہیں گئی عورت بچے انکے پاس آئے
تو انھوں نے بات نہیں کی عورت بچوں نے رسول علیہ السلام کی
خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کی تو فرمان باری ہوا کہ اور
اگر تم عفو کردہ اور درگزر و اور بخشد و تو پس تحقیق اللہ بخشنے
والا مہربان ہے ۔ اگر درگزرو اور بدلہ لینے کے خیال سے
باز آجاؤ اور معاف کردو تو پس تحقیق کہ خدائ تعالیٰ
بخشنے اور بخشوانے والا ہے ۔ یہ آیت عوف ابن مالک
اشجعی کے حق میں نازل ہوئی جنکو ان کے اہل و عیال
ہجرت اور جہاد سے روکتے تھے ۔ فرمان خدا ہیکہ تمہارے
مال اور تمہاری اولاد آزمایش (کا ذریعہ) ہیں کیوں کہ
تمکو ہجرت سے روکتے ہیں ۔ اور متخلفین نے ارادہ کیا
ہجرت کریں بعض نے تو مکہ کو سیف سے چھوڑ دیا بعضوں
نے مال کا فدیہ دیا اور ہجرت کی اور بعضوں نے

ومنهم من خلف على نفسه وما
له ولم يهاجروا حتى انزل الله تعالى
آلم. احسب الناس ان يتركوا ان
يقولوا امنا وهم لا يفتنون الاية
(جزء ۲۰ رکوع ۱۳) هاجروا والباقون
الاربعون او خمسون لم يهاجروا
فانزل الله تعالى يا يها الذين امنوا
ان من ازواجكم واولادكم عدوا
لكم فاحذروهم. پس بداں اے
عزیز قاعدان غیر اولی الضرر را قال ابن
عباس رضی الله تعالى عنهما في اربعين
او خمسين رجلا من مكة وذلك
ان النبي عليه السلام لما امر
بالهجرة هاجرت معه طائفة
وطائفة تخلفت بسبب المال
والولد فانزل الله تعالى والذين
امنوا ولم يهاجروا ما لكم من
ولايتهم من شئ حتى يهاجروا
باكسانيكه دوستى نباشد ميراث هم نرسد.

نفس وملال کا خوف کیا اور ہجرت نہ کی حتیٰ کہ اللہ
تعالیٰ نے نازل کیا آلم کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا
ہے کہ وہ چھوٹ جائیں گے اتنا کہکر کہ ہم ایمان
لائے اور ان کو آزمایا نہ جائیگا الخ۔

سب ہجرت کئے اور باقی چالیس یا پچاس تھے
جنھوں نے ہجرت نہیں کی پس اللہ تعالیٰ نے نازل
کیا اے مومنو تحقیق تمہاری بی بیاں اور تمہارے
بچے تمہارے دشمن ہیں پس تم ان سے ڈرو۔ پس
اے عزیز قاعدان غیر اولی الضرر کو جان لے۔ کہا
ابن عباسؓ نے یہ مکہ کے چالیس یا پچاس آدمیوں
کے بارے میں ہے اور وہ یہ کہ نبی علیہ السلام
نے جب ہجرت کا حکم فرمایا تو آپ کے ساتھ ایک
جماعت نے ہجرت کی اور ایک جماعت مال واولاد
کے سبب سے پیچھے رہ گئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
نازل فرمائی جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت نہ کی
جب تک وہ ہجرت نہ کریں تم میں ان میں کوئی
رشتہ داری نہیں جن کے ساتھ دوستی (رشتہ داری)
نہو ان کو میراث بھی نہیں پہونچتی ہے۔ چنانچہ
خبر دی ہم کو آدم ابن ایاس نے اس نے کہا خبر دی

کما اخبرنا آدم ابن الیاس
اخبرنا شعیب عن واصل
ابن احزاب عن ابی ابن
وائل عن حذیفۃ رض ابن
الیمان قال ان المنفقین
الیوم شر منھم علی عھد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کانوا یسرون الیوم ویجھرون
کما قال سبحانہ وتعالیٰ ومن حولکم
من الاعراب منفقون ومن
اھل المدینۃ مردوا علی النفاق
لا تعلمھم نحن نعلمھم
سنعذبھم مرتین ثم یردون
الی عذاب عظیم (جزء ۱۱ رکوع ۲) منافقاں
ایں چنیں اند کہ پیش تو نشستہ اند بظاہر
بمن گرویدہ اند (پس کسانیکہ از جہاد و
ہجرت باز ماندند حضرت رسول آنانرا منافقاں
فرمودند کما قال سبحانہ وتعالیٰ الم
یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم

ہم کو شعیب نے اور وہ روایت سے ابی بن وائل
اور وہ روایت سے حذیفہؓ ابن یمان کے کہا تحقیق
آجکل کے منافقین زمانہ نبیؐ کے منافقین سے بھی
بدتر ہیں وہ چھپا خلاف رکھتے تھے آج کل کے
منافقین تو کھلم کھلا خلاف کر رہے ہیں (مثلاً
داڑھی منڈھوانا نماز نہ پڑھنا سینما شراب پینا
رشوت اور سود کھانا شادیوں میں کسبنوں کا ناچ
کروانا اور کسبنوں کے جلسے میں باپ اور بیٹا ملکر بیٹھنا اور
ایک ہی عورت کو حرام نظر سے دیکھنا مشائخین اور
واعظین کا ایسی دعوتوں میں آنا اور منہ پر رومال
اوڑھکر ایک الگ حجرہ میں بیٹھ جانا گویا ان حرام کاروں
کو حرام کاری کی اجازت دینا ہے) چنانچہ اللہ پاک
فرماتا ہے اور بعض تمہارے گرد نواح کے گنوار منافق
ہیں اور بعض اہل مدینہ (بھی) اڑ رہے ہیں نفاق پر
(اے محمد) تو ان کو نہیں جانتا ہم جانتے ہیں ہم ان کو
دھیرا عذاب کریں گے۔ پھر وہ لوٹائے جائیں گے بڑے
عذاب کی جانب۔ منافق ایسے ہیں کہ تیرے پاس
بیٹھے ہوئے ہیں اور بظاہر میرے گرویدہ ہیں (پس
جو لوگ کہ جہاد اور ہجرت سے باز رہے حضرت رسولؐ

لذکر اللہ الآیۃ (جزء ۲۷ رکوع ۱۸)
چنیں فرمودہ است چوں یاران) پیغمبر از
غنائم خیبر و فدک و دیگر جاہا نصیبے یافتند
واز زکوٰۃ ہائے عرب بادیہ یمن بدایشاں
بخشش ہا رسیدند و آرام ایشاں بمدینہ
پیدا آمد و با اہل آں مصاہرت کردند دل
ایشاں بدنیا گرائید و شطری از ہمت
ایشاں بزیادت کردن مال و آباداں کردن
خانہ التفاتی شد و در اوراد ایشاں تفاوت
پیدا آمد و صفای وقت ایشاں باندک
کدورتی منسوب شد و نیز گاہ گاہی با یکدیگر
مزاح کردند و بآواز بلند خندیدند و بطلب
موانست فراہم می آمدند تا ایزد تعالیٰ آنرا
از ایشاں نہ پسندید و بدیں آیت بر ایشاں
عتاب کرد و بر وجہ انکار گفت کہ وقت نیامد
مر گرویدگاں را کہ نرم دل شوند جائے یاد
کردن خدای عزوجل و شنیدن قرآن فرود
می آیند آنہمہ حق و راست است نہ باطل
و نیز نقلست کہ از ابراہیم ادہمؒ پرسیدند کہ

نے ان کو منافق فرمایا چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا ہے
کہ کیا وقت نہیں آیا مومنوں کے لئے اس بات کا کہ
ان کے دل عاجزی کریں اللہ کے ذکر کے وقت الخ
اس طرح فرمایا ہے جب یاران) پیغمبر نے خیبر و فدک
اور دوسرے مقامات کے مال غنیمت سے اپنا اپنا
حصہ پایا اور صحرای یمن کے عرب کی زکوٰۃ سے ان کو
فتوح پہونچی اور انھیں مدینہ میں سکون ملا اور وہاں
کے باشندوں سے سابقہ کیا تو ان کے قلوب دنیا
کی طرف مائل ہوے اور ان کا کچھ ارادہ مال کی زیادتی
اور گھر کی آبادی کی طرف متوجہ ہوا (بناءً علیہ) ان
کے وردو اوراد میں تفرقہ پیدا ہوا اور ان کے
اچھے اوقات میں تھوڑی کدورت شامل ہوئی اور
نیز کبھی کبھی آپس میں دل لگی کرتے اور بلند آواز
سے ہنستے اور دوستی بڑھنے کے لئے ایک دوسرے سے
ملتے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ان حرکتوں کو
ناپسند فرمایا اور اس آیت سے (جو اوپر مذکور ہوئی)
ان پر عتاب کیا اور بطور انکار کے فرمایا کہ کیا وقت
نہیں آیا مومنوں کے لئے کہ ان کے دل خدای عزوجل
کے ذکر کے لئے نرم ہو جائیں اور قرآن سننے کے لیے

سبب چیست کہ حق را میخوانیم اداجابت نمی کنند
گفت از بہر آنکہ خدای را میدانید وطاعتش نمیدارید
ورسول او را میدانید ومتابعت سنت او
نمی کنید وقرآن را میخوانید وبر آن عمل نمیکنید
ونعمت حق میخورید وشکر آن نمی گزارید و
بہشت را کہ آراستہ است برای مطیعان
طلب نمی کنید ودوزخ را کہ افروختہ است
باغلال آتشین برای عاصیان ازان نمی
گریزید ومیدانید کہ شیطان دشمن است و
بادی عداوت نمی کنید ومیدانید کہ مرگ
ہست وسازاو نمی سازید وما در وپدر فرزندان
را درخاک می کنید وعبرت نمی گیرید واز عیوب
خود دست باز نمی دارید ودرعیب دیگران
مشغول میشوید کسیکہ این چنین بود دعای او
کی مستجاب شود **نقلست** یکی پیش ابراہیم
ادہم آمد گفت ای شیخ من برخود بسے ظلم
کردہ ام ومرا پندی بگوئی کہ آنرا امام خود سازم
ابراہیم ادہم گفت اگر قبول کنی ازمن شش
خصلت بکن بعد ازاں ہرچہ کنی زیان ندارد

چلے آئیں یہ سب حق ہے نہ کہ باطل اور نیز نقل ہیکہ
ابراہیم ادہم سے لوگوں نے پوچھا کیا سبب ہے کہ
ہم حق تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور وہ قبول نہیں فرماتا
کہا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ خدا کو جانتے ہو اور اس کی
اطاعت نہیں کرتے اور اوسکے رسول کو جانتے ہو اور
سنت رسول کی پیروی نہیں کرتے اور قرآن پڑھتے
ہو اور اس پر عمل نہیں کرتے اور اللہ کی نعمت کھاتے
ہو اور اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور اطاعت کرنے
والوں کے لئے بہشت آراستہ کیگئی ہے اسکو طلب
نہیں کرتے اور گنہگاروں کے لئے آگ کے طوق کے
ساتھ دوزخ سلگھائی گئی ہے اس سے باز نہیں
رہتے جانتے ہو کہ شیطان دشمن ہے اور اس کے
ساتھ عداوت نہیں رکھتے جانتے ہو کہ ایکدن ہمکو مرنا ہے
اور اسکا سامان مہیا نہیں کرتے ماں باپ بچوں کو
دفن کرتے ہو اور عبرت نہیں لیتے اور خود عیوب سے
نہیں بچتے اور دوسروں کے عیبوں میں مشغول ہوتے ہو
جو کوئی شخص ایسا ہو اسکی دعا کیونکر قبول ہوگی
نقل ہے کہ ایک شخص ابراہیم ادہم کے پاس آیا اور کہا
اے شیخ میں نے اپنی ذات پر بہت ظلم کیا ہے مجھ کو

اول آنکہ اگر معصیت کنی روزی او مخور او
گفت رازق اوست از کجا خورم گفت نیک
نہ بود کہ رزق او خوری و در وی عاصی شوی.
دوم آنکہ چوں خواہی کہ معصیت کنی از ملک او
بیروں رو او گفت عالم از آن اوست کجا
روم ابراہیمؑ گفت نیکو نبود کہ در ملک او باشی
و در وی عاصی شوی سوم آنکہ چوں پی معصیت
روی جای رو کہ او ترا نہ بیند گفت او عالم السر
است ابراہیمؑ گفت نیکو نبود کہ در نظر وی معصیت
کنی چہارم آنکہ چوں ملک الموت بیاید گوئی مہلت
دہ تا توبہ کنم گفت از من چوں شود ابراہیمؑ گفت
چوں قادر نئی کہ ملک الموت را از خود دفع کنی
پس تو ایں ساعت توبہ کن پنجم آنکہ چوں منکر
ونکیر پیش تو آیند ہر دو را دفع کنی گفت
ایں ہم نتوانم گفت جواب ایشاں را آمادہ دار
ششم آنکہ چوں فرشتۂ قیامت فرمان آید کہ
گنہگاراں را بدوزخ برند تو بگو کہ من نمی روم
راست است نہ کہ دروغ آں مرد گفت کہ
تمام راست است آنچہ گفتی و توبہ کرد و پیرا

نصیحت کیجئے کہ میں اس کو اپنا امام بنا دوں ابراہیم
ادہمؒ نے کہا کہ اگر تجھکو منظور ہو تو میری چھے باتوں پر
عمل کر بعد ازاں تو جو کچھ کرے گا نقصان نہو گا اول
یہ کہ اگر تو گناہ کرتا ہے تو اسکا رزق مت کھا اس نے کہا
رازق وہی ہے کہاں سے کھاؤں کہا کہ یہ بات ٹھیک نہیں کہ اسکا
رزق کھائے اور اسکا گنہگار بنے دوم یہ کہ جب تو گناہ کرنا
چاہے تو اسکے ملک سے باہر چلے جا اس نے کہا کہ سارا جہاں اسکا
ہے کہاں جاؤں ابراہیمؒ نے کہا کہ یہ بات ٹھیک نہیں اسکے
ملک میں رہے اور اسکا گنہگار بنے سوم یہ کہ جب کوئی گناہ کرنا
چاہے تو ایسی جگہ پر جا کہ وہ تجھکو نہ دیکھے کہا کہ وہ بھیدوں کا
جاننے والا ہے ابراہیمؒ نے کہا کہ یہ بات ٹھیک نہیں کہ اسکے
سامنے گناہ کرے. چہارم یہ کہ جب ملک الموت آئے تو کہنا کہ
مہلت دے تا کہ توبہ کروں کہا کہ مجھ سے یہ کیونکر ہو ابراہیمؒ
نے کہا کہ جب تو ملک الموت کو روکنے پر قادر نہیں تو اسی وقت
توبہ کر لے پنجم یہ کہ جب منکر و نکیر تیرے پاس آئیں تو دونوں کو
چلا دے کہا کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا ابراہیمؒ نے کہا کہ ان کے
جواب کو تیار رہ ششم یہ کہ جب قیامت کے دن گنہگاروں کو
دوزخ میں لے جانے کا حکم آئے تو تو اس وقت کہنا کہ میں نہیں جاتا
(ابراہیمؒ نے فرمایا) یہ باتیں درست ہیں یا نہیں اس مرد نے

بود تا وفات کرد قال علیہ السلام یا عائشۃ ان اردت اللحوق بی فلیکفیک من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیہ وقال لما کان الیوم الذی دخل رسول اللہ فی المدینۃ اضاء منہا کل شئ فلما کان الیوم الذی مات فیہ اظلم فیہا کل شئ وما نفضنا ایدینا عن التراب انا لفی دفنہ حتی انکرنا قلوبنا میل کرد دلہائی ما سوی دنیا ونیز معلوم باد کہ فقیر ولی ابن یوسف از دائرہ بندگیہاں سید خوندمیر از برائے ملاقات بندگیہاں نعمت رضہ در جالور رفتہ بود چند ماہ در دائرہ بندگیہاں نعمت رضہ ماندم شاید کہ ہماں روز یا روز دیگر سید دریاشہ ابن سید حمید از قلعہ جالور فرود آمد وبندہ را برائے ملاقات بطلبید بندہ گفت پیش بندگیہاں نعمت رضہ رضا بطلبید سید دریاشہ پیش میاں نعمت رضہ عرض کرد میاں نعمت رضہ فرمودند میاں ولی ہیچ نخواہند خورد میاں ولی را سہ دکرہ

کہا کہ تو نے جو کچھ کہا سب درست ہے میں نے توبہ کی اور اپنے مرنے تک توبہ پر قائم رہا۔ فرمایا نبی علیہ السلام نے عائشہ رضہ اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے اتنا ہی لو جتنا کہ سوار کے ساتھ توشہ ہوتا ہے اور تونگروں کی مجلس میں بیٹھنے سے پرہیز کرو اور کپڑا اتنا مت چھوڑو کہ اٹھانے کی ضرورت پڑے اور راوی نے کہا جب دن رسول اللہ مدینہ میں داخل ہوئے تو مدینہ کی ہر چیز روشن ہوگئی اور جس روز آپکا وصال ہوا تو ہر چیز تاریک ہوگئی اور ہمیں صاف کیا ہمنے اپنے ہاتھوں کو مٹی سے بیشک ہم آپکے دفن میں تھے کہ ہمارے دلوں کا حال متغیر ہوگیا۔ ہمارے قلوب دنیا کی طرف متوجہ ہوگئے اور نیز واضح ہو کہ فقیر ولی ابن یوسف رح بندگیہاں سید خوندمیر رح کے دائرہ سے بندگیہاں نعمت رضہ کی ملاقات کے لئے جالور گیا تھا چند ماہ بندگیہاں نعمت رضہ کے دائرہ میں رہا شاید اسی روز یا دوسرے روز سید دریاشہ ابن سید حمید جالور کے قلعہ سے آئے اور مجھے ملاقات کیلئے طلب کیا میں نے کہا کہ بندگی میاں نعمت رضہ سے اجازت لو تو سید دریاشہ نے میاں نعمت رضہ سے عرض کیا میاں نعمت رضہ نے فرمایا کہ میاں ولی تو کچھ نہیں کھائیں گے مگر میاں ولی کے لئے

زیاں خواہد شد و در سہ دکرہ پائزار است
نخواہد شد میاں سید دریا شہ خندیدہ پیش
بندہ آمدند بندہ گفت چہ می خندید بعدہ
میاں مذکور واقعہ حال گفت کہ میاں نعمتؓ
ایں چنیں فرمودند بعدہ میاں مذکور بندہ را
گفت اگر شما بیایند شاید کہ بشرم حضور شما
رضا بدہند چونکہ بندہ و سید دریا شہ پیش
میاں نعمتؓ رفتیم مارا ہمچناں فرمودند شما دانید
پائزار پارہ پارہ خواہد شد و سہ دکرہ را زیاں
خواہد شد بعد ازاں چند ماہ در دائرہ بندگیاں
نعمتؓ ماندیم چوں خواستیم کہ طرف گجرات روان
شویم میاں سلطان شہ فرمودند کہ سید دریا شہ
رنجش میکند بالائی قلعہ بروید یک جالوری ہم
ہر روز می طلبیدی کہ در خانہ ما مہمان بیائید
میاں سلطان شہ گفتند ماہ رمضان بود شب
در خانہ آں کس رفتیم بعد از خوردن طعام
فی الحال بالائی قلعہ رفتیم شب آنجا ماندیم بعد
از فجر از قلعہ فرود آمدیم چنانچہ کسے دزدی و
یا فسادی و یا خونی کردہ بیاید ہمچناں در دائرہ

پیسوں کا نقصان ہو جائیگا۔ اور تین پیسوں میں
جوتیاں بھی درست نہوں گی میاں سید دریا شہ
ہنستے ہوئے میرے پاس آئے میں نے کہا کیا ہنستے ہو
تو میاں مذکور نے حقیقت حال بیان کیا کہ میاں نعمتؓ
نے اس طرح فرمایا اس کے بعد میاں مذکور نے مجھ سے کہا
کہ اگر تم ساتھ رہوگے تو شاید تمہارے لحاظ سے رضا دیں
چونکہ میں اور سید دریا شاہ ملکر میاں شاہ نعمتؓ کے پاس
گئے ہم کو بھی ویسا ہی فرمایا کہ تم جانو جوتیاں پھٹ
جائیں گی۔ اور تین پیسوں کا نقصان ہو جائیگا اس کے
بعد چند ماہ بندگی میاں نعمتؓ کے دائرہ میں ہم نے اقامت
کی جب ہم نے گجرات کو جانے کا قصد کیا تو میاں سلطان شہ
نے فرمایا کہ سید دریا شہ آزردہ ہوگا قلعہ پر چلئے ایک
جالوری بھی اپنے گھر مہمان آنے کے لئے ہر روز روانہ
کرتا تھا میاں سلطان شہ کہتے تھے کہ رمضان کا مہینہ تھا
رات کو اس کے گھر گئے کھانا کھاتے ہی قلعہ پر
چلے گئے رات کی رات وہیں رہے صبح کو قلعہ سے
اترے اسطور پر کہ کوئی شخص چوری یا فساد یا خون
کر کے آتا ہے اسی طرح دائرہ میں آئے کچھ عرصہ تک
اس خیال سے کہ کہیں بندگی میاں نعمتؓ کو یہ

آمدیم چند ساعت در سینۂ بندہ لرزہ بماند
مبادا بندگیہاں نعمت شنیدہ باشند و
یا بشنوند۔ ای عزیز آں وقتی بود صفت
طالبان خدا ایں چنیں بود قضا از جہت چیزی
کار خود نبود۔ در خانہ اہل فراغ کسی برود و
یا کسی فرستادۂ آں اہل فراغ چیزی گزاند
قبول نکردی اگر بسیار کوشش کردہ بدادی
بعد ازاں در خانہ آں کس نہ رفتی آہ ایں زماں
حال ما ایں چنیں شدہ است کہ مسعود فرمودہ است

رباعی

منکہ مسعود بن سلیمانم
اینکہ من بندہ چاکرنانم
گر بہ مشرق مرا نمایذاں
من بمغرب دہاں بجنبانم

و نیز کسی حسن بصری را پرسید کہ شما یارانِ
مصطفیٰ را دیدہ بودید گفت آری پس گفتند
حال یارانِ چگونہ بود جواب فرمود کہ اگر شما یارانِ
مصطفیٰ دیدندی یارانِ مصطفیٰ شما را کافر
فرمودندی و اگر شما یارانِ مصطفیٰ را دیدندی یارانِ

کیفیت معلوم ہو چکی ہو یا معلوم ہو جائے میرے
سینہ میں لرزہ ہوتا رہا۔ اے عزیز وہ بھی ایک
وقت تھا کہ طالبان خدا کی صفت ایسی تھی۔
(حالانکہ اتفاقاً طالب کی) تمنا پوری کرنی تھی
ذاتی کام نہ تھا۔ اگر کوئی (طالب مولیٰ) کسی دولتمند
کے گھر جاتا یا کوئی شخص کسی اہل فراغ کی بھیجی ہوئی
چیز گزرانتا تو بھی قبول نہ کرتے اگر بہت کوشش
کر کے دیتا تو پھر کبھی اوس کے گھر نہ جاتے افسوس ہیکہ
اب ہمارا حال مسعود کی رباعی کے موافق ہو گیا ہے۔

رباعی

میں مسعود بیٹا سلیمان کا ہوں
یہ کہ میں روٹی کا غلام ہوں
اگر مشرق میں مجھے روٹی دکھائی جائے
تو میں مغرب میں منھ کھولتا ہوں

اور نیز کسی نے حسن بصری سے پوچھا کہ آپ نے
یارانِ مصطفیٰ کو دیکھا ہے کہا ہاں پس لوگوں نے
کہا کہ یاروں کا حال کیسا تھا جواب دیا کہ اگر تم کو
یارانِ مصطفیٰ دیکھتے تو یارانِ مصطفیٰ تم کو کافر فرماتے
اور اگر تم یارانِ مصطفیٰ کو دیکھتے تو تم ان کو دیوانے

را دیوانہ گفتند و نیز **نقلست** برادر میاں سوما رضؓ دو سہ کرت از جالور بہ گجرات آمدہ بود درخانہ خشوی خود و درخانہ موافقاں شاید می رفتہ باشد و خیلخانہ درون دائرہ بود ایں خبر بندگی میاں نعمتؓ شنیدند کہ میاں سوما می آید یک برادر را یک و نیم کروہ دوانیدہ و دہائی شرع داد کہ درون دائرہ فقیراں نیایند بعدہ میاں مذکور سوگند سہ طلاق خورد کہ بعد ازاں از دائرہ بغیر فرستادہ بیروں نہ رویم و تحقیق بدانید کہ روش حضرت مہدیؑ و خلفاء مہدیؑ و طالبان حق ایں بود و ورائی ایں روش ہمہ بدعت است اگر دریں باب نقلہا نوشتہ شود رسالہ بزرگ شود۔

قال النبی علیہ السلام اصحبوا مع اللہ وان لم تستطیعوا فاصحبوا من صحب مع اللہ۔

شعر

لو کان حبک صادقا لاطعتہ
ان المحب لمن یحب یطیع

کہتے اور نیز نقل ہے کہ بھائی میاں سوما رجالور سے گجرات میں اپنے سسرال کے گھر دو تین بار آئے تھے شاید معتقدوں کے وہاں بھی گئے ہوں ان کے قبیلہ کے لوگ دائرہ میں رہتے تھے یہ خبر بندگی میاں نعمتؓ نے سنی کہ میاں سوما آتے ہیں ایک برادر کو ڈیڑھ کوس دوڑا کر شرع کی دہائی دی کہ فقیروں کے دائرہ میں نہ آئیں اس کے بعد میاں مذکور نے تین طلاق کی قسم کھائی کہ اس کے بعد بغیر حکم کے دائرہ کے باہر نہیں جاوں گا اور تحقیق کے ساتھ جانو کہ حضرت مہدیؑ خلفاء مہدیؑ اور طالبان حق کی یہی روش تھی اور جو روش کہ اس کے سوائے ہے بدعت ہے اگر اس باب میں قول لکھے جائیں تو بڑا رسالہ بن جائے نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اللہ کے صاحب بنو اگر تم سے یہ نہیں ہو سکتا تو اللہ کے مقربوں کے ہمنشیں رہو۔

شعر

اگر تیری محبت سچی ہے تو ضرور تو اس کی اطاعت کریگا
تحقیق دوست دوست کا اطاعت گزار ہوتا ہے

قولہ تعالیٰ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکفرین قال علیہ السلام ولدی من سلک طریقی قال علیہ السلام ایتونی باعمالکم ولا تاتونی بانسابکم قیل الجنۃ لمن اطاع ولو کان عبدا حبشیا والنار للعاصی ولو کان سیدا قرشیا قال علیہ السلام شرف المکان بالمکین ونیز معلوم باد اگر کسی پیراہن کہنہ پیش میاں نعمت رض آورد ند بند گیمیاں نعمت رض گفت کہ اولیٰ تر انست کہ تو بدہید خدا ترا یاری بدہد ونیز نقلست ازمیاں نعمت رض چند طالبان حق بودند خلق بر ایشاں حکم زندیقی کردند جلاد را گفتند برو ایشاں را گردن بزن جلاد آنجا برد کہ دزدان را گردن می زنند از ایشاں یکی را گفت بیا تا گردن بزنم یکی آمد گردن خود فرو کرد دومی آمد

فرمان باری ہے کہ کہدے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم کو دوست رکھیگا اور تمہاری مغفرت کرے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کہدے تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو پس اگر تم پھر جاؤ گے تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا نبی علیہ السلام نے فرمایا میری اولاد وہ ہے جو میرے راستہ پر چلے فرمایا علیہ السلام نے تم میرے پاس اپنے اعمال لاؤ اپنے نسب مت لاؤ کہا گیا جنت اس کیلئے ہے جس نے اطاعت کی اگرچہ غلام حبشی ہو اور دوزخ گنہگار کے لئے ہے اگرچہ کہ سید قریشی ہو فرمایا علیہ السلام نے مکان کا شرف مکین سے ہے اور نیز واضح ہو کہ اگر کوئی شخص پرانا کرتا میاں نعمت رض کے حضور میں لاتا تو فرماتے کہ بہتر یہ ہے کہ بنا دو خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے۔ اور نیز میاں نعمت رض سے منقول ہے کہ چند طالبان مولیٰ تھے مخلوق نے انکو زندیق کہا اور جلاد سے کہا کہ جا اور ان کی گردن مار جلاد نے ان کو چوروں کی گردن مارنے کی جگہ پر لے گیا اور ان میں سے ایک کو کہا آ تا کہ گردن ماروں ایک شخص آیا اور اپنی گردن جھکا دی دوسرے

وگفت اول مرا بزن سومی دوید وگفت
اول مرا بزن چہارم دویدہ گفت اول مرا
بزن پنجم دوید وگفت کہ اول مرا بزن ہرکی
گردن خود فرو کرد دومی گفت اول مرا بزن جلاد
گفت ہشیار باشید کہ شمشیر تیز است گفتند
ما ہشیاریم تو کار خود بساز بعدہ جلاد گفت
دریں چہ مقصود است شما ہر یکی ہمچناں میگوئید
ایشاں گفتند ہر یکی را مقصود انیست کہ تا
آنزماں کہ مرا بزنند دیگری در یاد خدا تعالی
باشد وایں زیان مرا شود ویکدم ہم از برادر
ضائع نشود بعدہ جلاد گفت کہ دین شما انیست
فی الحال مسلمان شد وبر بادشاہ دوید و
شمشیر پرتاب کرد وگفت تو زندیقی کہ برایشاں
حکم زندیقی می کنی جلاد انچہ رفتہ بود پیش
بادشاہ گفت بادشاہ ایشاں را طلبید و
گفت شما را زندیق چرا میگویند ایشاں گفتند
شما دانید بادشاہ گفت شما را یک مسئلہ بپرسم
مرا جواب دہید گفتند چرا نہ پرسید زکوٰۃ بر
چند مال است گفتند زکوٰۃ شما یا بادشاہ

نے آکر کہا اول مجھ کو مار تیسرا دوڑ کر کہا اول مجھکو
مار چوتھا دوڑ کر کہا اول مجھ کو مار پانچواں دوڑا اور
کہا کہ اول مجھ کو مار ہر شخص اپنی گردن جھکاتا اور
کہتا کہ اول مجھ کو مار جلاد نے کہا ہشیار ہو جاؤ
کہ شمشیر تیز ہے انھوں نے کہا ہم ہشیار ہیں
تو اپنا کام کر اس کے بعد جلاد نے کہا کہ اس میں
تمہارا کیا مقصود ہے جو تم سب اس طرح کہتے ہو
انھوں نے کہا کہ ہر ایک کا مقصود یہ ہے کہ جبتک
میری گردن مارے دوسرا خدا تعالی کی یاد میں
رہے اور یہ میرا ذاتی نقصان ہوگا اور ہمارے
بھائی کا ایک دم بھی ضائع نہ جائیگا اس کے بعد
جلاد نے تمہارا یہ دین ہے کہکر اسی وقت مسلمان ہوگیا
اور بادشاہ پر دوڑا شمشیر اٹھائی اور کہا کہ تو زندیق
ہے جو ان پر زندیق کا حکم کرتا ہے جلاد نے جو کچھ واقعہ
گذرا تھا بادشاہ سے کہا بادشاہ نے ان کو طلب
کیا اور کہا کہ تم کو زندیق کس لئے کہتے ہیں تو انھوں نے
کہا کہ آپ کو معلوم۔ بادشاہ نے کہا میں تم سے ایک
مسئلہ پوچھتا ہوں مجھکو اس کا جواب دو کہا کہ کیوں
نہیں۔ پوچھا کہ زکوٰۃ کتنے مال کے لئے ہے کہا کہ تمہارے

گفت ہمیں جہت شمارا زندیق می گویند انچہ
زکوٰۃ شریعت است مرا بگوئید گفتند از
دو ویست درم پنج درم است بادشاہ
پرسید کہ زکوٰۃ شما چیست گفتند انچہ
جمع کردہ بودند دو ویست درم دراں پنج درم
آمیختہ ہم برائے اللہ بدہند بلکہ پنج تازیانہ
برخود بزنانند کہ متوکل و طالب حق راجمع
کردن جائز نیست۔

زکوٰۃ یا ہماری بادشاہ نے کہا کہ اسی وجہ تو تمکو زندیق
کہتے ہیں جو کچھ شریعت کی زکوٰۃ ہے مجھکو کہو کہا کہ دو سو
درم کی پانچ درم ہے بادشاہ نے پوچھا کہ تمہاری
زکوٰۃ کیا ہے کہا کہ ہم نے دو سو درم جو جمع کئے
اس میں اور پانچ درم شریک کر کے خدا کی راہ
میں دینا اس پر پانچ کوڑے بھی کھانا ہے
کیونکہ متوکل اور طالب حق کے لئے جمع کرنا
جائز نہیں۔

در صدر شہاں شدم بتاویل
مشغول شدم بسے بہ تحصیل
بشنو پسرا بیان حالت
علم جدل است قیل وقالت
بسیار شبم بروز پیوست
جز باد ہوا بنود در دست
علمی کہ خدای داں شوی تو
ایں نیست ہمیں کجا روی تو
سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر او
علمی کہ رہ بحق نہ نماید جہالت است
علمی کہ ترا ز تو نستاند جہل

میں تاویل (توجیہ بیان کے ذریعہ سے) بادشاہوں کے صدر مقام تک گیا
مشغول رہا بہت عرصہ تک تحصیل میں
اے لڑکے تیرے حال کی حقیقت سن
تیرا قیل وقال علم جدل ہے
میری بہت سی راتیں ان میں گئیں (شب بیدار رہا)
حرص کی ہوا کے سوا میرے ہاتھ کچھ نہ آیا
جس علم سے تجھے خدا کی معرفت نصیب ہو
یہ وہ نہیں ہے تو کہاں جاتا ہے
اے سعدی تو اپنے دل کی تختی کو غیر حق کے نقش سے صاف کر
جو علم کہ خدا کا رستہ نہ دکھائے جہالت ہے
جو علم کہ تجھ سے تیری جہالت کو دور نہ کرے

جہل ازاں علم بہ بود صد بار

اس علم سے سو بار جہل اچھا ہے

کما قال سبحانہ وتعالیٰ فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ۔ قال العلم دانستن یعنی دانستن حق۔

جیسا کہ فرمایا خدائے پاک و برتر نے کہ پس تو لا الٰہ الا اللہ کو جان۔ کہا ہے کہ علم کا معنی جاننا ہے یعنی حق کو جاننا ہے

علمت ز عمل چو بے نصیب است

جب تیرا علم عمل سے دور ہے

اسلام بشہر تو غریب است

تو اسلام تیرے شہر میں نادر ہے

از علم و عمل مباش مغرور

علم اور عمل سے مغرور مت ہو

میداں ہمہ را ہبا رہ نثور

اپنی ہر چیز کو پراگندہ غبار سمجھ

علمت ہمہ رخصت است و حیلہ

تیرا تمام علم رخصت اور حیلہ ہے

ایں حیلہ شود ترا عقیلہ

یہ حیلہ تیری بیڑی بنجائیگا

ولیس علی تحقیق المعرفۃ من یغتر بکثرۃ العلم والعبادۃ لان ابلیس کان معلم الملکوت بالعلم۔ درمیان مدرسہ وی بست ہزار دوات جمع شدند دریں قلم توحید حقتعالیٰ می نوشت قال علیہ السلام ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عالم لا ینفع اللہ بعلمہ قال اعوذ باللہ من علم لا ینفع وروی ان رجلا من بنی اسرائیل جمع ثمانین

جو آدمی کثرت علم و عبادت پر مغرور ہو اسکو معرفت کی تحقیق نہیں ہوتی کیونکہ ابلیس علم میں فرشتوں کا استاد تھا۔ اس کے مدرسہ میں بیس ہزار دواتیں جمع تھیں اس میں قلم حقتعالیٰ کی توحید لکھتا تھا فرمایا علیہ السلام نے کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب اس عالم کو دیا جائیگا جس کو اللہ نے اس کے علم سے نفع نہ پہونچایا ہو۔ فرمایا نے کہ میں علم بے نفع سے خدا سے پناہ مانگتا ہوں اور مروی ہیکہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے اسی تابوت

تا بوتا من العلم و لم ینتفع بعلمه
ازمیاں دلاورؓ منقول است کہ حضرت
میراں علیہ السلام در حق کسانیکہ بازگشتہ
بہ گجرات رفتند حکم مرتدی کردند میاں خوندمیرؓ
و میاں نعمتؓ بیکدیگر گفتند کہ ما نیز رفتہ
بودیم حال ما چیست میاں نعمتؓ پیش
حضرت میراںؑ عرض کردند میراںؑ لحۂ مراقبہ
کردند بعدہ فرمودند کہ فرمان می شود کہ قبول
شدند المقصود خوشنودی تمام مہاجرانؓ
نبود کہ طالب حق بخانۂ موافقاں برای طعام
خوردن رود بلکہ موافقاں را منع کردندی و
گفتندی کہ بندگان خدای را خوار مکنید مال
خود را ضائع مکنید اگر در راہ خدا خرچ کردن
میخواہید آن فقیراں را بدہید کہ بر خدا تعالی
توکل کردہ استغنا کردہ اند شما را دریں اجر
نیست بلکہ خود را و بندگان خدای را خوار کنید
کہ در توکل ایشاں خلل می افگنید ہر کہ بخانہ
شما می آید با او معاملہ مکنید تا او را عادت نشود
نقلست کہ بعضے مہاجرانؓ را حضرت میراںؑ

(الماریاں) علم کے جمع کئے اور اپنے علم سے نفع نہیں
اٹھایا۔ میاں دلاورؓ سے منقول ہے کہ حضرت
میراں علیہ السلام نے ان اشخاص کے حق میں جو
لوٹ کر گجرات گئے مرتدی کا حکم فرمایا میاں خوندمیرؓ
و میاں نعمتؓ نے آپس میں کہا کہ ہم بھی گئے تھے
ہمارا کیا حال ہے میاں نعمتؓ نے حضرت مہدیؑ کے
حضور میں عرض کیا مہدیؑ نے ایک لمحہ مراقبہ کر کے
فرمایا فرمان ہوتا ہے کہ مقبول ہیں المقصود طالب
مولیٰ موافقوں کے گھر کھانے کے لئے جانے میں
تمام مہاجران مہدیؑ کی خوشنودی نہ تھی بلکہ موافقوں
کو منع کرتے اور کہتے کہ بندگان خدا کو ذلیل مت
کرو اور اپنے مال کو ضائع مت کرو اگر خدا کی راہ
میں خرچ کرنا چاہتے ہو تو ان فقیروں کو دو جو
خدا تعالیٰ پر توکل کر کے بے پروا ہو گئے ہیں
تمہارا اس میں فائدہ نہیں بلکہ تم خود کو اور بندگان
خدا کو ذلیل کرتے ہو کہ ان کے توکل میں خلل
پیدا کرتے ہو جو فقیر کہ تمہارے یہاں آئے
اس کے ساتھ معاملہ مت کرو تا کہ اس کو عادت
نہ ہو چنانچہ نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے بعضی

فرمودند ہر کہ منتظر فتوح باشد متوکل نباشد
ونیز فرمودند ہر کہ از ساکنان دائرہ بدر
خانہ اغنیا بگذرد و اغنیا او را چیزی بدہند
یا بہ دائرہ بفرستند فتوح نباشد نباید خورد
و مرشد دائرہ نباید ستد حضرت میراںؒ
فرمودند ہر چہ بے اختیار بندہ را بموافقت
شرع میرسد حلال است در منہاج العابدین
آوردہ است روی ابن مسعودؓ عن
النبیؐ انہ قال اتدری من التائب
قال لا قال اذا تاب العبد ولم یرض
الخصماء فلیس بتائب ومن تاب ولم
یتغیر لباسہ فلیس بتائب ومن
تاب ولم یتغیر مجالسہ فلیس
بتائب ومن تاب ولم یقنع ولم
یقصر املہ فلیس بتائب ومن
تاب ولم یحفظ لسانہ فلیس بتائب
ومن تاب ولم یقدم فضلہ فلیس
بتائب ومن تاب ولم یتغیر طعامہ
فلیس بتائب فاذا ثبت للعبد

مہاجروں کو فرمایا کہ جو فقیر فتوح کا منتظر رہے وہ
متوکل نہیں اور نیز فرمایا دائرہ کے رہنے والوں سے
جو فقیر دولتمندوں کے گھر جائے اور دولتمند اس کو
کوئی چیز دے یا اس کے ذریعے دائرہ میں بھیجے تو
وہ فتوح نہ ہوگی نہیں کھانا چاہیئے دائرہ کے مرشد کو
بھی چاہیئے کہ وہ چیز نہ لے حضرت مہدیؒ نے فرمایا جو چیز
بے اختیار شرع کے موافق بندہ کو پہونچتی ہے حلال ہے
منہاج العابدین میں منقول ہیکہ۔ روایت کی ابن مسعودؓ
نے نبیؐ سے کہ فرمایا نبیؐ نے کیا تو جانتا ہے کہ تائب کون
ہے کہا نہیں فرمایا جب بندہ توبہ کرے اور دشمن
راضی نہوں تو وہ تائب نہیں ہے اور جو توبہ کرے
اور اس کا لباس نہ بدلے تو وہ تائب نہیں ہے اور
جو توبہ کرے اور اس کی مجلس نہ بدلے تو وہ تائب
نہیں ہے اور جو توبہ کرے اور قناعت نہ کرے اور
اس کی آرزو نہ گھٹے تو وہ تائب نہیں ہے اور جو
توبہ کرے اور اس کی زبان محفوظ نہو تو وہ تائب نہیں
ہے اور جو توبہ کرے اور اپنے فضل کو آگے نہ بڑھائے
تو وہ تائب نہیں ہے اور جو توبہ کرے اور اس کا کھانا
بدلے تو وہ تائب نہیں ہے پس جب بندہ کے لئے

هذه الخصال فذلك تائب حقا
تمام شد کار قال علیه السلام ایاك و
والملوك فان خالفوك قتلوك
وان وافقوك اضلوك۔ حضرت
میر علیه السلام دائم این چنین می فرمودند
که تسلیم کنید ذات خود را بخدا تعالیٰ بهیچ
کس نه پردازید و هیچ نخواهید جز ذات
حقتعالیٰ یک ذره با مخلوق احتیاج نه نمائید
گروه نبی علیه السلام مشهور بدین نام اصحاب
صفه موصوف بدین صفات باشند زیرا که
ایشان مامور باتباع خلیل صلوات الله
علیه اند کما قال الله تعالیٰ ومن
احسن دینا ممن اسلم وجهه لله
وهو محسن واتبع ملة ابراهیم حنیفا۔
که بهر حال تسلیم باشد میانسید خوندمیر رح چون
برائے دعوت نشستے در بیان اکثر این آیات
خواندی۔

خدا از عابدان آن را گزیند
که در راه خدا خود را نه بیند

یہ خصلتیں ثابت ہوں تو وہ بیشک تائب ہے
تمام ہوا کام (یعنی توبہ کامل ہوئی) فرمایا نبی علیہ السلام
نے تم بادشاہوں سے احتراز رکھو اگر وہ تمہاری
مخالفت کریں گے تو تم کو قتل کریں گے اور اگر تمہاری
موافقت کریں گے تو تم کو گمراہ کریں گے حضرت مہدی
ہمیشہ یہی (ہدایت) فرماتے تھے کہ اپنی ذات کو
خدا تعالیٰ کے حوالے کردو کسی شخص کیساتھ (باتونیں)
مشغول مت ہو اور کوئی چیز مت چاہو حقتعالیٰ کے
سوا مخلوق سے ایک ذرہ کی احتیاج مت رکھو نبی
کا گروہ جو اصحاب صفہ کے نام سے مشہور ہے ان
صفات (مذکورہ) سے موصوف ہے اس لئے کہ وہ خلیل
صلوات اللہ علیہ کی اتباع کیلئے مامور ہیں چنانچہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس سے بہتر کس کا دین ہو سکتا
ہے جس نے جھکا دیا اپنا منہ اللہ کے لئے اور وہ
نیکی میں لگا ہوا ہے اور چل رہا ہے ابراہیم کے مذہب
پر جو ایک اللہ کے ہو رہے تھے یعنے ہر حال میں خدا ہی پر رہے حضرت میر
سید خوندمیر رح جب دعوت کے لئے بیٹھتے تھے تو بیان میں اکثر یہ آیات پڑھتے۔

خدا عابدوں سے ان کو قبول کرتا ہے
جو خدا کی راہ میں خود کو نہیں دیکھتے

خاک شو خاک تا بروید گل
کہ بجز خاک نیست مظہر کل
ہرگز نہ شوی شیر بیابان حقیقت
تا خوار شدہ چوں سگ بازار نگردی

خاک بن خاک تاکہ پھول اگے
کیونکہ سب کے ظہور کی جگہ خاک کے سوا دوسری چیز نہیں
حقیقت کے جنگل کا شیر تو ہرگز نہیں بنے گا
جبتک کہ بازاری کتے کی طرح ذلیل وخوار نہ پھرے

وحضرت میراں علیہ السلام در وقت خواندن ایں بیت بہ زبان مبارک فرمودی ما خوارایم

اور حضرت مہدیؑ یہ بیت (ہرگز نشوی الخ) پڑھتے وقت زبان مبارک سے فرماتے کہ ہم خوار ہیں۔

مثنوی

در زمان مصطفیؐ ایں ہر چہار
بود دائم بر صحابہؓ آشکار
جوع وجانبازی وذل غربت است
چوں بود ایں چار پنج قربت است

مصطفیؐ کے زمانہ میں یہ چاروں (صفتیں)
ہمیشہ صحابہ پر ظاہر تھیں
بھوک جان پر کھیلنا ذلت اور غربت
جب یہ چاروں جمع ہو جائیں پانچویں قربت ہے

یقول اللہ عزوجل۔ الناس یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمدؐ روی عن موسیٰؑ صلوات اللہ علیہ کما قال سبحانہ وتعالیٰ فقال رب انی لما انزلت الیّ من خیر فقیر (جزء ۲۰ رکوع ۶) فقال الٰہی انا فقیر انا غریب انا مریض قال تبارک اللہ تعالیٰ یا موسیٰ الفقیر الذی

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ لوگ میری رضا طلب کرتے ہیں اور اے محمد میں تیری رضا طلب کرتا ہوں موسیٰ صلوات اللہ علیہ سے مروی ہے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا پس کہا اے رب تو جو اتارے میری طرف اچھی چیز میں اس کا محتاج ہوں پس کہا یا اللہ میں فقیر ہوں غریب ہوں میں بیمار ہوں تو فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اے موسیٰ فقیر وہ ہے جس کو میرا مثل نصیب نہ ہو اور مریض وہ ہے جس کو

لیس له مثلی نصیب والمریض
الذی لیس له مثلی طبیب والغریب
الذی لیس له مثلی حبیب۔ قال الله
تعالیٰ یا محمد ان احببت ان
تجد حلاوة الایمان فجوع نفسك
والزم لسانك الصمت والزم
نفسك خشیة وخوفا ابدا والزم
نفسك العنا لاستریح ابدا فان
فعلت ذلك فلعلك تسلم
وان لم تفعل ذلك فانت من
الهالکین۔ روی عن بشیر بن
الحارث انه قال ان العبد
لیقرأ ایاك نعبد وایاك نستعین
یقول الله تعالیٰ کذبت ما ایای
تعبد ولا ایای تستعین لو کنت
تعبد ایای لم تو ثر هوای علی رضای
ولو کنت تستعین لی لم تسکن الی
جلدك وقوتك ولا الی اهلك
مارا نہ مرید ورد خواں می باید

میرے جیسا طبیب نہو اور غریب وہ ہے جس کے
لئے میرے جیسا حبیب نہو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ
نے اے محمد اگر تو ایمان کی حلاوت پانا چاہتا
ہے تو اپنے نفس کو بھوکا رکھ اور اپنی زبان کے
لئے خاموشی کو لازم کرے اور اپنے نفس کے
لئے خوف کو ہمیشہ لازم کرے اور تکلیف کو
لازم کرے کبھی آرام نہ لے اگر تو ایسا کرے گا
تو شاید تو سلامت رہے اور اگر ایسا نہ کرے
تو تو ہالکین سے ہے۔ مروی ہے بشیر ابن حارث
سے کہ فرمایا بندہ ایاک نعبد وایاک نستعین
پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بندے
تو نے جھوٹ کہا نہ تو میری عبادت کرتا ہے
اور نہ مجھ سے ہی مدد چاہتا ہے اگر تو میری
عبادت کرتا تو اپنے خواہش نفسانی کو میری
رضا پر ترجیح نہ دیتا اور اگر تو مجھ سے ہی مدد
چاہنے والا ہوتا تو تیرے لئے تیری زمین تیرے
کھانے پینے کی چیزیں اور تیرے عورت
بچے باعث سکون نہوتے۔

ہم کو نہ وظیفہ پڑھنے والا مرید چاہیئے

نے زاہد و حافظِ قرآں می باید
صاحبدل و سوختہ جاں میباید
آتش زدۂ بہ خان و ماں میباید

حضرت میر انعلیہ السلام ہم اینہمیں رخصت ندادند بلکہ درحق طالبان حیات دنیا آیتہاء مذکورہ وغیر آں فرستادو نیز معلوم باد کہ رسولؐ را درمعراج ایں چنیں فرمان شد۔ یا احمدؐ لو صلی العبد صلوۃ اھل السماء والارض وطوی من الطعام مثل الملئکۃ حتی یاکل شیئا کاولیاء العارفین ویلبس لباس الضان ثم رأی فی قلبہ من حب الدنیا مثقال ذرۃ اومن سمتھا اومن محمدتھا اومن عجبھا اوکبرھا اوریاستھا اوحبھا اوحلیھا او زینتھا اواکثر منھا اوادنیٰ منھا لا یجاورنی فی داری ولانزعن من قلبہ محبتی وعلیہ سلامی ورحمتی ولاظلمن علیہ قلبہ

اور نہ زاہد اور قرآن کا حافظ چاہیئے
صاحبدل اور سوختہ جان چاہیئے
جس کے گھر اور مال کو آگ لگی ہو وہ چاہیئے

حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی ایسی رخصت نہیں دی بلکہ دنیا کی زندگی کے طالبوں کے حق میں آیات مذکورہ وغیرہ بیان فرمایا اور نیز واضح ہو کہ رسولؐ کو معراج میں اس طرح فرمان ہوا کہ اے احمدؐ اگر کوئی بندہ اہل سما و ارض کے برابر نماز پڑھے اور ملائکہ کے مانند کھانے سے باز رہے اور اولیاء عارفین کی طرح غذا استعمال کرے اور بجرے کی کھال کا لباس پہن لے اور پھر اپنے دل میں ذرہ برابر دنیا کی محبت یا دنیا کی کچھ علامت یا دنیا کی تعریف یا غرور یا کبر یا حکومت یا محبت زیور یا زینت کی بیش و کم دیکھے تو وہ میرے گھر میں میرا مجاور نہ ہوگا اس کے دل سے میں اپنی محبت نکال لوں گا۔ اور تجھ پر میرا سلام اور رحمت ہو اور البتہ میں اس کا دل تاریک بنا دونگا حتیٰ کہ وہ مجھکو بھول جائیگا اور میں اس کو اپنی

حتی ینسانی ولا اذیق محبتی و
علیك رحمتی فاعمل بوصیتی و
اطلب مرضاتی واوص بذلك
امتك فان فیه نجاتهم
قال لیجیئن اقوام یوم القیمة
لهم حسنات کامثال الجبال فیؤمر
بهم الی النار فقیل یا نبی الله او
یصلون ویصومون قال نعم
یصلون ویصومون ویأخذون
ذات من اللیل لکنهم کانوا اذا
لاح لهم شئ من الدنیا وثبوا علیه
پس کسانیکه این صفتها دارند سوی ایشاں
میل کردن حضرت میر انعلیه السلام منع
کرده اند وصحبت کردن والفت کردن و
درخانه ایشاں رفتن منع کرده اند کما قال
سبحانه وتعالی ولا ترکنوا الی الذین
ظلموا فتمسکم النار وما لکم من دون
الله من اولیاء ثم لا تنصرون
(جزء ۱۲ رکوع ۱۰) وعن الحسین جعل الله

محبت کا ذائقہ نہیں چکھاؤں گا اے محمد تجھپر
میری رحمت ہو پس تو میری وصیت کے موافق
عمل کر اور میری خوشنودی کا طالب رہ اور
اپنی امت کو بھی انھیں باتوں کی تعلیم دے
کیوں کہ اس میں ان کی نجات ہے فرمایا ہے نے
کہ قیامت کے دن ایسی قومیں آئیں گی جنکی
نیکیاں پہاڑوں کی جیسی ہوں گی اور ان کو دوزخ
کی طرف لیجانے کا حکم ہوگا تو عرض کیا گیا اے
نبی اللہ کے کیا وہ لوگ نماز نہیں پڑھتے تھے اور کیا
وہ لوگ روزے نہیں رکھتے تھے تو آپ نے فرمایا ہاں
وہ نماز پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے اور پچھلی رات
کو اٹھکر اللہ کی عبادت بھی کرتے تھے لیکن ذرا دنیا
ان پر ظاہر ہوتی تھی تو اس پر اچھل پڑتے تھے
پس جو لوگ یہ صفتیں رکھتے ہیں ان کی طرف میل کرنے
سے حضرت مہدیؑ نے منع فرمایا ہے اور ان کیساتھ
صحبت رکھنے اور دوستی کرنے اور ان کے گھروں کو جانے
سے منع فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ظالموں
کیطرف مائل مت ہو (ورنہ) آلگے گی تمکو آگ اور کوئی
نہیں تمہارا اللہ کے سوائے مددگار پھر کہیں بھی مدد نہ

الذین بین الاشنین لا تطغوا
ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم
النار الخ قال ابوسفیان فی جنهم
وادلا یسکنه الا الفقراء الزائرون
الملوك قال الذیاب علی الحذرة
احسن من الفقهاء علی باب
السلاطین. وعن الاوزاعی ما
من شئی البغض الی الله من عالم
یزور عاملا یعنے آمیختہ۔ وقال رسول
اللہ من دعی ظالما بالبقاء فقد
احب ان یعصی الله فی ارضه
وقیل سئل عن ظالم اشرف علی
الهلاك فی بریة یسقی شربه
فقال لا وقیل له یموت قال دعوه
حتی یموت۔ فی المدارك وقال اهل
العلم والمعرفة رویة وجه الظالم
تسود القلب۔ وقال صحبة الاغنیاء
واهل الدنیا یمیت القلب فاذا مات
قلب المؤمن نعوذ بالله منها مار

پاؤگے۔ اور حسینؓ سے مروی ہے کہ اللہ نے دین کو
دو چیزوں کے درمیان رکھا ہے مت سرکشی کرو اور
مت مائل ہو طرف اون لوگوں کے جنھوں نے ظلم کیا پس
تم کو آگ چھولیگی الخ کہا ابوسفیان نے کہ جہنم میں ایک
وادی ہے جس میں وہی فقرا رہیں گے جو سلاطین
کی ملاقات کو جایا کرتے تھے فرمایا نبیؐ نے گوہ پر بیٹھنے
والی مکھی بادشاہوں کے پاس جانیوالے عالموں سے
بہتر ہے اور اوزاعی سے مروی ہیکہ اللہ کے پاس
اس عالم سے زیادہ مبغوض یعنی قابل بغض کوئی چیز
نہیں ہے جو حاکم کی ملاقات کیلئے جائے۔ یعنے (حاکموں
سے) ملا رہے۔ اور فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے ظالم کو
زندہ رہنے کی دعا دی تو تحقیق اس نے اس بات کو دوست
رکھا کہ وہ نافرمانی کرے خدا کی اس کی زمین میں۔
اور کہا گیا سوال کیا گیا ایک ظالم کے بارے میں جو
مرنے کے قریب ہو کسی جنگل میں کہ اس کو پانی پلایا
جائے یا نہیں تو فرمایا کہ نہیں اور کہا گیا کہ وہ مرجائیگا
تو فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو حتی کہ مرجائے۔ یہ مدارک میں
ہے اہل علم و معرفت نے کہا ہیکہ ظالم کا منھ دیکھنے
سے دل کالا ہوتا ہے اور فرمایا تو انگروں اور دنیا دار

حجرا ومدرا فیقول المؤمن ماشاء
وقول لا یحل للفقراء ان یجالسوا
الملوك واسلاطین لان قلبهم
یموت بصحبتهم کما روی عن علی بن
ابی طالبؓ صحبت الملوك فتنة و
سمم قاتل لا دواء له وقوله فی اقامة
السلوك والریاضة ترك الدنیا و
صحبت الاغنیاء والملوك وهواء
نفسه وروی عن الحسن البصریؒ
عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؓ
قال اذا رایت رجلا یخالط الناس
بغیر حاجة ویطلب الدنیا ثم
یطلب المولیٰ فاعلم انه زندیق
مردود ولصوص الدین وقطاع
الطریق. روی عن ابی یزید انه
قال طالب الدنیا لا یکون طالب
المولیٰ واختلاط اهل الدنیا شرك
للسالکین فی طریق طلب المولیٰ.
روی عن جنیدؒ قال یحرم علی الفقیر

کی صحبت سے دل مرجاتا ہے اذہب مومن کا دل
مرجائے تو اس سے ہم خدا سے پناہ مانگتے ہیں کہ وہ
پتھر یا ڈھیلا ہوگیا۔ پس کہنے لگتا ہے جو چاہتا ہو
اور ایک قول ہیکہ فقراء کو بادشاہوں کی مجلس میں
بیٹھنا جائز نہیں کیونکہ ان کا دل بادشاہوں کی
صحبت سے مرجاتا ہے چنانچہ حضرت علیؓ سے مروی
ہیکہ سلاطین کی صحبت فتنہ ہے اور سم قاتل ہے جسکی
دوا نہیں سلوک اور ریاضت کے قائم کرنے کے بارے
میں آپکا حضرت علیؓ کا ایک قول یہ بھی ہیکہ دنیا اور
توانگروں اور بادشاہوں کی صحبت اور خواہش نفسانی
کو چھوڑنا ہے۔ اور حسن بصریؒ سے بروایت امیر المومنین
علی ابن ابی طالبؓ مروی ہے کہا جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ
بے ضرورت لوگوں سے ملتا ہے اور دنیا کا طلبگار ہے اور
پھر مولیٰ کی طلب کا دعویٰ بھی کرتا ہے تو جانو کہ وہ زندیق
ہے اور مردود ہے اور دین کا چور ہے اور راہزن ہے
اور ابو یزید سے مروی ہیکہ اس نے کہا طالب دنیا
طالب مولیٰ نہیں ہوتا اور اہل دنیا سے میل جول رکھنا
راہ طلب مولیٰ کے چلنے والوں کیلئے شرک ہے حضرت جنیدؒ
سے مروی ہے کہا ہر مذہب میں فقیر پر اہل دنیا سے

فی جمیع المذاهب ان یخالط اهل
الدنیا ویجتنی الی الملوك والسلاطین
وقال علیه السلام ایاك والملوك
فان خالفوك قتلوك وان
وافقوك اضلوك۔ ومصطفیٰؐ را ایں
فرمان است (قوله تعالیٰ) واصبر
نفسك مع الذین یدعون ربهم
بالغداوة والعشی الایة وآیت دیگر
ولاتمدن عینیك الی ما متعنا به
ازواجا الایة قال علیؓ بئس الفقیر
من یاتی علی باب الامیر وخیر الامراء
من یاتی علی باب الفقیر وقال النبیؐ اذا جاء
السلوك علی باب الملوك بئس السلوك
وبئس الملوك واذا جاء الملوك علی
باب السلوك نعم السلوك ونعم الملوك
وقال علیه السلام العلماء امناء الله
مالم یخالطوا الملوك فاذا خالطوهم
فاحذروهم فانهم لصوص الدین وقطاع
الطریق۔ وکسیکه درخانه ایشاں برود

میل جول رکھنا اور ملوک وسلاطین کے پاس آمدہ
رفت رکھنا حرام ہے اور فرمایا ہے نے تم بادشاہوں
سے بچو اگر تمہارے مخالف ہو جائیں تو تم کو قتل
کریں گے اور اگر موافق ہوں تو تم کو گمراہ کریں گے۔
اور مصطفیٰؐ کو یہ فرمان ہوا (قولہ تعالیٰ) تو اپنے
نفس پر صبر کر ساتھ ان لوگوں کے جو اپنے رب کو
صبح و شام پکارتے ہیں۔ اور دوسری آیت یہ کہ۔
تو اپنی آنکھوں کو ہماری عطا کردہ متاع یعنے
ازواج کی طرف مت پھیلا الخ فرمایا حضرت علیؓ
نے برا فقیر امیر کے دروازہ پر جانے والا اور اچھا
امیر فقیر کے پاس آنے والا ہے۔ فرمایا نبیؐ نے جب
سالکین بادشاہوں کے دروازے پر آجائیں
تو برے سالک ہیں اور بادشاہ بھی برے ہیں اور
جب سلاطین سالکین کے ہاں آئیں تو وہ سالکین
بھی اچھے ہیں اور سلاطین بھی۔ فرمایا علیہ السلام
نے علماء اللہ کے امانت دار ہیں جبتک کہ بادشاہوں
سے میل جول پیدا نہ کریں پس جب علماء بادشاہوں
سے میل جول پیدا کرلیں تو ان سے پرہیز کرو پس
تحقیق کہ وہ دین کے چور ہیں اور رہزن ہیں۔ اور جو شخص کہ

وچیزی بخورد حضرت رسول علیہ السلام چنین فرمودہ اند لا تغتروا بالاخباز الابیاض للاعزاء فانہا مخلوطۃ بدم المسلمین ظلموا بالمظلومین و من اکل من سماط الملوک قطع اللہ شفتاہ بمقاریض النار و نیز نقلست کہ حضرت میراں از شہر جالور روان شدند و بطرف خراسان ہجرت کردند تا آنجا کہ ولایت مسلمان بود حضرت میراں تاکید میکردند و می فرمودند مبادا کسی از کشتہای ایشاں چیزی از برای خوردن بگیرد چونکہ در ملک کفرستان رسیدند فرمودند کہ اگر کسی مضطر باشد آنرا باید کہ از کشتہای ایشاں بخورد چرا کہ ایشاں حربی اند پس حضرت میراں کلمہ گویاں را ایں چنیں رعایت داشتند کقولہ تعالیٰ قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا۔ وحضرت میراں ایں آیت را بایں طریق بیان فرمودند کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد

ان کے گھر کو جائے اور کوئی چیز کھائے تو حضرت رسول علیہ السلام نے اسطرح فرمایا کہ تم امیروں کی سپید روٹیوں پر دھوکہ مت کھاؤ کیوں کہ مسلمانوں کے خون اور مظالم سے ملی ہوئی ہیں اور جو بادشاہوں کے دسترخوان سے کھائیگا تو اللہ آتش کی قینچیوں سے اس کے ہونٹ کاٹیگا۔ اور نیز نقل ہے کہ جب حضرت مہدیؑ نے شہر جالور سے نکلکر خراسان کیطرف ہجرت کی جہانتک مسلمانوں کی سرحد تھی حضرت مہدیؑ تاکید کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص ان کی کھیتیوں میں سے کھانے کے لئے لے اور جب بت پرستوں کے ملک میں پہونچے تو فرمایا کہ جو شخص مضطر ہوجائے تو وہ ان کے کھیتوں میں سے کھا سکتا ہے اس لئے کہ یہ لوگ حربی ہیں پس حضرت مہدیؑ نے کلمہ گویوں کی اس قدر رعایت فرمائی مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ کہا اعراب نے ہم ایمان لائے کہہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم کہو ہم مسلمان ہوئے۔ اور حضرت مہدیؑ نے اس آیت کو اس طرح بیان فرمایا کہ جو شخص کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے

رسول اللہ بگوید از ایشاں جزیہ نباید گرفت
وبیگار ایشاں را نباید گرفت وزنان ایشاں
را بغیر نکاح تصرف نباید کرد این چنیں حرمت
کلمہ باید داشت ونیز معلوم باد کہ بندگیمیاں
سید خوندمیرؓ بعد از قتال ہیچ کالای نہ گرفتند
واز گرفتن کالای مخالفاں منع کردند با این
ہمہ کہ ایشاں انچنیں بے وضعی کردند۔
ونیز معلوم باد وقتیکہ با بہاریاں و
مندوزیاں در جالور جنگ شدہ مندوزیاں
را شکستند وخانہای ایشاں ومالہا وغلہ
ہای ایشاں را غصب کردند وبعضی کساں
ازاں غلہ خریدکردہ در دائرہ آوردند بندگیمیاں
ملک اللہداد ؓ واپس دہانیدند چرا کہ غلہ کلمہ گویاں
بود وبظلم زور ستدہ بودند آنچہ مندوزیاں
کار در جالور می کردند ہمہ کساں را معلوم است
ربو اخواراں بودند وبر بقالاں وضعیفاں بسیار
ظلم وتعدی میکردند با اینہمہ غلہ ایشاں
باز دہانیدند وکسانیکہ کلمہ میگویند ومیراں
سید محمد مہدی موعود کردہ قبول میکنند ودر

ان سے جزیہ لیں اور نہ ان کو بیگار بنائیں اور
نہ ان کی عورتوں پر بغیر نکاح کے تصرف کریں
اس قدر کلمہ کی حرمت رکھنی چاہیئے۔
اور نیز واضح ہو کہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
نے قتال کے بعد کوئی سامان (غنیمت) نہیں لیا
اور مخالفوں کا اسباب لینے سے منع فرمایا باوجودیکہ
مخالفوں نے مہدویوں کے ساتھ ایسی بدسلوکی
اور نیز واضح ہو کہ جس وقت جالور میں بہاریوں
اور مندوزیوں میں جنگ ہوئی مندوزیوں نے
شکست کھائی انکا گھر مال اور غلہ لوٹ لئے اور
بعضے لوگ اس غلہ میں سے خرید کر دائرہ میں لائے
بندگی میاں اللہداد ؓ نے واپس کروادیا اس لئے
کہ غلہ کلمہ گویوں کا تھا زور اور ظلم سے
لیا گیا تھا اور جالور میں مندوزیاں جو کچھ کام
کرتے تھے تمام لوگوں کو معلوم ہے سود خوار تھے
بقالوں اور ضعیفوں پر بہت ظلم اور تعدی کرتے
تھے اس پر بھی ان کا غلہ واپس کروا دیئے
اور جو لوگ کہ کلمہ پڑھتے اور میراں سید محمد کو
مہدی موعود جان کر قبول کرتے ہیں اور مہدی

جماعت اصحاب مہدیؑ نماز میگزارند انچنیں
کسانرا ظلم چگونہ باید کرد و از ایشاں چیزی
چگونہ باید ستد و بکار نباید گرفت چرا کہ ایشاں
در قبول کردن بزبان برادران ما شدند و
مسلمان بلسان شدند پس کسانیکہ مہدیؑ را
قبول میکنند باید کہ مسلمانانرا ہیچ تشویش
ندہند کما عن النعم قال علیہ السلام
دعوۃ المظلوم مستجاب وان کان
کافرا ولو بعد حین۔ باب النہی عن
انس بن مالک ان رسول اللہؐ قال
رایت لیلۃ اسری بی رجالا تقرض
شفاھھم بمقاریض النار فقلت من
ھؤلاء یا جبرئیل قال ھؤلاء خطباء
امتک الذین یقولون مالا یفعلون۔
فصل عن عبد اللہ بن مسعودؓ
قال قال رسول اللہؐ لما وقعت بنو
اسرائیل فی المعاصی نھتھم علمائھم
فلم ینتھوا فجالسوھم فی مجالسھم و
اکلوھم وشاربوھم فضرب اللہ

کے اصحاب کی جماعت میں نماز پڑھتے ہیں ایسے
اشخاص پر کیونکر ظلم کیا جا سکتا ہے اور ان سے
کوئی چیز لی جا سکتی ہے اور بیگار بنا سکتے ہیں اس لئے
کہ یہ لوگ زبان سے مہدیؑ کو قبول کرنے کی وجہ
سے ہمارے برادر اور لسانی مسلمان ہیں پس
مقبلان مہدی علیہ السلام کو چاہیئے کہ لسانی مسلمانوں
کو کسیطرح پریشان نہ کریں جس طرح کہ چرواہا گلہ کو
پریشان نہیں کرتا فرمایا نے مظلوم کی دعا مقبول ہے
اگرچہ کہ کافر ہو اور اگرچہ بعد ایک زمانہ کے ہو باب
نہی کا روایت سے انس بن مالک کے کہ رسولؐ نے
فرمایا میں نے شب معراج میں دیکھا چند آدمیوں کو
جن کے لب آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں
میں نے کہا کون ہیں یہ اے جبرئیل تو کہا کہ یہ لوگ
آپ کی امت کے واعظین ہیں جو کہتے ہیں اور خود
نہیں کرتے۔ فصل۔ روایت سے عبد اللہ ابن
مسعودؓ کی کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب بنو اسرائیل
گناہوں میں مبتلا ہو گئے تو ان کے علماء نے منع
کیا لیکن وہ باز نہ آئے پھر علماء ان ہی گناہگاروں
کی مجلس میں بیٹھنے لگے ان کے ساتھ کھانے پینے لگے

قلوب بعضهم ببعض فلعنهم علی لسان داؤد وعیسی بن مریم ذلك بما عصوا وکانوا یعتدون. مشکوٰۃ.

ونیز بندگیماں سید خوندمیر سید الشہداؓ اکثر فرمودند کہ انچہ حق است بگویم اگرچہ کردن نمی توانم لیکن ایں تقصیر و بدی ماست کہ نمی کنم واما حق پوشی کفر است پس انچہ از میر انسید محمد مہدیؑ شنیدہ باشیم آں بگوئیم اگر کسی را گفتن نمی توانیم پیش زن خویش ہم بگوئیم تا در تحت ایں آیت در نیائیم کقولہ تعالیٰ ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ اثم قلبہ واللہ بما تعملون علیم. وفی الحدیث من کتم علما عن اہلہ الجم یوم القیمۃ بلجام النار. پس خدای تعالےٰ در کلام خویش بسیار جائے وعید کردہ است علما یا نزاو نہی میکند حرام خوار انرا و دروغگویانرا ای ومن علم شیئا فلیعلم غیرہ. قال اللہ تعالیٰ وتری کثیرا منہم یسارعون فی الاثم والعدوان واکلہم السحت

پس ان کا اثر ان پر بھی ہوگیا پس (اللہ تعالیٰ نے) داؤدؑ اور عیسیٰؑ کی زبانی انپر لعنت کی یہ اس سبب سے ہوا کہ انھوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے تھے مشکوٰۃ اور نیز بندگیمیانسید خوندمیر سید الشہداءؓ اکثر فرماتے کہ جو کچھ حق ہے کہونگا اگر چیکہ اوس پر عمل نہ کرسکوں اس لئے کہ عمل کرنا یہ ہماری تقصیر اور برائی ہے لیکن حق بات کا چھپانا کفر ہے پس ہم نے میر انسید محمد مہدیؑ سے جو کچھ سنا ہے وہی کہیں گے اگر کسی کو نہ کہہ سکیں تو اپنی عورت سے ہی کہیں گے تاکہ اس آیت کی تحت میں نہ آئیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ اور تم گواہی کو مت چھپاؤ اور جو چھپائیگا تو پس تحقیق اس کا دل گناہگار ہوگا اور اللہ تمہارے اعمال کا علیم ہے۔ اور حدیث میں ہے جس نے علم کو اس کے اہل سے چھپایا تو قیامت کے دن آگ کی لگام لگایا جائیگا۔ پس خدا تعالےٰ نے اپنے کلام میں بہت جگہ عالموں کو وعید کی اور حرام خوروں اور دروغگویوں کو نہی کی ہے یعنی جو آدمی کچھ سیکھے تو چاہیئے کہ دوسرے کو بھی سکھائے فرمایا اللہ نے تو اونمیں سے اکثر کو دیکھتا ہے کہ وہ گناہ اور ظلم

لبئس ما کانوا یعملون (جز ۶ رکوع ۱۳)
قال الضحاک رحمۃ اللہ علیہ اخوف
الآیت عندی ھذہ الآیۃ وقال علیہ
السلام والحق الوعید الشدید بترک الامر
بالمعروف بمثل ما الوعید لمرتکب النھی
قال علیہ السلام ومثل الفاسق فی
القوم ویروی مثل المداھن فی القوم
کمثل قوم رکبوا سفینۃ فقسموھا فصار
لکل واحد نصیب فاخذ رجل منھم
فاسا یثقب نصیبہ فیقول ھو مکانی
اصنع بہ ما اریدفی مکانی فان لم یاخذوا
یدہ وترکوا غرق وغرقوا وان اخذوا
یدہ نجوا۔ قال سبحانہ وتعالی لولا
ینھاھم الربانیون والاحبار عن قولھم
الاثم واکلھم السحت لبئس ما کانوا
یصنعون۔ وبعض الناس قالوا اذا
امن الرجل لا یضرہ فسق الفاسق
اذا کرہ فسقہ وان لم یامرہ بالمعروف
واحتجوا بھذہ الآیۃ یا یھا الذین

اور حرام کھانے پر دوڑتے ہیں کیسے برے کام ہیں
جو وہ کر رہے ہیں۔ ضحاک نے فرمایا تمام آیتوں سے
زیادہ ڈرانے والی آیت میرے پاس یہی ہے۔
فرمایا نے جیسی وعید مرتکب نہی کے لئے ہے ویسی
ہی نہی امر بالمعروف کے ترک پر بھی حق ہے فرمایا
علیہ السلام نے مثل فاسق کی ایک روایت میں
مثل مداہن کی مانند مثل اس قوم کے ہے جو کشتی
میں سوار ہوئی پس تقسیم کرلئے اس کو پس ہر ایک
کے لئے ایک حصہ آیا پس ان میں سے ایک آدمی نے
بسولا لیا کہ اپنے حصہ میں سوراخ کرے اور یہ کہا
یہ میرا مکان ہے۔ مجھے اختیار ہے میں جو چاہوں
کروں پس اگر کشتی والے اسکا ہاتھ نہ پکڑیں اور نہ
روکیں تو کشتی غرق ہوجائیگی اور کشتی میں بیٹھے ہوئے
لوگ سب غرق ہوجائیں گے اور اگر اسکا ہاتھ پکڑ لیں تو
نجات پائیں گے جن سبحانہ تعالی فرماتا ہے کہ ان کو
کیوں نہیں منع کرتے اللہ والے درویش اور علما گناہ
کی بات بولنے اور حرام مال کھانے سے بہت برے
عمل ہیں جو وہ کر رہے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب آدمی
مومن ہوجاتا ہے تو کسی بدکار کی بدکاری اس کو ضرر

امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم لکن هذا خطاء فانه روی قرأ ابوبکر الصدیق هذه الآیة یوما وقال یا ایها الناس لا یغرنکم هذه الآیة فی ترک الامر بالمعروف لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم الی الله مرجعکم ولم یقل صلیتم وصمتم وزکیتم وحججتم ولکن ذکر هذه الاهتداء پس انچه دیده وشنیده باشیم بر عمل کردن آن قصد کنیم اگر تمام کرده نمی شود از گفتار آن باز نمانیم کما روی عن انس بن مالک قال قلنا یا رسول الله لا تأمر بالمعروف حتی نعمل به کله ولا تنهی عن المنکر حتی نجتنبه کله فقال رسول الله اؤمروا بالمعروف وان لم تفعلوا به کله وانهوا عن المنکر وان لم تجتنبوه کله. پس انچه روش مهدی دیده واز یاران او شنیده ایم بگوئیم اگرچه کردن نتوانیم. وعن اوس بن شرجیل

نہیں پہونچاتی جبکہ وہ اس کی بدکاری کو مکروہ سمجھے اگر چیکہ اس کو امر بالمعروف نہ کرے اور دلیل لائی ہے انھوں نے اس آیت سے۔ ای مومنو تم اپنی آپ حفاظت کرو تم ہدایت پر رہوگے تو کوئی گمراہ تم کو نقصان نہ پہنچا سکیگا لیکن یہ غلطی ہے کیونکہ مروی ہیکہ ابوبکر صدیق نے ایک دن یہ آیت پڑھی اور فرمایا عزیزو! (کہیں ایسا نہو کہ) یہ آیت امر بالمعروف کے ترک پر تم کو آمادہ کرے تم ہدایت پر رہوگے تو کوئی گمراہ تم کو ضرر نہ پہنچا سکیگا۔ تم کو اللہ کے پاس جانا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نماز پڑھوگے روزے رکھوگے زکوٰۃ دوگے حج کروگے تو گمراہ نقصان نہیں پہونچا سکیگا بلکہ یہ کہا کہ ہدایت پر رہوگے تو کوئی گمراہ تمکو نقصان نہیں پہونچا سکیگا۔ پس ہم نے جو کچھ دیکھا اور سنا ہے اوسپر عمل کرنیکا قصد کرینگے اگر اس پر پورا عمل کیا جائے تو اسکو ظاہر کرنیسے کوتاہی نہیں کرینگے چنانچہ حضرت انس بن مالک سے مروی ہیکہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ جبتک ہم پورے عامل نہیں بن جاتے ہیں امر بالمعروف نہیں کرتے اور جبتک منہیات سے خود اچھی طرح پرہیز نہیں کرتے ہیں نہی عن المنکر نہیں کرتے یہ سنکر سردار دوعالم صلعم نے ارشاد فرمایا تم امر بالمعروف کرو۔ اگرچیکہ اس پر پورے کاربند نہو

الله سمع رسول الله يقول من مشى مع ظالم ليقفو به ويعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام. قال اهل العلم والمعرفة رويته وجه الظالم تسود القلب. وعن النعمن بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المدهن فى حدود الله والواقع فيها مثل قوم استهموا سفينة فصار بعضهم فى اسفلها وصار بعضهم فى اعلاها فكان الذى فى اسفلها يمر بالماء على الذين فى اعلاها فتاذوا به فاخذ فاسا فجعل ينقر اسفل السفينة فاتوه فقالوا مالك قال تاذيتم بى ولا بد لى من الماء فان اخذوا على يديه انجوه ونجوا انفسهم وان تركوه اهلكوه واهلكوا انفسهم رواه البخارى وعن ابى سعيد الخدرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من رأى منكم منكرا فليغيره

اور نہی عن المنکر کرو اگرچہ کہ جملہ منہیات سے پرہیز نہ کرو۔ پس ہمنے جو کچھ کہ حمدی کی روش دیکھی اور یاران مہدی سے سنی ہے وہی کہتے ہیں اگرچہ ہمارا عمل اسپر نہو۔ ابن بشیر جلیل سے مروی ہیکہ آپنے رسول خدا سے سنا آپ فرماتے تھے جو ظالم کیساتھ چلے تاکہ اس کی پیروی کرے اور جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے تو تحقیق کہ وہ نکل گیا اسلام سے۔ اہل علم و معرفت نے فرمایا ہیکہ ظالم کا چہرہ دیکھنا دل کی سیاہی ہے نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حدود خدا میں سستی کرنیوالوں اور اس میں پڑے ہوئے لوگوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنھوں نے ایک کشتی پر قرعہ ڈالا پھر کچھ لوگ ان میں سے کشتی کے نیچے کے درجہ میں اور کچھ اوپر کے درجہ میں ہوگئے پھر نیچے والا پانی کے واسطے اوپر والوں کے پاس گیا اور انھیں اس سے تکلیف پہنچی (اس لئے انھوں نے اسے اوپر آنے سے منع کیا) تو نیچے والے نے ایک بسولہ لیکر کشتی کے نیچے سوراخ کرنا شروع کر دیا پھر اوپر والوں نے آکر کہا تجھے کیا ہوا وہ بولا تمھیں میری وجہ سے ایذا پہونچی ہے اور میرا پانی بغیر گزارا نہیں ہو سکتا (اسوجہ سے میں یہ کر رہا ہوں) اب یہ لوگ اگر اس کا ہاتھ پکڑ لینگے تو اسے اور اپنی جانوں کو چھڑا لینگے اور اگر اسے یوں ہی چھوڑ دینگے تو اسے اور اپنے تئیں ہلاک کر دینگے۔ روایت کی

بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم وعن ابی بکر نن الصدیقؓ قال یا یھا الناس انکم تقرؤن ھذہ الآیۃ یا یھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم فانی سمعت رسول اللہؐ یقول ان الناس اذا راوا منکرا او لم یغیروہ یوشک ان یعمھم اللہ بعقابہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ وفی روایۃ ابی داؤد اذا راوا الظالم فلم یاخذوا یدیہ اوشک ان یعمھم اللہ بعقابہ وفی روایۃ اخری ما من قوم یعمل فیھم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم لا یغیروا یوشک ان یعمھم اللہ بعقابہ وعن عدی بن عدی الکندی قال حدثنا مولی لنا انہ سمع جدی یقول سمعت رسول اللہؐ

اسکی بخاری نے۔ اور ابی سعید خدریؓ سے مروی ہیکہ رسولؐ نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے کوئی بری بات دیکھے تو اسے چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے مٹادے اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے بدلدے اور اگر اس کی بھی طاقت نہو تو دل سے (برا سمجھے) اور یہ (پچھلا) بہت ضعیف الایمان کا درجہ ہے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔ ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے فرمایا لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو (جسکا ترجمہ یہ ہے) مومنو تم اپنے آپ کو بچاؤ گمراہ تم کو کوئی نقصان نہ پہونچائیگا جبکہ تم ہدایت پر رہوگے تحقیق میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے فرماتے تھے لوگ جب کبھی برے کام کو دیکھیں اور اس کو بدل نہ دیں تو قریب ہیکہ خدا ان کو بھی اس کے عذاب میں گرفتار کرلیگا۔ اس کی روایت ابن ماجہ اور ترمذی نے کی ہے اور اس کو صحیح ٹھیرایا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہیکہ جب کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑلیں تو قریب ہیکہ خدا ان کو بھی اس کے عذاب میں گرفتار کریگا اور دوسری روایت میں ہے کوئی قوم ایسی نہیں ہے جسمیں لوگ گناہوں کے کام کریں اور وہ قوم روکنے پر قدرت بھی رکھتی ہو باوجود اس کے گنہ کے مرتکب ہونیوالوں کو گنہ سے نہ روکے تو قریب ہیکہ اللہ ان کو بھی عذاب میں گرفتار کریگا۔ عدی بن عدی کندی سے مروی ہے کہا

ان اللہ تعالیٰ لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین ایدیھم وھم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروا فاذا فعلوا ذلک عذب اللہ العامۃ والخاصۃ وعن جابرؓ قال قال رسولؐ اوحی اللہ تعالیٰ عزوجل الی جبرئیلؑ ان اقلب مدینۃ کذا وکذا باھلھا فقال یارب ان فیھم عبدک فلانا لم یعصک طرفۃ العین فقال علیہ وعلیھم فان وجھہ لم یتغیر ساعۃ قط ع

خطے در کش بگرد ماسوی اللہ

وعن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہؐ اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیھم ثم بعثوا علی اعمالھم قال رسول اللہؐ ان اللہ عزوجل یسال العبد یوم القیمۃ فیقول مالک اذا رایت المنکر فلم تنکرہ۔

حدیث بیان کی ہم سے ہمارے ایک مولی نے کہا سنا اس نے پیر دادا سے وہ کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے عمل کے بدلے عوام کو عذاب نہیں دیتا حتی کہ وہ برے کاموں کو اپنے سامنے دیکھیں اور اسکو بدل دینے دیا رد کردینے پر قادر ہوں باوجود اسکے نہ روکیں اور جب وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ عوام و خواص سب کو عذاب میں گرفتار کرتا ہے۔ اور جابرؓ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے جبرئیلؑ پر کہ فلاں فلاں شہر کو مع اس کے اہل کے الٹ دیا جائے تو جبرئیل نے عرض کیا اے رب میرے انمیں تیرا ایک فلاں بندہ ہے ایسا بھی ہے جس نے کبھی پلک مارنے کے برابر عرصہ بھی تیری نافرمانی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ عذاب اس پر بھی ہوگا اور اوپر بھی کیونکہ اس کے برے اعمال سے کبھی اسکے چہرہ کا رنگ نہیں بدلا۔ ع ماسوی اللہ کے اطراف ایک لکیر کھینچ دے۔ اور ابن عمرؓ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو اسمیں جتنے ہوتے ہیں ان سب پر نازل کرتا ہے پھر وہ قیامت کے دن اپنے اعمال کے موافق اٹھیں گے فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز اس بندے سے پوچھیگا اور کہیگا اے بندے تجھے کیا ہو گیا تھا کہ تو نے برے کام کو دیکھا اور اسکو برا نہ سمجھا۔

باب ششم

در حجاب ہائے طالب حق

طالب حق را در راہ خدا تعالیٰ چہار حجاب است دو در وسع امکان است یعنی ترک دنیا و عزلت از خلق و دو در امکان نیست یعنی نفس و شیطان پس ترک دنیا و عزلت از خلق اختیار کند و از نفس و شیطان پناہ از خدا تعالیٰ جوید کہ ایشاں را نمی بیند و ایشاں او را می بینند یعنی طالب حق را باید کہ ترک دنیا کند از تمام وطن گذاشتہ شدہ حجاب دوم عزلت از خلق است و عزلت از خلق انیست۔

با خلق ہر انچہ آشنائی است
چوں آخر کار ما جدائی است
چو داری مونسی چوں قل ہو اللہ
خطی در کش بگرد ما سوی اللہ

چھٹا باب

طالب مولیٰ کے حجابوں کے بیان میں

خدا تعالیٰ کی راہ میں طالب حق کے لئے چار چیزیں حجاب ہیں جن میں سے دو انسان کے امکان میں ہیں یعنی دنیا کو چھوڑنا اور خلائق سے علیحدگی اختیار کرنا اور دو امکان میں نہیں یعنے نفس اور شیطان پس ترک دنیا اور خلق سے عزلت اختیار کرے نفس اور شیطان کے متعلق خدا تعالیٰ سے پناہ مانگے اس لئے کہ ان کو نہیں دیکھ سکتا اور یہ اس کو دیکھ سکتے ہیں یعنی طالب حق کو چاہیئے کہ ترک دنیا کرے۔ تمام سے وطن کو چھوڑ کر اور دوسرا حجاب عزلت خلق ہے اور عزلت خلق یہ ہے کہ۔

خلق کے ساتھ جو کچھ آشنائی ہے
جب ہمارا انجام سب کو چھوڑنا ہے
جب تو قل ہو اللہ کے جیسا سورت رکھتا ہے
تو خدا کے سوا جتنی چیزیں ہیں ان کے اقرار کو کھینچ

ونیز معلوم باد کہ بندگیمیا سید خوندمیر از گجرات ہجرت کردہ بجالور رفتہ بودند در آنجا میاں خواجہ محمود عرض کرد کہ اگر رضا ے خوندگار باشد ایں بندہ از جہت اسباب جماعت خانہ گردونہا بفرستیم تا چوب دکاہ بیارند بندگی میاں سید خوندمیر فرمودند کہ حاجت نیست بعدہ خواجہ محمود گفت برشکال آمدہ است تشویش خواہد شد برادراں را میاں فرمودند ہیچ تشویش نخواہد شد ہر یکی برادراں در خانہ خود نماز خواہند کرد خواجہ محمود بسیار عرض کرد میاں ہمیں جواب دادند کہ حاجت نیست بعدہ میاں سوی خانہ رواں شدند بعدہ ایں بندہ ولی یوسف و میاں یوسف لنگ بدنبال میاں رفتیم میاں بدر خانہ خود ایستادہ شدند ما ہر دو کساں را میاں فرمودند کہ اہل نفس را فرمایش نباید کرد کہ فی الحال بریدہ و شکستہ شود و ہمہ برادراں را معلوم است کہ خواجہ محمود مواضع تمام بود بعد از چند سال میاں مذکور ہجرت کردہ در راہ خدا آمدہ در دائرہ ملک الہداد خوب حال

اور نیز واضح ہو کہ بندگیمیاں سید خوندمیر گجرات سے ہجرت کر کے جالور تشریف لے گئے تھے وہاں میاں خواجہ محمود نے عرض کیا کہ اگر خوندکار کی رضا ہو تو یہ بندہ جماعت خانہ (مسجد) کی تیاری کے لئے باربرداری کا انتظام کرتا ہے تاکہ گھاس اور لکڑی لائیں بندگیمیاں سید خوندمیر نے فرمایا کہ ضرورت نہیں بعد خواجہ محمود نے کہا کہ موسم باراں آگیا ہے برادروں کو پریشانی ہوگی میاں نے فرمایا کہ کوئی پریشانی نہوگی ہر ایک برادر اپنے اپنے گھر میں نماز ادا کرلیگا۔ خواجہ محمود نے بہت کچھ عرض کیا لیکن میاں نے یہی جواب دیا کہ ضرورت نہیں اس کے بعد میاں گھر کی طرف روانہ ہوے اور یہ بندہ ولی (راقم) یوسف اور میاں یوسف معذور میاں کے پیچھے پیچھے گئے میاں اپنے گھر کے دروازہ پر کھڑے ہوے اور ہم دونوں سے میاں نے فرمایا کہ اہل نفس سے فرمائش نہیں کرنی چاہیئے کہ فوراً منقطع اور شکستہ (بداعتقاد) ہوجاتا ہے اور تمام بھائیوں کو معلوم ہے کہ خواجہ محمود سچا مصدق تھا چند سال کے بعد میاں مذکور خدا کی راہ میں ہجرت کر کے ملک الہداد کے دائرہ میں کمال کو پہنچکر

شدہ نقل کردند۔ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ یک
گردون و دوستور از جہت برادراں داشتہ
بودند کہ مبادا پیش کساں بطلبند و فرمودند
کہ ایں بندہ ایں گردون و ستور ہم ازیں جہت
داشتہ است کہ برادراں را بکار آید و پیش
کساں سوال نکنند و نطلبند۔ و روش میراں
سید محمودؓ و میاں سید خوندمیرؓ و میاں نعمتؓ
ایں بود کہ اگر کسی از خانہای موافقاں دوغ
می آورد در دائرہ آوندہا شکستہ می کنانیدند
میاں سوار و میاں دولت خاں ہر دو مہاجراں
بودند ایشاں ہم آوندہای دوغ می شکستند
کما قال النبیؐ استغنوا عن الناس
ولو بشوص السواک یعنے مستغنی و
بی نیاز باشید از مردماں اگرچہ شستن مسواک
بود ایں مقدار ہم با خلق محتاج مشوید و از
طلب یاری ایشاں تجنب نمائید و از جمیع
امور بخالق بنا ہید تا در بساط قرب حق
جای یابید قالؐ استغنوا بالسواک عما
استطعتم وقالؐ ما فتح رجل علی نفسہ

انتقال کرے۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ برادروں کیلئے
ایک گاڑی اور دو جانور رکھے تھے کہ ایسا نہو کہ لوگوں
سے طلب کرنے کی نوبت آئے اور فرمایا کہ یہ بندہ
یہ گاڑی اور جانور اسی لئے رکھا ہے کہ برادروں
کے کام آئے اور لوگوں سے سوال نہ کریں اور نہ
طلب کریں اور میر انسید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ
اور میاں نعمتؓ کی روش یہ تھی کہ اگر کوئی طالب
مولیٰ مصدقوں کے گھر سے دہی لاتا تو دائرہ میں
اس برتن کو توڑوا دیتے تھے میاں سوار
اور میاں دولت خاں ہر دو مہاجران مہدیؑ تھے
یہ بھی دہی کا برتن توڑ ڈالتے تھے۔ نبیؐ نے فرمایا کہ
تم لوگوں سے جہاں تک ہو سکے بے نیاز ہو جاؤ اگر
مسواک شوئی ہی کیوں نہو۔ یعنے لوگوں سے بے پروا
اور بے غرض ہو جاؤ اگرچہ کہ مسواک شوئی کی ضرورت
کیوں نہو اسقدر بھی خلق کے محتاج مت ہو اور ان سے
مدد طلب کرنے سے پرہیز کرو اور ہر کام خالق سے بنالو تا کہ تعالیٰ کا
تقرب حاصل ہو۔ فرمایا علیہ السلام نے تم بے نیاز ہو جاؤ
مسواک سے بھی جہانتک تم سے ہو سکے اور فرمایا
نے جب آدمی مانگنے لگتا ہے تو خدا اسے محتاج

باب مسئلۃ الا فتح اللہ علیہ باب
فقر قال ان الطمع خنجرۃ یذبح بھا
القلب ونیز معلوم باد کہ بندگیمیانسید خوندمیرؒ
برائے نماز عید بطرف سلکھن پور پیادہ رواں
شدند بعد ملک راجہ را خبر شد گردون دوانیدہ
میاںؒ را بکوشش بسیار بر گردون نشانید
بندگی میاںؒ را و میاں نعمتؒ را و میاں دلاورؒ
و میاں نظامؒ را بلکہ اکثر مہاجرانؒ را بدیدیم کہ
پیادہ پا می رفتند مگر آنکہ کسی بغیر سوال مرکبی
دادی آن زماں قبول میکردند ۔

ونیز نقلست کہ حضرت میرانؒ فرمودند کہ
از خدائے جز خدا مطلب واگر می طلبی ہم از
خدای بطلب اگر نمک خواہی ہم از خدائے بخواہ
اگر آب میخواہی ہم از خدای خواہ واگر ہیزم
خواہی ہم از خدای خواہ وہر چہ خواہی از خدای
خواہ پیش مردم سوال مکن اگر سوال کنی پیش
خدا تعالیٰ بکن ایں رخصت داد فاما عزیمت
آنست کہ بیت

ہشت جنت گرد ہندت سر بسر

بنا دیتا ہے فرمایا علیہ السلام نے حرص ایک خنجر ہے
جس سے دل ذبح کیا جاتا ہے ۔

اور نیز واضح ہو کہ بندگیمیاں سید خوندمیرؒ
عید کی نماز کے لئے سلکھن پور کو پیدل روانہ ہوئے
اس کے بعد ملک راجہ کو خبر ہوئی سواری دوڑایا اور
میاںؒ کو بہت کوشش کے ساتھ گاڑی پر سوار
کرایا بندگیمیاںؒ کو اور میاں نعمتؒ کو اور میاں
دلاورؒ اور میاں نظام کو بلکہ اکثر مہاجروں کو ہم نے
دیکھا ہے کہ پیدل جاتے تھے مگر جو شخص کہ بغیر سوال
کے سواری دیتا تو اسوقت قبول کرتے تھے ۔

اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدا سے
سوائے خدا کے دوسری چیز مت طلب کر اور اگر
طلب کرتا ہے تو خدا ہی سے طلب کر اگر نمک چاہتا
ہے تو خدا سے چاہ اگر پانی چاہتا ہے تو خدا سے چاہ
اور اگر لکڑی چاہتا ہے تو بھی خدا سے چاہ اور جو کچھ چاہتا
ہے خدا سے چاہ لوگوں سے سوال مت کر اگر سوال
کرتا ہے تو خدا تعالیٰ سے کر اسقدر رخصت دی ہے
ولیکن لیست وہ ہیکہ بیت

اگر تجھکو آہٹ جنت بھی دیدیں تو

تو مشو راضی از انہا درگزر

ونیز معلوم باد۔ کہ ایں روش شیخان است کہ بخانہای دنیا داراں و اغنیا چیزی بفرستند ایں روش مہدیؑ و مہدویاں نیست کہ دنیا داراں را از خانہای ایشاں بطلبیم و اگر کسی بگوید کہ بندگیماں سید خوندمیرؒ و بعضی یاران مہدیؑ طلبیدہ بودند جواب باید داد کہ ایشاں بنیا بودند ہر کار کہ میکردند بہ بنیائی میکردند و نیت و مقصود ایشاں جز دین نبود ایں زماں انچہ ما نیت کنیم خدای تعالیٰ را معلوم است واللہ علیم بما تعملون ۔ واللہ خبیر بما تعملون واللہ بصیر بما تعملون واللہ علیم بذات الصدور۔

ونیز نقلست از بندگی میاں دلاورؓ کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ اگر خدائتعالیٰ فتوح بسیار از جہت عرس برساند دو بار و سہ بار بہ بخت کنانیدہ ایشاں را بخورانیم کہ درون دائرہ برخدا می مانند۔

فصل در توکل کردن کہ خدائتعالیٰ فرمودہ

تو راضی مت ہو اس سے آگے بڑھ جا

اور نیز واضح ہو کہ یہ (باہر والے) مشائخین کی روش ہے کہ دنیادارں کے گھروں میں اور تونگروں کے پاس کچھ بھیجتے ہیں یہ روش مہدیؑ اور مہدویوں کی نہیں ہے کہ دنیاداروں کو ان کے گھروں سے بلائیں اور اگر کوئی شخص کہتا ہیکہ بندگیمیا سید خوندمیرؒ اور بعضی یاران مہدیؑ نے بلایا ہے تو جواب دیا جائیگا کہ یہ حضرات بنیا تھے جو کام وہ کرتے تھے بنیائی سے کرتے تھے اور ان کی نیت اور مقصود دین کے سوا نہ تھا اس زمانہ میں ہم جو کچھ نیت کرتے ہیں خدائتعالیٰ پر روشن ہے۔ اور اللہ جاننے والا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور اللہ خبردار ہے اس سے جو تم عمل کرتے ہو۔ اور اللہ دیکھنے والا ہے اسکو جو تم کرتے ہو۔ اور اللہ جاننے والا ہے دلونکی بات کو اور نیز بندگیمیاں دلاورؓ سے منقول ہیکہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر خدائتعالیٰ عرس کے لئے کثیر فتوح (بہت پیسہ) بھیجا تو ہم ان لوگوں کو دو تین مرتبہ کھانا تیار کرکے کھلاتے ہیں جو دائرہ میں متوکل بخدا رہتے ہیں۔

فصل توکل کرنے کے بیان میں کہ خدائتعالیٰ نے

است وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین (جزء ۶ رکوع ۸) ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔ ونیز نقلست ازمیاں فرید مہاجر رض کہ حضرت میراںؒ فرمودند کہ اگر کسی درون حجرۂ خود باشد وآواز نعلین بشنود و درخاطر گذراند کہ شاید کسی چیزے از فتوح می آرد ایں توکل نباشد ونیز نقلست کہ ملک احمد اسحاق از بندگیہا نسید خوندمیر رض شنیدند وقتیکہ حضرت میراںؒ در شہر بڈہ فتند آنجا سوداگرے موافق بود میاں سید سلام اللہ رض در شہر برای کاری رفتہ بود پیش دروازۂ آں سوداگر بے اختیار گذر افتاد آں سوداگر بدست میاں مذکور میراںؒ راہشتاد ہزار تنکہ فرستاد بندگی میراںؒ قبول نہ کردند بعدہ میانسید سلام اللہ رض گفت میرا نجیو خدا تعالیٰ فرستادہ ورسانیدہ است حضرت میراںؒ فرمودند شما چرا آوردید ایں را رسانیدۂ خدا نمی گویند ایں را حلال میگویند فاما حلال طیب نگویند ونیز نقلست ہم از بندگی سید الشہداء رض

فرمایا ہیکہ اور بھروسہ کرو تم اللہ ہی پر اگر تم مومن ہو اور جو بھروسہ کرے اللہ پر تو وہ کافی ہے اسکو اور نیز میاں فرید مہاجر رض سے منقول ہے۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص (طالب مولیٰ) اپنے حجرہ میں بیٹھا ہے اور اس نے کسی کے نعلین کی آواز سنی اور دل میں خیال کیا کہ شاید کوئی شخص فتوح کی چیز لاتا ہے تو یہ توکل نہ ہوگا۔ اور نیز نقل ہے کہ ملک احمد اسحاق نے بندگیہاں سید خوندمیر رض سے سنا ہیکہ جس وقت حضرت مہدیؑ شہر بڈہ گئے وہاں ایک سوداگر موافق تھا میاں سید سلام اللہ رض کسی کام کے لئے شہر گئے تھے اوس سوداگر کے دروازہ کے سامنے سے بے اختیار آپکا گذر ہوا اس سوداگر نے میاں مذکور کے ہاتھ سے اسی ہزار تنکے مہدیؑ کو بھیجا حضرت مہدیؑ نے قبول نہیں فرمایا اس کے بعد میانسید سلام اللہ رض نے کہا کہ میرا نجیو خدا تعالیٰ نے بھیجا اور پہونچایا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ تم کس لئے لائے اس کو خدا کا بھیجا ہوا نہیں کہتے اس کو حلال کہتے ہیں ولیکن حلال طیب نہیں کہتے اور نیز بندگیہاں سید خوندمیر رض سے منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ

کہ حضرت میراں فرمودند یکی حلال است و یکی حلال طیب حلال آنست کہ آنچہ در شرع حلال داشتہ اند و حلال طیب آنست کہ یکایک بے گماں و بے اختیار بر سد فی الحال نظر بر خدائے تعالیٰ آید و حلال طیب را حساب نیست. کما قال سبحانہ و تعالیٰ کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا قال یٰمریم انی لک ہذا قالت ہو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب (جزء ۳ رکوع ۱۲)

و نیز نقلست کہ میراں تعین را لعین فرمودند و فرمودند کہ رزق خدا آنیست کہ در کلام خویش خبر داده است و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب بندگی ملک الہداد رح معنی این آیت چنین فرمودند ہر کہ بہ پرہیزد خدای را و از تقید بگذرد و روی بگرداند بدید آرد مر او را محل خروج کہ از خویشتن و از خود بکلی بیروں آرد و روزی دہد او را از جائیکہ مر او را گمان نباشد و ہر کہ توکل

نے فرمایا کہ ایک حلال ہے اور ایک حلال طیب جو کچھ شرع میں حلال رکھے ہیں وہ حلال ہے اور حلال طیب وہ ہے کہ یکایک بے گمان اور بے اختیار پہونچے اس وقت نظر خدائے تعالیٰ پر پڑتی ہو اور حلال طیب کے لئے حساب نہیں چنانچہ فرمایا خدای پاک نے جب کبھی آتا مریم کے پاس زکریا حجرے میں تو موجود پاتا تھا مریم کے پاس کچھ رزق زکریا نے کہا اے مریم یہ رزق تیرے لئے کہاں سے آیا تو بولیں یہ اللہ کے ہاں سے بیشک اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب. اور نیز نقل ہے کہ مہدیؑ نے تعین کو لعین فرمایا ہے اور فرمایا کہ خدا کا رزق یہ ہے کہ اپنے کلام میں خبر دی ہے. اور جو آدمی اللہ سے ڈریگا تو اللہ اس کے لئے کوئی سبیل بیخودی کی پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائیگا جس کا اس کو شان و گمان نہو. بندگی ملک الہداد نے اس آیت کا معنی اس طرح فرمایا جو شخص کہ خدا سے ڈرے اور تقید سے (اس قید سے کہ فلاں جگہ سے رزق آئیگا) گزر جائے اور (دنیا سے) منہ پھیرے تو ظاہر کر دیگا اس کے لئے

کند بر خدائتعالیٰ پس او بسند است و آنکس
بدوستی خدائتعالیٰ رسیدہ است یعنی خود را بدو
رسانیدہ است۔ بندگیران فرمودند توکل کہ
بر نان است آں توکل نیست کہ نان را
خدائتعالیٰ وعدہ کردہ است وما من
دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا۔
ایں وعدۂ خدا است اگر بہ وعدہ ایمان دارد
مومن ہستی وگرنہ کافر ہستی کہ اگر کافر ترا وعدہ
کند کہ امروز ترا مہمان خواہم داشت بر وعدۂ
او تمام روز باشی و ہیچ نخوری پس وعدۂ
خدائتعالیٰ ہست کہ صادق الوعد ہست۔
و فرمودہ اند کہ توکل آنست کہ بر ذات خدائتعالیٰ
توکل کنی و شب و روز دریں طلب باشی کہ
کدام وقت خدای را بیابم۔ پس از جہت
رزق سوی اغنیا طمع و تواضع نباید کرد و
در خانہ ایشاں نباید رفت و با ایشاں دوستی
نباید کرد۔ قال علیہ السلام من تواضع
الغنی لغنائہ ومن اھان الفقیر
لفقرہ سمی فی السموات والارضین

محل خروج کہ خودی سے خود کو بالکل باہر کردے اور
روزی دیگا اس کو ایسی جگہ سے کہ اس کو گمان نہو اور
جو شخص کہ خدائتعالیٰ پر توکل کرے پس وہ کافی ہے اور
وہی شخص خدائتعالیٰ کی دوستی کو پہونچا ہی یعنے خود کو خدا
تک پہونچایا ہی حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ رزق کے لئے
جو توکل کیا جاوے وہ توکل نہیں۔ کیونکہ رزق کے متعلق تو
خدائتعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ اور نہیں ہی کوئی جاندار زمین
میں مگر اللہ پہ ہے رزق اسکا۔ یہ وعدہ خدا کا ہی اگر اس
وعدہ پر ایمان رکھتا ہے تو مومن ہی وگرنہ کافر ہے کیونکہ
اگر کافر تجھے وعدہ کرے کہ آج میں تجھکو مہمان رکھوں گا
تو تو اسکے وعدہ پر تمام روز بھوکا رہتا ہی اور کچھ نہیں
کھاتا پس وعدہ خدائتعالیٰ کا ہیکہ صادق الوعد ہی اور مہدیؑ
نے) فرمایا کہ توکل وہ ہیکہ خدائتعالیٰ کی ذات پر بھروسہ
کرے اور رات دن اس طلب میں رہے کہ میں کس وقت
خدا کو پاؤنگا پس رزق کیلئے تو انگروں سے طمع اور ان کی تواضع
نہیں کرنی چاہیئے اور انکے گھروں کو نہیں جانا چاہیئے۔
اور ان کے ساتھ دوستی نہیں کرنی چاہیئے فرمایا علیہ السلام نے
جو آدمی تونگر کی تواضع کرے اسکی تونگری کیوجہ سے اور جو آدمی
فقیر کی اہانت کرے اس کی محتاجی کیوجہ سے تو آسمانوں اور زمینوں میں

عدو الله وعدو الانبياء لا يقضى
له حاجة ولا يستجاب له دعوة
وقال عليه السلام من دخل دار
الاغنياء فقد خرج ساخطا على ربه.
چنانچہ از ابراہیم صلوات اللہ علیہ
نقلست کہ در معرض کہ نمرود لعین منجنیق نہادہ
سوی آتش فرستاد ہنوز ابراہیمؑ در ہوا بود
کہ جبرئیلؑ در رسید و گفت ھل لك الی
حاجة ابراہیمؑ گفت اما الیك فلا
پس جبرئیلؑ گفت فاسئل اللہ خلیل علیہ
السلام گفت حسبی سوالی علمہ بحالی
فصل نقلست کہ طریق میرانؒ و مہاجرانؒ
این بود کہ چوں سوی مسجد جامع و یا نماز عید
رفتندی شتاب رواں می شدند و در راہ ہیچ
یکی التفات نہ کردند اگرچہ بدنبال ملوکاں
بودند و طریق اکثر مہاجرانؓ یافتیم چنانکہ حضرت
میرانؒ فرمودند نہ باکس کارے و نہ بر پشت
بارے و نہ کس در شمارے۔ و نیز در دائرہ
بر فقراں بسیار لطف و تواضع میکردند

اس کا نام دشمن خدا و دشمن انبیاء رکھا جاتا ہے اس کی
کوئی حاجت پوری نہیں کی جاتی اور اس کی کوئی دعا
قبول نہیں کی جاتی۔ اور فرمایا ہے نے جو تونگروں کے
گھر میں داخل ہوا تو نکلا اپنے رب پر ناخوش ہو کر چنانچہ
ابراہیم صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے جس مقام
پر کہ نمرود لعین نے آپ کو بڑے فلاخن میں بٹھا کر آگ
کی طرف پھکوایا ابھی ابراہیمؑ ہوا میں تھے کہ جبرئیلؑ
پہونچے اور کہا کہ کیا آپ کو مجھ سے کوئی ضرورت ہے
ابراہیمؑ نے کہا کہ آپ کی تو مجھے حاجت نہیں پس جبرئیلؑ
نے کہا کہ پس اللہ سے مانگئے خلیلؑ نے کہا کہ اس کا
میرے حال کو جاننا بس ہے سوال کی کیا حاجت ہے۔
فصل نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ اور مہاجران مہدیؑ
کی روش یہ تھی کہ جب جامع مسجد اور یا عیدگاہ کی طرف
(تبلیغ کے لئے) جاتے تو جلد جلد جاتے اور راستہ میں کسی کی
طرف متوجہ نہ ہوتے اگرچہ کہ پیچھے بادشاہاں رہتے
اور ہم نے اکثر مہاجروں کی روش ایسی ہی پائی ہے
جیسا کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ نہ کسی سے کام اور نہ کسی
پر بار اور نہ کوئی شمار میں۔ اور نیز دائرہ میں فقیروں
پر بہت مہربانی اور تواضع کرتے تھے جیسا کہ

کما قال سبحانہ وتعالیٰ واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین (جزو ۱۹ رکوع ۱۵) (قولہ تعالیٰ) اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکفرین (جزو ۶ رکوع ۱۲)۔ ونیز نقلست کہ حضرت میراںؒ درخانۂ طالبیاں می رفتند ونیز مہاجراںؓ درخانہ یکدیگری رفتند کما قال اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تریہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ (جزو ۲۶ رکوع ۱۲)۔ فاما با اغنیاء موافقان انچنیں دیدہ شدہ است کہ روزی درکھانبیل پیش جماعت خانہ درخت بڑ بود بندگی سید الشہداءؓ درانجا ایستادہ بودند ملک فخر الدین وملک لطیف وملک شرف الدین برای ملاقات آمدند ہریکی سر خود را علیحدہ علیحدہ بر پای مبارک میاںؓ نہادند بندگیما سید خوندمیرؓ ہیچ التفات نکردند بعد از لختی بدست خود سر ایشاں بالا میکردند ونیز چند بار دیدم کہ در دعوت ایشاں پیش برادراں دائرہ می نشستند مگر آں کہ کسی

حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا اے نبیؐ تم اپنے پیرو مومنین کے لئے اپنے بازو جھکا دو یعنی تواضع کرو۔ (قولہ تعالیٰ) نرم دل ہوں گے مومنوں کیلئے سخت دل ہوں گے کافروں کیساتھ اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ طالبان مولیٰ کے گھروں میں جاتے تھے اور نیز مہاجرینؓ ایک دوسرے کے گھر میں جاتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور باہم مہربان ہیں۔ تو ان کو رکوع کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھیگا وہ اللہ کے فضل کو چاہتے ہیں۔ ولیکن تو انگر موافقوں کیساتھ (بزرگوں کی لاپرواہی) اس طرح دیکھی گئی ہے کہ ایکروز کھانبیل میں جماعت خانہ کے روبرو جو بڑ کا جھاڑ تھا بندگیما سید خوندمیرؓ وہاں کھڑے ہوئے تھے ملک فخر الدین ملک لطیف اور ملک شرف الدین ملاقات کے لئے آئے ہر ایک نے اپنے سر کو علیحدہ علیحدہ میاںؓ کے مبارک قدموں پر رکھا بندگیما سید خوندمیرؓ نے کچھ توجہ نہ کی تھوڑی دیر کے بعد اپنے ہاتھ سے ان کا سر اٹھاتے تھے اور نیز چند بار میں نے دیکھا ہے کہ بیان (کے موقع) میں تو انگر لوگ برادران دائرہ

فہیم باشد و یا خوانندہ بودی او را نزدیک خود
طلبید نہ خواہ فقیر و خواہ غنی و نیز نقلست از
حضرت میراںؒ فرمودند کہ اگر کسی فہیم باشد او را
نزدیک طلبید و خود نیز طلبیدند کہ نزدیک
بیائید و یارانؓ را فرمودند کہ جای بدہید و
این ناقل حاضر بود کما قال سبحانہ و تعالیٰ
یا یھا الذین اٰمنوا اذا قیل لکم تفسحوا
فی المجٰلس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا
قیل انشزوا فانشزوا و نیز نقلست کہ در
جالور روزی حیدر الملک وقت عصر در حال
بیان قرآن آمدہ بود ہیچ برادر دائرہ نیچ
چاکر ملک مذکور ایستادہ نشد و نہ کسی نزدیک
خواند پس از حلقہ مرداں چند گز دور بطریق مربع
نشستہ بود چوں بانگ نماز مغرب گفتند ہمہ
ایستادہ شدند ملک درمیان صف آمد و
نماز گزاردہ وقتیکہ سوی خانہ می رفت
بعضی قرابتاں و چاکراں برای سلام پیش
ملک آمدند بر ایشاں بسیار زجر کرد کہ شما
چاکران من بودید چرا تعظیم ما نکردید ایشاں

کے پیچھے بیٹھتے تھے مگر ان میں جو شخص کہ سمجھدار یا پڑھا
ہوا ہوتا اس کو اپنے نزدیک طلب کرتے خواہ فقیر ہو
یا تونگر۔ اور نیز حضرت مہدیؑ سے منقول ہے آپؑ
نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص سمجھدار ہو تو اسکو نزدیک بلاؤ
اور خود بھی فرماتے تھے کہ نزدیک آؤ اور یاروں کو
فرماتے کہ جگہ دو اور یہ ناقل حاضر تھا جیسا کہ حق سبحانہٗ
وتعالیٰ نے فرمایا کہ اے مومنو جب تم سے کہا جاے کہ
مجلسوں میں کشادہ ہو کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھو اور اللہ
تمہارے لئے کشادگی پیدا کریگا۔ اور جب کہا جاے کہ
اٹھ کھڑے ہو تو کھڑے ہو جاؤ۔ اور نیز نقل ہے کہ جالور
میں ایک روز حیدر الملک عصر کے وقت قرآن کے بیان
کے موقع میں آیا تھا تو دائرہ کا کوئی برادر اور ملک مذکور
کا کوئی ملازم (تعظیم کیلئے) نہیں اٹھا اور نہ کسی نے نزدیک
بلایا پس لوگوں کے حلقہ سے چند گز دور بطریق مربع بیٹھ
گیا جب مغرب کی اذان کہی گئی سب کھڑے ہوئے ملک صف
کے درمیان آیا اور جب نماز پڑھکر گھر کی طرف روانہ ہوتا تھا
بعضے (ملک کے) قرابتدار اور ملازمین سلام کیلئے ملک کے
پاس آئے (اس نے) ان کو بہت دھمکی دی کہ تم نے میرے
ملازم ہو کر کس لئے میری تعظیم نہیں کی انھوں نے عذر خواہی

عذرخواہی کردند و گفتند کہ ملک تحقیق بدانید کہ
عظمت بندگی سید خوندمیرؒ در دل ما چناں
گرفتہ بود کہ تعظیم شما کردن نتوانستیم بعدہ
میاں امن خوجن را ملک گفت کہ ای میاں شما
قرابت دار من بودید مشاہرہ من میخوردید
شما چرا تعظیم من نکردید اکنوں مشاہرہ چگونہ
خواہید خورد بعد ازاں میاں امن بدیوان
نہ رفتند و ملک را سلام نکردند و بعد از چند گاہ
مشاہرۂ میاں امن را در خانہ فرستاد این
ناقل حاضر بود۔ و نیز **نقلست** کہ روزی
برادرے پیش بندگی میاں سید خوندمیرؒ
گفت کہ میانجیو میاں امن بدنبال میاں
حسن بھٹی تا بیرون دائرہ میروند بندگیمیاں
سید خوندمیرؒ بطریق جلالت زجر کردند فرمودند
کہ دنیا داراں را چنداں التفات نباید کرد
بعدہ میاں مذکور گفت کہ ما از جہت نان نمی
کنیم بعدہ بندگیمیاںؒ فرمودند ای خلاں کس
کسی بندہ از جہت نان التفات میکند میاںؒ
گفتند بندہ میگوید کہ چاکری کنید ولیکن سوی

کی اور کہا کہ اے ملک آپ سچ جانئے کہ بندگی سید خوندمیرؒ
کی بزرگی ہمارے دلوں میں ایسی بیٹھ گئی تھی کہ
ہم آپ کی تعظیم نہ کر سکے اس کے بعد میاں امن
خوجن کو ملک نے کہا کہ ای میاں تم میرے قرابتدار
تھے اور میری تنخواہ کھاتے تھے تم نے کس لئے
میری تعظیم نہیں کی اب کس طرح تنخواہ کھاؤ گے
اس کے بعد میاں امن دیوڑھی کو نہیں گئے اور ملک
کو سلام نہیں کئے حالانکہ اس کے بعد کئی بار
(ملک نے) میاں امن کی تنخواہ گھر پر بھیجی یہ ناقل
موجود تھا۔ اور نیز نقل ہے کہ ایک روز بندگیمیاں
سید خوندمیرؒ سے ایک برادر نے کہا کہ میانجیو
میاں امن میاں حسن بھٹی کے پیچھے دائرہ کے
باہر تک جاتے ہیں بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے
بزرگانہ طور پر دھمکی دی اور فرمایا کہ دنیا داروں
سے اس قدر متوجہ نہیں ہونا چاہیئے اس کے بعد
میاں مذکور نے کہا کہ ہم روٹی کی خاطر متوجہ نہیں
ہوتے اس کے بعد بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ اے
فلاں شخص کیا کوئی بندہ خدا کار روٹی کی خاطر توجہ
کرتا ہے میاںؒ نے کہا کہ بندہ کہتا ہے کہ نوکری کرو لیکن

دنیا داراں التفات مکنید اگر نزدیک خدائتعالی
زیان دنیا ہم شود دامن ایں بندہ بگیرید
از دنیا داراں و از مردماں بے نیاز باشید
واحتیاج بردارید میاں حسن بھٹی پدر میاں
علی بودند و قرابت دار بندگی میاں سید خوندمیرؒ
بودند و موافق مہدیؑ بودند و نیز نقل است
از سید السادات سید الشہداءؓ کہ حضرت
میرانؒ بارہا فرمودند کہ خلق اینچنیں ہست کہ
از بالای آسمان (سالک را) فرود آرند چوں
دیدند کہ از مخالفت سوئے ما التفات نمیکند
موافقت تمام نمایند و بعد ازاں چوں بخانۂ
خویش مہمانی سازند نزدیک شیخ روند و
التماس کنند کہ بندہ زادہ خوندکار را مسجدی
میشود لطف وکرم فرمایند و بر سر بندہ زادہ
بیایند و ہر قدمی کہ خوندکار بر زمین نہند بر
سر و چشم ایں بندہ نہادہ بیایند و ایں
شیخ عذر بسیار میکند و میگوید کہ ما را معاف
دارید بعد ازاں الحاح بسیار میکند کہ اگر
خوندکار قدم سعادت رنجہ نہ فرمایند مسجد

دنیا داروں کی طرف توجہ مت کرو اگر خدائتعالی کے
نزدیک دنیا کا بھی نقصان ہوجائے تو میرا دامن پکڑو
دنیا داروں اور (دوسرے) لوگوں سے بے پروا
رہو اور کسی قسم کی خواہش مت کرو میاں حسن بھٹی
میاں علی کے والد اور بندگی میاں سید خوندمیرؒ
کے قرابت دار اور موافق مہدیؑ تھے: اور نیز
سید السادات بندگی میاں سید خوندمیرؒ سے منقول
ہے حضرت مہدیؑ نے بارہا فرمایا کہ خلق ایسی ہے
(سالک کو) آسمان سے زمین پر لاتی ہے جب
دیکھتے ہیں کہ (سالک) مخالفت سے ہماری طرف
توجہ نہیں کرتا ہے تو اس کے ساتھ کامل موافقت
کرتے ہیں اور بعد ازاں جب اپنے گھر مہمانی کرتے ہیں
تو شیخ کے نزدیک جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ خوندکار
کے غلام زادہ کی تسمیہ خوانی ہے لطف وکرم فرمائیں
اور خوندکار جو قدم زمین پر رکھیں بندہ کے سر اور آنکھ
پر ہے اور یہ شیخ بہت عذر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ
ہمکو معاف فرمائے بعد ازاں بہت عاجزی
کرتا ہے کہ اگر خوندکار اپنے مبارک قدم نہ لائیں
تو غلام زادہ کی تسمیہ خوانی کیوں کر ہووے

بندہ زادہ چگونہ شود آں بندۂ خدا در خانہ
یکی بضرورت میرود و بعد از چند روز
شخصی دیگر می آید و ہمچناں الحاح بسیار
میکند و میگوید اگر خوندکار نیایند ایں کار
بندہ زادہ چگونہ شود و خوندکار در خانہ فلاں
کس رفتہ بودیم ما از و بدتر نیستیم و ما را اگر
خوندکار بفرستند از دہ بدہ ایم در خانہ دو می
کس نیز بضرورت میرود و بعد ازاں ہر یکی
در خانۂ خود می برد حضرت میراںؒ فرمودند
کہ ایں شیخ میداند کہ ایشاں مطیع ما چناں
شدہ اند کہ بغیر ما ہیچ کار نمی کنند و ایں نمی
داند کہ او مطیع ایشاں شدہ است کہ خانہ
بخانہ میرود و در خلوت گذاشتہ در بدر
میگردد و می ترسد کہ مبادا ایشاں رنجش
کنند و با ما ملاقات نکنند و نیز تحقیق بدانید
کہ خوشنودی حضرت میراںؒ و بندگی میراں
سید محمودؓ ابن میراں سید محمد مہدیؑ و بندگی
میاں سید خوندمیرؓ و بندگی میاں نعمتؓ
و بندگی میاں نظامؓ و بندگی میاں دلاورؓ

بندۂ خدا ایک شخص کے گھر ضرورۃً جاتا ہے چند روز
کے بعد دوسرا شخص آتا ہے وہ بھی اسی طرح عاجزی
کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر خوندکار نہ آئیں تو بندہ
زادہ کا کام کس طرح ہو اور خوندکار فلاں کے گھر
گئے تھے ہم اس سے بدتر نہیں اگر خوندکار
فروخت کریں تو گاؤں میں بک جائیں دوسرے
کے گھر بھی ضرورۃً جاتا ہے بعد ازاں ہر شخص
اپنے اپنے گھر لیجاتا ہے حضرت مہدیؑ نے
فرمایا یہ شیخ جانتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے
ایسے مطیع ہوگئے ہیں کہ بغیر ہمارے
کوئی کام نہیں کرتے اور یہ نہیں سمجھتا کہ وہ خود
ان کا مطیع ہوگیا ہے کہ گھر گھر جاتا ہے اور
خلوت کے دروازہ کو چھوڑ کر در در پھرتا ہے
اور ڈرتا ہے کہ ایسا نہو کہ یہ لوگ آزردہ
ہوجائیں اور ہم سے ملاقات ترک کریں اور نیز
تحقیق جانو کہ حضرت مہدیؑ بندگی میراں
سید محمودؓ ابن حضرت میراں سید محمد مہدی
موعودؑ بندگی میاں سید خوندمیرؓ و بندگی میاں نعمتؓ
و بندگی میاں نظامؓ اور بندگی میاں دلاورؓ کی

نبود کہ بخانۂ موافقاں یا مخالفاں بروند از جہت طعام خوردن یا از جہت کار دنیوی وکسانیکہ درخانہ ایشاں رفتند برایشاں بسیار زجر کردند بلکہ بعضی کسانرا از دائرہ خود بیرون کشیدند اگر پرسند ازیں جنس نقلہا را بسیار بگوئیم بلکہ اکثر ہم بخانۂ موافقاں رفتن پرہیز کردند۔

خوشنودی موافقوں یا مخالفوں کے گھر کھانے کے لئے یا دنیوی کام کے لئے جانے میں نہ تھی اور جو لوگ ان کے گھروں کو جاتے تھے انکو بہت دھمکی دیتے بلکہ بعض لوگوں کو دائرہ سے باہر کر دیتے تھے اگر مجھ سے پوچھیں تو ایسی بہت سی نقلیں بیان کروں بلکہ اکثر (بزرگوں نے) موافقوں کے گھر جانے سے بھی پرہیز کیا ہے۔

باب ہفتم

حکم منافقی بر قاعداں کردن

ونیز نقلست کہ حضرت میراںؑ در حق نفس انچنیں فرمودند وقتیکہ شمع احدیت بتابد ایں سیاہ روی را باید کہ خود را العیفت پروانگی درون شمع باندازد کما قال اللہ تعالیٰ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ نقلست کہ بندگی سید خوندمیرؒ صدیق مہدیؑ دائم می فرمودند اگر آں بیان کہ حضرت میراںؑ فرمودند آں بیان ماکنیم کسانیکہ موافقان مہدیؑ ہستند ایشاں ما را سنگسار کنند در یک شہر یکسال و دو سال ماندن نتوانیم چرا کہ مہدیؑ را پس از مہدیت از چند جا کشیدہ اند۔

ونیز نقلست از میاں راجی محمدؒ بن مینا

ساتواں باب

قاعدوں پر حکم منافقی کرنیکے بیان میں

اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے نفس کے حق میں اس طرح فرمایا کہ جس وقت احدیت کی شمع چمکے اس سیاہ رو کو چاہیئے کہ خود کو پروانہ کی طرح شمع میں ڈالدے جیسا کہ فرمان خدا ہے کہ اے نفس مطمئنہ تو اپنے رب کے پاس راضی مرضی سے چلے جا نقل ہے کہ بندگی سید خوندمیر صدیق مہدیؑ ہمیشہ فرماتے تھے جو بیان کہ حضرت مہدیؑ نے کیا ہے اگر وہی بیان ہم کریں تو جو لوگ موافقان مہدیؑ سے ہیں یہی ہمکو سنگسار کریں اور ہم کو ایک شہر میں ایکسال اور دو سال رہنا دشوار ہو جائے اس لئے کہ مہدیؑ کو دعویٔ مہدیت کے بعد چند مقامات سے چلا دیئے۔ اور نیز میاں راجے محمد بن مینا

کہ از زبان بندگیمیاں دلاورؓ چند کرات شنیدم
کہ فرمودند آنچہ از حضرت میراںؑ شنیدم
اگر پیش بعضی مہاجراںؓ بگویم ایشاں مرا نگسارؔ
کنند۔ ونیز نقلست از بندگی سید خوندمیرؒ
کہ حضرت میراںؑ فرمودند کسانیکہ مہدیؑ را قبول
نمی کنند و مصطفیٰؐ را قبول میکنند و بہ شنیدن
نام مصطفیٰؐ درود می فرستند اگر بالفرض
مصطفیٰؐ دریں وقت حاضر بودندی و ایشاں را
وحی از خدائتعالیٰ برسانیدندی اگر سنگسار
نہ کردندی ایں بندہ کاذب است و ہر چہ
میگوید آں دروغ است قال اللہ تعالیٰ
افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی
انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم و
فریقا تقتلون ونیز نقلست ازمیاں
شیر ملک کہ پیش حضرت میراںؑ عرض کردند کہ
آنچہ خوندکار میفرمایند آں ہمہ حق است
پس ایشاں چرا مخالفت می شوند حضرت میراںؑ
فرمودند کہ ایشاں سست ہستند اگر ایشاں را
قوت باشد بندہ را سنگسار کنند چرا کہ کسی

سے منقول ہے (فرمایا) کہ میں نے بندگی میاں دلاورؓ
کی زبان سے چند بار سنا ہے۔ آپ نے فرمایا میں
نے حضرت مہدیؑ سے جو کچھ سنا ہے اگر بعضے مہاجروں
کے روبرو بیان کروں تو یہ مجھ کو سنگسار کریں اور
نیز بندگی سید خوندمیرؒ سے منقول ہیکہ حضرت مہدیؑ
نے فرمایا جو لوگ مہدیؑ کو قبول نہیں کرتے اور مصطفیٰؐ
کو قبول کرتے ہیں اور مصطفیٰؐ کا نام سنکر درود بھیجتے
ہیں اگر بالفرض مصطفیٰؐ اس وقت موجود ہوتے
اور ان کو خدائتعالیٰ کی طرف سے وحی پہنچاتے اگر
سنگسار نہ کرتے تو یہ بندہ کاذب ہے اور جو کچھ
کہتا ہے وہ جھوٹ ہے فرمایا خدائتعالیٰ نے کیا
پس جب کبھی آیا تمہارے پاس رسول ساتھ
اس چیز کے جو نہیں چاہتے ہیں تمہارے نفس تو تم نے
سرکشی کی پس ایک فریق کو تم نے جھٹلایا اور ایک
فریق کو تم قتل کرتے ہو۔ اور نیز میاں شیر ملک سے
منقول ہے آپنے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض
کیا جو کچھ خوندکار فرماتے ہیں سب حق ہے پس یہ
لوگ (مخالفان مہدی) کس لئے مخالفت کرتے ہیں تو
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ لوگ ضعیف ہیں اگر ان میں قوت

محبوب کسی را دشنام دہد چگونہ خوش آید دنیا
محبوب ایشانست و اینجا شب و روز ذم
دنیا میشود و ایشاں را چوں خوش آید و نیز
بندگیماں سید خوندمیر صدیق مہدیؑ اکثر
می فرمودند کہ خلق تا آں زماں کہ باما مخالف
ہستند امید دین است و ہر وقتیکہ خلق
باما موافق شوند معلوم شود کہ آں زماں دین
رفت و نیز معلوم باد کہ بعد از مہاجران
مہدیؑ اگر کسی روش مہدیؑ و یاران وی بگوید
یا وی گفتگو کند و ایراد ہا آرند و بگویند کہ این
نقلہا معتبر نیست چرا کہ با حال ما و با حال مرشد
زمانۂ ما موافق نیست ای عزیز این نقلہا اگر
کسی از خود افترا کردہ باشد ظلم بر نفس خود کردہ
باشد قال اللہ تعالیٰ ومن اظلم ممن
افتری علی اللہ کذبا و نیز نقلست از
بندگیماں نعمتؓ کہ یکی از بزرگاں پیشین گفتہ
بود کہ در زمانۂ ما حکایت دین کردن آنچناں
شدہ است کہ کسی گوشت گاؤ بر چہار پائی
نہادہ و بر سر کردہ در کفرستان آواز بلند گوید

ہوتی تو بندہ کو سنگسار کرتے اس لئے کہ اگر کسی نے کسی کے
محبوب کو برا کہا تو عاشق کیسے خوش ہو دنیا ان کی
(مخالفان مہدیؑ کی) محبوب ہے اور یہاں (دائرہ مہدیؑ میں)
رات دن دنیا کی مذمت ہوتی ہے پس ان کو (عاشقان
دنیا کو) کیوں اچھا معلوم ہو اور نیز بندگی میاں
سید خوندمیر صدیق مہدیؑ اکثر فرماتے تھے کہ مخلوق
جبتک ہمارے خلاف میں رہیگی (ہم میں) دین کی امید ہے
اور جب مخلوق ہمارے موافق ہو جائیگی تو معلوم ہو جائیگا
کہ اس وقت (ہم سے) دین چلے گیا اور نیز معلوم ہو کہ
مہاجران مہدیؑ کے بعد اگر کوئی شخص مہدیؑ و یاران
مہدیؑ کی روش بیان کرے تو اس کے ساتھ گفتگو کرتے
اور اعتراض کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ نقول معتبر نہیں ہیں
اس لئے کہ ہمارے بعد اور ہمارے زمانہ کے مرشد کے (حال)
موافق نہیں۔ ای عزیز اگر کوئی شخص ان نقول کو اپنی
ذات سے (گھڑکر) بہتان لیا ہے تو اس نے اپنے نفس پر
ظلم کیا۔ فرمان خدا ہیکہ اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص
سے جو بہتان لیا اللہ پر جھوٹا۔ اور نیز بندگی میاں نعمتؓ
سے منقول ہیکہ اگلے بزرگوں میں سے ایک بزرگ نے کہا ہیکہ
ہمارے زمانہ میں دین کی حکایت کرنا ایسا ہو گیا ہیکہ کوئی

کہ گوشت گاؤ بگیرید پس خلق او را بکشند یا
یعنی بکشند و سنگسار کنند ایں زماں حکایت
مہدیؑ و یاران وی ہمچناں شدہ است و ایں
زماں ما با منافقاں و با طالبان دنیا و با قاعدان
از ہجرت با ایشاں خلطیت می کنیم و در خانہ
ہای کسیکہ دعوی موافقت می کند میرویم
پس ما با ایشاں موافق شدیم و ایشاں با دیں
مہدیؑ ہیچ موافقت ندارند نہ ہجرت نہ توکل
و نہ ذکر و نہ ترک دنیا و نہ عشر و نہ زکوٰۃ و بدیں
مانند بلکہ چند جائی خلاف شرع محمدیؐ و
مہدیؑ می کنند پس ما از جہت نصیب خود
موافق ایشاں شدیم و در خانہای ایشاں
میرویم پس ایشاں از ما چرا موافق نشوند اگر
ایشاں را آنچہ حق است بگویم ایشاں را خوش
نیاید و ما می ترسیم کہ مبادا از ما بد اعتقاد شوند
و با ما موافقت نکنند پس دیں را ایں چنیں غربت
شدہ است کہ موافقاں سنگسار کنند پس
ایں درد کدام کس را بگویم پس گوید غریب
باشد در میان موافقاں کہ ہیچکس با او ندارد

شخص گائے کا گوشت چہار پائی پر رکھکر سر پر لیا ہوا
کفرستان میں بلند آواز سے کہے کہ گائے کا گوشت لو تو
پس لوگ اسکو مار ڈالتے ہیں یا نہیں یعنی مار ڈالتے ہیں اور
سنگسار کرتے ہیں اس زمانہ میں مہدیؑ اور یاران مہدیؑ
کی حکایت ایسی ہی ہو گئی ہے اور ہم اس زمانہ میں
منافقوں اور طالبان دنیا اور قاعدان ہجرت کیساتھ
میل جول رکھتے اور انکے گھروں کو جو موافقت آہ دعوی کرتے
ہیں جاتے ہیں پس ہم انکے موافق ہو گئے ہیں اور یہ لوگ دین
مہدیؑ سے کوئی موافقت نہیں رکھتے نہ ہجرت نہ توکل
نہ ذکر نہ ترک دنیا نہ عشر اور نہ زکوٰۃ اور اسیطرح بلکہ
چند جائے شرع محمدی اور مہدی کے خلاف (کام)
کرتے ہیں پس ہم اپنے نفع کے خاطر انکے موافق ہو گئے
ہیں اور ان کے گھروں کو جاتے ہیں پس یہ لوگ ہمارے
دوست کیوں نہوں اگر ان کو جو حق بات ہے کہیں تو
ان کو خوش نہیں آتا ہے اور ہم ڈرتے ہیں کہ ایسا نہو کہ
یہ لوگ ہم سے بد اعتقاد ہو جائیں اور ہمارے ساتھ موافقت
نہ کریں پس دین میں ایسی غربت ہو گئی ہے کہ موافقاں
سنگسار کرتے ہیں پس یہ درد ہم کس سے کہیں پس کہنے
والا موافقوں کے درمیان غریب ہے کہ کوئی شخص مہدیؑ

نقلہای میراں را کما قال ان الذین بدأ غریبا و سیعود الدین کما بدأ فطوبی للغرباء۔ و نیز از زبان بندگیمیاں سید خوندمیر چند بار شنیدیم کہ ایشاں با ما انگہ موافق شوند کہ آنچہ ایشاں را خوش آید بگوئیم و در معاملہ ایشاں در آئیم آنچہ رضای ایشاں باشد بکنیم قال اللہ تعالی ودوا لو تدھن فیدھنون و نیز بعضی کساں می گویند کہ موافقاں را دنیا داراں بنا باید گفت نقلست کہ بندگیمیا سید خوندمیر باڑی والاں را دنیا داراں فرمودند ایشاں چناں بودند کہ بعضے کساں از ایشاں سرہای خود را بنام مہدی بریدہ گردانیدند و بعضی ہجرت کردہ در دائرہ آمدند و نقل شدہ اند پس پیش از سر بریدن و ہجرت کردن بندگیمیا سید خوندمیر ایشاں را مصدقاں نہ فرمودند و (فقیراں را) فرمودند کہ ایں بندہ درمیان شما بعد ازاں نماند چرا کہ شما بطرف دنیا داراں رفتن میل کردید کہ خیلخانہائے خود را بطرف دنیا داراں رفتن دادید بلکہ پیش ازاں چناں فرمودند کہ باقاعدہ

کی نقلوں کو باور نہیں کرتا جیسا کہ فرمایا ہے نے تحقیق کہ دین شروع ہوا درحالیکہ غریب تھا اور قریب ہے ہوجائیگا۔ دین جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہے غریبوں کو اور نیز ہم نے بندگیمیا سید خوندمیر سے کئی بار سنا ہے (فرمایا) کہ یہ لوگ اوسوقت ہمارے ساتھ موافق ہونگے جبکہ ہم ان کو جو بات اچھی معلوم ہو وہی کہیں اور ان کے کاروبار میں شریک ہوکر جس میں ان کی رضامندی ہو وہی کریں چنانچہ فرمان خدا ہے کہ۔ دوست رکھتے ہیں کہ اگر تو صلح کرے تو پس وہ صلح کرلیں۔ اور نیز بعض لوگ کہتے ہیں کہ موافقوں کو دنیادار نہیں کہنا چاہیئے۔ نقل ہیکہ بندگیمیا سید خوندمیر نے باڑی والوں کو دنیا داراں فرمایا ہے (حالانکہ) یہ ایسے لوگ تھے کہ ان میں کے بعض نے حضرت مہدی کے نام پر اپنے سروں کو کٹوایا ہے اور بعض ہجرت کرکے دائرہ میں آئے اور (دائرہ میں) انتقال کئے پس سر کٹوانے اور ہجرت کرنے سے پہلے بندگیمیا سید خوندمیر نے ان کو مصدقاں نہیں فرمایا (دنیا داراں فرمایا) اور (فقرا سے) فرمایا کہ یہ بندہ اس کے بعد تمہارے درمیان نہیں رہیگا اسلئے کہ تم نے دنیا داروں کیطرف جانیکی رغبت کی حتی کہ تم نے اپنے گھر الو

مشورت نباید کرد و نیز دراں روز کہ بندگی
سید خوندمیرؒ از موضع سیہہ بطرف شہر نہروالہ
میرفتند برای جنگ کردن ملک لطیف لشکریاں
خود را باز داشتند از برابر میاں فتن منع کردند
بعد ازاں (میاںؒ) فرمودند کہ بندہ با قاعداں
مشورت نکند و کسانیکہ ہجرت نہ کردند ایشاں
را مصدقان مہدیؑ نفرمودند ایشاں را باقاعداں
فرمودند و فرمودند کہ مصدقان مہدیؑ آں کسانند
کہ در ہمہ اقوال و افعال و احوال موافق باشند
و کسانے را کہ ایں صفت نباشد مصدق نباید
گفت و در عرف یاراں بند گمیا نسید خوندمیرؒ
ایشانرا لسانی میگفتند و بعضی اہل فراغ
کہ در دائرہ بودند ایشاں را اہل فراغ
باید گفت چنانچہ **نقلست** کہ کسی ملک بخن
را دنیا دار گفت حضرت میرانؒ بزبان ہندی
فرمودند کہ دنیا دار کہتا ہے تس تھیں کافر
کاہے نہیں کہتا ہے۔ چوں ملک بخن باڑی
وال برابر میر انعلیہ السلام بخراسان رفتہ
بودند اہل فراغ بودند کسی برادر ایشاں را

کو دنیا داروں کے پاس جانے دیا بلکہ اس سے پہلے
ایسا فرمایا کہ قاعدوں کے ساتھ مشورہ نہیں کرنا چاہیئے
اور نیز جس دن کہ بندگی سید خوندمیرؒ موضع سیہہ سے
شہر نہروالہ کیطرف تشریف لیجا رہے تھے ملک لطیف نے
اپنے لشکریوں کو جنگ کرنیسے روکدیا اور میاں کے
ہمراہ چلنے سے منع کیا بعد ازاں (میاںؒ نے) فرمایا
کہ بندہ قاعدوں کیساتھ مشورہ نہیں کریگا۔ اور جن لوگوں
نے کہ ہجرت نہیں کی انکو مصدقان مہدیؑ نہیں فرمایا
ان کو بھی قاعدوں میں شمار فرمایا اور فرمایا کہ مصدقان
مہدیؑ وہ لوگ ہیں جو (مہدیؑ کے) تمام اقوال اور افعال
اور احوال سے موافقت رکھتے ہیں اور جن میں یہ صفت
نہو ان کو مصدق نہیں کہنا چاہیئے اور (ایسے لوگوں کو)
عرف میں بند گمیا نسید خوندمیرؒ کے خلفا لسانی کہتے
تھے اور بعض اہل فراغ جو دائرہ میں تھے ان کو اہل فراغ
کہنا چاہیئے۔ چنانچہ نقل ہیکہ کسی نے ملک بخن کو دنیا دار
کہا حضرت مہدیؑ نے ہندی زبان میں فرمایا کہ اس کو
دنیا دار جو کہتا ہے کافر کیوں نہیں کہتا جس وقت ملک بخن
باڑی وال مہدیؑ کے ہمراہ خراسان گئے اہل فراغ
تھے کسی برادر نے ان کو دنیا دار کہا اسی وجہ سے

دنیا وا رگفت از انجہت میراں آنچناں فرمودند
ونیز **نقلست** حضرت میراں فرمودند تا کہ
از خانہای ظاہری اول ہجرت نکنند ہجرت
باطن حاصل نشود ولیکن ہجرت باطن بے ہجرت
ظاہری نادرتراست کہ کسے را باشد چنانچہ
النادر کالمعدوم ونیز **نقلست** از بندگی
میاں سید خوندمیرؒ کہ اگر کسی جای عالیت گذاشتہ
در دائرۂ دیگر میرود از موافقت نان اورا
ہیچ نصیبی از دین حاصل نشود وایں لوجہ اللہ
نباشد قال علیہ السلام انما الاعمال
بالنیات وانما لکل امرء ما نوی فمن
کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ
الی اللہ ورسولہ ومن کانت ھجرتہ
الی دنیا یصیبھا او امرأۃ ینکحھا فھجرتہ
الی ما ھاجر الیہ۔ پس کسانیکہ بسوی
تارکان ہجرت نیت داشتہ ہجرت می کنند
ایشاں ظالم اند پس مرشداں را باید کہ اجماع
کردہ ایشانرا منع سازند چنانچہ میر اسید محمودؒ
بعد از ہفتہ یا دو می ہفتہ اجماع نمودہ محضر

مہدیؑ نے اس طرح فرمایا۔ اور نیز نقل ہے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا جبتک ظاہری گھر سے اول ہجرت
نہ کی جائے باطنی ہجرت نصیب نہ ہوگی ولیکن باطنی
ہجرت (کا حاصل ہونا) بغیر ظاہری ہجرت کے نادرات
سے ہے چنانچہ نادر معدوم کے مانند ہے۔

اور نیز بندگیمیاں سید خوندمیرؒ سے منقول ہیکہ
اگر کوئی شخص روٹی کی غرض سے عالیت کی جگہ چھوڑ کر
دوسرے دائرہ میں جائے تو اس کو دین سے کوئی
بہرہ نہیں ملیگا اور یہ (جانا) خدا کے لئے نہوگا۔ فرمایا
علیہ السلام نے اعمال نیتوں سے ہی ہوتے ہیں ہر
آدمی کے لئے وہی ہے جو وہ نیت کرے پس جسکی ہجرت
اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ
اور رسول ہی کی طرف ہوتی ہے اور جس کی ہجرت
باغراض دنیوی ہو تو وہ دنیا ہی پاتا ہے یا عورت
ہی ملجاتی ہے کہ اس کو نکاح کر لیتا ہے الغرض جس
غرض سے ہجرت کی جائے وہی ملتا ہے۔ جو لوگ تارکان
ہجرت کی طرف نیت کرکے ہجرت کرتے ہیں وہ ظالم ہیں
پس مرشدوں کو چاہیئے کہ اجماع کرکے ان کو منع کریں
چنانچہ میراں سید محمودؒ ہفتہ یا دو ہفتہ کے بعد اجماع

میکردند و می فرمودند کہ اگر خلاف میراںؑ در
ذات ما بہ بینید ما را دست گرفتہ از دائرہ
بکشید و نیز بندگیمیاں سید خوندمیرؒ و بندگیمیاں
شاہ نعمت ؒ فرمودند کہ اگر کسی چیزی خلاف
میراںؑ در ما بینید و دامن ما نگیرد فردای قیامت
دامن او خواہم گرفت سبحان اللہ در ین وقت
بعضی معتقداں انچنیں شدہ اند کہ اگر کسی
نقلی از سید محمودؒ یا سید خوندمیرؒ یا مہاجراںؓ شنیدہ
باشد با مرشدان ایشاں بگوید ایشاں را
منع میکنند بلکہ بر و تمسخر میکنند و فضیحت
می سازند و می گویند تو کدام کس ہستی کہ
مرشدان ما را بگوئی چہ ایشاں از حضرت
میراںؑ معلوم کردہ اند کہ تو پیش ایشاں چیزی
میگوئی و نیز معلوم باد کہ روزی بندگی
سید خوندمیرؒ و ایں ناقل نشستہ بودیم دامن
ایں بندہ گرفتند و فرمودند کہ اگر خلاف میراںؑ
بہ بینید و دامن بندہ نگیرید فردای قیامت
دامن شما خواہم گرفت و نیز معلوم باد کہ
در ہجرت ظاہری ابتلا بسیار است کما قال

کر کے محضر کرتے اور فرماتے تھے کہ اگر مہدیؑ کے خلاف
ہماری ذات میں کوئی بات دیکھو تو ہمارا ہاتھ پکڑ کر
دائرہ کے باہر کر دو اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؒ
اور بندگیمیاں شاہ نعمتؒ فرماتے کہ اگر کوئی شخص
مہدیؑ کے خلاف ہم میں کوئی بات دیکھے اور ہمارا
دامن نہ پکڑے تو کل قیامت کے دن ہم اس کا دامن
پکڑیں گے سبحان اللہ اس وقت بعضے معتقدین ایسے
ہو گئے ہیں کہ اگر کوئی شخص سید محمودؓ یا سید خوندمیرؒ
یا مہاجروں سے سنی ہوئی نقل ان کے مرشدوں سے
بیان کرے تو یہ لوگ اس کو منع کرتے بلکہ اس پر
تمسخر کرتے اور فضیحت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو کون
شخص ہے کہ ہمارے مرشدوں کو کہتا ہے کیا یہ حضرات
حضرت مہدیؑ سے نہیں سنے جو تو ان کے سامنے کچھ کہتا
ہے۔ اور نیز واضح ہو کہ ایک روز یہ ناقل اور بندگی
سید خوندمیرؒ بیٹھے ہوئے تھے (حضرتؒ نے) میرا دامن
پکڑ کر فرمایا کہ اگر تم مہدیؑ کے خلاف (کوئی بات) دیکھو
اور میرا دامن نہ پکڑو تو میں قیامت کے دن تمہارا
دامن پکڑوں گا۔ اور نیز واضح ہو کہ ظاہری ہجرت
میں بہت امتحانات ہیں چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

اللہ تعالیٰ ام حسبتم ان تترکوا ولما یعلم
اللہ الذین جاھدوا منکم ولم یتخذوا
من دون اللہ ولا رسولہ ولا المومنین
ولیجۃ واللہ خبیر بما تعملون (جزء ۱۰ رکوع ۶)
ونیز **نقلست** از حضرت میرانؒ کہ فرمودند
اگر وقتی دیگی ویا قدحی بہ چینلی خرید میکنی
کرات و مرات ضربہا بروی میزنی اگر آواز
خوب میکند و درست می نماید می خری وگرنہ
رد میکنی پس تو دعوی طلب خدا میکنی ترا
چگونہ بی ابتلا بگذارند ہم بدیں معنی مثل آیت
کہ اکنوں مذکور شد نازل شدہ است چنانچہ
از حضرت رسولؐ می آرند وقتیکہ فرمان شد کہ
خندق بکاوید وحال آنکہ یاران رسولؐ را نہ
فاقہ شدہ بود بر شکمہا ہر یکی یک سنگ بستہ بودند
در رسولؐ دو سنگ بستہ بودند چوں کسی حال
بدیں صفت معلوم کرد رسولؐ پیراہن خود بالا کرد
شکم خود نمودند کہ مبادا شما بدانید کہ یار شما چیزی
خوردہ است آنگاہ ایں آیت نازل شد
ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما

کیا تمہارا گمان یہ ہیکہ تم چھوٹ جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ
نے نہیں تمیز کیا اون لوگوں کو جو تم میں سے جہاد کرتے
ہیں اور نہیں بناتے اللہ اور اوس کے رسول اور مومنوں
کے سوائے کسی کو دلی دوست اور اللہ کو سب خبر ہے
جو تم کر رہے ہو۔ اور نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ اگر تو کسی وقت ایک ہانڈی یا ایک پیالہ
پیسے دو پیسے میں خریدتا ہے تو اس کو بار بار مارتا ہے
اگر اچھی آواز دے اور پھوٹا ٹوٹا نہو تو خرید لیتا ہے
وگرنہ واپس کر دیتا ہے پس تو خدا کی طلب کا دعویٰ
کرتا ہے تو تیرا امتحان لئے بغیر کیسے چھوڑیں ابھی
جو آیت مذکور ہوئی اس کے مماثل اور ایک آیت نازل
ہوئی ہے چنانچہ حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ
جب خندق کھودنے کیلئے (خدا تعالیٰ کا) فرمان ہوا تو
اس وقت یاران رسول پر تو اں فاقہ تھا ہر ایک صحابیؓ
اپنے اپنے شکم مبارک پر ایک ایک پتھر باندھے ہوئے
تھے اور رسولؐ دو پتھر باندھے ہوئے تھے جب کسی نے
(صحابہؓ کے) حال کو اس صفت سے معلوم کیا تو رسولؐ
نے اپنا کرتا اٹھا کر شکم مبارک دکھلایا۔ ایسا نہو کہ
تم سمجھو کہ تمہارے حبیب نے کچھ کھایا ہے اس وقت

یأتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستهم
البأساء والضراء وزلزلوا حتی یقول
الرسول والذین اٰمنوا معه متی نصر
الله الا ان نصر الله قریب حالیا مرشدان را
هم اینچنین باید کرد۔ **فصل** و نیز نقلست
از بندگی میاں سید خوندمیر رض در عقیدهٔ خود نبشته
اند که هر یکی مهدیؑ را قبول کرده است و
از هجرت و صحبت او باز مانده است اورا
حضرت میراں حکم منافقی بدین آیت کرده
اند۔ قال الله تعالی لا یستوی القاعدون
من المؤمنین غیر اولی الضرر
والمجاهدون فی سبیل الله
باموالهم وانفسهم فضل الله المجهدین
باموالهم وانفسهم علی القعدین
درجة وکلا وعد الله الحسنی و
فضل الله المجهدین علی القعدین
اجرا عظیما درجت منه ومغفرة
ورحمة وکان الله غفورا رحیما۔
لا یستوی القاعدون من المؤمنین۔

یہ آیت نازل ہوئی کیا تم خیال کرتے ہو کہ چلے جاؤ گے
جنت میں حالانکہ تم کو پیش نہیں آئی ان جیسی حالت
جو تم سے پہلے گذرے اور پہنچیں ان کو سختیاں اور
تکلیفیں اور جھنجھوڑا گئے یہانتک کہ کہہ اٹھا پیغمبر اور
ایمان والے جو اس کے ساتھ تھے کہ کب آویگی مدد اللہ کی؟
سنو اللہ کی مدد قریب ہے۔ اب بھی مرشدوں کو چاہیئے
کہ اس طرح زندگی بسر کریں **فصل** اور نیز بندگیمیاں
سید خوندمیر رض سے منقول ہے (حضرت ہونے) اپنے رسالہ عقیدہ
شریفہ میں لکھا ہے جو شخص کہ مہدیؑ کو قبول کیا اور
بہجرت اور صحبت سے آپکی (مہدیؑ کی) باز رہا اس کو حضرت
مہدیؑ نے اس آیت کی رو سے منافقی کا حکم فرمایا۔ فرمان خدا
ہیکہ جن مومنوں کو معذوری نہیں اور وہ بیٹھ رہے ان
لوگوں کے برابر نہیں جو اپنے مال و جان سے خدا کی راہ میں
جہاد کرنیوالے ہیں اللہ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو
بیٹھ رہنے والے (معذوروں) پر درجہ کے اعتبار سے
فضیلت دی ہے۔ اور خدا کا وعدہ نیک تو سب ہی سے ہے
اور خدا نے ثواب عظیم کے اعتبار سے جہاد کرنے والوں کو
بیٹھ رہنے والوں (غیر معذوروں) پر بڑی برتری دی ہے
مدارج ہیں خدا کے ہاں سے اور اس کی بخشش اور مہر ہے

برابر نشوند نشینندگاں از مومناں غیر اولی
الضرر یعنی غیر خداوندان عذر وخداوندان
عذر۔ در وقت جہاد یک گروہ برابر رسولؐ
برای جہاد بیروں آمدہ بودند و یک گروہ بے
عذر در خانہ ماندند و یک گروہ بسبب عذر
در خانہ ماندند و باپیغمبرؐ برای جہاد بیروں
نیامدند پس خدائتعالیٰ ایں سہ گروہ را یاد
کرد و مرتبہ ایشاں در کلام مجید بیان فرمود
لایستوی القاعدون من المؤمنین
غیر اولی الضرر۔ پس چونکہ حقتعالےٰ
بیان قاعداں از مومناں کہ غیر اولی الضرر اند
فرمود و بیان قاعداں از مومناں کہ اولی الضرر
اند می باید ازیں سبب اینجا لفظ اولی الضرر
پوشیدہ میدارند پس حاصل معنی اینست
کہ برابر نشوند نشینندگاں از مومناں کہ
غیر معذور اند و مومناں کہ معذور اند
والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم
وانفسھم۔ وجہاد کنندگاں کہ در راہ خدا
باموال ایشاں و نفسہای ایشاں فضل اللہ

اور بخشنے والا مہربان ہے۔ غیر معذور مومنین برابر نہیں
ہوتے۔ بیٹھ رہنے والے غیر معذور مومنین برابر نہیں
ہوتے۔ یعنے غیر معذور اور صاحبان عذر۔ جہاد کے
وقت ایک گروہ رسولؐ کیساتھ جہاد کے لئے باہر آیا
(انمیں سے) ایک جماعت بلا عذر گھر میں ٹھیر گئی اور
ایک جماعت عذر کی وجہ گھر میں ٹھیری رہی اور پیغمبرؐ
کیساتھ جہاد کے لئے باہر نہیں آئی پس خدائتعالیٰ نے
ان تینوں جماعتوں کا ذکر کیا اور ان کا مرتبہ کلام مجید
میں بیان فرمایا کہ غیر معذور مومنین برابر نہیں ہوتے
پس چونکہ خدائتعالیٰ نے بیٹھ رہنے والے غیر معذور
مومنوں کا بیان فرمایا اور صاحبان عذر مومنوں
کا بیان چاہیئے اسیوجہ یہاں اولی الضرر کے لفظ
کو پوشیدہ رکھتے ہیں پس حاصل معنی یہ ہیں کہ بیٹھ
رہنے والے غیر معذور مومنین صاحبان عذر مومنوں
کے برابر نہیں ہوتے والمجاھدون فی
سبیل اللہ باموالھم وانفسھم
اور خدا کی راہ میں اپنی جان و مال قربان کرنے
والے مجاہدین اللہ نے مجاہدین کو قاعدین
پر ایک درجہ کی فضیلت دی ہے خدائتعالیٰ نے

المجاهدين على القاعدين درجة
فضل داده است خدائتعالی مجاہدانرا بر
نشینندگان خداوندان عذر از یک مرتبہ
پس حاصل معنی تمام آیت اینست کہ برابر
نشوند نشینندگان کہ غیر معذوراند وجہاد
کنندگان در راہ خدا بمال وتن وفضل داده
است خدائتعالی جہاد کنندگان را بمال وتن
بر اولی الضرر بیک مرتبہ در درجہ وبر غیر
اولی الضرر فاضل انداز روی درجات چنانچہ
حکم او در ذیل می آید وکلا وعد اللہ
الحسنیٰ وہر واحدی را یعنی اولی الضرر
ومجاہداں را وعدہ کردہ است خدای حسنیٰ
را ونشینندگان کہ غیر اولی الضرر اند درین
وعدہ درنیایند زیرا کہ در انوقت پیغمبر ﷺ
آن کساں را کہ بغیر عذر از جہاد باز ماندند
داغ منافقی در جبین ایشاں می نہاد بنفاق
ایشاں را ملامت میکردند وحکم منافقاں
فرموده است کہ ان المنافقین فی
الدرک الاسفل من النار
(جزء ۵ رکوع ۱۸)

مجاہدین کو بیٹھ رہنے والے معذوروں پر ایک
درجہ کی فضیلت دی ہے۔ پس تمام آیت کے
حاصل معنی یہ ہیں کہ بیٹھ رہنے والے غیر معذور
خدا کی راہ میں اپنی جان ومال قربان کرنیوالے
مجاہدوں کے برابر نہیں ہوتے خدا تعالیٰ نے
جان ومال قربان کرنے والے مجاہدین کو صاحبان
عذر (مومنوں) پر ایک درجہ کی فضیلت دی ہے
اور غیر معذور (مومنوں) پر کئی درجوں کی فضیلت
دی ہے چنانچہ اس کا حکم ذیل میں آتا ہے اور اللہ
کا وعدۂ نیک تو ہر ایک کے لئے ہے اور ہر ایک
کیلئے یعنی خدا کا وعدۂ نیک صاحبان عذر (مومنوں)
اور مجاہدوں سے متعلق ہے اور بیٹھ رہنے والے
غیر معذور اس وعدہ میں شریک نہیں اس لئے کہ
جو لوگ بلا عذر جہاد سے باز رہے اس وقت
پیغمبرؐ نے اونکی پیشانی پر منافقی کا داغ لگایا
ہے اور اونکی منافقی پر ملامت کرتے تھے منافقوں
کے متعلق خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک
منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجہ میں
ہوں گے۔ پس جو لوگ دوزخ کے سب سے

پس کسانیکہ در درک اسفل السافلین باشند
در بشارت حسنیٰ چگونہ در آیند پس معلوم شد
کہ از کلا وعد اللہ الحسنیٰ مراد
مجاہداں و معذوران جہاد اند بسبب
عذر در جہاد رفتن نتوانستند و قصد جہاد
با کفار با دل و جان داشتند ولیکن معذور
بودند بسبب عذر کہ در جہاد رفتن نتوانستند
پس ایشاں با مجاہداں در درجہ برابر نشوند
چرا کہ در جہاد نیامدند و وعدہ حسنیٰ بیابند لہ
در دل ایشاں قصد جہاد موجود بود ولیکن
بہ سبب عذر نتوانستند وفضل اللہ المجاہدین
علی القاعدین اجرا عظیما درجت
منہ ومغفرۃ ورحمۃ وکان اللہ غفورا
رحیما وفضل داد اللہ تعالیٰ مجاہداں را
بر قاعداں کہ غیر اولی الضرر اند باجر
عظیم درجت منہ ومغفرۃ ورحمۃ
از آنِ خدائتعالیٰ پس حاصل معنی اینست
کہ مجاہداں بر اولی الضرر بیک درجہ فاضل
اند و بر غیر اولی الضرر بمرتبہا فاضل اند پس

نیچے کے درجہ میں ہوں گے وہ بشارت حسنیٰ میں
کیوں کر آسکتے ہیں پس معلوم ہوا کہ اللہ کا وعدۂ
نیک تو ہر ایک کے لئے ہے سے مراد مجاہدین
اور معذوران جہاد ہیں جو بسبب عذر جہاد میں
نہیں جا سکے اور دل وجان سے کفار کے ساتھ
جہاد کا ارادہ رکھتے تھے ولیکن معذور تھے عذر
کی وجہ جہاد میں شریک نہیں ہو سکے پس یہ لوگ
مجاہدوں کے ساتھ درجہ میں برابر نہیں اس لئے
کہ جہاد میں نہیں آئے۔ البتہ وعدۂ حسنیٰ میں
شریک ہیں کہ ان کے دل میں جہاد کا قصد تھا
ولیکن بسبب عذر شریک نہوے اور اللہ نے
ثواب عظیم کے اعتبار سے مجاہدین کو قاعدین
پر بڑی فضیلت دی درجے میں خدا کے ہاں
اور اس کی بخشش اور مہر ہے۔ اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے۔ اور اللہ نے ثواب عظیم کے اعتبار سے
مجاہدین کو غیر معذور بیٹھ رہنے والوں پر بڑی فضیلت
دی ہے۔ درجے ہیں اس سے اور بخشش اور مہر ہے۔
خدائتعالیٰ کی طرف سے پس حاصل معنی یہ ہیں کہ
مجاہدین صاحبان عذر پر ایک درجہ کی فضیلت

چوں خدائتعالیٰ غیر اولی الضرر را در مرتبہ
اولی الضرر برابر نکرد و در وعدہ حسنیٰ ہم ضم
نکرد و مجاہداں را از ایشاں بدرجات فضل
داد معلوم شد کہ ایشاں را بجای درجات
درکات باشد و بجای مغفرت گرفتن باشد
بعذاب و بجائے اجر عظیم عذاب الیم باشد
از خدائے تعالیٰ فصل بدانکہ حکم نفاق
قاعداں کہ غیر اولی الضرر اند بسبب تعلل
بندگی میاں سید خوندمیرؒ از حضرت میراںؒ
انچنیں معلوم شد و اگر از کتاب مجتہداں
طلبند پس از تنبیہ معلوم میشود کہ قصۂ
وفات ابوذرؓ است آوردہ است کہ حضرت
پیغمبرؐ برای حرب بیروں آمدہ بودند چند
اصحاب نبیؐ پس ماندہ بودند چونکہ لشکر
پیغمبرؐ بجای رسید و فرود آمد اصحاب پیغمبرؐ
را خبر کردند کہ یا رسول اللہؐ فلاں کس از
لشکر باز ماندہ است پیغمبرؐ بلفظ گہربار در
نثار فرمودند۔ ان علم اللہ فیہ خیرا
یلحقہ۔ باز خبر کردند یا رسول اللہؐ فلاں

رکھتے ہیں اور غیر معذوروں پر کئی درجوں کی فضیلت
رکھتے ہیں جب خدائتعالیٰ غیر معذوروں کو ایک مرتبہ
میں معذوروں کے برابر نہیں کیا اور وعدۂ نیک
میں بھی شریک نہیں کیا اور مجاہدوں کو ان پر کئی
درجوں کی فضیلت دی تو معلوم ہوا کہ ان کے لئے
خدائتعالیٰ کی طرف سے بجای درجات کے درکات
ہیں اور بجای مغفرت کے عقوبت اور بجائے اجر
عظیم کے عذاب سخت ہے۔ فصل جان کہ بلاعذر (جہاد سے)
بیٹھ رہنے والے (مومنین) پر جو نفاق کا حکم ہے بندگی
میاں سید خوندمیرؒ نے حضرت مہدیؑ سے جو نقل بیان کی
اسکی وجہ سے اسقدر معلوم ہوا اور اگر مجتہدوں کی کتاب
سے طلب کرتے ہو تو پس رسالۂ تنبیہ کے معائنہ سے
واضح ہوگا کہ اس میں ابوذرؓ کی وفات کا قصہ ہے۔
لکھا ہے کہ جب حضرت پیغمبرؐ جہاد کے لئے باہر تشریف
لائے تو آنحضرتؐ کے چند صحابہؓ پیچھے رہ گئے تھے چونکہ
پیغمبرؐ کا لشکر مقام جنگ پر پہونچا اور سواریوں سے اترے
تو صحابہؓ نے پیغمبرؐ کو خبر دی کہ یا رسول اللہ فلاں شخص
لشکر سے باقی رہ گیا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ تحقیق اللہ کا علم اس میں خیر ہے قریب میں

کس باز ماندہ است باز فرمودند ان علم
اللہ فیہ خیرا سیلحقنا انشاء اللہ تعالیٰ
باز خبر کردند یا رسول اللہ ابوذرؓ پس ماندہ است
باز فرمودند ان علم اللہ فیہ خیرا
سیلحقنا انشاء اللہ تعالیٰ پس یاران
نبیؐ بعد ساعتی نگاہ از دور کردند دیدند کہ
مردی دواں می آید گفتند یا رسول اللہ مردی
دواں می آید دانستہ نمی شود کہ کیست پیغمبرؐ
فرمودند ابوذرؓ است باز یارانؓ گفتند واللہ
ھذا ابوذرؓ چونکہ نزدیک آمدند یاران
پیغمبرؐ دیدند کہ پای برہنہ شدہ و بار شتر
بر گردن نہادہ دواں و افتاں و خیزاں آمد
چونکہ پیغمبرؐ دید فرمودند رحم غریب ابوذر
یمشی وحدہ ویجیی وحدہ و
یموت وحدہ ویبعث وحدہ۔
پس پیغمبرؐ فرمودند یا اباذر چرا شتابی کردی
ابوذرؓ گفت یا رسول اللہ اشتر من بسبب
ہوای گرم و گرانی بار مشی کردن نتوانست
و در دل من گزشت کہ پیغمبرؐ پس ماند گانرا

آئیگا۔ پھر خبر دی یا رسول اللہؐ فلاں شخص باقی رہگیا ہے
پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ کا علم اس میں خیر ہے قریب ہیں
ہمارے ساتھ شریک ہو جائیگا۔ اگر چاہا اللہ تعالیٰ
نے پھر خبر دی یا رسول اللہؐ ابوذر باقی رہ گئے ہیں
پھر فرمایا تحقیق اللہ کا علم اس میں خیر ہے قریب ہیں
ہمارے ساتھ شریک ہو جائیگا اگر چاہے اللہ تعالیٰ
پس نبیؐ کے یاروں نے ایک ساعت کے بعد دور سے
نظر کی تو دیکھا کہ ایک مرد دوڑتا آتا ہے کہا یا رسول اللہؐ
ایک مرد دوڑتے آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ کون ہے
پیغمبرؐ نے فرمایا کہ ابوذرؓ ہے پھر یاروں نے کہا کہ قسم
ہے اللہ کی یہ ابوذر ہے چونکہ نزدیک آئے تو یاران پیغمبرؐ
نے دیکھا کہ ننگے پاؤں ہیں اور اونٹ کا بوجھ گردن
پر رکھے ہوئے دوڑتے گرتے پڑتے چلے آرہے ہیں
جونہی پیغمبرؐ نے دیکھا فرمایا آہ غریب ابوذر چلتا ہے
تنہا زندہ رہیگا تنہا مریگا تنہا اور اٹھیگا تنہا۔
پس پیغمبرؐ نے فرمایا کہ ای ابوذرؓ تو نے کس لئے
جلدی کی ابوذرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرا اونٹ
گرم ہوا بوجھ کی وجہ چل نہیں سکتا تھا اور میرے
دل میں آیا کہ پیغمبرؐ نے جہاد سے باز رہنے والوں کو

داغ نفاق داده است ومن برخود ترسیدم
ولرزیدم که مبادا مرا تاخیر شود وپیغمبرؐ مرا
منافق پندارد یارسول اللہؐ ازیں سبب من
از اشتر فرود آمدم بار شتر بر گردن خود نہادم
وشتر را گذاشتم وپیش تو آمدم پس ازیں سبب
معلوم میشود آنکہ در وقت حرب از پیغمبرؐ
باز ماند بغیر عذر از منافقاں باشد وہمچناں
حکم نفاق بر تارکان ہجرت کردند ودر مکہ معظمہ
پیغمبرؐ را بسیار کساں بزبانی قبول کردہ بودند
ودر اطاعت کاہلی می نمودند فرمان حضرت
سبحانہٗ در رسید کہ اے محمدؐ از مکہ بمدینہ ہجرت
کن تا مطیعاں ومنافقاں پیدا شوند حضرت
پیغمبرؐ ہجرت کردند بسیار کساں از ہجرت باز
ماندند باز پیغمبرؐ فرمودند من ھاجر معی
فھو مومن ومن لم یھاجر معی فھو
منافق کما قال سبحانہ وتعالیٰ ان
الذین توفٰھم الملئکۃ ظالمی انفسھم
قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین
فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ

منافقی کا داغ لگایا ہے اور میں اپنی ذات پر ڈرا
اور مجھے لرزہ ہوا کہ ایسا نہو کہ مجھ سے دیر ہو جائے
اور پیغمبرؐ مجھکو منافق سمجھیں یا رسول اللہؐ میں
اسیوجہ اونٹ سے اتر گیا اور اونٹ کا بوجھ گردن
پہ لیا اور اونٹ کو چھوڑ دیا اور آپ کی خدمت
میں حاضر ہوا پس اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ
جو شخص جہاد کے وقت بلا عذر پیغمبرؐ سے الگ رہا وہ
منافقوں سے ہے اور اسیطرح تارکان ہجرت پر
حکم نفاق کئے ہیں اور مکہ معظمہ میں بہت سے لوگ
پیغمبرؐ کو زبان سے قبول کر لئے تھے اور آپ کی پیروی
میں سستی کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ ای
محمد مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر تاکہ مطیعاں اور
منافقاں ظاہر ہو جائیں حضرت پیغمبرؐ نے ہجرت کی
بہت سے لوگ ہجرت سے باز رہے پھر پیغمبرؐ نے
فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ ہجرت کی پس وہ مومن ہے
اور جس نے میرے ساتھ ہجرت نہ کی پس وہ منافق
ہے جیسا کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ کہ جن کی
جان نکالتے ہیں فرشتے ایسی حالت میں کہ وہ خود اپنے
اوپر ظلم کر رہے تھے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے

واسعة فتهاجروا فيها فاولئك
ماوٰهم جهنم وساءت مصيرا
الا المستضعفين من الرجال و
النساء والولدان لا يستطيعون حيلة
ولا يهتدون سبيلا فاولئك عسى
الله ان يعفو عنهم وكان الله عفوا
غفورا ومن يهاجر في سبيل الله يجد
في الارض مراغما كثيرا وسعة ومن
يخرج من بيته مهاجرا الى الله و
رسوله ثم يدركه الموت فقد وقع اجره
على الله وكان الله غفورا رحيما (جزء ۵ رکوع ۱۱)
ونیز نقلست کہ بندگی ملک معروفؓ را
در شہر نہروالہ زحمت بسیار شدہ بود خدائتعالے
آں سال حیات بخشید بعد از یکسال ملک
معروفؓ از شہر نہروالہ ہجرت کردند و در جالور
رفتند آنجا رحلت فرمودند بندگی میانسید خوندمیرؒ
فرمودند کہ برادر ملک معروفؓ را خدائتعالے
یکسال مردہ را زندہ داشت از جہت آنکہ
از وطن گاہ کشیدہ ہجرت کنانیدہ در جالور

وہ کہتے ہیں کہ ہم ناتوان تھے اس زمین میں۔ فرشتے
کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں
کسی طرف کو ہجرت کر جاتے تو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ
دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے مگر جو واقع
میں ناتوان ہیں مرد اور عورتیں اور بچے جو نہ کوئی حیلہ
کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں تو ایسے لوگوں
کو امید ہے کہ اللہ معاف کرے اور اللہ معاف
کرنیوالا بخشنے والا ہے۔ اور جو ہجرت کریگا اللہ کی
راہ میں تو پائیگا زمین میں وافر جگہ اور کشایش
اور جو نکلا اپنے گھر سے ہجرت کر کے اللہ اور اس کے
رسول کی طرف پھر اس کو موت آپکڑے تو اس کا
ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہو چکا اور اللہ بخشنے والا مہربان
ہے اور نیز نقل ہے کہ بندگی ملک معروفؓ کو شہر
نہروالہ میں بہت تکلیف ہوئی تھی خدائتعالیٰ نے
اس سال زندہ رکھا ایک سال کے بعد ملک معروفؓ
شہر نہروالہ سے ہجرت کر کے جالور گئے وہیں رحلت کی
بندگی میانسید خوندمیرؒ نے فرمایا کہ برادر ملک معروفؓ
کو خدائتعالیٰ نے ایک سال مردہ کو زندہ رکھا اس
سے کہ مقام وطن سے نکالکر ہجرت کرایا جالور میں

نقل شدند ملک معروفؓ مہاجر و مبشر مہدیؑ بودند
و نیز نقلست بندگی سید خوندمیرؓ از آیت
الا المستضعفین من الرجال و
النساء والولدان لا یستطیعون
حیلة ولا یهتدون سبیلا. فرمودند
ہجرت بر کودکان نابالغ و بر زنان فرض
است و نیز حضرت میرانؓ فرمودند و نیز
این نقل ہم از سید خوندمیرؓ ہست کسیکہ مہدیؑ
را قبول کردہ است و از ہجرت و صحبت
وی باز ماندہ است او را حکم منافقی کردہ اند
و در مدارک تفسیر این آیت فالذین هاجروا
واخرجوا من دیارهم واوذوا
فی سبیلی وقتلوا وقتلوا الآیة گفتہ
است فالهجرة کائنة فی اخر الزمان
کما کانت فی اول الاسلام و در تفسیر
زاہدی زیر این آیت گفتہ است ان الذین
امنوا والذین هاجروا وجاهدوا
فی سبیل الله اولئك یرجون رحمت
الله والله غفور رحیم (جزو ۲ رکوع ۱۱)

منتقل ہوئے ملک معروفؓ مہاجر اور مبشر مہدیؑ تھے
اور نیز نقل ہے کہ بندگی میر سید خوندمیرؓ نے اس آیت
سے مگر جو بے بس ہیں مردوں عورتوں اور بچوں سے
تدبیر نہیں کر سکتے ہیں اور راہ نہیں جانتے ہیں۔
فرمایا کہ نابالغ بچوں اور عورتوں پر (جو غیر معذور ہیں) ہجرت
فرض ہے اور نیز حضرت مہدیؑ نے فرمایا اور یہ نقل
بھی سید خوندمیرؓ سے منقول ہے کہ جس نے مہدیؑ
کو قبول کیا اور ہجرت اور صحبت سے آپ کی (مہدیؑ
کی) باز رہا اسپر منافقی کا حکم فرمایا ہے اور مدارک
میں اس آیت کی تفسیر میں۔ پس جن لوگوں نے
ہجرت کی اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور
تکلیف دیئے گئے میرے راستہ میں اور قتال
کیا اور قتل کئے گئے۔ کہا ہے کہ ہجرت جس طرح
ابتداء اسلام میں تھی زمانہ آخر میں بھی رہیگی
اور تفسیر زاہدی میں اس آیت کے تحت میں کہا ہیکہ
جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور
اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہی لوگ اللہ کی رحمت کے
امیدوار ہو سکتے ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان
ہے۔ ہجرت منسوخ نہیں ہوئی انھوں نے دلیل

الهجرة غير منسوخة احتجوا بقوله
عليه السلام الهجرة باقية الى يوم
القيمة ودر شكوة قال النبي لا تنقطع
الهجرة حتى تنقطع التوبة ولا تنقطع
التوبة حتى تطلع الشمس من مغربها
پس بداں ای عزیز قرآن منسوخ نشدہ
است تا قیامت و پس روی قرآن تا قیامت
فرض است وعین فرض است تا ایں آیتہا
منسوخ نشدہ اند ہجرت باقی است وایں
خود گفتن روا نیست کہ بعد از مصطفیؐ از
قرآن بعضی آیات منسوخ شود و بعضی کساں
می گفتند کہ ہجرت بوقت رسولؐ فرض بود
در وقت مہدیؑ فرض نیست پس از ایشاں
دو کساں برای ملاقات آمدند برادری از
دائرہ خبر آوردکہ فلاں فلاں کساں از احمد آباد
آمدہ اند بعدہ میاں سید خوندمیرؓ بندگی میاں
نظامؓ را فرمودند کہ میاں نظامؓ چونست کہ
نؤمن ببعض ونكفر ببعض ويريدون
ان يتخذوا بين ذالك سبيلا الاية
(جزر ۶ رکوع ۱)

لائی ہے قول علیہ السلام سے ہجرت یوم قیامت
تک باقی ہے۔ اور مشکوٰۃ میں ہے فرمایا نبیؐ نے
ہجرت نہیں منقطع ہوگی جبتک توبہ نہ منقطع ہو اور
توبہ نہیں منقطع ہوگی جبتک کہ آفتاب مغرب سے طلوع
نہو۔ پس جان اے عزیز کہ قیامت تک قرآن منسوخ
نہیں اور قرآن کی پیروی قیامت تک فرض اور عین
فرض ہے جب تک یہ آیتیں منسوخ نہ ہوں گی ہجرت
باقی رہیگی اور اپنی طرف سے یہ کہنا روا نہیں کہ
مصطفیؐ کے بعد قرآن کی بعض آیتیں منسوخ ہوجائینگی
اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسولؐ کے وقت ہجرت
فرض تھی اور مہدیؑ کے وقت فرض نہیں ہے
پس ان میں سے دو شخص ملاقات کے لئے آئے
دائرہ کے ایک برادر نے خبر لائی کہ فلاں فلاں
اشخاص احمد آباد سے آئے ہیں اس کے بعد
میاں سید خوندمیرؓ نے بندگی میاں شاہ نظامؓ
سے فرمایا کہ میاں نظامؓ کیا حال ہے کہ ہم بعض
پر ایمان لاتے ہیں اور بعض پر ایمان نہیں لاتے
اور وہ چاہتے ہیں کہ ایمان اور کفر کے بیچ میں
ایک راہ نکال لیں۔ اس مجلس میں اکثر مہاجرانؓ مہدیؑ

در ان مجلس اکثر مہاجران مہدیؑ حاضر بودند
در حوض بر کہ می کاویدند خلیس بیروں می انداختند
و ایں ناقل دراں مجلس حاضر بود و نیز بندگی
سید خوندمیرؒ کرات و مرات فرمودند کہ حضرت
میرانؑ در قرآن ہیچ آیت منسوخ نداشتند
قال اللہ تعالیٰ ما ننسخ من ایۃ او
ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا
و نیز نقلست حضرت میرانؑ در قرآن جملۂ
معترضہ و مستانفہ و استثناء منقطع و حذف
روا نداشتند و ہیچ آیت بتاویل بیان نکردند
بلکہ بامر اللہ بیان کردند کما قال اللہ تعالیٰ
ثم ان علینا بیانہ پس ہر کہ تاویل کند
خلاف بیان مہدیؑ کردہ باشد و نیز بندگی
سید خوندمیرؒ ہمچناں فرمودند اگر در قرآن
مشکلی افتادی از میراں چیزی باد نیامدی بیان
نہ کردندی اگر چہ در خاطر معنی معلوم شدی
و گفتندی کہ پیشتر شوید دیانت نباشد کہ
از خود چیزی بگویم۔ و نیز نقلست از بندگی
میاں سید خوندمیرؒ کرات و مرات فرمودند

حاضر تھے حوض کھودتے تھے اور کچرا باہر ڈالتے
تھے اور یہ ناقل اس مجلس میں حاضر تھا اور نیز
بندگی سید خوندمیرؒ نے کئی بار فرمایا کہ حضرت
مہدیؑ نے قرآن میں کسی آیت کو منسوخ نہیں رکھا
فرمان خدا ہے کہ منسوخ جو کر دیتے ہیں ہم کسی آیت
(کے عمل) کو یا بھلا دیتے ہیں تو نازل کر دیتے
ہیں اس سے بہتر یا اس جیسی۔ اور نیز نقل ہے کہ
حضرت مہدیؑ نے قرآن میں جملہ معترضہ اور مستانفہ
استثناء منقطع اور حذف کو روا نہ نہیں رکھا
اور کسی آیت کی تاویل (ذات سے) کر کے بیان
نہیں کیا بلکہ خدا کے حکم سے بیان کیا جیسا کہ فرمان
خدا ہے کہ پھر تحقیق ہم پر ہے بیان اس کا (قرآن کا)
پس جو شخص کہ تاویل کرے مہدیؑ کے بیان کا مخالف
ہے۔ اور نیز بندگی سید خوندمیرؒ نے بھی ایسا ہی کیا
اگر قرآن میں کوئی مشکل پیش آتی اور مہدیؑ سے
کوئی بات یاد نہیں رہتی تو بیان نہیں کیا اگرچہ
آپ کے دل میں معنی سمجھ میں آجاتے اور کہتے کہ آگے
بڑھو کیونکہ دیانت نہیں ہے کہ میں از خود کوئی چیز کہوں
اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؒ سے منقول ہے آپ نے

کہ حضرت میرانؓ در قرآن ہیچ آیت منسوخ نداشتہ اند و نیز نقلست از بندگی سید خوندمیرؓ فرمودند کہ از میان ما ذکر خدا تعالیٰ رفتہ است مگر آنکہ خدا تعالیٰ بصدقہ مہدی موعودؑ و ہجرت چیزی روزی کند قال اللہ تعالیٰ والذین ھاجروا فی سبیل اللہ ثم قتلوا او ماتوا لیرزقنھم اللہ رزقا حسنا وان اللہ لھو خیر الرازقین لیدخلنھم مدخلا یرضونہ وان اللہ لعلیم حلیم (جزو ۱۷ رکوع ۱۵)

کئی بار فرمایا کہ حضرت مہدیؑ نے قرآن میں کوئی آیت منسوخ نہیں رکھا اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ سے منقول ہے آپنے فرمایا کہ ہمارے درمیان سے خدا تعالیٰ کا ذکر چلا گیا ہے مگر یہ کہ خدا تعالیٰ مہدی موعودؑ کے صدقے اور ہجرت کے سبب سے (ذکر خدا) عطا کرے فرمان خدا ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کئے گئے یا مر گئے تو البتہ ضرور اللہ ان کو رزق حسن پہونچائیگا اور تحقیق اللہ بیشک وہ رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے البتہ ضرور ان کو ایک ایسے مقام میں داخل کریگا جس سے وہ خوش ہو جائیں گے۔ اور تحقیق اللہ جاننے والا بردبار ہے۔

باب ہشتم

میل کردن و دوستی کردن با تارکان ہجرت و صحبت گزاشتہ سوی ایشاں آمدن و آنچہ حضرت میراںؒ در حق ایشاں فرمودند ہمہ کسانرا معلوم است نقلست از حضرت میراںؒ اگر کسی ہجرت کردہ از گجرات بخراسان رفتہ باشد و قرابتانِ او در گجرات باشند و میل دل او سوی قرابتاں باشد آنکس از ظالمان است و این نقل را طائفہ است و حضرت میراںؒ در حق ایشاں این آیتہا خواندہ اند یا یہا الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰبائکم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان و من یتولہم منکم فاولئک ہم الظلمون۔ (جزو ۱۰ رکوع ۹) و قال اللہ تعالیٰ و الذین اٰمنوا

آٹھواں باب

تارکانِ ہجرت سے میل جول کرنے اور صادقین کی صحبت کو چھوڑ کر تارکانِ ہجرت کی طرف آنے کے بیان میں اور مہدیؑ نے ان کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے تمام اشخاص کو معلوم ہے حضرت مہدیؑ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص ہجرت کر کے گجرات سے خراسان کو جائے اور اس کے قرابتدار گجرات میں ہوں اور اس کی دلی توجہ قرابتداروں کی طرف ہو تو وہ شخص ظالموں سے ہے اور اس نقل کی راوی ایک جماعت ہے اور حضرت مہدیؑ نے ان کے حق میں یہ آیتیں پڑھی ہیں۔ مومنو! اپنے آباء و اجداد اور بھائیوں کو اپنے دوست مت بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو دوست رکھتے ہیں اور جو ان کو اپنا دوست تم میں سے بنائیں گے۔ تو وہی ظالم ہیں۔ اور فرمان خدا ہیکہ جنھوں نے ایمان لایا اور ہجرت نہیں کی

ولم یھاجروا مالکم من ولایتھم من شئ حتی یھاجروا (جزو ۱۰ رکوع ۶) وایضا قولہ تعالیٰ فلا تتخذوا منھم اولیاء حتی یھاجروا فی سبیل اللہ (جزو ۵ رکوع ۹) نقلست کہ حضرت میراں فرمودند ہزار طالبان خدائتعالیٰ دنیا گذاشتہ راہ خدائتعالیٰ اختیار کردند فرمان شد فرشتگاں را کہ چنانچہ دنیا ہست مزین کردہ بنمائید چونکہ نمودند یعنی رجوع و فتوح بسیار ایشاں را شد از ہزار نہصد سوی دنیا میل کردند و چسیدند پس بر سر راہ خدائتعالیٰ صد طالبان ماندند باز فرمان شد کہ ایشانرا آخرت چنانکہ ہست بنمائید چونکہ نمودند نود طالباں آخرت را اختیار کردند دہ کساں بر خدائتعالیٰ ماندند گفتند مارا بدنیا و آخرت کار و حاجت نیست ما طالبان خداہیتم فرمان شد کہ بر ایشاں بلا ہا نامزد کنید کما قال علیہ السلام وان اللہ یجرب المومنین بالبلاء کما یجرب احدکم الذھب بالنار ۔

تو تمہارے لئے ان کی ولایت نہیں ہے کسی چیز میں بھی حتی کہ وہ ہجرت کریں اور نیز قولہ تعالیٰ تو تم ان میں سے کسیکو دوست مت بناؤ جبتک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدائتعالیٰ کے ہزار طالبوں نے ترک دنیا کرکے خدائتعالیٰ کی راہ اختیار کی فرشتوں کو (خدا کا) فرمان ہوا کہ دنیا جیسی کچھ ہے آراستہ کرکے دکھلاؤ جب دکھلائے یعنی فتوح اور رجوع انکو بہت ہونے لگی تو ہزار میں نو سو دنیا کی طرف متوجہ ہوئے اور لپٹ گئے پس خدائتعالیٰ کی راہ پر سو طالب رہے پھر فرمان (خدا) ہوا کہ ان کو آخرت جیسی کچھ ہے دکھلاؤ جب دکھلائے تو نود طالبوں نے آخرت کو پسند کیا دس اشخاص خدائتعالیٰ پر رہے انھوں نے کہا کہ ہمکو دنیا اور آخرت سے کام نہیں ہم خدا کے طالب ہیں فرمان ہوا کہ ان پر بلائیں مقرر کرو چنانچہ فرمایا علیہ السلام نے تحقیق اللہ تعالیٰ آزماتا ہے مومنوں کو بلا نازل کرکے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص سونے کو آگ پر رکھکر کھوٹے یا کھرے کو پرکھتا ہے ۔

بلائے ہر دو عالم وام کردند
پس آنرا عشق بازی نام کردند
چوں بلا ہا نامزد کردند نہ کساں از بلا گریختند
پس از ہزار طالباں یک کس بر خدا تعالیٰ
بماند۔ نقلست از بندگی میاں فرید خوندمیر رض
واز بندگی میاں نظام رض آنروز کہ بی بی
شکر خاتون وچند کسانِ دیگر از کاہہ ولایت
ٹھٹھہ بازگشتند و بر لب آب رسیدند
بندگی میاں نظام رض فرمودند کہ بندہ برابر رفتہ تو
تا ایشاں را کرایہ کردہ در سفینہ نشاند و ایشاں
چند ڈوکرہ برای کرایہ بندہ را دادہ بودند بندہ
کشتی کرایہ کردہ ایشانرا داد و ازاں ڈوکرہ
پیش بندہ بفراموشی ماندہ بودند بندہ
وقت مغرب بازگشتہ بخانہ آمد چوں سپر از
کتف خود فرو کردم ڈوکرہ جنبیدند بندہ را
یاد آمد ڈوکرہای ایشاں پیش ما ماندند چوں
صباح شد و دو سہ ساعت روز بر آمد بندہ
مستعد شدہ از حجرہ بیروں آمد تا ڈوکرہای
ایشاں بدیشاں رفتہ برساند چوں از خانہ

(عاشقوں نے اولاً) دونوں عالم کی بلا کو قرض کیا
اس کے بعد اس کا نام عشق بازی رکھا
جب ان پر بلائیں مقرر کیگئیں تو اشخاص بلا سے
بھاگ گئے پس ہزار طالبوں میں سے ایک شخص
خدا تعالیٰ پر رہا۔ بندگی میاں سید خوندمیر رض اور بندگی
میاں شاہ نظام رض سے منقول ہے کہ جس روز بی بی
شکر خاتون اور دوسرے چند اشخاص شہر کاہہ
پایۂ تخت ٹھٹھہ سے واپس ہوئے اور دریا کے
کنارے پہونچے بندگی میاں نظام رض نے فرمایا کہ بندہ
بھی ہمراہ گیا تھا تاکہ ان کو کرایہ کر کے کشتی میں
بٹھلائے اور انھوں نے کرایہ کے لئے بندہ کو تھوڑے
پیسے دیئے تھے میں نے ان کے لئے کرایہ کی کشتی
کر دی اور ان پیسوں میں سے بندہ کے پاس فراموشی سے
کچھ رہ گئے تھے بندہ مغرب کے وقت گھر واپس ہوا جب
مونڈھے سے سپر اتارا تو پیسے ہلنے لگے بندہ کو خیال
ہوا کہ ان کے پیسے میرے پاس رہ گئے ہیں جب صبح ہوئی
اور صبح کے دو یا تین بجے ہوں گے بندہ مستعد ہو کر
حجرہ سے باہر آیا تاکہ ان کے پیسے ان کو جا کر دیدوں
جب گھر سے باہر آیا تو حضرت مہدی بھی اسی وقت

بدر آمدم بندگی میراں نیز ہماں وقت بیروں
آمدند و بندہ را دیدند کہ مستعد شدہ میرود
دست جنبانیدہ اشارت کردند کہ کجا میروید
بندہ پیش بندگی میراں آمد و گفت کہ میرانجو
چند ڈوکرۂ شکر خاتوں کہ برائے کرایہ
کردن دادہ بودند بفراموشی پیش بندہ ماندہ
اند میروم تا ایشانرا برسانم بندگی میراں
فرمودند کہ میاں نظام ڈوکرہا بخورید اگر
حقتعالیٰ بپرسد دامن ما بگیرید ایشاں از
خداروی گردانیدہ میروند اگر حقتعالیٰ قوت
دہد از ایشاں انچہ ہست زدہ بستانم۔ ای
عزیز۔ ایشاں از ہدیت سید محمدؐ برنگشتہ
بودند فاما صحبت ہدیؑ گذاشتہ سوی
گجرات از جہت قرابتاں میرفتند ایشانرا
این چنیں گفتند و نقلست کہ چوں سید
السادات بندگی سید خوندمیرؓ اول بار کہ با
دائرہ بہم از جالور بموضع بھدری والی آمدند
و در موضع مذکور چند روز مقیم شدند بعضی خیلخانۂ
برادراں برای ملاقات قرابتاں کہ ایشاں

باہر تشریف لائے اور بندہ کو دیکھے کہ مستعد ہو کر
جاتا ہے تو ہاتھ ہلا کر اشارہ فرمائے کہ کہاں جاتے ہو
بندہ حضرت مہدیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض
کیا کہ میراں جیو شکر خاتون کے تھوڑے پیسے جو کرایہ
کے لئے دیئے گئے تھے فراموشی سے بندہ کے پاس
رہ گئے ہیں جاتا ہوں تاکہ ان کے پیسے ان کو پہنچا دوں
حضرت مہدیؑ نے فرمایا میاں نظام پیسے خرچ
کر لو اگر حقتعالیٰ پوچھے تو ہمارا دامن پکڑو یہ لوگ
خدا سے منھ پھیر کر جا رہے ہیں اگر حقتعالیٰ قوت
دے (امر ربہو) تو جو کچھ ان کے پاس ہے مار کر
لوں۔ اے عزیز یہ لوگ سید محمدؐ کی ہدیت سے
پھرے نہ تھے ولیکن ہدیؑ کی صحبت چھوڑ کر گجرات
کی طرف قرابتداروں کے لئے جاتے تھے ان کو (ہدیؑ
نے) اس طرح فرمایا اور نقل ہے کہ جب سید
السادات بندگی سید خوندمیرؓ پہلی مرتبہ دائرہ
کے ساتھ جالور سے موضع بھدری والی تشریف
لائے اور موضع مذکور میں چند روز مقیم رہے
تو برادران دائرہ کے بعض گھر والے اپنے عزیزوں
کی ملاقات کے لئے کہ یہ لوگ موافق مہدیؑ تھے

موافق بودند وگاہ گاہی چند ماہ باخیلخانہ
خویش در دائرہ می ماندند وبذل ایشاں
بسیار کساں را معلوم است در شہر نہروالہ
آمدند با چندیں موافقت بندگی سید خوندمیر
خویش نکردند واز میاں شہاب الدین بن
قطب الدین ومیاں قطب الدین بن یعقوب
ومیاں علاء الدین بن رفیع مشورت کردند
وفرمودند کہ فلاں اشتر را فلاں جای در
راہ بدارید تا ماہم سفر کنیم ایشاں جائیکہ
میاںؓ فرمودہ بودند رفتند بندگی میاںؓ آخر
شب سوی ایشاں رواں شدند وبندگی
میاںؓ با کنیزک مرجانہ چند بار اشارت کردند
مرجانہ بر نخاست بسبب آں کہ روی بی بی
عائشہؓ طرف مرجانہ بود بعدہ بندگی میاںؓ
از دائرہ بیروں شدند ملک حمادؓ ہم بیروں شدند
دنبال میاںؓ رفتند میاںؓ بہ ہیچ طرف مائل
نشدند بسبب آنکہ حق ندانستند فرق کردن
از راہ وغیر راہ چونکہ مقدار یک کشت دو کشت
سوی برادراں مذکور رفتند کہ اشتر آوردہ بودند

اور کبھی کبھی دائرہ میں مع اپنے قبیلہ کے آکر چند
رہتے تھے اور ان کی سخاوت بہت لوگوں کو معلوم ہے
شہر نہروالہ میں آئے باوجود اتنی موافقت کے
شاہ خوندمیرؒ نے ان کو ترا بتدا رہنیں جانا اور میاں
شہاب الدین بن قطب الدین اور میاں قطب الدین
بن یعقوب اور میاں علاء الدین بن رفیع سے
مشورت کی اور فرمایا کہ فلاں اونٹ کو فلاں جگہ
راہ میں ٹھہراؤ تاکہ ہم بھی سفر کریں جس جگہ میاںؓ
نے جانے کے لئے فرمایا تھا وہ لوگ گئے بندگی میاںؓ
پچھلی رات کو ان کی طرف روانہ ہوئے اور بندگی میاںؓ
نے روانگی کے وقت مرجانہ کنیزک کی طرف اشارہ
کیا مرجانہ نہیں اٹھی اس لئے کہ بی بی عائشہ کا رخ
مرجانہ کی طرف تھا۔ اس کے بعد بندگی میاںؓ
رضی اللہ عنہ دائرہ سے باہر ہوئے
ملک حمادؓ بھی باہر ہوئے میاںؓ کے پیچھے گئے
میاںؓ کسی طرف متوجہ نہ تھے جذبۂ حق کی وجہ راہ
بے راہ میں فرق نہیں کر سکتے تھے جب برادران
مذکور کی طرف ایک کھیت یا دو کھیت کے فاصلہ
پر جہاں اونٹ لایا گیا تھا پہونچے تو برادروں نے

برادراں میاںؓ را و ملک حمادؒ را دیدند و دانستند
کہ برادرانِ دائرہ خبردار شدند ایشاں پیش
پیش از جہت آں می آیند ایشاں از آنجا
شتاب شتاب رواں شدند ایشاں پیش
پیش و بندگی میاںؓ پس ایشاں می رفتند
تا بجائیکہ جامۂ بندگی میاںؓ بدرختی خاردار
بہم چسپید بعدہ میاںؓ در آنجا نشستند و حکایت
حال خود شروع کردند کہ الٰہی ایں بندہ لائق
مرشدی نیست و بجای سید محمدؐ نشستن و
پسخوردہ و سویت کردن مرا سزاوار نیست
بعدہ از حقتعالیٰ ندا آمد کہ ای سید خوندمیرؓ ترا
برگزیدیم و ترا لائق جای نشستن سید محمدؐ
گردانیدیم و چندیں خلعتہا ترا دادیم و معانی
قرآن ترا عطا کردیم بعدہ بندگی میاںؓ بار دیگر
عذر کردند بعد ازاں ندائے دیگر آمد کہ با تو
بسیار کار است تو کجا میروی بعد ازاں
بندگیمیاںؓ ہشیار شدند و ملک حمادؒ را پیش
خود طلبیدند و پرسیدند کہ راہ دائرہ کدام است
بعدہ ملک حمادؒ راہ دائرہ نمودند و ملک حمادؒ

میاںؓ اور ملک حمادؒ کو دیکھا اور سمجھا کہ برادرانِ دائرہ
کو اطلاع ہو چکی ہے اسی لئے یہ لوگ بڑھکر آرہے
ہیں پس انھوں نے وہاں سے جلد جلد قدم
بڑھایا یہ لوگ آگے آگے اور بندگیمیاںؓ ان کے
پیچھے جارہے تھے یہاں تک کہ ایک مقام پر بندگی
میاںؓ کا جامہ خاردار درخت سے لپٹ گیا اسکے
بعد میاںؓ وہاں بیٹھ گئے اور اپنے حال کی حکایت
شروع کی کہ الٰہی یہ بندہ مرشدی کے لائق نہیں
اور مہدی موعودؑ کی جائے پر بیٹھنا پسخوردہ اور
سویت کرنی میرے لئے سزاوار نہیں اس کے
بعد حق تعالیٰ سے صدا آئی کہ ای سید خوندمیرؓ
تو ہمارا مقبول ہے اور ہم نے تجھکو سید محمدؐ کی
جائے نشینی کے لائق کیا ہے اور کئی خلعتیں تجھکو
سرفراز کی ہیں اور ہم نے تجھکو قرآن کا معنی عطا
کیا ہے اس کے بعد بندگی میاںؓ نے مکرر عذر کیا
بعد ازاں پھر صدا آئی کہ تجھسے بہت کام ہے تو کہاں
جاتا ہے بعد ازاں بندگیمیاںؓ ہشیار ہوئے اور ملک حمادؒ
کو اپنے پاس طلب کئے اور پوچھا کہ دائرہ کا راستہ
کونسا ہے اس کے بعد ملک حمادؒ نے دائرہ کا راستہ

بندگی میاںؓ را پرسیدند کہ یک آواز میاںؓ
شنیدیم و آواز دوم از آن کہ بود میاںؓ فرمودند
کہ آواز دوم از خدا تعالیٰ و از مصطفیٰؐ بود
سبحان اللہ خلقتہا این چنیں و نیستی اینچنیں کہ
دیدید و این نیستی جز لایق مرضیہ شدن محال
است بعدہ بندگیمیاںؓ در دائرہ واپس
آمدند بعد از روز شدن در خیمہ یک چوبی از
آن میاں خانجیو نشستند و آن کساں را کہ
خیلخانہای ایشاں سوی قرابتاں رفتہ بودند
طلبیدہ حاضر کردند و برایشاں بسیار
زجر کردند فرمودند کہ بندہ درمیان شما برای
چہ کار ماند شما طرف دنیا داراں میل کردید و
خیلخانہا را طرف دنیا داراں رفتن دادید و
این آیتہا برایشاں خواندند یا یھا الذین
امنوا لا تتخذوا اٰبائکم و اخوانکم اولیاء
ان استحبوا الکفر علی الایمان و من
یتولھم منکم فاولئک ھم الظلمون
قل ان کان اٰباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم
و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموھا

دکھلایا اور ملک حماؒد نے بندگیمیاںؓ سے پوچھا کہ
میں نے ایک آواز میاںؓ کی سنی اور دوسری آواز
کس کی تھی میاںؓ نے فرمایا کہ دوسری آواز خدا تعالیٰ
اور مصطفیٰؐ کی طرف سے تھی سبحان اللہ خلقتیں ایسی
اور نیستی ایسی جو تم نے دیکھا اور یہ نیستی خدا کی مرضی
کے موافق جینے کے بغیر محال ہے۔ اس کے بعد بندگیمیاںؓ
دائرہ میں واپس آئے دن نکلنے کے بعد میاں
خانجیو کے ایک چوبی ڈیرہ میں بیٹھے اور ان اشخاص
کو کہ جن کے قبیلہ والے اپنے عزیزوں کے یہاں
گئے تھے اپنے پاس بلوائے اور ان کو بہت دھمکی دی
اور فرمایا کہ بندہ تمہارے درمیان کس کام کے لئے
رہے کیونکہ تم نے دنیا داروں کی طرف توجہ کی اور
اپنے قبیلہ والوں کو دنیا داروں کی طرف جانے
دیا اور ان پر یہ آیتیں پڑھیں۔ اے مومنو نہ بناؤ
اپنے باپ اور بھائیوں کو رفیق اگر وہ عزیز رکھیں
کفر کو ایمان کے مقابلہ میں اور جو تم میں سے انکی
رفاقت کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ کہدے اگر
تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی
اور تمہاری بی بیاں اور تمہاری برادری اور

وتجارة تخشون كسادها
ومسٰكن ترضونها احب اليكم
من الله ورسوله وجهاد في سبيله
فتربصوا حتّٰى يأتي الله بامره والله
لا يهدي القوم الفٰسقين (جزء ۱۰ رکوع ۱)
ونیز ایں آیت خواندند لا تجد قوما يؤمنون
بالله واليوم الاخر يوادون من
حاد الله ورسوله ولو كانوا اباءهم
او ابناءهم او اخوانهم او عشيرتهم
اولٰئك كتب في قلوبهم الايمان
وايدهم بروح منه ويدخلهم
جنّٰت تجري من تحتها الانهار
خٰلدين فيها رضي الله عنهم و
رضوا عنه اولٰئك حزب الله
الا ان حزب الله هم المفلحون
(جزء ۲۸ رکوع ۳) ونیز ایں آیت ہم خواندند
لن تنفعكم ارحامكم ولا اولادكم
يوم القيٰمة يفصل بينكم والله بما
تعملون بصير. قد كانت لكم اسوة

مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے
گھاٹے سے ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند
کرتے ہو یہ چیزیں تم کو زیادہ عزیز ہیں اللہ اور
اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے
تو منتظر رہو یہانتک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ
نہیں ہدایت دیتا نافرمان لوگوں کو۔ اور نیز یہ آیت
پڑھی۔ تو نہ پائیگا ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ
اور روز آخرت پر کہ وہ ایسوں سے دوستی کریں
جو مخالف ہوے اللہ اور اوس کے رسول کے گو وہ اون کے
باپ ہوں یا اون کے بیٹے یا اون کے بھائی ہوں
یا اون کے قبیلہ کے یہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ
نے ایمان لکھدیا ہے اور ان کی تائید کی اپنے
فیضان غیبی سے۔ اور ان کو داخل فرمائیگا ایسے
باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ
وہیں رہیں گے اللہ اُن سے راضی اور وہ اس سے
راضی یہ اللہ کی جماعت ہے خبردار ہو جاؤ اللہ کی جماعت
ہی فلاح پانیوالی ہے۔ اور یہ آیت بھی پڑھی ہرگز
تمہارے کام نہ آئینگے تمہارے ناتے اور نہ تمہاری اولاد
قیامت کے دن اللہ فیصلہ فرمائیگا تم میں اور اللہ

حسنة فی ابراهیم والذین معه اذ
قالوا لقومهم انا برءٰؤا منکم ومما
تعبدون من دون الله کفرنا بکم و
بدا بیننا وبینکم العداوة و
البغضاء ابدا حتی تؤمنوا بالله وحده
(جزء ۲۸ رکوع ۷) وبدیں مانند آیتہا بسیار
خواندند و تا یک پاس روز برادران خاص را
بطریق جلالیت زجر کردند بعدہ برادران
رجوع کردند و گفتند از ما خطا افتاد کہ خیلی نہا
را رفتن دادیم بعدہ شتاب طلبیدند و ایں
ناقل حاضر بود پس اگر میل سوی قرابتان
دنیا داران کند باید کہ با ایشاں چیزی یاری
نکند و اگر بکند روش مہدیؑ و یاران او
نباشد بلکہ بدعت است کما قال الله
تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقوی ولا
تعاونوا علی الاثم والعدوان
واتقوا الله ان الله شدید العقاب
(اگر یاری کند تحت ایں آیت بیاید)
واگر در راہ خدا تعالیٰ بیایند و ایشاں یاری

جو کچھ تم کر رہے ہو دیکھ رہا ہے تمہارے لئے نیک پیروی
موجود ہے ابراہیم میں اور اون لوگوں میں جو ابراہیم کیساتھ
تھے جب انھوں نے کہا اپنی قوم سے کہ ہم بے تعلق ہیں تم
سے اور اون چیزوں سے جنکو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے
ہم منکر ہوئے تمسے اور ظاہر ہو پڑی ہم میں اور تم میں دشمنی اور
بغض ہمیشہ کیلئے جبتک کہ تم ایمان نہ لاؤ ایک اللہ پر اور ایسی
سی آیتیں پڑھیں اور ایک پہر دن تک خصوص
برادروں کو جلال میں آکر ملامت کی اسکے بعد
برادروں نے رجوع کی اور کہا کہ ہم سے خطا ہوئی کہ
گھر والوں کو جانے دیا اسکے بعد برادروں نے گھر
والوں کو جلد بلوالیا اور یہ ناقل حاضر تھا پس اگر
(اہل دائرہ) دنیا دار قرابت داروں کی طرف میل
کریں تو (صاحبان دائرہ) کو چاہیئے کہ ان کیساتھ
کسی قسم کی معاونت نہ کریں اور اگر مدد کریں تو مہدیؑ
اور یاران مہدیؑ کی روش کے خلاف بلکہ بدعت ہے۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ باہمدیگر مدد کرو تم
نیکی اور تقوی پر اور باہمدیگر مدد نہ کرو گناہ اور دشمنی
پر اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ سخت عذاب دینے والا ہے
(اگر مدد کرے تو اس آیت کے تحت میں داخل ہوجائے)

طلبند شما یاری دہید کما قال اللہ تعالیٰ وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا یۃ (جزء ۱۰ رکوع ۶) خوشنودی بندگی میراںؒ و بندگی سید خوندمیرؓ و بندگی میاں نعمتؓ بلکہ اکثر مہاجراںؓ نبود کہ ایشاں بخانہ قرابتاں دنیا داراں بروند چنانچہ نقلہای شہر کاہہ و شہر نہروالہ موضع بھدری والی کہ بالا مسطور است برادران مذکور ازیں جہت زجر بسیار کردند۔ و نیز نقلست وقتی کہ ملک الہداد رضا دائرہ از جالور نزدیک شہر نہروالہ چند روز ماندند و فرمودند کہ مبادا کسی برای ملاقات قرابتاں در شہر روند و اگر ملاقات ایشاں کنید و یا شما روید در دائرہ نیائید ہر جا کہ خواہید بروید یا ہمانجا بمانید و نیز معلوم باد در انوقت کہ بعضی یاراں از کاہہ باز گشتند و بندگی میاں سید خوندمیرؓ ہم بطرف گجرات آمدند بعضی برادراں پیش حضرت میراںؒ عرض کردند میر انجیو سید خوندمیرؓ را رفتن مدہید قرابتان ایشاں

اور اگر خدا کی راہ میں آئیں اور مدد طلب کریں تو تم ان کی مدد کرو چنانچہ فرمان خدا ہیکہ اور اگر تم سے دین میں مدد چاہیں تو تم پر مدد کرنا واجب ہے۔ حضرت مہدیؑ بندگی سید خوندمیرؓ اور بندگی میاں نعمتؓ بلکہ اکثر مہاجروں کی خوشنودی نہ تھی کہ اہل دائرہ دائرہ کے باہر رہنے والے دنیا دار قرابت داروں کے گھر جائیں چنانچہ شہر کاہہ اور شہر نہروالہ اور موضع بھدری والی کی نقلیں اوپر مذکور ہوئی ہیں اسی وجہ برادران مذکور کو بہت تنبیہ کی۔ اور نیز نقل ہے جس وقت کہ ملک الہداد رضا دائرہ جالور سے دائرہ کے ساتھ گئے اور شہر نہروالہ کے قریب چند روز رہے اور فرمایا کہ ایسا نہو کہ کوئی شخص شہر میں عزیزوں کی ملاقات کے لئے جائے اور اگر ان سے ملاقات کرے یا تم جاؤ تو پھر دائرہ میں نہ آؤ جہاں چاہو چلے جاؤ یا وہیں رہو اور نیز واضح ہو جس وقت کہ بعضے یاراں کاہہ سے واپس ہوئے بندگی میاں سید خوندمیرؓ بھی گجرات کی طرف آئے بعضے برادروں نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ میر انجیو سید خوندمیرؓ کو جانے دو

دنیا دار اند مبادا آمدن ندہند حضرت میراںؒ
فرمودند بندہ می فرستد خدا تعالیٰ دین خود
را زیادہ خواہد کرد و نیز نقلست از بندگی
سید خوندمیرؓ کہ وقتی ملک معروفؓ پیش حضرت
میراںؒ عرض کردند کہ مادر بندہ مکتوب فرستادہ
کہ یکبار ایں جا بیائید اگر رضای خوندکار باشد
ایں بندہ برود حضرت میراںؒ جواب فرمودند
ملک معروفؓ مادر خود را جواب نوشتہ بفرستید
کہ ملک معروف مرد۔ و نیز نقلست کہ میاں
علی دھولخیہ در شہر ناگور در دائرہ بندگیاں
نعمتؓ نقل شد و پنجاہ فیروزی ترکہ گزاشتہ
میاں نعمتؓ سویت کردہ تمام دائرہ را دادند
و پسر و دختر میاں علی در دھولخہ بودند ایشانرا
نفرستادند کہ ایں حق از آن فقیران دائرہ
ہست و نیز نقلست کہ در قصبہ بڑلی
میاں فقیہ محمد بدست راجپوت شہید شدند
بندگی میاں نظامؓ قرابتان میاں مذکور را خبر
کردند و آنچہ ترکہ گزاشتہ بود تسلیم قرابتاں
کردند چونکہ بندگی سید خوندمیرؓ شنیدند فرمودند

کہ ان کے رشتہ دار دنیا دار ہیں ایسا نہو کہ آنے نہ
دیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ بھیجتا ہے
خدا تعالیٰ اپنے دین کو زیادہ کرے گا اور نیز بندگی
میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے کہ ایک وقت
ملک معروفؓ نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ میری
والدہ نے خط بھیجا ہیکہ ایک بار یہاں آؤ اگر خوندکار
کی رضا ہو تو یہ بندہ جاتا ہے حضرت مہدیؑ نے
جواب فرمایا کہ اے ملک معروف اپنی والدہ کو لکھ
بھیجو کہ ملک معروف مرگیا۔ اور نیز نقل ہے کہ میاں
علی دھولخیہ نے شہر ناگور میں بندگی میاں نعمتؓ
کے دائرہ میں انتقال کیا اور پچاس فیروزی اُن کے
ترکہ سے تھے میاں نعمتؓ نے تمام دائرہ سمیت
کردی اور میاں علی کا لڑکا اور لڑکی دھولخیہ میں تھے
ان کو نہیں بھیجا کہ یہ حق دائرہ کے فقیروں کا ہے
اور نیز نقل ہے کہ قصبہ بڑلی میں میاں فقیہ محمد
راجپوت کے ہاتھ سے شہید ہوے بندگیاں
نظامؓ نے میاں مذکور کے رشتہ داروں کو اطلاع
کی اور جو کچھ ترکہ موجود تھا رشتہ داروں کے حوالہ
کیا۔ جب یہ خبر بندگیاںؓ نے سنی تو فرمایا کہ

کہ نیک نہ کردند کہ قرابتاں را دادند ایں حق
فقیراں و مہاجراں بود پس اگر ایشاں ہجرت
وجہاد کنند ایشاں از شما ہستند با ایشاں
حق صلہ رحم بجا باید آورد کما قال سبحانہ
وتعالیٰ والذین اٰمنوا وھاجروا و
جاھدوا فی سبیل اللہ والذین اٰووا
وّنصروا اولئک ھم المؤمنون حقا
لھم مغفرۃ ورزق کریم والذین
اٰمنوا من بعد وھاجروا وجاھدوا
معکم فاولئک منکم واولوا الارحام
بعضھم اولیٰ ببعض فی کتب اللہ
ان اللہ بکل شئ علیم (جزو ۱۰ رکوع ۶)
پس اگر ہجرت کنند وباخدای و با مومناں
صلح کنند آنگہ ایشاں پس روان مومناں
باشند بندگی میاں سید خوندمیر از زبان
گوجری فرمودند کہ کیرہ دائیاں مومناں
باشند پس اگر ایشاں ہجرت کنند با مہاجران
پیشینیان برابر درجات نباشند مہاجران
پیشینیان را درجات ومغفرت واجر بزرگ باشد

اچھا نہیں کئے جو قرابت داروں کو دیئے یہ حق فقیروں
اور مہاجروں کا تھا پس اگر یہ لوگ ہجرت اور جہاد
کریں (اس وقت) یہ لوگ تم سے ہیں پس ان کے
ساتھ حق صلہ رحم بجا لانا چاہیئے جیسا کہ حق سبحانہ
وتعالیٰ نے فرمایا کہ اور جو لوگ ایمان لائے اور
ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ
جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی لوگ مومنین
ہیں برحق ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی
ہے اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور
جہاد کیا تمہارے شریک حال ہو کر تو وہ تم ہی
میں داخل ہیں اور رشتہ دار آپس میں زیادہ
حقدار ہیں ایک دوسرے کے اللہ کے حکم میں تحقیق
اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ پس اگر ہجرت کریں
اور خدا اور مومنوں کے ساتھ صلح کریں تو اس وقت
یہ لوگ مومنوں کے پیرو ہوں گے بندگی میاں سید خوندمیر
نے گوجری زبان میں فرمایا کہ پس روی کرنیوالے
مومن ہوتے ہیں پس اگر یہ لوگ ہجرت کریں تو اگلے
مہاجروں کے درجات کے برابر نہ ہوں گے اور
اگلے مہاجرین کے درجات اور مغفرت اور اجر بڑے ہیں

کما قال اللہ تعالیٰ لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنیٰ (جزء ۲۷ رکوع ۱۴) وہر یکی را وعدہ حسنیٰ باشد لیکن مہاجران پیشینیان را درجات بزرگ باشد ونیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ یک نظر بندہ بہتر است از عبادت ہزار سال کہ مقبول است ؎

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمی بما کنند

نقلست از میاں بھائی مہاجرؓ کہ حضرت میراںؒ فرمودند ہر کہ صحبت مہدیؑ ایں مقدار بکند کہ از پا افزار خاک بیندازہ وانچہ گناہان پیشیں کردہ بود ہمہ عفو شوند چنانچہ حدیث مسطور است در تمہید عین القضات کہ رسولؐ صفت گروہ مہدیؑ ایں چنیں فرمودہ اند کہ یا اباذرؓ الخ نقلست کہ حضرت میراںؒ

؎ یا اباذر انت تدری ما غمی وفکری والی

چنانچہ فرمان خدا ہے کہ فتح (فتح مکہ) سے پہلے جنھوں نے تم میں سے خرچ کیا اور قتال کیا یہ لوگ درجہ میں زیادہ بڑے ہیں ان لوگوں سے جنھوں نے بعد میں خرچ کیا اور قتال کیا اور ہر ایک سے وعدہ کیا ہے اللہ نے بھلائی کا ہر ایک کیلئے وعدہ نیک ہے لیکن اگلے مہاجرین کے درجے بڑے ہیں۔ اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کی ایک نظر ہزار سال کی مقبول عبادت سے بہتر ہے۔ ؎

جو لوگ مٹی کو ایک نظر میں کیمیا بنا دیتے ہیں
کیا ایسا بھی ہوگا کہ ایک نظر ہم پر بھی ڈالیں

میاں بھائی مہاجرؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو شخص کہ مہدیؑ کی صحبت میں اتنی دیر رہا جتنی کہ جوتیوں کی گرد جھاڑنے میں لگتی ہے تو پہلے اس نے جو کچھ گناہ کیا تھا سب معاف ہو جائیں گے چنانچہ تمہید عین القضات میں حدیث شریف مرقوم ہے کہ رسولؐ نے مہدیؑ کے گروہ کی صفت اسطرح بیان فرمائی ہے کہ ای ابوذر الخ

یا ابوذر کیا تو جانتا ہے کہ میں کس غم میں اور فکر میں ہوں الخ

فرمودند کسیکہ اول روز ہجرت کردہ در راہ خدائتعالیٰ آمدہ است آنکس مرشد کسی است کہ آخر روز ہجرت کردہ در راہ خدائتعالیٰ آمد یعنی وقت عصر ہجرت کردہ آمد زیرا کہ

فرمایا کہ جو شخص صبح میں ہجرت کرکے خدائتعالیٰ کی راہ میں آیا ہے وہ شخص اس کا مرشد ہے جو شام میں ہجرت کرکے خدائتعالیٰ کی راہ میں آیا یعنی عصر کے وقت ہجرت کرکے آیا اس لئے کہ جو شخص

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اسی شئی اشتیاقی فقال اصحابہ خبرنا یا رسول اللہ بغمک وفکرک ثم قال اہ واشوقا الی لقاء اخوانی یکونون من بعدی شانہم کشان الانبیاء وہم عند اللہ بمنزلۃ الشہداء یفرون من الآباء والامہات والاخوات والاخوان والابناء ابتغاء لمرضات اللہ وہم یترکون المال للہ ویذللون انفسہم بالتواضع لا یرغبون فی الشہوات وفضول الدنیا ویجتمعون فی بیت من بیوت اللہ تعا مغمومین محزونین من حب اللہ قلوبہم الی اللہ وروحہم من اللہ وعملہم للہ۔ وایں حدیث در تمہید مذکور است (از مکتوب ملتانی مطبوعہ صفحہ ۲۱)

کس شئے کی طرف میرا اشتیاق ہے پس اصحابؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ ہم کو اپنے غم اور فکر سے آگاہ فرمائیے پھر آپنے فرمایا آہ میرے بھائیوں کی ملاقات کا شوق ہے جو میرے بعد ہونیوالے ہیں کہ ان کی شان انبیاء کے مانند ہے اور وہ خدا کے پاس شہداء کے ہم مقام ہیں خدا کی خوشنودی کے لئے وہ اپنے ماں باپ اور بھائی بہن اور بچوں سے بھاگیں گے اور وہ خدا کے لئے مال کو ترک کردینگے اور اپنے نفس کو تواضع سے ذلیل کردیں گے شہوتوں اور فضولیات دنیا میں نہ ڈوبیں گے اور کسی ایک مسجد میں جمع ہونگے خدا کی محبت میں مغموم اور محزون ہوں گے ان کے دل خدا کی طرف ہوں گے ان کی روح خدا سے واصل اور ان کا سارا کام خاص اللہ کے لئے ہوگا۔ اور یہ حدیث تمہید میں مذکور ہے (از مکتوب ملتانی صفحہ ۲۱)

آخر کسیکہ بہست اول کس را دیدہ آمدہ است
پس ناچار اول مرشد آخر است ونیز نقلست
از سید الشہداء بندگی میانسید خوندمیر رض در
عقیدۂ خود نبشتہ اند کہ حضرت میراں چنین فرمودند
کہ پیش این بندہ تصحیح میشود و فرمان میشود کہ
ای سید محمد ہر کہ پیش تو صحیح شد او مقبول حضرت
ماست و ہر کہ پیش تو صحیح نشد او عند اللہ مردود
است ونیز سید الشہداء فرمودند این زمان
کسانیکہ ہجرت کردہ می آیند ہمان کسانند کہ
ارواحہای ایشاں پیش آں ذات صحیح شدہ
اند نہ بمجرد واسطہ بیان ما می آیند پس پسینیاں را
باید کہ مہاجران پیشینیاں را غل وغش نکنند
ونیک خواہان ایشاں باشند کما قال اللہ
تعالی والذین جاؤ من بعدھم
یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین
سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا
غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف
رحیم (حجہ ۲۸ رکوع ۲) ونیز نقلست در
نین پور کہ پورہ ایست از احمد آباد نزدیک

آخر میں آیا ہے پہلے شخص کو دیکھکر آیا ہے پس ناچار
پہلا مرشد آخر کا ہے۔ اور نیز سید الشہداء بندگیمیاں
سید خوندمیر رض سے منقول ہے آپ نے اپنے رسالہ
عقیدہ شریفہ میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت مہدی
نے ایسا فرمایا ہے کہ اس بندہ کے سامنے تصحیح ہوتی
ہے اور فرمان ہوتا ہے کہ ای سید محمد جو تیرے سامنے
صحیح ہوا وہ ہماری درگاہ میں مقبول ہے اور جو تیرے
سامنے صحیح نہوا وہ اللہ کے پاس مردود ہے اور نیز
بندگیمیاں سید خوندمیر رض نے فرمایا کہ اس زمانہ میں جو اشخاص
ہجرت کرکے آتے ہیں وہی اشخاص ہیں کہ جن کی روحیں
مہدی کے حضور میں صحیح ہوچکی ہیں نہ صرف ہمارے
بیان کے واسطے سے آتے ہیں پس بعد والوں کو چاہئے
کہ اگلے مہاجرین سے کدورت نہ رکھیں اور ان کی بھلائی
کے خواہاں رہیں جیسا کہ فرمان خدا ہے کہ اور جو لوگ
آئے ان کے بعد کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار بخشدے
ہمکو اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے
اور پیدا نہ کر ہمارے دلوں میں کینہ ایمان والوں کی
بابتہ اے ہمارے پروردگار تو ہی شفیق مہربان ہے اور
نیز نقل ہے کہ نین پور میں جو احمد آباد کا ایک محلہ ہے

قبر میاں عبد المجید اکثر مہاجراں محضر کردہ
بودند ہمچو میاں سید خوندمیر و میاں شاہ نظام
و میاں نعمت و میاں ملکجیو و میاں دلاور
و میاں لاڈ امام و میاں ملک معروف و وراے
ایشاں دراں مجلس بعضی قاعداں ہم نشستہ
بودند سید الشہداء فرمودند کہ از مجلس مہاجراں
قاعداں را استادہ کنید بعد از اتفاق خواہم
طلبید و ایں ناقل حاضر بود و نیز بندگی سید
الشہداء دراں وقتی کہ سوی شہر نہروالہ رفتند
مشورت با ملک فخر الدین و با ملک لطیف کردہ
بودند ایشاں خلاف مشورت کردند بعدہ
بندگیماں فرمودند کہ بندہ مشورت بعد
ازیں با قاعداں نکند چرا کہ ایشاں سوی خویش
خواہند کشید و معلوم باد تا زمانیکہ
مردمان دائرہ در دائرہ نیامدہ بودند ایشاں را
بندگی سید خوندمیر قاعداں و لسانیاں و
دنیا داراں فرمودند وقتیکہ در دائرہ آمدند و
ہم در دائرہ نقل شدند ایشاں را بشارتہا
دادند چنانچہ در وقت رسول ۲ دہ کساں مخلصاں

میاں عبد المجید کی قبر کے پاس اکثر مہاجروں نے
محضر کیا تھا مثلاً میاں سید خوندمیر میاں شاہ نظام
میاں نعمت میاں ملکجیو میاں دلاور میاں لاڈ امام
اور میاں ملک معروف اور اس مجلس میں ان کے سوا
بعضے قاعدین بھی بیٹھے ہوے تھے سید الشہداء
نے فرمایا کہ مہاجرین کی مجلس سے قاعدین کو اٹھاؤ
اتفاق کے بعد طلب کر لوں گا اور یہ ناقل حاضر تھا اور
نیز بندگی سید الشہداء نے اس وقت جبکہ آپ
شہر نہروالہ گئے تھے ملک فخر الدین اور ملک لطیف
کے ساتھ مشورت کی تھی انھوں نے مشورہ میں
مخالفت کی اس کے بعد بندگی میاں نے فرمایا
کہ بندہ بعد ازیں قاعدوں سے مشورہ نہیں کریگا
اس لئے کہ یہ لوگ اپنی طرف کھینچیں گے اور واضح
ہو کہ جب تک دائرہ کے لوگ دائرہ میں نہیں
آے ان کو بندگی میاں سید خوندمیر نے قاعداں
اور لسانیاں اور دنیا داراں فرمایا اور جب دائرہ
میں آگئے اور دائرہ ہی میں انتقال کئے تو ان کو
بشارتیں دیں چنانچہ رسول کے وقت میں دس
مخلص اشخاص نے قاعدوں سے مشورت کی اور

مشورت با قاعداں کردہ بودند از رسول ۲
پسماندند و کسانیکہ از رسول ۲ پس ماندند
در حق ایشاں آیتہای نفاق نازل شد بعد
ایں دہ کساں مخلصاں پشیماں شدند ہفت
کساں خود را دربستہ کنایند و سہ کساں بکوہا
رفتند و چنداں زاری کردند کہ توبہ ایشاں
قبول شد کما قال اللہ تعالیٰ لقد تاب اللہ
علی النبی والمہاجرین والانصار الذین
اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد
ما کاد یزیغ قلوب فریق منہم ثم
تاب علیہم انہ بہم رؤف رحیم
وعلی الثلثۃ الذین خلفوا حتی اذا
ضاقت علیہم الارض بما رحبت
وضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان
لا ملجا من اللہ الا الیہ ثم تاب
علیہم لیتوبوا ان اللہ ہو التواب
الرحیم (جزء ۱۱ رکوع ۳)۔ فرمان شد کہ با
قاعداں مشورت مکنید با مہاجراں رضو
صادقاں مشورت کنید کما قال اللہ تعالیٰ

رسول ۲ سے الگ رہے اور جو لوگ (بوقت ہجرت)
رسول ۲ سے الگ رہے ان کے حق میں نفاق کی آیتیں
نازل ہوئیں اس کے بعد یہ دس مخلص اشخاص پشیمان
ہوے سات اشخاص اپنے دروازے بند کرکے
اور تین اشخاص پہاڑوں پر چلے گئے اور اس قدر
زاری کی کہ ان کی توبہ قبول ہوگئی چنانچہ
فرمان خدا ہے کہ البتہ تحقیق توبہ قبول کی اللہ نے
نبی کی اور مہاجرین کی اور انصار کی جنھوں نے
پیروی کی اسکی تنگی کے وقت میں من بعد اس کے
کہ قریب تھا کہ کج ہوجاتے دل ان میں سے ایک
فریق کے پھر توبہ قبول کرلی اللہ نے ان کی تحقیق کہ
اللہ ان پر رافت والا مہربان ہے اور توبہ قبول
کی تین آدمیوں کی جو پیچھے رہ گئے اس وقت تک
کہ تنگ ہوگئی ان پر زمین باوجود کشادگی کے اور تنگ
آگئیں ان پر ان کی جانیں اور گمان کیا انھوں نے
کہ نہیں پناہ اللہ کے غصہ سے مگر اسیکی طرف پھر
جب اللہ نے انھیں توبہ کی توفیق دی تاکہ وہ توبہ
کریں تحقیق اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے
فرمان ہوا کہ قاعدوں سے مشورہ مت کرو اور مہاجرین

یا یھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین وصادق ایشانند کہ خدائتعالیٰ گفتہ است للفقراء المھجرین الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ھم الصدقون ونیز معلوم باد کہ در احمد آباد در دائرہ نین پور در دائرہ بی بی بونؓ وبندگی سید ابراہیمؓ بن میر السید محمد مہدیؑ در مسجد ایشاں محضر شدہ بود وبعضی قاعداں دریں محضر نشستہ بودند بندگی سید خوندمیرؓ فرمودند کہ از مجلس مہاجراںؓ قاعداں را استادہ کنید بعدہ برادراں دست احمد شہ خدن ومحمود ملتانی گرفتہ استادہ گردانیدند میاں عبد الحلیم پیش ایں بندہ ولی یوسف گفتند کہ میاں شیر ملکؓ ہم خواستند کہ از مجلس استادہ شوند بندگی سید خوندمیرؓ فرمودند کہ شما چرا استادہ می شوید شما برابر آنحضرتؑ بودید بعد نشستند ونیز بندگی سید خوندمیرؓ فرمودند باید کہ در مسجد جامع ودر

اور صادقین سے مشورہ کرو چنانچہ فرمان خدا ہے کہ اے مومنو ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ تم صادقین کے ساتھ اور صادق یہی لوگ ہیں کہ جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مہاجر فقیروں کے لئے ہے جو نکالے گئے ان کے گھروں سے اور ان کے اموال سے چاہتے ہیں فضل کو اللہ کے اور رضامندی اور مدد کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی وہی لوگ صادق ہیں اور نیز واضح ہو کہ احمد آباد میں نین پور کے دائرہ میں یعنی بی بی بونؓ اور بندگی سید ابراہیم بن میر السید محمد مہدیؑ کے دائرہ کی مسجد میں جمع ہوئے تھے اور بعضے قاعدین اس مجلس میں بیٹھے تھے بندگی سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ مہاجروں کی مجلس سے قاعدوں کو اٹھا دو اس کے بعد برادروں نے احمد شہ خدن اور محمود ملتانی کا ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیا میاں عبد الحلیم نے اس بندہ ولی ابن یوسفؒ سے کہا کہ میاں شیر ملکؓ بھی چاہتے تھے کہ مجلس سے اٹھ جائیں بندگی سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ تم کس لئے اٹھتے ہو کیونکہ تم حضرت مہدیؑ کے ساتھ تھے اس کے بعد بیٹھ گئے اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ چاہئے کہ

نماز عید مستعد شدہ وجامہ نیک پوشیدہ
وباسلاح وجمعیت بردیم تا مخالفاں خشم خوند
وسوختہ شوند وبگویند کہ ایشاں ایں چنیں بسیار
ہستند واز مومناں بترسند پس کسان
مہدویاں را اینچنیں باید کرد کہ درمسجد جامع
ونماز عید بدیں طریق بروند وہیچ کیفیت
نہ کنند۔ کما قال اللہ تعالیٰ ما کان
لاھل المدینۃ ومن حولھم من
الاعراب ان یتخلفوا عن رسول
اللہ ولا یرغبوا بانفسھم عن نفسہ
ذٰلک بانھم لا یصیبھم ظمأ ولا
نصب ولا مخمصۃ فی سبیل اللہ
ولا یطئون موطئا یغیظ الکفار ولا
ینالون من عدو نیلا الا کتب
لھم بہ عمل صالح ان اللہ لا یضیع
اجر المحسنین ولا ینفقون نفقۃ
صغیرۃ ولا کبیرۃ ولا یقطعون
وادیا الا کتب لھم لیجزیھم اللہ
احسن ما کانوا یعملون (جزء ۱۱ رکوع ۴)

جامع مسجد اور عید گاہ کو (بغرض تبلیغ) مستعد ہو کر
اچھا لباس پہنے ہوئے باہتیار جمعیت کیساتھ
جائیں تاکہ مخالفین غصہ کی آگ میں جلیں اور کہیں کہ
یہ لوگ اتنے بہت ہیں اور مومنوں سے ڈریں پس
مہدویوں کو ایسا ہی کرنا چاہیئے کہ جامع مسجد
اور عید گاہ کو اسی طرح جائیں اور کوئی کیفیت
نہ کریں جیسا کہ فرمان خدا ہے کہ مناسب نہ تھا اہل
مدینہ اور ان کے گرد ونواح کے گنواروں کو کہ
پیچھے رہ جائیں رسول اللہ کی ہمراہی سے اور نہ
یہ کہ اپنی جانوں کو زیادہ چاہیں رسول کی جان سے
یہ اس لئے کہ ان جہاد کرنے والوں کو نہیں پہنچتی
پیاس اور نہ رنج اور نہ بھوک اللہ کی راہ میں اور نہ
چلتے ہیں ایسے مقام پر جو غصہ دلائے کافروں کو
اور نہ حاصل کرتے ہیں دشمن سے کوئی چیز مگر کہ ان کے
لئے لکھا جاتا ہے ہر ہر کام کے بدلے بیشک اللہ
نہیں ضائع کرتا اجر نیک کام کرنے والوں کا اور نہ
خرچ کرتے ہیں کوئی خرچ چھوٹا اور نہ بڑا اور نہ طے
کرتے ہیں کوئی میدان مگر کہ یہ سب ان کے نام لکھ لیا جاتا ہے
تاکہ ان کو اللہ بدلہ دے بہتر سے بہتر ان کے اعمال کا

پس باید کہ انچہ صفتہا ی مومنان خدائتعالی دریں ذکر کردہ است تمام آں درعمل آرد چوں تمام آں درعمل آوردہ باشد آنگہ عمل صالح تمام گردد و مرتب شود نہ بمجرد ذکر ونماز وروزہ تمام شود نقلست از بندگی سید خوندمیر حضرت میر اعلی فرمودند کسانیکہ از گجرات بخراسان می روند و در راہ خدائتعالی ہیزم و آب می آرند و دیگدانہا می کاوند ہمہ فعل عمل صالح است چرا کہ ایں ہمہ فعلہا برائے خدائتعالی اختیار کردہ اند و برابر کودکاں لعب کردن تمام عمل صالح است

پس خدائتعالی نے مومنوں کی جو صفتیں اس آیت میں بیان کی ہیں ان تمام پر عمل کرے جب ان تمام پر عمل کیا جائے اس وقت عمل صالح کامل و مکمل ہوتا ہے نہ صرف ذکر اور نماز و روزہ سے مکمل ہوتا ہے۔ بندگیہاں سید خوندمیرؒ سے منقول ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو لوگ گجرات سے خراسان جاتے ہیں (ہجرت کرتے ہیں) اور خدائتعالی کی راہ میں لکڑی اور پانی لاتے ہیں اور چولھے کھودتے ہیں یہ سب کام عمل صالح ہیں اس لئے کہ یہ سب کام خدائتعالی کیلئے اختیار کئے ہیں اور بچوں کے ساتھ کھیلنا[۵] تمام عمل صالح ہے مومنوں کے کاموں سے ہے اور نقل ہیکہ

۵۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے خدا کے حکم اور خدا کی کتاب سے آٹھ پہر کے ذکر کو فرض فرمایا ہے اور سلطان اللیل سلطان النہار کی حفاظت کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ لہٰذا دائرہ میں نماز فجر و مغرب کے بعد کوئی شخص قرآن شریف بھی بلند آواز سے نہیں پڑھتا تھا اگر کسی طالب مولیٰ کا بچہ گڑبڑ کرتا تو وہ طالب اس مقصد سے کہ دوسرے طالبین ذاکرین کے ذکر میں خلل نہ ہو اپنے بچے کو دائرہ سے باہر لیجا کر کھیل میں لگاتا اسکے تعلق حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بچوں کیساتھ کھیلنا عمل صالح ہے مومنوں کے کاموں سے ہے چنانچہ حضرت بندگیہاں ولیؒ نے تحریر فرمایا ہیکہ مہدیؑ اور یاران مہدیؑ کے زمانہ میں نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کوئی شخص قرآن شریف بلند آواز سے نہیں پڑھتا اور اگر کسی (طالب مولیٰ) کا بچہ روتا تو باپ اس کو اٹھا لیکر دائرہ کے باہر لیجاتا اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ ہمسایہ کے حضرات رونے کی آواز سنیں اور ان کے ذکر میں خلل پیدا ہو (از انصاف نامہ باب ۱۱)

امور منان است و نقلست کہ حضرت میراںؒ فرمودند در وقت رسولؐ بعضی مہاجر بودند و بعضے انصار و در وقت مہدیؑ انصار نباشند کہ میراںؒ فرمودند ناصر مہدیؑ خداست و مہدیؑ را جز مہاجراںؓ نباشند و تارکان ہجرت را حضرت میراںؒ منافقاں فرمودند پس کسانیکہ در حق ایشاں منافقاں فرمودند سوی ایشاں میل نباید کرد و در خانہ ایشاں نباید رفت و نیز خوشنودی میراں سید محمودؓ و میاں سید خوندمیرؓ و میاں نعمتؓ نبود کہ با قاعداں سابقہ کنند و با اہل فراغ و اغنیا مصاہرت کردن منع فرمودند و نیز نقلست کہ در دائرہ مہدیؑ روش یاران مہدیؑ این بود کہ اگر کسی طالب نو آمدی تا کہ یکسال در دائرہ نماندی دختر دائرہ ندادی اول طریق او سیدیند اگر طالب صادق و مشغول باخدائتعالیٰ بودی و ثابت قدم در دائرہ ماندے آنگہ دختر دائرہ نکاح کردہ دادندی و در وقت نکاح شرط اینچنیں

حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ رسولؐ کے وقت بعضے مہاجرین تھے اور بعضے انصار اور مہدیؑ کے زمانے میں انصار نہ ہوں گے کیوں کہ مہدیؑ نے فرمایا کہ مہدیؑ کا ناصر خدا ہے اور مہدیؑ کیلئے مہاجرین کے سوائے دوسرے نہوں گے اور ہجرت ترک کرنے والوں کو حضرت مہدیؑ نے منافق فرمایا پس جن لوگوں کے حق میں منافق فرمایا ہو ان کی طرف رغبت نہیں کرنی چاہیئے اور ان کے گھر نہیں جانا چاہیئے اور نیز قاعدین سے سابقہ کرنے میں میراں سید محمودؓ یا سید خوندمیرؓ اور میاں نعمتؓ کی خوشنودی نہ تھی اور تونگروں اور مالداروں کے بیٹا بیٹی سے عقد کرنے کو منع فرمایا اور نیز نقل ہے کہ مہدیؑ کے دائرہ میں یاران مہدیؑ کی روش یہ تھی کہ اگر کوئی نیا طالب مولیٰ آتا جب تک ایک سال دائرہ میں رہتا دائرہ کی لڑکی سے عقد نہیں کرتے اول اس کا طریق دیکھتے تھے اگر طالب صادق اور خدائتعالیٰ کی یاد میں مشغول اور دائرہ میں ثابت قدم رہتا تو اس وقت دائرہ کی لڑکی سے عقد کر دیتے اور عقد کے وقت (اس سے)

می کردند کہ دختر دائرہ از دائرہ بیروں نہ بری
و درمیان طالبان دنیا نہ روی) و واضح باد
کہ بندگی میاں نعمتؓ را دختری بود شخصی از
دائرہ کہ پدر او را قرابت بود بندگیمیاں نعمتؓ
را گویا بندہ کہ دختر شما را با فلاں کس نکاح
کردہ بدہید بندگیمیاں نعمتؓ جواب فرمودند کہ
دختر خود کسی را خواہم داد کہ برازار او سہ پیوند
بالا باشد بریکدیگر و اینچنیں طالبان خدا تعالیٰ
باشند و نیز حضرت میراںؒ ملک برہان الدین
مہاجرؓ را دختر خود نکاح کردہ دادہ بودند بندگی
سید خوندمیرؓ یکی دختر را با میاں ملک جیو بن
خواجہ طٰہٰ مہاجرؓ را نکاح کردہ دادہ بودند میاں
مذکور سید نبودند ولیکن اشراف بودند دومی
دختر را با ملک اسمٰعیل نکاح کردہ دادند و سیومی
دختر ملک اسمٰعیل بن ملک حماد را نکاح کردہ دادند
ایشاں ہر سہ سید نبودند فاما طالبان خدا
و تارکانِ دنیا بودند و نیز بندگیمیاں نعمتؓ
ہر دو دختر فقیراں را نکاح کردہ دادند بعضی
یاران میراںؒ ملامت کردند کہ غیر کفو را دادند

یہ شرط کرتے تھے کہ دائرہ کی لڑکی دائرہ سے باہر
نہ لیجاے اور طالبان دنیا کے پاس نہ جائے
اور واضح ہو کہ بندگی میاں نعمتؓ کی ایک لڑکی
تھی دائرہ کا ایک شخص کہ اس کا باپ قرابت دار تھا
بندگیمیاں نعمتؓ کو کہلا بھیجا کہ آپ اپنی لڑکی کو
فلاں کیساتھ نکاح کردو تو بندگی میاں نعمتؓ نے
جواب دیا کہ میں اپنی لڑکی ایسے شخص کو دونگا جس کے
پائیجامہ پر ایک پر ایک تین پیوند ہوں خدا تعالیٰ
کے طالب ایسے ہوتے ہیں اور نیز حضرت مہدیؑ نے
ملک برہان الدین مہاجرؓ سے اپنی لڑکی کا عقد کردیا
اور بندگی سید خوندمیرؓ نے اپنی لڑکی کو میاں ملکجیو
ابن خواجہ طٰہٰ مہاجرؓ سے نکاح کردیا حالانکہ میاں مذکور
سید نہ تھے ولیکن اشراف تھے اور دوسری لڑکی
کو ملک اسمٰعیل سے نکاح کردیا اور تیسری لڑکی کو
ملک اسمٰعیل ابن ملک حماد سے نکاح کردیا یہ تینوں
(حضرات) سید نہ تھے مگر خدا کے طالب اور تارک دنیا
تھے اور نیز بندگی میاں نعمتؓ نے اپنی دو لڑکیوں
کو فقراء سے عقد کردیا (اس پر) مہدیؑ کے بعض
صحابہؓ نے ملامت کی کہ غیر کفو شخص) کو دیدیئے۔

بندگیمیاں نعمتؓ فرمودند کہ بندہ طالبان خدای
را دیدہ دادیم و بریں آیت عمل کردیم قال اللہ
تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ۔
ونیز خوشنودی بندگیمیاںؓ نبود کہ دختر
میانسید عطن باملک میاں باریوال نکاح کنند
با ایں ہم کہ جدہ مادری آں دختر را پیش ایشاں
صغیر گرفتہ بود و دختر خود کردہ بود و نیز
بندگی میاںؓ بر میاں عادلشہ بسیار زجر کردند
بلکہ از دائرہ کشیدند کہ دختر خود را از قرابتان
دنیادار دادہ بود ۔ ونیز بر میاں قطب الدین
یعقوب بسیار زجر کردند بلکہ چند ماہ با میاں
قطب الدین میاںؓ حکایت نہ کردند وطرف
روی ایشاں ندیدند کہ زن ایشاں دختر خود را
در میان طالبان دنیا دادہ بود و نیز دختران
ایشاں نکاح کردہ در دائرہ می آوردند ولیکن
خوشنودی دریں نبود کہ دختران دائرہ با طالبان
دنیا نکاح کنند بندگی سید خوندمیرؓ را از ینجہت
خوشنودی نبود کہ حضرت میرانؒ فرمودند کہ ہر کہ
وجود حیات دنیا بہ طلبد او کافر است و ایں نقل

بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ بندہ طالبان خدا کو
دیکھکر دیا ہے اور اس آیت پر عمل کیا ہے فرمان
خدا ہے کہ تحقیق زیادہ شریف تم میں کا وہ ہے نزدیک
اللہ کے جو تم میں کا سب سے زیادہ خدا سے ڈرنیوالا ہے
اور نیز میانسید عطن کی لڑکی ملک میاں باڑی والے سے
نکاح کرنیمیں بندگیمیاںؓ کی خوشنودی نہ تھی باوجودیکہ
اس لڑکی کو اس کی نانی نے اونکے سامنے چھوٹپن سے
لیکر اپنی لڑکی بنالیا تھا اور نیز بندگی میاںؓ نے میاں
عادلشہ پر بہت ملامت کی بلکہ دائرہ سے چلا دیا کیونکہ
انھوں نے اپنی لڑکی دنیادار عزیزوں کو دی تھی اور
نیز میاں قطب الدین یعقوب کو بہت دھمکایا بلکہ چند
ماہ میاں قطب الدین سے میاںؓ نے بات موقوف کردی
اور ان کا منھ نہیں دیکھا اس لئے کہ ان کی عورت نے
اپنی لڑکی طالبان دنیا میں دی تھی اور نیز اون کی
لڑکیوں کو نکاح کرکے دائرہ میں لاتے تھے لیکن
خوشنودی اس میں نہ تھی کہ دائرہ کی لڑکی طالبان
دنیا کے ساتھ بیاہی جاے اور بندگی سید خوندمیرؓ کی
خوشنودی اس وجہ سے نہ تھی کہ حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ جو شخص حیات دنیا کے وجود کو طلب کرے وہ کافر ہے

مشہور است **فصل** در بیان آں کہ بجا نہای
موافقاں برای طعام خوردن رفتن کہ اکثر نہ
رفتہ اند **نقلست** از بندگیہاں لاڑشہؓ
کہ حضرت میراںؒ در خراسان از مسجد جامع سوی
دائرہ می آمدند یکی خراسانی کہ خانہ در راہ بود
بسیار عرض کرد حضرت میراںؒ را کہ خوندکار کرم
فرمایند و در خانہ بندہ بیایند میراں علیہ السلام
فرمودند کہ عفو فرمائید آں خراسانی چند بار پیش
میراںؒ عرض کرد کہ کرم کنید بیائید میراںؒ ہمیں
جواب فرمودند کہ عفو فرمائید حضرت میراںؒ
نرفتند و برادراں را رضا دادند کہ شما بروید
بعضی یاراں رفتند و نیز **نقلست** از بندگی
میاں دلاورؓ کہ حضرت میراںؒ را در خراسان
کسی جہان طلبیدہ بود میراںؒ نرفتند و میاں
دلاورؓ را و برادراں را رضا دادند برادراں
رفتند و میاں دلاورؓ نرفتند بعد ازاں
میانسید سلام اللہؓ بسیار گفتگو کردند کہ ہمہ
کساں رفتند و ایشاں نیامدند میراںؒ شنیدند
و پرسیدند کہ میانسید سلام اللہ چہ شوری کنید

اور یہ نقل مشہور ہے **فصل** موافقوں کے گھروں کو کھانا
کھانے کے لئے جانے کے بیان میں کہ اکثر نہیں گئے
بندگیہاں لاڑشہؓ سے منقول ہیکہ حضرت مہدیؑ
خراسان میں جامع مسجد سے دائرہ کی طرف آرہے تھے
ایک خراسانی کہ اسکا مکان راستہ میں تھا حضرت
مہدیؑ سے بہت عرض کیا کہ خوندکار کرم فرما کر بندہ
کے گھر آئیں مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ معاف
فرمائے اس خراسانی نے مہدیؑ کی حضور میں چند
بار عرض کیا کہ کرم کرکے تشریف لائیں مہدیؑ نے
یہی جواب دیا کہ معاف فرمائے حضرت مہدیؑ نہیں
گئے اور برادروں کو اجازت دی کہ تم جاؤ بعضے
اصحاب گئے اور نیز بندگیہاں دلاورؓ سے منقول ہے
کہ حضرت مہدیؑ کو خراسان میں کسی نے دعوت
دی مہدیؑ نہیں گئے اور میاں دلاورؓ کو اور برادروں
کو اجازت دی برادراں گئے اور میاں دلاورؓ
نہیں گئے بعد ازاں میانسید سلام اللہؓ نے بہت
گفتگو کی کہ سب اشخاص گئے اور یہ نہیں آئے اس کے
بعد مہدیؑ نے سنا اور دریافت فرمایا کہ میاں
سید سلام اللہ کیا شور کرتے ہیں تو جو کچھ قصہ تھا

یاراں چنانکہ قصہ بود عرض کردند میراںؑ فرمودند
کسانیکہ نرفتند بسیار خوب کردند و این نقل
از میاں رکن بن حسن است و ایشاں از
میاں عبد الملک شنیدہ اند۔ نقلست کہ
بندگیمیاں نعمتؓ فرمودند کسیکہ این بندہ را
مہمان میکند آں از جہت اللہ نیست مقصود
او اینست کہ بندہ خوشنود شود و کسیکہ فقراں
را مہمان می کند آں از جہت اللہ است چرا کہ
این بندہ در خانہ می خورد۔ نقلست کہ اگر
طالبی را خدائتعالی ہمت بخشیدی و چیزی حضرت
میراںؑ را آوردی از بعضی کساں قبول کردند
و بعضی کسانرا فرمودند کہ شما بخورید و در دائرہ
بمانید و قوت بگیرید و چوں قوت ماندن بر
خدائتعالی آید آنگہ بدہید و نیز نقلست
کہ میاں الہداد حمیدؓ را چیزے مال بود پیش
حضرت میراںؑ گذرانیدند حضرت میراںؑ فرمودند
کہ بدارید پیش شما میاں الہداد حمیدؓ بطریق
امانت نزدیک خود داشتند فاما دائم فرمودند
کہ بندہ در میان فقیراں آنچنان است کہ

صحابہؓ عرض کئے مہدیؑ نے فرمایا جو اشخاص نہیں
گئے بہت اچھا کئے اور یہ نقل میاں رکن ابن حسن سے
منقول ہے اور انھوں نے میاں عبد الملک سے
سنا ہے۔ نقل ہے کہ بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا
جو شخص کہ اس بندہ کو مہمان کرتا ہے وہ خدا کے لئے
نہیں ہے اس کا مقصود یہ ہے کہ بندہ خوشنود ہو
اور جو شخص کہ فقیروں کی دعوت کرتا ہے وہ خدا کے
لئے ہے اس لئے کہ یہ بندہ گھر میں کھاتا ہے۔
نقل ہے کہ اگر خدائتعالی کسی طالب کو ہمت بخشتا
اور کوئی چیز حضرت مہدیؑ کو لاویتا تو بعض کی چیز
کو قبول فرماتا اور بعض کو فرماتا کہ تم کھاؤ اور دائرہ
میں رہو اور قوت پکڑو اور جب خدائتعالی پر
رہنے کی قوت پیدا ہو تو اس وقت دو اور نیز
نقل ہے کہ میاں الہداد حمیدؓ کے پاس کچھ مال
تھا حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پیش کئے تو حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ تم اپنے پاس رکھو میاں الہداد
حمیدؓ امانت کے طور پر اپنے پاس رکھے و
لیکن ہمیشہ فرماتے تھے کہ بندہ فقرا کے درمیان
مردار خوار کے مانند ہے باوجودیکہ مہدیؑ

مردار خوار باوجود آنکہ میراں ہمہ مال را روزی
از نزدیک میاں الہداد گرفتند و بطریق امانت
باز تسلیم کردند و نیز نقلست کہ میاں الہداد
حمیدؓ را چوں یاراں دیدندی ہمہ گریختندی چوں
کمان را زاغ بہ بینند و بگریزد و ہرگاہ کہ مال
خود را تسلیم میراں کردند بعدہ ہمہ خوشنود شدند
پیش از تسلیم کردن گفتند کہ نزد شما بوی
مردار می آید میاں الہداد حمیدؓ بارہا فرمودی
درمیان فقیراں بندہ مردار خوار است و نیز
معلوم باد کہ روزی بندگی میاں سید
خوندؓ میر دایں بندہ ولی یوسف بر درخانہ
بی بی فاطمہؓ بنت امام مہدی موعودؑ ایستادہ بودیم
برادری آمدہ عرض کرد کہ بندہ پیش میاں میر انجیو
گفت کہ شما چرا برابر میاں حسان می روید
میاں میر انجیو گفت کہ بزرگان شما میروند بعدہ
میاںؓ او را طلبیدہ فرمودند کہ بندہ برابر کدام
دنیا داراں رفتہ است میر انجیو گفت کہ من
شما را نگفتم بعدہ میاںؓ فرمودند کہ بزرگ ایشاں
کدام کس است بعدہ میاںؓ فرمودند کہ ای

ایک روز میاں الہدادؓ کے پاس سے سب مال
لے لئے اور بطریق امانت پھر تسلیم کئے اور نیز
نقل ہے کہ میاں الہداد حمیدؓ کو جب یاراںؓ
دیکھتے تو سب بھاگ جاتے جس طرح سے کہ کوا
کمان کو دیکھکر بھاگتا ہے اور جس وقت کہ
اپنا مال مہدیؑ کے حوالہ کئے اس وقت سب
خوشنود ہوئے حوالہ کرنے سے پہلے کہتے تھے
کہ تمہارے نزدیک مردار کی بو آتی ہے میاں
الہداد حمیدؓ اکثر فرماتے کہ بندہ فقراء کے درمیان
مردار خوار ہے۔ اور نیز واضح ہو کہ ایک روز بندہ گیسو
سید خوندؓ میر اور یہ بندہ ولی ابن یوسفؓ بی بی فاطمہؓ
بنت امام مہدی موعودؑ کے گھر کے دروازہ پر کھڑے
ہوئے تھے ایک برادر نے آکر عرض کیا کہ میں نے
میر انجیو سے کہا کہ تم کس لئے میاں حسان کے
برابر جاتے ہو تو میر انجیو نے کہا کہ تمہارے بزرگاں
جاتے ہیں بندگیسوؓ نے اوسکو بلوا کر فرمایا کہ
بندہ کو کسنے دنیا داروں کیساتھ گیا ہے۔ میر انجیو
نے کہا کہ میں نے آپکو نہیں کہا اس کے بعد میاںؓ
نے فرمایا کہ انکا (برادران دائرہ کا) بزرگ کون شخص ہے

فلاں چاپلوسی دنیا داراں مکن بروچاکری
کن واگر در ترک چاپلوسی ترا زیانی باشد
دامن بندہ بگیر ونیز **معلوم** میا دکہ بعضی کسان
از دائرہ بندگی میاں نعمتؓ درخانہ موافقاں
میرفتند بندگی میاں نعمتؓ راہ خرچ دادہ
از دائرہ بیروں کشیدند وفرمودند کہ اشتر
گرگین راعلیحدہ باید کرد تا اشتران دیگر را
نہ چفسد **نقلست** از بندگیمیانسید خوندمیرؓ
کہ یاری والانزاد بعضی موافقاں رامنع کردند کہ
کسانیکہ درخانہای شما می آیند چیزے مدہید
وایشانرا خوار مکنید ایشاں گفتند چہ کنیم گلوگرفتہ
میگیرند بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند کہ ایں
حق کسانست کہ ذات خودرا در راہ خدا تعالیٰ
حبس کردہ اند قال اللہ تعالیٰ للفقراء الذین
احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا
فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من
التعفف تعرفھم بسیمٰھم لا یسئلون
الناس الحافا وما تنفقوا من خیر
فان اللہ بہ علیم (جز ۳۱ رکوع ۵)

اس کے بعد میاںؓ نے فرمایا کہ ای فلاں دنیا دار
کی چاپلوسی مت کر جا نوکری کر اور اگر چاپلوسی ترک
کرنے میں تیرا نقصان ہو تو بندہ کا دامن پکڑ اور
نیز واضح ہو کہ بندگی میاں نعمتؓ کے دائرہ سے
بعضے اشخاص موافقوں کے گھر جاتے تھے تو بندگیمیاں
نعمتؓ نے انکو راستہ کا خرچ دیکر دائرہ سے
باہر کر دیا اور فرمایا کہ کھجلی بھرے اونٹ کو علیحدہ
کر دینا چاہیئے تاکہ دوسرے اونٹوں کو نہ لپٹے بندگی
میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے کہ آپ باڑی والوں
کو اور بعض موافقین کو منع کیا کہ جو لوگ تمہارے
گھر آتے ہیں انکو کوئی چیز مت دو اور انکو وکیل
مت کرو انھوں نے کہا ہم کیا کریں گلے پکڑ کر لیتے ہیں بندگی
میاںؓ نے فرمایا کہ یہ حق ان اشخاص کا ہے جنھوں نے
اپنی ذات کو خدا کی راہ میں قید کر دیا ہے فرمان خدا
ہیکہ (خیرات) ان فقیروں کیلئے ہے جو قید کئے ہوئے
ہیں اللہ کے راستہ میں جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے
نادان لوگ ان کی بے نیازی دیکھکر انکو غنی سمجھتے
ہیں تو انکو ان کی پیشانی سے پہچان لیگا وہ
لوگوں سے لپٹ پٹنے سے نہیں مانگتے اور تم کسب حلال

وہمہ مہاجراں را خوشنودی نبود کہ این چنیں
کسانرا بہ ہند و نیز **نقلست** کہ بندگی سید
خوندمیر را چہار صد تنکہ خدائتعالی رسانید
وکسی برای میاں می آورد و بندگیماں یوسف
از دست آزندہ ستدند میاں نہ طلبیدند
بلکہ بعضی صدقہ خواران میاں این چنیں ہستند کہ
از چند جا مبلغ خدائتعالی رسانیدہ بود آنرا
غیر طالبان گرفتند و با او ہیچ دعوی نکردند بلکہ
سپردہ کسی امانت تسلیم بود ہمہ بغیر اذن خرچ
کردند و ہیچ دعوی با ونکردند و نیز در وقت
بندگی سید خوندمیر در قصبہ سلکھن پور بغیر اذن
رفتیم این زماں حال ما این چنیں شدہ است
کہ چنانچہ چہارپایہ ہر کجا کہ خواہد برود و اگر مرشد
منع کند باز نہ نمایم **نقلست** از میاں
عبدالقادر کہ برادری از احمد آباد آمد و از سید
مصطفی عرف غالب خاں میراں سید محمود را
سلام آورد و بندگیماں سید محمود بر آنکس بسیار
زجر کردند کہ آنجا چرا رفتی و سلام دنیا داراں
آوردی **نقلست** میراں سید محمود را دختر

سے آیا ہو اجو مال خرچ کروگے تو پس تحقیق اللہ
اس کو جاننے والا ہے۔ اور ایسے اشخاص کو (جو
دنیا داروں کے گھر جاتے ہیں) سلوک کرنے میں تمام مہاجرین
کی خوشنودی نہ تھی۔ اور نیز نقل ہیکہ خدائتعالی نے
بندگی سید خوندمیر کو چار سو تنکے بھیجا اور ایک شخص میاں
کیلئے لاتا تھا اور بندگیماں یوسف نے لانیوالے
کے ہاتھ سے لیا لیکن میاں نے طلب نہیں فرمایا
بلکہ میاں کے بعضے صدقہ خوار ایسے تھے کہ کئی جگہ سے
خدائتعالی روپے بھیجا تھا اور ان روپیوں کو غیر طالبوں
نے لیا اوپر کوئی دعوی نہیں کئے بلکہ تیرہ کسی
امانت حوالہ کی ہوئی تھی سب بغیر حکم کے خرچ کر ڈالے
اور کوئی دعوی اوپر نہیں کئے اور بندگیماں سید خوندمیر
کے وقت میں قصبہ سلکھن پور میں ہم بغیر اجازت کہیں
نہیں گئے اس زمانے میں ہمارا حال ایسا ہو گیا ہے کہ
جسطرح جانور جہاں کہیں چاہتا ہے چلے جاتا ہے اور اگر
مرشد منع کرے تو سکتے ہیں میاں عبدالقادر سے منقول
ہیکہ ایک برادر احمد آباد سے آیا اور سید مصطفی عرف
غالب خاں کا سلام میراں سید محمود کو پہونچایا بندگیماں
سید محمود اوسپر بہت خفا ہوے کہ وہاں کس لئے گیا تھا

سلطان (محمود) کتابت فرستادہ بود میراں
سید محمودؒ بسیار گریستند و فرمودند کہ در مکتوب
دنیا داراں نام من نوشتہ شدہ و او موافق
مہدیؑ بود و نیز اگر کسے در خانہ موافق رفتے
و او بندگی میراںؒ را سلام گفتی خوف مرشد
چناں بود کہ فی الحال جواب دادے کہ اگر بندہ
سلام رساند بندہ را فضیحت کنند کہ چرا آنجا
رفتید و سلام آوردید و نیز بعضی آنچناں بودند
کہ اگر بہ ضرورت می رفتند و یا مرشد فرستادی
و اگر اہل فراغ او را چیزی گزرانیدی قبولؑ
کردندے ازاں کہ نفس را صفت سگ است
اگر کسی او را لقمہ انداز د باز آنجا میل می کند
و خانہ او میرود و سر فرود میآرد و دم جنباند۔
نقلست کہ در وقت خلافت ابا بکرؓ
یکی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش ابا بکرؓ
آمد با گریہ و زاری و بر سر خود خاک انداختہ آمد و گفت
یا خلیفۂ ما در وقت حضرت رسول اللہؐ زنے
جوان دست را باندان در خلوت یافتہ و
تمام شب با سپانی آں زنہ کردیم چوں صبح

اور دنیا دار کا سلام کیوں لایا نقل ہے کہ میر السید محمودؒ
کو سلطان محمود کی لڑکی نے خط بھیجا تھا میر السید محمودؒ
نے بہت زاری کی اور فرمایا کہ دنیا دار کے مکتوب
میں میرا نام لکھا گیا حالانکہ وہ مہدیؑ کے موافقین سے
تھی اور نیز اگر کوئی شخص موافق کے گھر جاتا اور
وہ بندگی میر السید محمودؒ کو سلام کہتا تو مرشد کا خوف
ایسا تھا کہ اسی وقت جواب دیتے کہ اگر میں سلام
پہنچاؤں تو مجھکو فضیحت کریں گے کہ کیوں وہاں گئے
اور سلام لائے اور نیز بعضی طالب مولیٰ ایسے تھے
کہ اگر کہیں ضرورت پر جاتے اور یا مرشد کہیں روانہ
کرتے اور اگر کوئی تواں گران کو کوئی چیز خدا کی راہ میں
دیتا تو قبول نہیں کرتے اس لئے کہ نفس کی صفت کتے
کی ہے اگر کوئی شخص اس کو ایک لقمہ ڈالتا ہے تو
پھر اسی طرف توجہ کرتا ہے اور اوس کے گھر پہنچ جاتا ہے
سر جھکاتا ہے اور دم ہلاتا ہے نقل ہے کہ ابا بکرؓ صدیق
کی خلافت کے وقت آنحضرتؐ کے ایک صحابیؓ نے گریہ
وزاری کیساتھ خاک سر پر ڈالے ہوئے ابا بکرؓ کے حضور
میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے خلیفۂ رسول اللہؐ ہم
نے حضرت رسول اللہؐ کے زمانہ میں ایک رات کو ایک

آں زن را بخانہ آں سپردم اکنوں از ان خطرہ
در دل چناں میگذرد کہ آں زر این چرا نگرفتی
بعد شنیدن ایں حکایت ابا بکر صدیق رض ہم
گریستند و فرمودند کہ ای برادر آں وقت
رسول بود کہ ترا خطرہ نیامد ایں وقت ماست
کہ ایں خطرہ درون دلت گذشت **نقلست**
از حضرت میراں و بندگی سید محمود رض و بندگی
سید خوندمیر رض و میاں نعمت رض و میاں نظام رض
و میاں دلاور رض کہ در خانہ کسی نہ از جہت مہمانی
و نہ در مرض و نہ معذرت رفتند مگر درون دائرہ
بر فتند۔ و نیز **نقلست** کہ بندگی سید محمود رض
در موضع بھیلوٹ با دائرہ بہم بودند دیہی ہوا زہ
سہ کردہ بود و دراں دیہ موافقان مہدی بودند
و دراں دیہ ملک لطیف بود ہر روز میر سید سلام اللہ
را بطلبیدی کہ در خانہ ما مہمان بیائید میاں
مذکور بسیار عذر کردند مبادا میر السید محمود رض
بشنوند و ما را فضیحت کنند حاصل الامر روزی
بعد از مغرب رفتند و وقت عشا در دائرہ
آمدند بعد از آمدن بندگی سید محمود را خبر شد

جوان اور ست عورت کو زیور میں لدی ہوئی تنہائی
میں پایا تھا تمام رات ہم نے اسکی نگہبانی کی جب
صبح ہوئی تو اس عورت کو اس کے گھر پہنچا دیا اب اس کے
متعلق دل میں ایسا خیال آتا ہے کہ تو وہ زیور
کیوں نہیں لے لیا یہ حکایت سنکر ابا بکر صدیق رض نے بھی
زاری کی اور فرمایا کہ اے بھائی وہ زمانہ رسول کا تھا
جو تجھکو خطرہ نہیں آیا یہ ہمارا زمانہ ہے جو تیرے دل
میں یہ خطرہ آیا۔ حضرت مہدی بندگی سید محمود رض بندگی
سید خوندمیر رض میاں نعمت رض میاں نظام رض اور میاں دلاور رض
سے منقول ہیکہ (دائرہ کے باہر) کسی کے گھر نہ مہمان گئے
اور نہ عیادت و معذرت کیلئے گئے مگر دائرہ میں
جاتے تھے اور نیز نقل ہیکہ بندگی سید محمود رض موضع بھیلوٹ
میں مع اہلیان دائرہ تشریف رکھتے تھے (اس مقام
سے) تین کوس کے فاصلہ پر ایک قصبہ تھا اور اسمیں
موافقان مہدی رہتے تھے اسی قصبہ میں ملک لطیف
نامی موافق تھا ہر روز میر سید سلام اللہ کو اپنے گھر
مہمان آنے کے لئے کہتا میاں مذکور بہت عذر کرتے
(اس خوف سے کہ) ایسا نہو کہ میر السید محمود رض سن لیں
اور ہمکو فضیحت کریں حاصل کلام ایک روز مغرب کے

بسیار زجر کردند و گفتند چرا رفتید خانہ پارہ پارہ خواہم کرد و از دائرہ دست گرفتہ خواہم کشید و فرمودند کہ ما موجیو حرمت شما نہ خواہم داشت بعدہ میاں سید سلام اللہ دستار در گلو کردہ بر پای میر انسید محمودؓ افتادند و فرمودند کہ از ما گناہ افتادہ ببخشید و یک و نیم ماہ بند گیمیراں سید محمودؓ را روی خود نہ نمودند و میاں مذکور نیا میراںؒ بودند و مہاجر مہدیؑ بودند و نیز بند گیمیاں نعمتؓ چند کساں را شہر بند کردہ بودند از جہت آنکہ در جالور برای سودا خرید کردن میرفتند موافقاں ایشاں را درون خانہ خود می بردند و می خوراندند میاں نعمتؓ بر ایشاں بسیار زجر کردند و فرمودند کہ سودای ایشاں دیگر کساں بیارند خاطر ایشاں بجز رفتن خانہ مردماں نمی ماند بلکہ چند کساں را راہ خرچ داد ہ از دائرہ بیروں کشیدند کہ ایشاں در خانہ موافقاں مہدیؑ میرفتند و نیز شخصی پیش فتح خاں رفتہ گفت کہ بندہ از بھیلوٹ می آید فتح خاں گفت کہ

بعد گئے اور عشار کے وقت دائرہ میں واپس آگئے آپکے آنے کے بعد بندگی میاں سید محمودؓ کو خبر ہوئی تو آپنے دھمکی دی اور کہا کہ کیسلئے گئے تھے تمہارا گھر پارہ پارہ کردونگا اور ہاتھ پکڑ کر دائرہ کے باہر کردیا اور فرمایا کہ ما موجی میں تمہاری عزت نہیں کرتا اس کے بعد میانسید سلام اللہؓ پگڑی گلے میں ڈالے ہوئے میرانسید محمودؓ کے قدموں پر گر پڑے اور فرمایا کہ ہم سے خطا ہوئی معاف فرمایئے اور آپنے ڈیڑھ مہینہ تک بند گیمیر انسید محمودؓ کو اپنی صورت نہیں دکھائی حالانکہ میاں مذکور میراں (سید محمودؓ) کے ماموں تھے اور مہاجر مہدیؑ تھے اور نیز بند گیمیاں نعمتؓ نے چند اشخاص کو قید کردیا تھا اس لئے کہ وہ لوگ جالور میں سودا خریدنے جاتے تھے تو موافقین ان کو اپنے گھروں کو لیجاتے اور کھانا کھلاتے تھے میاں نعمتؓ نے ان کو بہت دھمکی دی اور فرمایا کہ ان کا سودا دوسرے اشخاص لائیں (اس لئے کہ) ان کا دل لوگوں کے گھروں کو گئے بغیر نہیں رہتا بلکہ چند اشخاص کو اسی لئے راہ خرچ دیکر دائرہ کے باہر کردیے کہ یہ لوگ (دائرہ کے باہر) موافقان مہدی کے گھروں کو جاتے تھے اور نیز ایک شخص فتح خاں کے پاس گیا اور کہا

بزنید و خود ہم دوید و نعلین چوبی کشیدہ
زدن گرفت بعضے کسان گفتند کہ فقیر را چرا
می زنند فتح خاں گفت کہ ازاں میزنم کہ
کسی بعد ازیں نام آنجا بدروغ نگیرد و نیز
معلوم باد کہ میاں سید خوندمیرؒ و میاں نعمتؒ
و میاں ملک جیوؒ و میاں دلاورؒ و ملک الہدادؒ
چند سال در جالور بودند در خانہ کسی مہمان نہ
رفتند و خوشنودی ہم نبود کہ کسی طالب خدای
در خانہ موافقاں برای خوردن طعام بروہ
و نیز معلوم باد کہ بندگی سید الشہدا از مرض
ملک معروفؒ در شہر نہروالہ برای پرسیدن
رفتہ بودند چند روز در آنجا ماندند فاما در خانہ
کسی مہمان نرفتند اگر کسی مہمان گرفتی ہم آنجا
طعام آوردی و نیز بندگی سید خوندمیرؒ برای
نماز عید از کھانبیل بشہر نہروالہ رفتند ملک شرف الدین
و باری دادان استقبال کردہ پیش آمدند و در
در خانہ ملک شرف الدین آمدند تا آں زمانکہ
ہمانجا ماندند کسیکہ مہمانداری کردی ہمانجا
طعام آوردی و در خانہ ہیچ کس نرفتندے۔

میں بھیلوٹ (کے دائرہ) سے آیا ہوں فتح خاں نے
کہا کہ مارو اور خود بھی اوسپر دوڑا اور کھڑاویں لیکر مارنے
لگا بعض اشخاص نے کہا کہ فقیر کو کیلئے مارتے ہو تو
فتح خاں نے کہا اسلئے مارتا ہوں کہ اس کے بعد کوئی شخص
وہاں کا نام غلطی سے نہ لے اور نیز واضح ہو کہ میاں
سید خوندمیرؒ میاں نعمتؒ میاں ملک جیوؒ میاں دلاورؒ اور
ملک الہدادؒ چند سال تک جالور میں رہے کسی کے گھر
مہمان نہیں گئے اور خوشنودی بھی نہ تھی کہ کوئی خدا کا
طالب موافقین کے گھر کھانا کھانے کے لئے جائے
اور نیز واضح ہو کہ بندگی سید الشہداؒ ملک معروفؒ
کی بیماری کی وجہ سے عیادت کیلئے شہر نہروالہ
چند روز وہاں مقیم رہے لیکن کسی کے گھر مہمان نہیں
گئے اگر کوئی شخص مہمانی کرتا تو اسی جگہ کھانا لاتا اور
نیز بندگی سید خوندمیرؒ عید کی نماز کے لئے کھانبیل
سے شہر نہروالہ گئے ملک شرف الدین اور باریداد
استقبال کر کے آگے آئے اور ملک شرف الدین کے
گھر میں (میاںؒ کو) لائے جب تک کہ آپ وہاں رہے
جو کوئی مہمانداری کرتا وہیں کھانا لاتا اور آپ
(کھانا کھانے کیلئے) کسی کے گھر نہیں جاتے تھے۔

ونیز بندگی سید خوندمیرؒ از قلعہ جالور در کھنبات رفتند موافقان آنجا بسلغ گزرانیدند قبول نہ کردند و فرمودند کہ بندہ برای تحصیل نہ آمدہ بودم از جہت اللہ آمدم **نقلست** کہ حضرت میرانؒ فرمودند کہ درون دائرہ مہدیؑ مومناں و منافقاں و کافراں ہستند چنانچہ در دائرہ مصطفیؐ بودند ولیکن ایشاں را خدا تعالیٰ در دائرہ نمیراند پس ما را بسیار باید ترسید **نقلست** از حضرت میرانؒ کسی جامہ یا کفش طلبیدی میرانؒ فرمودند بگیرید جامۂ بندہ بہ پوشید و برای برکت درون خانہ مدارید اگر پوست بندہ بہ پوشید نجات نیابید تا آنزمانکہ عمل نکنید آنچہ بندہ میگوید قال النبیؐ یا فاطمۃؓ اعملی ولا تتکلی علی انک ابنتی قال سبحانہ وتعالیٰ یوم ینفخ فی الصور فلا انساب بینھم نیز حضرت میرانؒ فرمودند کہ خدا تعالےٰ ہمچناں نخواہد پرسید کہ پسر احمد است یا محمد است حقتعالیٰ عمل با محبت خواہد پرسید

اور نیز بندگی سید خوندمیرؒ قلعہ جالور سے کھنبات تشریف لے گئے تو وہاں کے موافقوں نے آپ کی خدمت میں روپے پیش کئے تو قبول نہیں فرمایا اور فرمایا کہ میں (روپے) وصول کرنے کیلئے نہیں آیا ہوں خدا کے لئے آیا ہوں۔ نقل ہیکہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ مہدیؑ کے دائرہ میں مومناں منافقاں اور کافراں ہیں جسطرح کہ مصطفیؐ کے دائرہ میں تھے لیکن خدا تعالےٰ انکو (منافقوں اور کافروں کو) دائرہ میں موت عطا نہیں کریگا پس ہمکو بہت ڈرنا چاہیئے۔ نقل ہیکہ کوئی شخص حضرت مہدیؑ سے لباس یا پوشش طلب کرتا تو مہدیؑ فرماتے کہ لو بندہ کا جامہ پہنو اور برکت کیلئے گھر میں مت رکھو اگر بندہ کا پوست پہنوگے (تو بھی) جو کچھ بندہ کہتا ہے (اوپر) جبتک عمل نہ کروگے نجات نہ پاوگے فرمایا نبیؐ نے اے فاطمہؓ عمل کر اور تکیہ مت کر اس پر کہ تو میری لڑکی ہے فرمایا خدا تعالےٰ پاک نے جسدن صور پھونکا جائیگا تو ان کے درمیان نسب نہیں رہیں گے۔ نیز حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس طرح نہ پوچھیگا کہ احمدؐ کا بیٹا ہے یا مہدیؑ کا حقتعالیٰ عمل با محبت پوچھیگا۔ پس آبرادر

پس ای برادر بہیں و تکیہ مکن کہ ما در دون دائرہ
ہستیم و ما را بصدقۂ مہدیؑ نجات خواہد شد۔
و نیز کسی را کہ بعد از مصطفیؐ و بعد از مہدیؑ
محبت با خدا تعالیٰ باشد صحبت ایشاں فرض
است یا ملکوتی یا جبروتی یا لاہوتی باشد
قال اللہ تعالیٰ ثم اورثنا الکتٰب الذین
اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ
ومنہم مقتصد ومنہم سابق
بالخیرات (جز ۲۲ رکوع ۱۶) پس کسیکہ
صحبت ایشاں گذاشتہ از دائرہ بیروں
رود و طالب حیات دنیا باشد و در طلب
آں بمیرد پس کافر و منافق مردہ باشد و اگر
کسی را آرزوئے دوستی با خدا و با مصطفیؐ و با یاران
مصطفیؐ و با مہدیؑ و با یاران مہدیؑ بسیار
باشد و قصد میکند کہ امروز فردا از دنیا و
از خانہ و از ہستی خود بیروں آید و در ین طلب
صادق تمام باشد بر ان حکم منافقی و کافری
نباید کرد و نباید گفت کہ از دائرہ علیحدہ مرد
حضرت میر علیہ السلام بعضی کسانرا بشارت

فرمان کو دیکھ اور تکیہ مت کر کہ ہم دائرہ کے اندر ہیں
اور ہم کو مہدیؑ کے صدقہ سے نجات ہوگی اور نیز جس
شخص کو نبیؐ اور مہدیؑ کے بعد خدا تعالیٰ کیساتھ
محبت ہو انکی صحبت فرض ہے یا ملکوتی ہوں یا
جبروتی یا لاہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر ہم نے
وارث بنایا کتاب کا ان لوگوں کو کہ جنھیں ہم نے
منتخب کیا اپنے بندوں میں سے تو ان میں سے
کوئی تو اپنے اوپر ظلم کرنیوالا ہے اور ان میں سے کوئی
بیچ کی چال چلنے والا ہے اور ان میں سے کوئی آگے گیا
نیکیاں لیکر۔ پس جو شخص کہ ان کی صحبت چھوڑ کر دائرہ
کے باہر جائے اور حیات دنیا کا طالب رہے اور اسی
کی طلب میں مرجائے تو کافر اور منافق مرگیا اور جس
شخص کو خدا اور مصطفیؐ اور یاران مصطفیؐ کے ساتھ
مہدیؑ اور یاران مہدیؑ کے ساتھ بہت دوستی ہو دنیا
سے گھر سے اور اپنی ہستی سے آجکل میں باہر آنیکا
قصد کرتا ہے اور اس طلب میں کامل صادق ہے
ایسے شخص پر کفر و نفاق کا حکم نہیں کرنا چاہیئے اور
نہیں کہنا چاہیئے کہ دائرہ سے علیحدہ مرگیا اس لئے
کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے بعض اشخاص کو

ایمان دادہ اند ایشاں ہجرت نکردہ بودند پس ایں چنیں کساں نادر واندک باشند ایں عطائے بارئتعالیٰ است وبا ایں حجت نباید کرد۔ **نقلست** کہ پیش میاں ملکجیو مہاجرؓ چند صد طالبان خدا دنیا گذاشتہ ماندہ بودند بندگیمیراں سید محمودؓ فرمودند کہ میاں مذکور را باید کہ پیش مہاجراںؓ بمانند باایں ہم کہ از میاں ملک جیوؓ بارہا شنیدیم کہ کسی ہر روز خبر نواز خدائتعالیٰ معلوم نکند او از آن خدا نباشد پس ایں چنیں کس را میراں سید محمودؓ چنیں فرمودند دیگر کسی کدام کس است کہ دائرہ کند وآں دائرہ را نام دائرہ مہدیؑ نہد۔

ایمان کی بشارت دی ہے۔ انھوں نے ہجرت نہیں کی تھی پس ایسے لوگ نادر اور تھوڑے ہوئے ہیں یہ خدائتعالیٰ کی سرفرازی ہے اسکو دلیل نہیں گردانا چاہیئے۔ نقل ہے کہ میاں ملک جیوؓ مہاجر کے پاس کئی سو خدا کے طالب دنیا چھوڑ کر رہ گئے تھے بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ میاں مذکور کو چاہیئے کہ مہاجروں کے پاس رہیں۔ باوجودیکہ میاں ملک جیوؓ سے ہم نے اکثر سنا ہے کہ جو شخص ہر روز نئی خبر خدائتعالیٰ سے معلوم نہ کرے وہ خدا کا نہیں ہے پس ایسی ذات کو میراں سید محمودؓ نے ایسا فرمایا تو دوسرا شخص کون ہے کہ دائرہ بنائے اور اس دائرہ کا نام دائرہ مہدیؑ رکھے۔

باب نہم

در بیان آنکہ میراں تعین را لعین فرمودند

و نیز تحقیق کردہ بدانید کہ ہیچ یکی از مہاجراں رض نہ شنیدم کہ حضرت میراں تعین را لعین مراتبی فرمودند و ایں بندہ با اصحاب کبار رض ہم نشینندہ کہ کسی را امری کردند کہ تعین را بخورید یعنی است **نقلست** کہ بندگی میاں نعمت رض پہ بندگی سید خوندمیر رض چند بار فرمودند کہ شما یاراں را از خلاف میراں منع کنید بندگی سید خوندمیر رض فرمودند کہ بندہ کو توال نیست کار بندہ ہمین است کہ بیان قرآن کنیم کسی را جای وظیفہ بودی و پیش بندگی سید خوندمیر رض اذن طلبیدی کہ آنجا برویم اگر رضای خوندکار باشد بیاریم رضا دادند و نیز اگر کسی پیش میراں رض ہم یاراں رض رضا طلبیدی کہ تعین را ترک ہم فرمودند

نواں باب

اس بیان میں کہ مہدی نے تعین کو لعین فرمایا ہے

اور نیز تحقیق کیساتھ جانو کہ میں نے مہاجرین رض میں سے کسی مہاجر رض سے نہیں سنا کہ حضرت مہدی نے تعین کو لعین مراتبی فرمایا ہے اور یہ بندہ نے صحابہ کرام رض سے بھی کسیکو یہ حکم کرتے ہوئے نہیں سنا کہ تم تعین کھاؤ (کیونکہ تعین کھانیوالا) لعین ہے نقل ہے کہ بندگی میاں نعمت رض نے بندگیمیاں سید خوندمیر رض سے چند بار فرمایا کہ تم یاروں کو مہدی کے خلاف (عمل کرنے) سے منع کرو تو بندگی میاں سید خوندمیر رض نے فرمایا کہ بندہ کو توال نہیں ہے بندہ کا کام یہی ہے کہ قرآن کا بیان کروں اگر کسی شخص کا کہیں وظیفہ ہوتا اور بندگیمیاں سید خوندمیر رض کی حضور میں اجازت طلب کرتا کہ وہاں جاتا ہوں اگر خوندکار رضا دیں تو لاتا ہوں تو آپ رضا دیتے اور نیز اگر کوئی شخص

خدای را نخواہید فرمود و در بیان ہمیشہ تعین را
لعین فرمودند و تعین خورندگان دائم بر ذات
خود ملامت میکردند و نیز برادران دائرہ ہم
تعین خوار ایشان را ملامت بسیار میکردند و
ایشان ہیچ رنجش نکردند و نیز حضرت میراں
تعین را لعین فرمودند اگر کسی گوید بعضے
مہاجران بود و میاں یوسف سہیتؓ و میاں
تاج محمدؒ تعین میخوردند و حضرت میراں ایشاں را
بشارتہا داده اند و ضیافت ایشاں قبول
کرده اند و کرات و مرات بخانہ ایشاں قدوم
سعادت فرموده اند گوئیم کہ ایں را حجت نباید کرد
چرا کہ حضرت میراںؒ ہر چہ کردند و ہر جا کہ رفتند
بامر اللہ کردند و رفتند پس اینجا ذاتہای
میاں یوسف سہیتؓ و میاں تاج محمدؒ بیان
کردن و حکایت نجاشی بادشاہ حبش و سلطان
غیاث الدین بادشاہ مانده و بعضی از ازواج
و دختران سلطان محمود کہ بادشاہ گجرات بود
ایں ہمہ را حجت نباید کرد چرا کہ ایشاں را
بشارتہا داده اند بامر اللہ داده اند و یاراںؓ

مہدیؑ اور یاران (مہدیؑ) سے بھی رضا طلب کرتا
کہ میں تعین کو ترک کر دوں تو فرماتے کہ خدا کو چاہو لیکن
ہمیشہ بیان میں تعین کو لعین فرمایا اور تعین کھانے
والے ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرتے تھے اور نیز
برادران دائرہ بھی تعین خوروں کو بہت ملامت کرتے
تھے اور یہ (حضرات) کچھ رنج نہیں کرتے تھے اور نیز
حضرت مہدیؑ نے تعین کو لعین فرمایا اگر کوئی شخص
کہے کہ بعضے مہاجروں کو (تعین) تھا اور میاں یوسف
سہیتؓ اور میاں تاج محمدؒ تعین کھاتے تھے اور حضرت
مہدیؑ نے ان کو بشارتیں دی ہیں اور ان کی ضیافت
قبول کی ہے اور کئی بار ان کے گھروں کو تشریف لے
گئے تو میں کہتا ہوں کہ اس کو حجت نہیں گردانا چاہیئے
اس لئے کہ حضرت مہدیؑ نے جو کچھ کیا اور جہاں کہیں گئے
اللہ کے حکم سے کئے اور گئے پس یہاں میاں یوسف
سہیتؓ اور میاں تاج محمدؒ کی ذاتوں کو پیش کرنا
اور حبش کا بادشاہ نجاشی اور مانڈو کا بادشاہ سلطان
غیاث الدین اور سلطان محمود جو گجرات کا بادشاہ تھا
اوسکی بعض عورتوں اور لڑکیوں کی حکایت تھی ان
سب کو دلیل نہیں گردانا چاہیئے اس لئے کہ ان کو (مہدیؑ

را فرستادہ اند چنانچہ بیت فرمودہ اند۔

گر بمنی در زمینی پیش منی
ور بے منی پیش منی در زمینی

نقلست کہ در موضع بھیلوٹ یک ملا سی تنکہ کہنہ پیش میر انسید محمودؓ آورد قبول کردند و بعد ازاں ہماں شخص بعد از یکماہ باز سی تنکہ آورد باز قبول کردند باز سیومی کرت آورد بعد از یکماہ حضرت میر انسید محمودؓ قبول نکردند فرمودند مگر فتح خاں مارا تعین گرداند و نیز اکثر درویشاں تعین را ترک کردہ اند و آنکسانرا کہ نبود اختیار نکردند اگرچہ بعضی نقلہا یک دو کساں می آرند کہ اختیار کردہ اند النادر کالمعدوم ہمہ درویشاں تعین را ترک گفتہ اند قصہ آوردہ اند کہ درویشی در مسجدی بدنبال امام نماز عصر ادا کرد و بعد از نماز امام درویش را پرسید کہ از کجا آمدید درویش گفت از زمین خدا آمدم امام گفت کہ قوت از کجا می شود درویش گفت از خانہ خدا امام گفت سببی می باید درویش فی الحال نماز باز

اللہ کے حکم سے بشارتیں دی ہیں اور اپنے اصحابؓ کو ان کے پاس بھیجا ہے چنانچہ بیت فرمایا ہے کہ۔

اگر تو مجھ سے ہے یمن میں ہے تو تو میرے پاس ہے
اور اگر مجھ سے نہیں ہے اور میرے پاس ہے تو تو میں ہے

نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں ایک ملا نے تیس تنکے کہنہ میر انسید محمودؓ کی خدمت میں پیش کئے قبول فرمایا اور بعد ازاں اسی شخص نے ایک ماہ کے بعد تیس تنکے لائے پھر قبول فرمایا پھر تیسرے بار ایکماہ کے بعد لایا حضرت میر انسید محمودؓ نے قبول نہیں کیا اور فرمایا شاید فتح خاں ہمارے تعین مقرر کرتا ہے اور زیادہ اکثر فقراء نے تعین کو ترک فرمایا اور جنکو (تعین) نہ تھا اختیار نہیں کئے اگرچہ ایک دو شخص بعضی نقول پیش کرتے ہیں کہ اختیار کیا ہے نادر معدوم کے موافق ہے تمام فقراء نے تعین کو شرک فرمایا ہے اور قصہ بیان کیا ہے کہ ایک فقیر نے ایک مسجد میں امام کے پیچھے عصر کی نماز ادا کی اور نماز کے بعد امام نے درویش سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے درویش نے کہا کہ میں خدا کی زمین سے آیا امام نے کہا کہ غذا کہاں سے میسر ہوتی ہے درویش نے کہا کہ خدا کے گھر سے امام نے کہا کہ سبب چاہیئے درویش نے

گردانید امام گفت کہ بعد عصر چہ ادا کردی درویش گفت نماز عصر امام گفت رسولؐ فرمودہ کہ صلوا خلف کل بر و فاجر۔ درویش گفت آری تحقیق است لیکن بد بنبال مشرک نماز گزاردن روا نباشد ازیں سبب نماز باز گردانیدم و ترا بر خدائے تعالیٰ یقین نیست۔ قولہ تعالیٰ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا **فصل در نقلہائے متفرقات نقلست** کہ بی بی الہدیؓ وقتیکہ نقل شدند از درون تغچۂ بی بی یک تنکہ زرین بیروں آمد حضرت میرانؒ را اعلام کردند میرانؒ فرمودند در آتش گرم کنید و بی بیؓ را داغ دہید میاں سید سلام اللہؒ برای مستعد کنائیدن قبر رفتہ بودند چونکہ خبر شنیدند از انجا شتاب پیش میرانؒ آمدند و گفتند کہ بندہ را تحقیق معلوم است کہ ایں تنکہ زرین بی بی فاطمہؓ است و از آن بی بی الہدیؓ نیست بعد میرانؒ فرمودند کہ از آن کسیکہ باشد آنرا بدہید بی بی فاطمہؓ را دادند **نقلست** کہ در وقت

اوسیوقت نماز لوٹا کر پڑھی امام نے کہا کہ عصر کے بعد تم نے کیا ادا کیا درویش نے کہا کہ عصر کی نماز امام نے کہا کہ رسولؐ نے فرمایا ہے کہ ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھو۔ درویش نے کہا کہ ہاں ٹھیک ہے لیکن مشرک کے پیچھے نماز پڑھنی روا نہیں۔ اسی سبب سے میں نے نماز لوٹا کر پڑھی اور تجھکو خدا تعالیٰ پر یقین نہیں چنانچہ فرمان خدا ہے کہ اور نہیں ہے کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ تعالیٰ پر ہے رزق اس کا **فصل** متفرق نقلوں کے بیان میں۔ نقل ہے کہ جب بی بی الہدیؓ نے وفات پائی تو بی بیؓ کی گٹھری سے ایک سونے کا تنکہ نکلا حضرت مہدیؑ کو اطلاع کئے مہدیؑ نے فرمایا کہ آگ میں گرم کرو اور بی بیؓ کو داغ دو سید سلام اللہؒ قبر تیار کروانے گئے تھے جوں ہی آپنے یہ خبر سنی وہاں سے حضرت مہدیؑ کے حضور میں فوراً حاضر ہو کر عرض کیا کہ بندہ کو تحقیق کے ساتھ معلوم ہے کہ یہ سونے کا تنکہ بی بی فاطمہؓ کا ہے اور بی بی الہدیؓ کی ملک سے نہیں ہے اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ جس کسی کی ملک سے ہو اوسکو دو بی بی فاطمہؓ کے حوالے کئے۔ نقل ہے کہ مصطفیٰؐ

مصطفیٰؐ یکی از اصحابؓ نقل شد از جامہ او
یک مخلف یا دو بیروں آمد پیش حضرت مصطفیٰؐ
عرض کردند حضرتؐ فرمودند کہ داغ دہید
یاراںؓ داغ دادند **نقلست** کہ در موضع
بھیلوٹ بندگی میر انسید محمودؓ را ازار پارہ پارہ
شدہ بود و میاں بابنؓ سویت میکردند و عشر
ہم تسلیم میاں بابنؓ بود روزی ازار نو پیش
میراں سید محمودؓ آوردند میراںؓ پرسیدند از
کجا آوردند میاں مذکور گفت از درہمہائے
عشر جامہ خرید کردہ ازار کنانیدم بندگی
میراں سید محمودؓ بسیار خشم شدند و فرمودند کہ
ایں پوشیدن روا نیست نخواہم پوشید کہ حق
مضطران است **نقلست** کہ بی بی کدبانوؓ
با بندگیہاں دلاورؓ فرمودند کہ میر انسید محمودؓ را
بگوئید کہ چند سویت مارا زیادت بدہید از
جہت مہمانان کہ خرچ بسیار میشود میاں دلاورؓ
عرض کردند میر انسید محمودؓ چشمہا پر آب کردند و
فرمودند کہ میاں دلاورؓ شما از خود نمیگوئید
گویا ایندہ کسی میگوئید بی بی کدبانوؓ پیش ایں

کے زمانے میں ایک صحابیؓ نے وفات پائی آپ کے
لباس سے ایک یا دو مخلف نکلے آنحضرتؐ سے
یاروں) نے عرض کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ داغ
دو یاروں نے داغ دیا نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ
میں بندگی میر انسید محمودؓ کا پائیجامہ پارہ پارہ ہو گیا
تھا اور میاں بابنؓ (مہاجر) سویت کرتے تھے
اور عشر بھی میاں بابن کے تفویض تھا ایک روز
نیا پائیجامہ میر انسید محمودؓ کی خدمت میں لائے۔
میر انسید محمودؓ نے پوچھا کہ کہاں سے لائے میاں مذکور
نے کہا عشر کے پیسوں میں کپڑا خرید کر پائیجامہ بنوایا
ہوں بندگی میر انسید محمودؓ بہت خفا ہوئے اور فرمایا
کہ یہ پہننا جائز نہیں میں نہیں پہنوں گا کیونکہ (یہ)
حق مضطروں کا (جس کے پاس ستر عورت کے لئے جامہ نہ
اسکا) ہے اور نقل ہے کہ بی بی کدبانوؓ نے بندگیہاں
دلاورؓ سے فرمایا کہ میر انسید محمودؓ سے کہو کہ چند سویت
ہم کو زیادہ دیں مہمانوں کی وجہ سے خرچ زیادہ
ہو گیا ہے میاں دلاورؓ نے عرض کیا تو میر انسید محمودؓ
آنکھوں میں پانی لائے اور فرمایا کہ میاں دلاورؓ
آپ از خود نہیں کہتے ہو کسی کے کہنے پر کہتے ہو بی بی کدبانوؓ

بندہ نصیب دنیوی طلبیدند بگوئید کہ حضرت میراںؑ این بندہ را دہ سویت دادہ بودند ہماں بس است بعد ازاں چند فرزند تولد شدند میر انسید محمودؓ زیادہ نگرفتند نقلست از ہمہ مہاجرانؓ کہ حضرت میراںؑ سویت بخود خود می کنانیدند روزے سید علاء الدین مہاجرؓ بطرف روی سویت گیرندہ دیدند و پرسیدند کہ شمارا چند سویت ہست حضرت میراںؑ منع کردند کہ میاں طرف روی کسی مبینید چشم فروکردہ بہ پرسید کہ چند سویت شمارا ست چرا کہ مردم چوں روی کسی می بیند بضرورت رعایت او میشود و نیز نقلست از میاں نعمتؓ کہ حضرت میراںؑ عشر را ہم در بعض اوقات ہمانجا بمضطراں دادند و پرسیدند کہ از عشر چیزے ماندہ است جواب گفتند کہ میرا نجیو ہیچ نماندہ است بعدہ میراںؑ ایستادہ می شدند و میاں نعمتؓ ہمچنیں بعضی وقت کردہ اند و نیز معلوم باد کہ در بھیلوٹ میر انسید محمودؓ بر سویت خود می نشستند اگرچہ در پای مبارکش

اس بندہ کے پاس دنیا کی چیز طلب کرتے ہیں کہو کہ حضرت مہدیؑ نے اس بندہ کو دس سو تیں عطا فرمائی تھیں وہی بس ہیں بعد ازاں آپکو چند فرزند ہوے میراں سید محمودؓ نے زیادہ (سوتیں) نہیں لیں تمام مہاجرینؓ سے منقول ہیکہ حضرت مہدیؑ اپنی حضور میں سویت کراتے تھے ایک روز سید علاء الدین مہاجرؓ نے سویت لینے والے (بزرگ کے) منہ کو دیکھا اور پوچھا کہ تمہاری سوتیں کتنی ہیں (بناءً علیہ) حضرت مہدیؑ نے منع فرمایا کہ میاں (علاء الدین) کسیکے منہ کیطرف مت دیکھو آنکھیں نیچے کئے ہوئے پوچھو کہ تمہاری سوتیں کتنی ہیں اس لئے کہ لوگ جب کسی کا منہ دیکھتے ہیں تو بلحاظ ضرورت اسکی رعایت (دلسنگیر) ہوتی ہے اور نیز میاں نعمتؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ عشر کو بھی بعض اوقات وہیں مضطروں کو دیدیتے اور پوچھتے کہ کیا عشر میں سے کچھ بچ گیا ہے تو (یاراںؓ) جواباً عرض کرتے کہ میرا نجیو کچھ نہیں اس کے بعد مہدیؑ کھڑے ہوجاتے تھے اور میاں نعمتؓ نے بھی بعض وقت ایسا ہی کیا ہے اور نیز واضح ہو کہ بھیلوٹ میں میراں سید محمودؓ خود سویت کیلئے

و دبود میاں قطب الدینؓ و میاں بابنؓ سنجاری
سویت کردند برایشاں میاں لاڑ امام رانشاندند
وخود ہم نشستند واکثر میاں علاء الدین مہاجرؓ
سویت میکردند وبندگی میراں سید محمودؓ بلکہ
ہمہ مہاجراںؓ ہیچ تکلیف نہ کردند ہرچہ حاضر
بودی مہمان راخورانیدندی فاماگندم وروغن
گاؤ بزرگاں راخورانیدندی وباقی فقیراں را
جوار یا باجری باروغن کنجد خورانیدی واگر آدمیاں
بسیار بودی بزرگاں راطلبیدہ چیزے خوب
خورانیدند باقی مردماں راہماں جای فرستادند
ومہاجراںؓ کہ برای ملاقات یا برای اجماع
حاضر آمدہ بودند دوسہ روز ماندہ ہمہ روان شدند
واگر کسی بسیار روز ماندی سویت اومی فرستادند
وگفتندے ہرچہ رضا باشد بخورید اوراہر روز
مہمان نگرفتندی مگر سہ روز ونیز معلوم باد
کہ بندگیماں سید خوندمیرؓ خود بر سویت می نشستند
وبعضی اوقات نانہا بدست خود دادندی بر سویت
کنندگاں ملک اسماعیلؓ داماد میاں نشستند
ونیز در وقت میاں نعمتؓ میاں بابو سویت

بیٹھتے تھے اگرچہ آپکے قدم مبارک میں درد تھا اور
میاں قطب الدین اور میاں بابن سانجوری سویت
کرتے تھے ان پر میاں لاڑ امامؓ کو مقرر فرمایا اور خود
بھی بیٹھتے تھے اور اکثر میاں علاء الدین مہاجرؓ
سویت کرتے تھے اور بندگیمیر السید محمودؓ بلکہ تمام مہاجرین
کوئی تکلف نہیں کرتے جو کچھ موجود رہتا مہمان کو کھلاتے
ولیکن گیہوں اور گائے کا گھی بزرگوں کو کھلاتے اور
باقی فقیروں کو جوار یا باجری میٹھے تیل کے ساتھ کھلاتے
اور اگر لوگ بہت ہوتے تو بزرگوں کو بلا کر اچھی چیز کھلاتے
باقی لوگوں کو اسی جگہ بھیج دیتے اور جو مہاجرینؓ کہ
ملاقات یا اجماع کے لئے حاضر ہوتے دو تین روز رہکر
سب چلے جاتے اور اگر کوئی (مہاجرؓ) زیادہ روز
رہتے تو انکو سویت بھیجی جاتی اور کہتے کہ جو کچھ رضا
ہو کھاؤ اس کو ہر روز مہمان نہیں کرتے مگر تین
روز اور نیز واضح ہو کہ بندگیماں سید خوندمیرؓ
خود سویت کے لئے بیٹھتے تھے اور بعض وقت اپنے
ہاتھ سے روٹی تقسیم کرتے اور سویت کرنے والوں
(کی نگرانی) کے لئے بندگیماںؓ کے داماد ملک اسمٰعیلؓ
بیٹھتے اور نیز میاں نعمتؓ کے وقت میں میاں بابوؓ

میکردند وقتیکہ میاں نعمتؓ حاضر نبودی و سویت شدی انچہ باقی ماندی میاں نعمتؓ مضطراں راجا بجا میدادند وبعضی برادراں میاں نعمتؓ راعرض کردند کہ ازایشاں خیانت میشود بعدہ میاںؓ فرمودند ہر وقتیکہ سویت میشود باید کہ برایشاں چہار کساں برائے جاسوسی بنشینند اگر تنگ خواہند آمد معلوم خواہد شد کہ ایشاں خیانت میکردند بعدہٗ چونکہ چہار کساں نشستند تنگ آمدند وسویت کردن گذاشتند وبدائرہ میاں ملک جیوؒ رفتند۔

نقلست کہ در قصبۂ بڑلی میاں نظامؓ باہیند صد طالباں بودند خدائتعالی گندم رسانیدہ بود ملک الہدادؓ عامل برسویت بودند ومیاں نظامؓ برسویت نشستند وفرمودند کہ ملک الہدادؓ شما یک سویت زیادہ بگیرید ملکؓ فرمودند کہ بندہ حق فقیراں چوں بگیرد میاں نظامؓ فرمودند کہ بندہ رامی آید بندہ میدہد ملکؓ فرمودند کہ فقیراں رامی آید چند بار ایں سخن تکرار شد ونیز ملک الہداد سویت زیادہ نگرفتند۔

سویت کرتے تھے جس وقت کہ میاں نعمتؓ موجود ہوتے اور سویت ہوتی تو جو کچھ باقی رہتا (اسکو) میاں نعمتؓ مضطروں کو جا بجا تقسیم کرتے اور بعض برادروں نے میاں نعمتؓ سے عرض کیا کہ ان سے خیانت ہوتی ہے اس کے بعد میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ جس وقت سویت ہوتی ہے ان پر چار شخص تحقیق کیلئے بیٹھیں اگر تنگ آئیں تو معلوم ہوجائیگا کہ یہ لوگ خیانت کرتے تھے اس کے بعد جب چار شخص بیٹھے تو وہ تنگ آگئے اور سویت کرنی چھوڑدی اور میاں ملک جیوؒ کے دائرہ کو چلے گئے۔ نقل ہے کہ قصبہ بڑلی میں میاں نظامؓ کئی سو طالبوں کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ گیہوں بھیجا تھا ملک الہدادؓ سویت پر عامل تھے اور میاں نظامؓ سویت کے لئے بیٹھے اور فرمایا کہ ملک الہدادؓ تم ایک سویت زیادہ لو ملکؓ نے فرمایا کہ بندہ فقیروں کا حق کیونکر لیگا میاں نظامؓ نے فرمایا کہ بندہ کو آتا ہے بندہ دیتا ہے ملکؓ نے فرمایا کہ فقیروں کے لئے آتا ہے چند بار اس بات میں تکرار ہوئی اور نیز ملک الہدادؓ نے سویت زیادہ نہیں لی۔ نقل ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت مہدیؑ

نقلست کہ خدائتعالی حضرت میراںؒ را انگور رسانیدہ بود و میانسید سلام اللہؓ یک خوشہ بدست میر انسید حمیدؒ دادند میراںؒ فرمودند کہ حق فقیراں چرا دادی برادراں گفتند میر انجیو عفو کنید میراںؒ فرمودند کہ حق فقیران است پیش ہمہ فقیراں عفو کنانید قالؒ الھدایا مشترکۃ

ونیز نقلست از حاجی عبد اللہ مہاجر مہدیؒ کہ فتح خاں یکہزار تنکہ گذرانیدہ بود بندگی میاں نظامؓ سویت میکردند ملک الہدادؓ عامل برسویت بودند میاں نظامؓ ملکؓ را فرمودند کہ شما یک سویت زیادہ بگیرید ملک الہدادؓ عرض کردند کہ حق فقیراں چگونہ زیادہ بگیرم بعدہٗ میاںؓ فرمودند کہ ما را می آید اگر خواہیم بدہیم واگر نخواہیم ندہیم ملک الہدادؓ فرمودند کہ فقیراں را می آید بعد از چند روز ملک الہدادؓ از دائرہ میاں نظامؓ پیش بندگی سید خوندمیرؓ رفتند ونقلست کہ میاں نعمتؓ را برادران دائرہ عرض کردند کہ اینجا پس روی میراںؒ تمام است یک پس روی میراںؒ چرا نمی کنید میراںؒ بی بی ملکانؓ راسہ کو انگور بھیجا تھا اور میانسید سلام اللہؓ نے ایک خوشہ میراں سید حمیدؒ کے ہاتھ میں دیا مہدیؒ نے فرمایا فقیروں کا حق کس لئے دیئے برادروں نے کہا کہ میر انجیو معاف فرمائیں مہدیؒ نے فرمایا کہ فقیروں کا حق ہے سب فقراء کے پاس معاف کراؤنگا نبیؒ نے فرمایا کہ تجھے مشترک ہیں اور نیز حاجی عبداللہ مہاجر مہدیؒ سے منقول ہیکہ فتح خاں نے ایک ہزار تنکے بھیجے تھے بندگیماں نظامؓ سویت فرماتے تھے ملک الہدادؓ سویت پر عامل تھے میاں نظامؓ نے ملکؓ کو فرمایا کہ تم ایک سویت زیادہ لو ملک الہدادؓ نے عرض کیا کہ فقیروں کا حق کیونکر زیادہ لوں اس کے بعد میاں نظامؓ نے فرمایا کہ ہمکو آتا ہے اگر ہم چاہیں گے تو دیں گے اور نہیں چاہیں گے تو نہیں دیں گے ملک الہدادؓ نے فرمایا کہ فقیروں کو آتا ہے چند روز کے بعد ملک الہدادؓ میاں نظامؓ کے دائرہ سے بندگیماں سید خوندمیرؓ کی خدمت میں چلے گئے اور نقل ہیکہ میاں نعمتؓ سے برادران دائرہ نے عرض کیا کہ یہاں مہدیؒ کی پیروی کامل ہے مہدیؒ کی ایک پیروی کس لئے نہیں کرتے کہ مہدیؒ

سویت میدادند شما در خانہ چرا نمی دہید میاں نعمتؓ فرمودند کہ ہمہ یارانِ مہدیؑ اتفاق کردہ دہا نیدہ اند از جہت آنکہ مہمان بسیار می آمدند برادراں میاں نعمتؓ را گفتند ما ہم راضی ہستیم پس روی میراںؑ بکنید میاں نعمتؓ فرمودند میراںؑ مرشد بودند و ما طالب ہستیم میراںؑ بندہ را یک سویت دادہ بودند ہمیں یک سویت بسند است بعدہ ہمہ یاراں کوشش کردند و اتفاق کردہ دادند یک روز گذشت دوم روز شد برادراں را فاقہ افتاد و آں سویت کہ برادراں دادہ بودند ہمہ پیش برادراں آوردند و سویت کنانیدند۔ و نیز روش میر انسید محمودؓ بن سید محمد مہدی موعودؑ این چنیں دیدیم کہ وقتی درونِ دائرہ اضطرار شدی و میر انسید محمودؓ را خبر شدے اگر دراں وقت طعام خوردی طعام را گذاشتی و فرمودی کہ طعام بردارید برادراں گرسنہ ہستند بندہ چگونہ خورد بعد ازاں بی بی کدبانوؓ چیزی گزرانیدی انگہ چیزی می خوردی۔

نے بی بی ملکانؓ کو تین سویتیں عطا کی ہیں آپ (اپنے) گھر میں کس لئے نہیں دیتے میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ کے تمام یاروں نے اتفاق کر کے دیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ مہمان زیادہ آتے تھے برادروں نے میاں نعمتؓ سے کہا کہ ہم سب راضی ہیں مہدیؑ کی پیروی فرمائے میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ مرشد تھے اور ہم طالب ہیں مہدیؑ نے بندہ کو ایک سویت دی تھی یہی ایک سویت کافی ہے اس کے بعد تمام یاروں نے کوشش کی اور اتفاق کر کے دیا ایک روز گذرا دوسرا روز ہوا برادروں پر فاقہ پڑا جو سویت کہ برادروں نے دی تھی وہ سب برادروں کے پاس لائے اور سویت کروا دیا اور نیز میراں سید محمودؓ ابن سید محمد مہدی موعودؑ کی روش ہم نے ایسی دیکھی ہے کہ جس وقت دائرہ میں اضطرار (فاقہ پر فاقہ) ہوتا اور میر انسید محمودؓ کو خبر ہوتی اگر اوس وقت کھاتے رہتے تو کھانا چھوڑ دیتے اور فرماتے کہ کھانا اٹھالو برادراں بھوکے ہیں بندہ کیونکر کھائے اس کے بعد بی بی کدبانوؓ کوئی چیز گذرانتے تو اس وقت کچھ کھاتے تھے اور نیز ایک وقت میاں

ونیز وقتی میاں سومار مہاجرؓ بر در میر انسید محمودؓ
ایستادہ آواز بلند کرد و گفت میر اںؓ دایہ
رتنی را فرستادہ پرسیدند کہ چہ میگوئید
میاں مذکور گفت فقران دائرہ بسیار گرسنہ
ہستند و بعضی کسانرا فاقہ شدہ است
دائی گفت میر اںؓ طعام می خورند میگوئید بعدہ
بگویم میر انسید محمودؓ گفت کہ چہ میگوئید میاں
سومار را آواز از درون خانہ کردند و فرمودند
کہ میاں سومار چہ میگوئید میاں سومار گفت
میر انجیو ہیچ نیست می پرسم کہ میر اںؓ چہ میکنند
بعد ازاں تاکید کردہ پرسیدند کہ راست
بگوئید کہ بچہ کار آمدہ بودید بعدہ بسیار تاکید کردہ
پرسیدند راست بگوئید میاں مذکور گفتند کہ
براداران گرسنہ ہستند بعدہ میر اںؓ چشمہای
خود پر آب کردند و فرمودند کہ طعام را بردارید
کہ ایں بندہ خاک بخورد کہ برادران گرسنہ اند
و بندہ بخورد بعدہ بی بی کدبانوؓ چیزی گذرانیدند
پس انگہ میر اںؓ طعام خوردند و از ان غلہ آوردند
و آواز در دائرہ بلند کردند ہر کہ مضطر باشد

سومار مہاجرؓ نے میر انسید محمودؓ کے دروازہ پر کھڑے
ہوے آواز دی اور کہا۔ میر اںؓ نے دایہ رتنی کو بھیجکر
دریافت کرایا کہ کیا کہتے ہو میاں مذکور نے کہا
دائرہ کے فقرا بہت بھوکے ہیں اور بعضے حضرات
پر فاقہ ہے دائی نے کہا کہ میر اںؓ کھانا کھا رہے
ہیں (اس وقت) مت کہو اس کے بعد کہوں گی
میر اں سید محمودؓ نے کہا کہ کیا کہتے ہو اور میاں
سومارؓ کو گھر میں سے آواز دی اور فرمایا کہ میاں سومارؓ
کیا کہتے ہو میاں سومارؓ نے کہا میر انجیو کچھ نہیں
پوچھتا ہوں کہ میر اںؓ کیا کرتے ہیں بعد ازاں
تاکید کرکے پوچھا کہ سچ کہو کہ کس کام کے لئے
آئے تھے اس کے بعد بہت تاکید کرکے پوچھا کہ
سچ کہو میاں مذکور نے کہا کہ برادراں بھوکے ہیں
اس کے بعد میر اںؓ نے اپنی آنکھوں میں پانی بھر لایا
اور فرمایا کہ کھانا اٹھاؤ کہ یہ بندہ خاک کھائے
کیونکہ برادراں بھوکے ہیں اور بندہ کھائے اس کے
بعد بی بی کدبانوؓ نے کوئی چیز گذرانی پس اس وقت
میر اںؓ نے کھانا کھایا اور اس (چیز) سے غلہ
لائے اور دائرہ میں آواز دی کہ جو شخص مضطر ہو

بگیر د بعضی مضطراں گرفتند و بعضی برادراں نگرفتند ایشاں را سویت کنندہ آواز کرد گفت کہ شما چرا نمی گیرید ایشاں جواب دادند کہ ما مضطر نہ ایم سویت کنندہ پرسید کہ شما از کجا خورد ید گفتند کہ امروز ما قرض کرد خوردیم بعضی طالبان خدا ایں چنیں دیانت دار بودند کہ حق مضطراں نخوردند **نقلست** کہ شیخ صدرالدین سندھی نیم شب دست درون حجرہ کردہ نانہا باشارت میداد کہ ہیچکس نداند کہ کدام میدہد بعد از دو سہ روز طالبان خدا پیش حضرت میراںؒ فریاد کردند کہ میرانجی رہزنی میشود میراں فرمودند کہ چہ رہزنی میشود گفتند میرانجی دو سہ شب شدہ است کہ کسی دست خود را درون حجرہ فراز میکند و نانہا میدہد و معلوم نمی شود کہ کدام کس است بعدہ میراںؒ فرمودند کہ طالبان خدای را ایذا مدہید میراںؒ و یارانؓ ازیں جہت منع کردند و آنرا فرمودند کہ وقت تبدل کردہ بدہید تا در خاطر نگذرد کہ امشب ہم او خواہد آمد و

(سویت) نے بعض مضطروں نے لی اور بعض برادروں نے نہیں لی ان کو سویت کرنے والے نے آواز دی اور کہا کہ تم کس لئے نہیں لیتے انھوں نے جواب دیا کہ ہم مضطر نہیں ہیں سویت کرنے والے نے پوچھا کہ تم کہاں سے کھائے کہا کہ آج ہم نے قرض کر کے کھایا بعضے خدا کے طالب ایسے دیانت دار تھے کہ مضطروں کا حق نہیں کھائے نقل ہے کہ شیخ صدرالدین سندھی آدھی رات کو حجرہ میں ہاتھ لمبا کر کے اشارہ سے روٹیاں دیتے تھے کہ کسی کو معلوم نہو کہ کون دیتا ہے دو تین روز کے بعد طالبان خدا نے حضرت مہدیؑ کی حضور میں فریاد کی کہ میرانجی رہزنی ہوتی ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ کیا رہزنی ہوتی ہے بیان کرو تو کہا کہ میرانجی دو تین راتیں ہوئی ہیں کہ ایک شخص حجرہ میں اپنا ہاتھ لمبا کرتا ہے اور روٹیاں دیتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ طالبان خدا کو ایذا مت دو مہدیؑ اور یاران مہدیؑ نے اس لئے منع کیا اور اس کو فرمایا کہ وقت بدل کر دو تاکہ دل میں یہ خیال نہ آئے کہ آج رات کو بھی

طالبان خدائے را و متوکلان را ہمچناں باید
ندانند کہ امروز و امشب رزق از کجا خواہد آمد
قال اللہ تعالیٰ ومن یتق اللہ یجعل لہ
مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب
(جز ۲۸ رکوع ۱۷) **نقلست** از میاں مصطفیٰؓ
حضرت میراںؒ در مانڈو چند روز بماندند و آنجا
حجرہا راست کردند یکی برادر چند چوب برای
حجرہا استادہ کردہ بالای آں جامہ یا بوریا
برای سایہ داشتہ بود شخصی برای ملاقات
میراںؒ آمد و در زیر آں ملاقات کردہ نشست و
چیزی گزرانید بعد استادن حضرت میراںؒ
فرمودند کہ ایں حجرہ را از اینجا بردارید جای
نیک نیست کہ اولا در اینجا چیزی دنیوی آمد
از اینجا برداشتند و بجای دیگر کردند و نیز
نقلست حضرت میراںؒ را کسی چند صد تنکہ
گذرانیدہ گفت چند تنکہ سید حمیدؒ را و چند
تنکہ بی بی ملکانؒ را و چند تنکہ بی بی بونؒ را و
چند تنکہ بی بی ہنجیؒ را و چند تنکہ علیحدہ فقرا را
پیش میراںؒ عرض کردند حضرت میراں درخشم شدند

وہ آئیگا اور طالبان خدا کو اور متوکلوں کو ایسا چاہیے
کہ وہ نہ جانیں کہ آجکے دن اور آجکی رات رزق
کہاں سے آئیگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور جو شخص
ڈرتا ہے اللہ سے پیدا کردیگا اللہ اسکے لئے نجات
کی سبیل اور اس کو وہاں سے رزق پہونچائیگا جہاں
سے اسکو گمان بھی نہو۔ میاں مصطفیٰؓ سے منقول ہے
کہ حضرت مہدیؑ شہر مانڈو میں چند روز رہے اور
وہاں حجرے تیار کئے ایک برادر نے حجرہ کے لئے چند
لکڑیاں کھڑے کرکے اوپر کپڑا یا بوریا سایہ کے
لئے ڈالا تھا ایک شخص مہدیؑ کی ملاقات کیلئے آیا
اور اوس سایہ کے نیچے ملاقات کرکے بیٹھا اور کچھ
فتوح کی اس کے اٹھنے کے بعد حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ اس حجرہ کو یہاں سے اٹھالو اچھی جگہ نہیں
ہے کیونکہ اس جگہ اول دنیا کی چیز آئی وہاں سے
اٹھالے اور دوسری جگہ قائم کئے اور نیز نقل ہے
مہدیؑ کو کسی نے چند سو تنکے گذرانکر کہا کہ چند
تنکے سید حمیدؒ کو اور چند تنکے بی بی ملکانؒ کو اور چند
تنکے بی بی بونؒ کو اور چند تنکے بی بی ہنجیؒ کو اور چند
تنکے علیحدہ فقیروں کو (صحابہؓ کو) مہدیؑ سے عرض کئے

فرمودند کہ فلاں غلیباً نگاں را از کجا آوردی
اگر چیزے خدائے را آوردی بیار وگرنہ ہمہ
بر بعدہ آرندہ گفت میرا نجی خدای را آوردم
ہر چہ رضا باشد بکنید بعدہ حضرت میراںؑ ہمہ
سویت کردند **نقلست** کہ دجالور میاں
نعمتؓ را میاں پیارا افغان چند صد فیروزی
آوردہ گفت کہ بہت بی بی خونزا شہؓ را و
بہت بی بی ملکانؓ را خونزا فتح را و بی بی
خاص ملک را و میاں رفیع را ہر یکی را علیحدہ
کردہ گرہ بستہ گذرانید بعدہ میاں نعمتؓ نقل
میراںؑ کہ بالا مذکور است بیان کردند بعدہ
پیارا گفت کہ برای خدا آوردم ہر چہ رضا باشد
بکنید بندگیہاں نعمتؓ گرہ وا کردہ بہت
خویش ہمہ خلط کردند و سویت کردہ دادند
نقلست کہ از قصبہ بڑلی ملک حسین بھٹی
مہاجراںؓ را دومن برتی ہر یک مہاجرؓ را
علیحدہ فرستادہ بود بندگیہاں دلاورؓ فرمودند
کہ ما را نباید کہ قبول کنیم پس مہاجراںؓ را
علیحدہ علیحدہ بیارید فقیراں چہ خورند کہ گرد بگرد ما

حضرت مہدیؑ خفا ہوئے اور فرمایا کہ فلاں غائب
لوگوں کو کہاں سے لایا ہے اگر کوئی چیز خدا کیلئے
لایا ہے تو لاؤ وگرنہ سب واپس لیجا اس کے بعد لانیوالے
نے کہا میرا نجی خدا کے لئے لایا ہوں جو آپ کی خوشی
ہو کیجئے اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے سب سویت کردی
نقل ہیکہ جالور میں میاں پیارا افغان کئی سو فیروزی
میاں نعمتؓ کے پاس لایا اور کہا کہ بیبی بی خونزا فتح کو اور بی بی
خاص ملک کو اور میاں رفیع کو ہر ایک کے لئے علیحدہ
کر کے گرہ باندھکر گذرانا اس کے بعد میاں نعمتؓ
نے مہدیؑ کی نقل کو جو اوپر مذکور ہوئی بیان کیا
اس کے بعد پیارا نے کہا کہ خدا کے لئے لایا ہوں جو آپکی
خوشی ہو کیجئے۔ بندگیہاں نعمتؓ نے گرہ کھولکر اپنے
ہاتھ سے سب ملا دیا اور سویت کردی نقل ہیکہ
قصبہ بڑلی سے ملک حسین بھٹی مہاجروں کو دومن
برتی ہر ایک مہاجرؓ کو علیحدہ بھیجا تھا بندگیہاں
دلاورؓ نے فرمایا کہ ہم کو نہیں چاہیئے کہ قبول کریں
پس (جب) مہاجروں کے لئے علیحدہ علیحدہ
لائے ہو تو دوسرے فقراء کیا کھائیں جو ہمارے

ماندہ اند بعد معلوم نیست کہ چہ شد چرا کہ
بسیار سال شدہ است و نقلست کہ
از موضع بھیلوٹ میاں مصطفیٰ عرف غالب خاں
دو ہزار چہار صد تنکہ بندگی میر انسید محمودؓ را
گذرانید میاں چاند شحنہ را گفت کہ نصف
این زماں بدہید و نصف بعد از چند روز
بدہید اگر یکبار خواہید داد ہمہ تفریق خواہند کرد
پس سید چاند پیش میراں سید محمودؓ عرض کرد
کہ فلاں این چنیں میگوید بندگی میر انسید محمودؓ
قبول نکردند و فرمودند کہ تا این زماں خدا
خدا میگفتیم بعد ازیں غالب خاں را یاد کنیم
کہ مبلغہا کی خواہد آمد نقلست کہ در کھانبیل
بندگی سید خوندمیرؓ را سہ صد من جواری ملک حسین
بھٹی برد یہ برات نوشتہ فرستادو گفت
کہ کسی را بفرستید کہ این جواری بیارد بندگی میاںؓ
برات واپس فرستادند و فرمودند کہ بندگان
خدای دیہ بدیہ از جہت غلہ نرود مدہر چہ نوشتہ
است بواسطہ برسد آں بگیرند نقلست کہ
بندگی سید خوندمیرؓ از موضع کھانبیل میاں سلیمان

اطراف جمع ہیں اس کے بعد معلوم نہیں کہ کیا ہوا
اس لئے کہ بہت سال ہو چکے ہیں اور نقل ہے کہ
موضع بھیلوٹ سے میاں مصطفیٰ عرف غالب خاں نے
دو ہزار چار سو تنکے بندگی میر انسید محمودؓ کو گذرانے
میاں چاند شحنہ کو کہا کہ نصف اس وقت دو
اور نصف چند روز کے بعد دو اگر ایکبار دیدو گے
تو سب تقسیم کر دیں گے پس سید چاند نے میراں
سید محمودؓ کے حضور میں عرض کیا کہ فلاں اسطرح
کہتا ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے قبول نہیں
کیا اور فرمایا کہ ہم ایتک خدا خدا کہتے تھے اس کے
بعد غالب خاں کو یاد کریں گے کہ روپے کب
آئیں گے نقل ہے کہ کھانبیل میں تین سو
من جواری بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو دینے
کے لئے ملک حسین بھٹی نے قصبہ کے نام چٹھی لکھکر
(حضرت کی خدمت میں) بھیجا اور کہلا بھیجا کہ کسی کو
یہ جواری لانے کے لئے روانہ کیجئے بندگی میاںؓ نے
چٹھی واپس بھیجدی اور فرمایا کہ بندگان خدا غلہ
کے لئے گاؤں گاؤں نہیں جاتے جو کچھ قسمت کا لکھا ہے
بواسطہ پہونچ جائے تو وہی لیتے ہیں نقل ہے کہ

جالوری را در شہر نہروالہ باگردوں ہم فرستادہ
بودند تا چیزی سودا بیارند ملک فخر الدین
برہماں گردوں چیزی غلہ ور وغن فرستاد
بندگیمیاںؓ بر میاں سلیمان بسیار در غضب
شدند واز موضع کھانبیل واپس فرستادند
وفرمودند کہ بدست کسان ما فرستادہ اندما
ایں نباید گرفت بعدہ ملک مذکور بر گردوں
خود بر ابر کسان خود بالحاح بسیار فرستاد انگہ
قبول کردند ونیز نقلست کہ از احمد نگر
نظام الملک ٹھانہ دار را گفت کہ سہ صد ہون
ودو صد کھنڈی گندم میاں نعمتؓ را تسلیم کنید
وخواص خود را فرستاد وخواص مذکور پیش میاں
نعمتؓ آمد وگفت کہ یک نوکر شما بفرستید برابر
ما تا بدوکان صراف ہون نمودہ بدہیم بعدہ
بندگیمیاں نعمتؓ فرمودند کہ ما را نوکراں نیستند
بعدہ خواص گفت پیش شما کدام کساں می مانند
فرمودند کہ برادراں می مانند بعدہ خواص گفت
کہ یک برادر را فرستید تا ایں ہونہا را بصرف
نمودہ بدہیم بندگیمیاں نعمتؓ فرمودند کہ

بندگیمیاں سید خوندمیرؒ نے موضع کھانبیل سے
میاں سلیمان جالوری کو شہر نہروالہ میں گاڑی کے
ساتھ روانہ کیا تھا تاکہ کچھ سودا لائیں ملک فخر الدین
نے اسی گاڑی میں کچھ غلہ اور گھی روانہ کیا بندگیمیاںؓ
میاں سلیمان پر بہت خفا ہوئے اور موضع کھانبیل
سے واپس کر دئے اور فرمایا کہ تم نے ہمارے اشخاص
کے ہاتھ سے بھیجا ہے ہمکو یہ نہیں لینا چاہیئے اس کے
بعد ملک مذکور نے اپنی گاڑی پر اپنے آدمیوں کو
ساتھ دیکر بہت عاجزی کیساتھ بھیجا اس وقت
قبول کئے اور نیز نقل ہیکہ احمد نگر میں نظام الملک
نے ٹھانہ دار سے کہا کہ تین سو ہون اور دو سو کھنڈی
گیہوں (لیجاکر) میاں نعمتؓ کے حوالہ کرو اور اپنے
آدمی کو بھیجا اوس آدمی نے میاں نعمتؓ کے پاس
آکر کہا کہ میرے ساتھ تمہارے ایک نوکر کو بھیجو تاکہ
صراف کی دکان میں ہون دکھلا کر دوں اس کے
بعد بندگیمیاں نعمتؓ نے فرمایا کہ ہمارے پاس نوکر
نہیں ہیں اس کے بعد اس آدمی نے کہا کہ تمہارے
پاس کون لوگ رہتے ہیں فرمایا کہ برادراں رہتے
ہیں اس کے بعد اس نے کہا کہ ایک برادر کو بھیجو تاکہ

ہیچ کس نخواہد آمد بعدہ میاں نعمتؓ فرمودند
مبادا کسی گرفتن برود بعدہ نہ ہون آمدہ نہ
گندم و نیز **نقلست** کہ ملک الہدادؓ را شخصی
گفت کہ بندہ عشر را نیت کردہ است کہ در
راہ خدا تعالیٰ بدہد فاما پیش بندہ نوکران
دیانت دار نیستند خوندکار چناں کنند کہ دو
کس از بندگان خدا بفرستند کہ آنجا تحصیل
کردہ بیارند بعدہ ملک الہدادؓ فرمودند کہ لعنت
بر تو کہ بندگان خدای را عشر گرفتن و تحصیل
کردن بدیہ روند۔ **نقلست** کہ از شہر
ناگور ملک الہدادؓ را چند گردون غلہ دولت شاہ
ناگوری کہ وزیر آنجا بود فرستاد قبول نہ کردند
واپس فرستاد نداز جہت آنکہ یک طالب
برابر گردون نشستہ آمد و نام آں طالب عمر
شاہ جالوری بود **نقلست** وقتی کہ ملک الہدادؓ
از جالور سوی گجرات می آمدند شب در موضع
ساہلہ منزل کردند جمال بلوچ یک نوکر خود با کتابت
فرستاد کہ برادری من یعقوب در شہر نہروالہ
ہست از و دو صد فیروزی بگیرند چونکہ آں کتابت
ہُون صراف کو دکھلا کر دوں بند گمیاں نعمتؓ نے
فرمایا کہ کوئی شخص نہیں آئیگا اس کے بعد میاں نعمتؓ
نے فرمایا ایسا ہو کہ کوئی لینے کو جائے اس کے بعد نہ
ہُون آئے اور نہ گیہوں اور نیز نقل ہے کہ ملک الہدادؓ
کو ایک شخص نے کہا کہ بندہ نے عشر کے متعلق نیت کی
ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دوں لیکن میرے پاس
دیانت دار نوکر نہیں ہیں خوندکار ایسا کریں کہ
بندگان خدا سے دو اشخاص کو بھیجیں کہ وہاں سے
حاصل کرکے لائیں اس کے بعد ملک الہدادؓ نے
فرمایا کہ تجھ پر لعنت ہو کہ بندگان خدا عشر لینے اور
رقم حاصل کرنے کے لئے گاؤں کو جائیں نقل ہیکہ
شہر ناگور سے دولت شاہ ناگوری جو وہاں کا وزیر
تھا ملک الہدادؓ کو چند ہنڈی غلہ بھیجا آپنے قبول
نہیں کیا واپس کر دیئے اس لئے کہ ہر ایک طالب مولی کا ری
پر بیٹھا ہوا آیا اور اس طالب کا نام عمر شاہ جالوری تھا
نقل ہیکہ جس وقت کہ ملک الہدادؓ جالور سے گجرات کی
طرف آرہے تھے رات کو موضع ساہلہ میں اقامت کی
جمال بلوچ نے اپنے ایک نوکر کو رقعہ دیکر حضرتؓ
کی خدمت میں بھیجا کہ میرا بھائی یعقوب شہر نہروالہ

بدست ملک الہداؒ داد پارہ پارہ کردند و
پرتاب کردند وچند سخنان باخشم گفتند له
بندگان خدا ایں چنیں شنیدند کہ کاغذ برات
تو گرفتہ پیش کسی برند و **نقلست** کہ
پیش بندگیمیر انسید محمودؒ برادران بی بی کدبانوؒ
چیزی مبلغ میرانؒ را گذرانیدند قبول نہ کردند
و فرمودند کہ ما را از جہت قرابتی میدہید و اگر
از جہت اللہ میدہید پس دائرہ میانسید خوندمیرؒ
و میاں نظامؒ و بسیار دائرہ ہستند آنجا چرا
نمی دہید بعدہ از میرانؒ پنہاں کردہ بی بی کدبانوؒ
راداوند و بی بیؒ خرچ کردند چوں حضرت
میرانؒ را معلوم شد فرمودند کہ در خانہ برادرانِ
خود بروید و در آنجا خورید **نقلست** از میاں
عبدالقادر بن بندگیمیاں نظامؒ کہ یک برادر
سلام از سید مصطفیٰ عرف غالب خاں بندگیمیاں
نظامؒ را آورد میاں نظامؒ بر آں برادر بسیار
زجر کردند کہ شما آنجا چرا رفتید کہ سلام آوردید
نقلست کہ غالب خاں چند صد تنکہ
بدست میاں حیدرؒ میرانسید محمودؒ را فرستاد

ہیں ہے اس سے دو سو فیروزی حاصل کریں جو ہی
وہ رقعہ ملک الہدادؒ کے ہاتھ میں پہونچا پارہ پارہ
کر دیے اور دور پھینک دیے اور چند باتیں خشم آمیز
کہیں کہ بندگان خدا ایسے ہوگئے کہ تیری برات
کا کاغذ لیکر لوگوں کے پاس جائیں اور نقل ہے کہ
بی بی کدبانوؒ کے برادروں نے بندگیمیر انسید محمودؒ کی
خدمت میں کچھ مبلغ پیش کیا آپنے قبول نہیں کیا فرمایا
کہ تم رشتہ داری کی وجہ ہمکو دیتے ہو اگر اللہ کے
واسطے دیتے ہو تو پس میانسید خوندمیرؒ اور میاں
نظامؒ کا دائرہ اور بہت سے دائرے ہیں وہاں کیوں
نہیں دیتے اس کے بعد انھوں نے میرانؒ سے چھپا کر
بی بی کدبانوؒ کو دیا اور بی بیؒ خرچ کر دیے جب
حضرت میرانؒ کو معلوم ہوا تو فرمائے کہ اپنے بھائیوں کے
گھر چلے جاؤ اور وہیں کھاؤ۔ میاں عبدالقادر بن
بندگیمیاں نظامؒ سے منقول ہیکہ ایک برادر دائرہ
نے سید مصطفیٰ عرف غالب خاں کا سلام بندگیمیاں نظامؒ
کو پہونچایا میاں نظامؒ نے اس برادر کو بہت دھمکایا
کہ تم وہاں کیوں گئے جو سلام لائے نقل ہے کہ
غالب خاں نے کئی سو تنکے میاں حیدر کے ہاتھ سے

سید السادات و اصل الحق واپس فرستادند
از موضع بھیلوٹ و میاں حیدر را فرمودند کہ
میاں شما چرا آوردید۔ نقلست کہ در جالور
ملک علی شیر سہ ہزار فیروزی توضیع نام کردہ
بود تمام با خیل خود ملک الہداد شنیدند بعد
شنیدن این خبر آسودی بلوچنی را فرستادند
ملک علی شیر را گویا نیدند کہ توضیع نام میرزادی
من نام مدت بود آنکس قبول نکرد بندہ چگونہ
قبول کند روی تو بہ بیں کدام کس ہستی و این کار
کنی بعد ازاں ملک الہداد سوگند خوردند کہ
در پنجا نخواہم ماند بعد ازاں ملک علی شیر باسبب
ترس ملک الہداد ازیں حکایت منکر شد
ما این نکردیم و در تمام خیل گفت کہ شما ہم قبول
کنید کہ توضیع نام نکردہ بودیم تا ما را دروغ
ندانند بعدہ توبہ کرد و بسیار پشیمان شد۔
نقلست کہ بعضی زنان برائے ملاقات
زنان میاں نعمت آمدند و چیزی پنہاں
گذرانیدند بعد شنیدن میاں نعمت فرمودند
شما از بندہ پنہاں مدارید آنچہ خدا تعالےٰ

میر السید محمود کو بھیجے سید السادات و اصل الحق نے
موضع بھیلوٹ سے واپس کر دیا اور میاں حیدر کو
فرمایا کہ میاں تم کس لئے لائے نقل ہے کہ جالور میں
ملک علی شیر نے تین ہزار سکہ فیروزی توجی (علی الحساب
تنخواہ دینے کو کہتے ہیں) مقرر کیا تھا اپنے تمام لشکر
میں (مشہور بھی) کر دیا تھا ملک الہداد نے سنا اس خبر کو
سننے کے بعد آسودی بلوچنی کو بھجوائے ملک علی شیر کو
کہلوائے کہ توجی کو ہمارے ہاں کے میرزادے عورت
سے تھے قبول نہیں کئے بندہ کس طرح قبول کرے تیرا
منہ دیکھے تو کون ہے اور یہ کام کرتا ہے بعد ازاں
ملک الہداد نے سوگند کھائی کہ میں یہاں نہیں رہونگا
بعد ازاں ملک علی شیر نے ملک الہداد کے خوف سے
اس بات سے انکار کیا کہ ہم نے یہ کام نہیں کیا
اور اپنے لشکر میں کہلا بھیجا کہ تم بھی یہی کہو کہ میں نے
توجی کا تقرر نہیں کیا تا کہ مجھ کو جھوٹا نہ جانیں توبہ
کیا اور بہت پشیمان ہوا۔ نقل ہے کہ بعضے مستورات
میاں نعمت کی مستورات سے ملنے آئیں اور کوئی
چیز پوشیدہ گذرانیں میاں نعمت نے سننے کے بعد
فرمایا کہ تم بندہ سے پوشیدہ مت رکھو جو کچھ خدا تعالےٰ

شمارا داد است مارا بنمائید بعدہ آنچہ زنانرا خدائتعالیٰ رسانیدہ بود پیش بندگی میاں نعمتؓ عرض کردند پس میاں نعمتؓ نصف آں زنانرا دادند نصف آں سویت کردند بعدہ طریق زناں ہمیں بود کہ آنچہ خدائتعالیٰ تخصیص برای ایشاں رسانیدے نصف آں برادران دائرہ را سویت کردہ می دادند۔

نے تمکو دیا ہے تمکو دکھاؤ اس کے بعد جو کچھ مستورات کو خدائتعالیٰ نے بھیجا تھا بندگیمیاں نعمتؓ سے عرض کیں پس میاں نعمتؓ نے نصف ان مستورات کو دیا اور نصف سویت کر دی اس کے بعد مستورات کا طریق یہی رہا کہ جو کچھ خدائتعالیٰ مخصوص ان کو بھیجتا نصف اس کا برادران دائرہ کو سویت کر دیتے تھے۔

باب دہم

حضرت میر انعلیہ السلام منع کردند علم خواندان جز ذکر خدائتعالے

از بندگیمیاں نعمتؓ نقلست کہ پیش حضرت میرانؑ عرض کردند اگر اذن باشد چیزی بخوانیم حضرت میرانؑ منع کردند و فرمودند کہ اگر شما چیزے علم خواندہ بودید ایں بندہ را مہدیؑ کردہ قبول نکردید نقلست حضرت میرانؑ را از برادران کسی پرسیدند میرانجیو اگر رضا باشد وقت قیلولہ چیزی بخوانیم حضرت میرانؑ فرمودند ایں وقت ہم مخوانید بخسپید نقلست کہ در کھانبیل پیش بندگیمیاں سید خوندمیرؓ ملک نجنؓ پرسید کہ فلاں کس قرآن بسیار می خواند چیزی از خواندن فائدہ می شود بعدہ بندگیمیاںؓ فرمودند اگر قرآن را یتلونہ

دسواں باب

حضرت مہدی علیہ السلام نے علم پڑھنے سے منع کیا سوائے خدائتعالیٰ کے ذکر کے۔

بندگیمیاں نعمتؓ سے منقول ہے کہ آپ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو کچھ پڑھوں حضرت مہدیؑ نے منع کیا اور فرمایا اگر تم کچھ علم پڑھے ہوتے اس بندہ کی مہدیت کو قبول نہ کرتے۔ نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ سے برادروں میں سے ایک برادر نے پوچھا کہ میرانجیو اگر اجازت ہو تو قیلولہ کے وقت کچھ پڑھوں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اس وقت بھی مت پڑھو سو جاؤ نقل ہے کہ کھانبیل میں بندگیمیاں سید خوندمیرؓ سے ملک نجنؓ نے پوچھا کہ فلاں شخص قرآن بہت پڑھتا ہے تو کیا پڑھنے سے کچھ فائدہ ہوگا۔ اس کے بعد بندگیمیاںؓ نے فرمایا اگر قرآن کو پڑھنے کے

حق تلاوتہ میخواند ہم پردہ نور میان بندہ
و خدا می شود و از یاد خدا پردہ نور ہم دریدہ
شود و مہتر عیسیٰ گفت کہ من از مردہ زندہ کردن
عاجز نیامدم و از معالجۂ احمق عاجز آمدم و ایں
کسی بود کہ مدتی اندک بطلب علم مشغول شود
و نیز **نقلست** از میاں ملک جیون برخوردار
کہ بعضی خراسانی پیش بندگی میراںؒ گفتند
کہ یاران میراںؒ نماز گزاردن نمیدانند حضرت
میراںؒ زجر کردند و فرمودند ایں مقدار ریش
از کجا دراز کردید و نماز گزاردن ہم نمیدانید
و فرمودند میاں بجد گریبا موزید بعدہ بار
دیگر آں خراسانی پیش بندگی حضرت میراںؒ
گفتند کہ ایشاں چہ نماز میگزارند بعد میراںؒ
فرمودند کہ ایں چنیں نماز شما گذارید چنانچہ
ایشاں میگزارند و نیز **نقلست** از میاں
لاڑشہؒ کہ حضرت میراںؒ نیز فرمودند کہ علم لابدی
می باید تا نماز و روزہ و مانند ایں افعال در
دین رسولؐ درست شود و نیز حضرت میراںؒ
فرمودند کہ برای فہم کردن معانی قرآن وقتیکہ

طور پر پڑھا جائے تو بھی بندے اور خدا کے درمیان
نور کا پردہ پیدا ہوتا ہے اور خدا کے ذکر سے
نور کا پردہ بھی پھٹ جاتا ہے مہتر عیسیٰؑ نے فرمایا کہ
میں مردہ کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں آیا احمق کے
معالجے سے عاجز آیا اور یہ (احمق) ایسا شخص ہوتا
ہے جو تھوڑی مدت تک علم کی طلب میں مشغول رہتا ہے
اور نیز میاں ملک جیون برخوردار سے منقول ہے کہ بعض
خراسانی نے حضرت مہدیؑ سے کہا کہ مہدیؑ کے یار
نماز پڑھنا نہیں جانتے حضرت مہدیؑ نے دھمکی دی
اور فرمایا کہ اس قدر داڑھی کہاں بڑھائے کہ نماز پڑھنا
بھی نہیں جانتے اور فرمایا آپس میں ایک، دوسرے سے
سیکھو اس کے بعد دوسری بار اس خراسانی نے حضرت
مہدیؑ سے کہا کہ یہ لوگ کیا نماز پڑھتے ہیں اس کے
بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ ایسی نماز تم بھی تو پڑھو جیسی کہ
یہ پڑھتے ہیں۔ اور نیز میاں لاڑشہؒ سے منقول ہے
کہ حضرت مہدیؑ نے بھی فرمایا ہے کہ لابدی علم چاہیئے
تاکہ نماز روزہ اور مانند اس کے افعال دین رسولؐ میں
درست ہوں اور نیز حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جس
وقت بیان کیا جاتا ہے قرآن کا معنی سمجھنے کیلئے

بیان کردہ شود نور ایمان بس است **نقلست** کہ
یک روز میراں سید محمودؓ تہید می خواند حضرت
میرانؒ پرسید چہ می خوانید میراں سید محمودؓ
عرض کردند کہ تہید می خوانم بندگی حضرت میرانؒ
فرمودند بگذارید و کوشش ذکر بکنید تا حالتی
پدید آید کہ ایں را فہم کردن تواند **نقلست**
میر انسید محمودؓ ہر وقت کہ برای مشغولی میرفتند
در کوچہ میاں ابوبکرؓ و میاں سید سلام اللہؒ
ایشاں ہر دو کوشش علم میکردند میر انسید محمودؓ
پیش میرانؒ عرض کردند کہ ایشاں ہمچنیں میگویند
حضرت میرانؒ فرمودند کہ شما در کوچہ ایشاں
مروید و در یاد خدائتعالیٰ باشید تا باطن بکشاید
و نیز **نقلست** از میاں عبد الفتح رہ کہ
در شہر نہروالہ بدست بندگیماں نظامؓ
کتاب میزان دیدہ حضرت میرانؒ پرسیدند
میاں نظامؓ شما چہ می خوانید میاں مذکور گفت
کہ میرانجیو میزان میخوانیم حضرت میرانؒ کتاب
از دست گرفتند و منع کردند کہ مخوانید بعد
از چند روز کہ دیگر رفتند باز میاں نظامؓ

نور ایمان کافی ہے نقل ہے کہ لیک روز میر انسید محمودؓ
تہید پڑہتے تھے حضرت مہدیؑ نے پوچھا کہ کیا
پڑہتے ہو میر انسید محمودؓ نے عرض کیا کہ تہید
پڑہتا ہوں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ چھوڑ دو
اور ذکر کی کوشش کرو تا کہ ایسی حالت پیدا ہو کہ
اسکو (تہید کو) سمجھ سکو اور نیز نقل ہے کہ میاں
سید محمودؓ جس وقت کہ میاں ابوبکرؓ اور میاں
سید سلام اللہؒ کی گلی میں مشغولی ذکر کے لئے
جاتے تھے یہ ہر دو بزرگاں علم کی کوشش کرتے
تھے میر انسید محمودؓ نے مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا
کہ یہ ایسا کہتے ہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ تم انکی
گئی میں مت جاؤ اور خدائتعالیٰ کی یاد میں رہو
تا کہ باطن کھلے اور نیز میاں عبد الفتحؓ سے منقول
ہے کہ شہر نہروالہ میں بندگیماں شاہ نظامؓ
کے ہاتھ میں میزان کی کتاب حضرت مہدیؑ نے
دیکھکر دریافت کیا کہ میاں نظامؓ تم کیا پڑہتے
ہو میاں مذکور نے کہا کہ میرانجیو میزان پڑہتا ہوں
حضرت مہدیؑ نے کتاب ہاتھ سے لے لی اور منع
کیا کہ مت پڑہو چند روز کے بعد جونا گور گئے پھر

بدحت کتاب گرفتند بندگی حضرت میراںؒ
باز منع کردند چونکہ حضرت میراںؒ در خراسان
عزم فرمودند بندگی میاں نظامؓ ہوس تمام خواندن
از دل منقطع کردند بعد از مدتی حضرت میراںؒ
میاں نظامؓ را فرمودند کہ چیزی علم حدیث بخوانید
یعنی چونکہ کامل شد خواندن زیاں ندارد و نیز
نقلست کہ حضرت میراںؒ را خدائتعالےٰ
علم ظاہری انچنیں دادہ بود کہ پیش از مہدیت
در علماء ظاہری اسد العلماء گفتند و نیز
نقلست کہ بعد مہدیت پیش خدائتعالےٰ
حضرت میراںؒ عرض کردند کہ ای بار خدایا
بعد از مہدیت انچنیں علم لدنی عطا کردی پس
آں علم ظاہری را چہ مقصود بود فرمان شد برای
حجت خلق را پیش ازاں علم ظاہری دادیم
کہ تا علماء ظاہر ہم ملزم شوند و نیز **نقلست**
حضرت میراںؒ فرمودند ہر کہ امی باشد او را از
جانب حقتعالیٰ علم لدنی عطا شود یا او را حقتعالیٰ
امی کند آنگاہ از جانب حقتعالیٰ علم لدنی عطا شود
و نیز **نقلست** کہ حضرت میراںؒ فرمودند کہ

میاں نظامؓ نے کتاب ہاتھ میں لی حضرت مہدیؑ
نے پھر منع کیا جب حضرت مہدیؑ نے خراسان
کا قصد فرمایا بندگی میاں نظامؓ نے پڑھنے کی ساری
ہوس دل سے منقطع کر دی بہت دنوں کے بعد
حضرت مہدیؑ نے میاں نظامؓ سے فرمایا کہ کچھ علم
حدیث پڑھو یعنے چونکہ کامل ہو چکے پڑھنا نقصان
نہیں دیتا۔ اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کو خدائتعالیٰ
نے علم ظاہری ایسا دیا تھا کہ دعوی مہدیت سے
پہلے علماء ظاہر نے آپ کو اسد العلماء کہا اور نیز
نقل ہے کہ بعد از دعوی مہدیت خدائتعالیٰ کے
حضور میں حضرت مہدیؑ نے عرض کیا کہ اے
باری تعالیٰ تو نے دعوی مہدیت کے بعد اس قدر
علم باطن جو عطا کیا پس اس علم ظاہر کی کیا مقصود تھا
فرمان خدا ہوا کہ ہم نے خلق کی حجت کیلئے اس سے
پہلے علم ظاہر عطا کیا تا کہ علماء ظاہر بھی ملزم ہوں
اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو امی
ہوتا ہے اسکا حقتعالیٰ کی طرف سے علم لدنی عطا ہوتا
ہے۔ یا اس کو جعلی امی کرتا ہے اس وقت حقتعالیٰ
کی طرف سے علم لدنی عطا ہوتا ہے اور نیز نقل ہے کہ

این بندہ را پیش از عہد ست علمی کہ ظاہری بود فراموش
گردانید انگہ علم لدنی روزی گردانید نقلست
حضرت میراں فرمودند کہ غیر امی را از جانب حقتعالی
علم لدنی عطا نشود یا امی اصلی باشد یا امی جعلی کنند
امی جعلی آں باشد کہ علماء را کہ علم کسبی باشد آں علم را
فراموش کنانند انگاہ از جانب حقتعالی علم لدنی عطا شود
کما قال سبحانہ وتعالیٰ انما یخشی اللہ من عبادہ
العلمؤا وکما قال سبحانہ وتعالیٰ فمن یعمل
(پ ۳۰، ع ۱۶)
مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال
ذرۃ شرا یرہ مروی است کہ مردی از پیغمبر ایں
(پ ۳۰، ع ۲۴)
آیت شنیدہ گفت حسبی حسبی لا ابالی ان
لا اسمع غیرھا یعنی بسند است مرا باک
ندارم اگر ندانم وگویند کہ مردی پیش پیغمبر آمد
امیر المومنین علی را فرمود تا او را قرآن
بیاموزد امیر المومنین علی او را سورت
اذا زلزلت الارض آموخت گفت بسند
است قرآن آموختم پیغمبر فرمود دعہ
فقد فقہ الرجل بگذار کہ این مرد فقیہ
شد قال فقطرت قطرۃ فی فمی علمت بھا

حضرت مہدی نے فرمایا کہ اس بندہ کو دعوی مہدیت
سے پہلے جو علم کہ ظاہری تھا فراموش کرا دیا گیا اس وقت
علم باطن عطا کیا نقل ہے حضرت مہدی نے فرمایا کہ
غیر امی کو حقتعالی کی جانب سے علم باطن عطا نہیں ہوتا
یا امی اصلی ہوتا ہے یا امی جعلی کر دیا جاتا ہے امی جعلی
وہ ہے کہ علماء کا علم جو کسبی ہے اس علم کو فراموش کر دیا
جاتا ہے۔ اس وقت حقتعالی کی جانب سے علم باطن عطا ہوتا
ہے۔ چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ بس اللہ سے اس کے
بندوں میں عالم ہی ڈرتے ہیں چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا
پس جو ذرہ برابر نیک عمل کرے تو خدا اس کو دیکھتا ہے اور
جو ذرہ برابر برائی کرے تو بھی خدا اسکو دیکھتا ہے
مروی ہے کہ ایک مرد نے پیغمبر سے یہ آیت سنی اور کہا کہ
مجھے کافی ہے اب دوسری آیت کے سننے کی مجھے حاجت
نہیں یعنی کافی ہے میرے لئے خوف نہیں رکھتا ہوں
اگر کچھ نہیں جانتا ہوں اور کہتے ہیں کہ ایک مرد پیغمبر
کے حضور میں آیا پیغمبر نے امیر المومنین علی کو فرمایا
کہ اسکو قرآن سکھاؤ امیر المومنین علی نے اسکو سورہ
اذا زلزلت الارض (جب زلزلہ میں لائی جائیگی
زمین) سکھائی اس نے کہا کافی ہے میں قرآن سیکھ لیا

علم الاولین والاٰخرین بر تو روشن
پیدا گردد و ایں مقام باشد کما قال سبحانہ
و تعالیٰ فوجدا عبدا من عبادنا اٰتینٰہ
رحمۃ من عندنا وعلمنٰہ من لدنا
علما (جزء ۱۵ رکوع ۲۱) پدید آید کما قال ان
من العلم کھیئۃ المکنون لا یعلمہ
الا العلماء باللہ۔ ایں باشد کہ آنرا علم
لدنی خوانند و ایں علم خدا باشد بر ہمہ خلق
پوشیدہ باشد مؤدب ایں علم خدا باشد
کما قال ادبنی ربی واحسن تادیبی
سر کتاب ایں علم الرحمٰن علم القرآن
خلق الانسان علمہ البیان
و مراد انہ انسان ذات مہدیؑ است انچہ
مہدیؑ بامر اللہ ایں بیان فرمودہ اند ای
بلسان المہدی علیہ السلام۔
و نیز نقلست کہ حضرت میرانؒ فرمودند
ہر کہ امی ہست تختہ دل اوصاف است
بران دل ہیچ نہ نوشتہ است او ہر چہ
بشنود بر دل بہ نشیند۔ و نیز حضرت میرانؒ

پیغمبرؐ نے فرمایا دعہ فقد فقہ الرجل۔ اس کو
چھوڑ دو پس وہ آدمی عالم ہو گیا نبیؐ نے فرمایا کہ میرے
منہ میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا اس سے میں اولین و آخرین کا
علم دیا گیا (یہ علم) تجھ پر روشن اور واضح ہو جائے اور
مقام حاصل ہو چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا پس انہوں نے
ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کو پایا اسکو ہم نے اپنے
پاس سے رحمت عطا فرمائی اور اسکو ہم نے اپنے پاس سے
علم عطا فرمایا۔ وقوع میں آئے۔ چنانچہ نبیؐ نے فرمایا
بعض علوم پوشیدہ ہیئت میں ہیں جنکو علما باللہ کے
سوائے دوسرے نہیں جانتے۔ یہ علم ہے کہ جسکو علم باطن کہتے
ہیں اور یہ خدا کا علم ہے تمام مخلوق سے پوشیدہ ہے اس علم
کا سکھانے والا خدا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھے
میرے رب نے ادب سکھایا اور میری تعلیم اچھی کی۔ اور اس علم
کی کتاب کا بھید رحمٰن نے تعلیم دی قرآن کی انسان کو
پیدا کیا اسکو بیان سکھایا۔ اور انسان سے مراد مہدیؑ
کی ذات ہے جو کچھ کہ مہدیؑ نے اللہ کے حکم سے یہ بیان
فرمایا ہے (وہی اس علم کی کتاب کا بھید ہے) یعنے مہدیؑ
کی زبان سے (یہ بھید ظاہر ہوا) اور نیز نقل ہے کہ حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ جو کوئی امی ہے اس کے دل کا تختہ صاف

فرمودند ہر کہ سیاہی بسیار می بیند دل او
سیاہ میشود۔ کما قال سبحانہ و تعالیٰ
ھو الذی بعث فی الامیین رسولا
منھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ و یزکیھم
و یعلمھم الکتٰب والحکمۃ و ان
کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین و اٰخرین
منھم لما یلحقوا بھم و ھو العزیز الحکیم
ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم و نیز **نقلست** از میاں
نظام غالب در خراسان حجرۂ ملک معروف رض
و میاں مذکور متصل بود میاں نظام رح ملک معروف رض
پرسیدند شما چیزی خواندن می دانید میاں
نظام رح گفت اندک اندک خواندن می دانم بعد
ملک معروف رض فرمودند گاہی بعد از مشغولی چیزی
بخوانید میاں مذکور فرمود چرا نہ بعدہ ملک معروف رض
فرمودند ما حضرت میراں رح را بہ پرسیم و حضرت فرمودہ
بودند ہر چہ بکنید ایں جانب را پرسیدہ بکنید
میاں نظام رض و ملک معروف رض ہر دو پیش حضرت میراں رح
رفتند بندگی حضرت میراں رح در خلوت نشستہ بودند

اس دل پر کچھ لکھا ہوا نہیں ہے وہ جو کچھ سنتا ہے دل
پر بیٹھ جاتا ہے اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے
فرمایا کہ جو شخص بہت سیاہی دیکھتا ہے اسکا دل سیاہ
ہو جاتا ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہی ہے
جس نے بھیجا ان پڑھ لوگوں میں ایک رسول ان ہی میں سے وہ
انپر پڑھتا ہے اسکی آیتیں اور ان کو پاک صاف بناتا
اور ان کو سکھاتا ہے کتاب اور عقلمندی اور اس سے
پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے اور بھیجا آخرین
میں رسول کو انھیں میں سے جو نہیں ملے امیین سے اور
وہی زبردست حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے
جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے
اور نیز میاں نظام غالب سے منقول ہے کہ خراسان میں ملک
معروف رض اور میاں نظام غالب کا حجرہ متصل تھا۔ میاں نظام رح
سے ملک معروف رض نے پوچھا کہ تم کچھ پڑھنا جانتے ہو تو میاں
نظام رض نے کہا تھوڑا تھوڑا پڑھنا جانتا ہوں اس کے بعد
ملک معروف رض نے فرمایا کبھی بعد از مشغولی دو ذکر کچھ پڑھا کرو
میاں نظام رض نے فرمایا کیوں نہیں اس کے بعد ملک معروف رض
نے فرمایا کہ ہم حضرت مہدی رض کو پوچھ لیں اس لئے کہ حضرت نے فرمایا
ہے کہ تم جو کام کرو ہم سے پوچھ کر کیا کرو۔ میاں نظام رض

پیش حضرت میراںؒ ایں معاملہ ہنوز بسمع مبارک عرض نرسانیدہ بودند کہ حضرت میراںؒ ایں رباعی خواندند۔

علمی بطلب کہ با تو ماند
آں دم کہ ترا از تو رہاند
تا علم فریضہ را نخوانی
تحقیق صفات حق ندانی

ونیز فرمودند کسیکہ بسیار خواند بسیار خوار شود وطلب دنیا می کند وکسیکہ طلب دنیا نمی کند اورا عجب بسیار می شود بعدہ حضرت میراںؒ فرمودند انچہ بندہ میگوید ہمچناں بکنید یعنی ذکر خدائتعالی بکنید تا بینائی خدائتعالی حاصل شود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ولاد امتی فی اخر الزمان من اٰبائھم قیل یا رسول اللہ من اٰبائھم المشرکین قال لا بل اٰبائھم المومنین فانھم یتعلمون العلم فاذا تعلم اولادھم العلم منعوھم من تعلم علم الدین ولا یرضون من اولادھم الا بشئ

اور ملک معروف ہروی حضرت مہدیؒ کے حضور میں گئے حضرت مہدیؒ خلوت میں بیٹھے تھے ابھی یہ معاملہ حضرت مہدیؒ کی سمع مبارک تک نہیں پہونچایا گیا تھا کہ حضرت مہدیؒ نے یہ رباعی پڑھی۔

ایسا علم طلب کر جو تیرے ساتھ رہے
وہ دم جو تجھکو تجھ سے رہائی دے
جبتک تو علم فریضہ نہیں پڑھے گا
تحقیق حق کے صفات کو تو نہیں جانیگا

اور نیز حضرت مہدیؒ نے فرمایا کہ جو شخص بہت پڑھتا ہے بہت ذلیل ہوتا ہے اور دنیا طلب کرتا ہے اور جو دنیا کو طلب نہیں کرتا اسکو غرور بہت ہوتا ہے اس کے بعد حضرت مہدیؒ نے فرمایا کہ جو کچھ بندہ کہتا ہے ویسا ہی کرو یعنی خدائتعالی کا ذکر کرو تاکہ خدائتعالی کی بینائی حاصل ہو فرمایا نبیؐ نے میری آخری زمانہ کی امت کی اولاد پر ان کے ماں باپ کیطرف سے دلیل ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا ان کے مشرک ماں باپ کی طرف سے ہلاکت ہوگی تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ان کے مومن ماں باپ کی طرف سے کیونکہ وہ علم سیکھیں گے اور جب ان کی اولاد علم سیکھے گی تو اس کو علم دین سیکھنے سے منع کریں گے

من عرض الدنیا فاذا اصلحت لھم
دنیاھم لا یبالون ھم ان افسدتھم
الاخرۃ فھم منی بری وانا بری
منھم الان یتوبوا ولا وقد
ورد فی الخبر فضل العالم علی العابد
کفضلی علی امتی والاشارۃ فی ھذا
العلم لیس الی علم البیع والشری
والنکاح والطلاق والعتاق وانما
الاشارۃ الی العلم باللہ وقوۃ الیقین
وقد یکون العبد عالما باللہ ذا یقین
کامل ولیس عندہ علم من فروض
الکفایات وقد کان اصحاب
رسول اللہ اعلم من علماء التابعین
بحقایق الدین ودقایق المعرفۃ
چنانچہ شیخ حمید الدین ناگوری صوفی میفرماید رباعی

در نحو و صرف در لغتے ہیچ
رو علم خدا خوان کز و نایدہ ہیچ
فردا ز تو معرفت چو خواہند طلبید
خواہی تو زگمرہاں شوی خواہی ہیچ

اور وہ اپنی اولاد سے اسباب دنیا کے سوا کسی اور چیز سے راضی نہ ہونگے اور جب ان کی دنیا درست ہو جائیگی تو اپنی اولاد کی آخرت بگڑنے کی پروا نہ کریں گے وہ لوگ مجھ سے جدا ہیں اور میں ان سے بیزار ہوں مگر یہ کہ توبہ کرلیں۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی کہ میری فضیلت میری امت پر ہے اشارہ اس علم میں علم بیع و شری و نکاح و طلاق و عتاق کی طرف نہیں ہے اس علم کا اشارہ علم باللہ اور قوت یقین کی طرف ہے کبھی بندہ عالم باللہ صاحب یقین کامل ہوتا ہے اور اس کو فرض کفایہ کا علم نہیں ہوتا رسول اللہ ﷺ کے اصحاب دین کے حقایق اور معرفت کے دقایق میں علماء تابعین سے زیادہ عالم تھے چنانچہ شیخ حمید الدین ناگوری صوفی نے یہ رباعی فرمائی ہے۔

رباعی

تو علم صرف و نحو اور علم لغت میں مشغول ہے ہیچ
جا خدا کا علم سیکھ کہ ان علوم صرف و نحو و لغت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا
کل تجھ سے علم معرفت طلب کیا جائے گا تو تو کیا جواب دیگا۔ اب چاہے
تو گمراہ بن جا یا سرگردان ہو جا دونوں نے تو جو اچھی بات کہنے کی تھی (کہدی)

قلم بشکن ورق سوز و سیاہی ریز و دم درکش
قلم توڑ دے ورق جلا دے اور سیاہی پھینک دم روک لے

حمید این قصۂ عشق است در دفتر نمی گنجد
ای حمید یہ عشق کا قصہ ہے دفتر میں نہیں سما سکتا

شد موی سرت برنی در نحو و در صرفی
نحو اور صرف کی تحصیل میں تیرے سر کے بال برف کی مثال سفید ہو گئے

ذو فہم نشد حرفی علمیست کہ ربانی
جو علم کہ ربانی ہے تو اس کا ایک حرف بھی نہیں جان سکا

ای عالم نادانی چندانکہ کتب خوانی
ای نادان عالم تو کتنی کتابیں پڑھیگا

حرفیکہ مفید تست دانم کہ نمی دانی
جو حرف کہ تیرے مفید ہے میں جانتا ہوں کہ تو نہیں جانتا

ای عالم نادانی در علم تو مغروری
ای نادان عالم تو اپنے علم میں مغرور ہے

نزدیک نہ باحق حقا کہ ز حق دوری
تو حق کے نزدیک نہیں ہے سچ تو یہ ہے کہ تو حق سے دور ہے

در خلوت دل تا نکنی الفت توحید۔
دل کے گوشہ میں جب تک توحید کی الفت پیدا نہ کریگا

حق را نشناسی تو بدین کنز و قدوری
اس کنز و قدوری سے حق کو نہیں پہچان سکیگا

علمت ز عمل چو بی نصیب است
جب تیرا علم عمل سے دور ہے

اسلام بشہر تو غریب است
اسلام تیرے شہر میں نادر ہے

از علم و عمل مباش مغرور
علم و عمل سے مغرور مت ہو

میداں ہمہ را ہبا رنشور
اپنی ہر چیز کو پراگندہ غبار سمجھ

علمت ہمہ رخصت است و حیلہ
تیرا تمام علم رخصت اور حیلہ ہے

ایں حیلہ شود ترا عقیلہ
یہ حیلہ تیری بیڑی بن جائے گا

ونیز نقلست از قاضی قادن کہ یکروز
اور نیز قاضی قادن سے منقول ہے کہ ایک روز

ایشاں چیزی تفسیر می خواندند حضرت میراں
وہ کچھ تفسیر پڑھتے تھے حضرت مہدی یکایک

یکایک بر سر ایشاں آمدند و پرسیدند کہ
ان کے پاس آئے اور پوچھے کہ کیا پڑھتے ہو

چہ می خوانید ایشاں عرض کردند کہ تفسیر منجانم میراں فرمودند کسیکہ تفسیر می خواند خدائے نہ بیند رباعی۔

گوئی کہ بعلم و عقل جویم
نادیدہ کسی ترا چہ گویم
آنجا کہ مجال آندم آمد
ایں ہر دو حجاب اعظم آمد

قال المحققون العلم حجاب اللہ الاکبر وفی الکافی العلم قبیح والجہل حسن ای علم الریاء والمباحثۃ وہر کہ در علم مشغول شود و ذکر خدا تعالیٰ نکند بدعت و ضلالت است و نیز نقلست کہ چوں طالب چیزی خواندن و نبشتن شروع کردی بعضی یاران میراں فرمودند کہ منافق است توشہ میکند از جہت گریختن از دائرہ می خواہد۔

انھوں نے عرض کیا کہ تفسیر پڑھتا ہوں مہدیؑ نے فرمایا جو شخص کہ تفسیر پڑھتا ہے خدا کو نہیں دیکھتا۔ رباعی۔

تو کہتا ہے کہ علم اور عقل کے ذریعہ تلاش کرونگا
تو نادیدہ آدمی ہے میں تجھے کیا کہوں
جہاں کہ ان باتوں کی گنجایش آگئی ہے
تو یہ دونوں (علم اور عقل) بڑا پردہ ہوگئے ہیں

محققین نے کہا ہے کہ علم (بندے اور خدا کے درمیان) بڑا پردہ ہے۔ اور کافی میں ہیکہ علم برا ہے اور جہل اچھا ہے یعنی علم ریا و مباحثہ برا ہے۔ جو شخص علم پڑھنے میں مشغول ہوا اور خدا کا ذکر نہ کرے تو یہ بدعت اور گمراہی ہے اور نیز نقل ہے کہ جب طالب مولیٰ لکھنا اور پڑھنا شروع کرتا تو بعضے یاران مہدیؑ نے فرمایا کہ منافق ہے دائرہ سے بھاگنے کے لئے توشہ تیار کرتا ہے

باب یازدہم

در بیان ذکر خدا تعالے

اکثر مہاجران مہدیؑ در موضع کھانبیل اجماع کردہ بودند و بر کاغذ ہا نبشتند۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ بعضی یاران سید محمد مہدیؑ ازاں ذات تحقیق کردہ اند کہ مومن آنرا گویند کہ بینای حق باشد یا بچشم سر دیا بچشم دل دیا در خواب و دیگر کسے کہ ایں صفت ندارد و طلب ایں صفت دارد او را ہم حکم ایمان کردہ اند و نیز فرمودند کہ طالب را چہ چیز فرض است گفت بداں بخدا رسد و باز فرمودند کہ آں چیز عشق است و نیز فرمودند کہ عشق چگونہ حاصل بشود

گیارہواں باب

خدا تعالیٰ کے ذکر کے بیان میں

اکثر مہاجران مہدیؑ نے موضع کھانبیل میں اجماع کیا تھا اور محضر لکھا تھا۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے اے ہمارے رب تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھے نکر بعد اس کے کہ تو نے ہمکو ہدایت کی اور تو ہمکو اپنے پاس سے رحمت عطا فرما بیشک تو ہی بخشنے والا ہے۔ سید محمد مہدیؑ کے بعض یاروں نے مہدیؑ سے تحقیق کی ہے کہ مومن اسکو کہتے ہیں جو سر کی آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے اور یا خواب میں خدا کو دیکھتا ہو اور دوسرا وہ شخص جو یہ صفت نہ رکھتا ہو مگر اس صفت کی طلب رکھتا ہو تو اس پر بھی ایمان کا حکم کیا ہے اور نیز فرمایا کہ طالب کے لئے کیا چیز فرض ہے کہ اس سے خدا کو پہنچے اور پھر فرمایا کہ وہ چیز عشق ہے اور نیز فرمایا کہ عشق

وباز فرمودند کہ توجہ دل دائم سوئی خدا تعالیٰ دارد چنانکہ در دل ہیچ چیز مائل نشود و برای این معنی ہمیشہ خلوت اختیار کند و با ہیچکس نہ پردازد نہ با یار و نہ با اغیار ہمہ حال ملاحظہ حق کند در ایستادن و نشستن و غلطیدن و خوردن و آشامیدن در ہمہ حال ملاحظہ باحق کند

فصل من الرسالة المكية في كيفية الذكر قال الله تعالى واذكر ربك في نفسك تضرعا وخيفة ودون الجهر من القول بالغدو والآصال ولا تكن من الغافلين اعلم ان من شرايط الذكر ان يكون الذاكر على طهارة كاملة من الوضوء والغسل وطهارة البدن وطهارة الثياب وطهارة المضجع وان يقعد متربعا متوجها الى القبلة واضعا يديه على فخذيه او يأخذ براحة كفه اليمنى على ظهر كفه اليسرى وباطن

کیونکر حاصل ہوتا ہے پھر فرمایا کہ ہمیشہ دل کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھے اس طرح کہ دل میں کوئی چیز نہ آئے اور اس بات کے لئے ہمیشہ خلوت اختیار کرے اور کسی کیساتھ مشغول نہو نہ ساتھ یار کے اور نہ ساتھ اغیار کے ہر حالت میں حق کا ملاحظہ کرے کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے اور کھانے پینے کے وقت ہر حالت میں حق کا ملاحظہ کرے۔ **فصل** ذکر کے بیان میں رسالۂ مکیہ کا انتخاب۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو اپنے جی میں اپنے رب کو عاجزی سے اور پوشیدہ طور پر بغیر پکار کر کہنے کے صبح شام یاد کر اور غافلوں سے مت ہو جا تو ذکر کے شرائط یہ ہیں کہ (۱) ذاکر وضو اور غسل اور طہارت بدنی اور کپڑوں کی طہارت اور مقام ذکر کی طہارت اچھی طرح کرے (۲) چار زانو ہو کر روبقبلہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں زانوں پر رکھے ہوئے بیٹھے یا اپنی سیدھی ہتیلی اور سیدھے انگوٹھے کے باطنی حصہ سے بائیں ہاتھ کی پیٹھ کو پکڑے جیسا کہ نماز میں نبیؐ کا عمل تھا حلیؒ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے اور حضور قلب سے اپنی آواز کی حفاظت کرتے

ابهامه الیمنی کما فعل فی الصلوٰة صلعم اورده الحصنی فی کتابه. ویکرر لا الٰه الا الله بقلب حاضر مع الله تعالیٰ حافظا صوته عما مضا عینیه ویخرج لا الٰه من صمیم فواده بقوة شدیدة مع قطع کل تعلق من قلبه نافیا جمیع خواطر ما کان او نفعا ویدخل الا الله بالقوة الشدیدة فی قلبه مثبتا توجه قلبه الی الله تعالیٰ لیکون جوا مع معنی الذکر ان لیس فی الوجود سوی الله۔

خواہم کہ بیخ صحبت اغیار بر کنم
در باغ دل رہا نکنم جز نہال دوست
از دل بروں کنم غم دنیا و آخرت
یا خانہ جای رخت بود یا وصال دوست

مداوما علی الذکر ومواظبا علیه مراقبا بقلبه۔ ومن اٰداب الذکر ان یکون جمیع اوقاته مستغرقا فی ذکر الحبیب بحیث لا یخلو لسانه

ہوئے دونوں آنکھوں کو بند کئے ہوئے لا الٰہ الا اللہ کہتا جاوے۔ اور لا الٰہ کو سخت قوت کے ساتھ خالص دل سے اپنے دل کے کل تعلقات کو قطع کرکے تمام اچھے برے واردات قلبی کی نفی کرتے ہوئے نکالے اور الا اللہ کو سخت قوت سے دلی توجہ کو خدا کی طرف قائم کرکے اپنے دل میں داخل کرے تاکہ معنی ذکر کا ماحصل یہ ہو کہ وجود میں اللہ کے سوائے کوئی اور نہیں ہے

میں چاہتا ہوں کہ اغیار کی صحبت کی بیخ کنی کردوں دل کے باغ میں نہال دوست کے سوائے کوئی پودہ نہ لگاؤں (مجھکو چاہیئے کہ) دنیا اور آخرت کے غم کو دل سے دور کردوں (اس لئے کہ) یا تو خانہ (دل) اسباب دنیوی کا کوٹھا بنے گا یا وصال دوست کا مسکن۔

دلی مراقبہ کرتے ہوئے ذکر پر مداومت اور مواظبت کرے۔ اور ذکر کے آداب یہ ہیں کہ اپنے تمام اوقات میں ذکر حبیب میں اس طرح مستغرق ہو کہ زبان و دل ذکر اور معنی ذکر سے خالی نہ رہے حتیٰ کہ

وقبله من الذكر ومعناه حتى يجوهر ذات القلب بجوهر ذات الذكر وترفع الحجب المانعة من مشاهدة المذكور بفناء الذاكر في المذكور

فصل ذكر الله تعالى فرض دائم على المسلمين والمسلمات قال الله تعالى افمن شرح الله صدره للاسلام فهو على نور من ربه فويل للقاسية قلوبهم من ذكر الله (جز ۲۳ رکوع ۷) وفيه اشارة الى ان يذكر العبد بقوة شديدة لانه ذكر القلب بصفة القسوة والقسوة صفة الحجر. قال الله تعالى ثم قست قلوبكم من بعد ذلك فهي كالحجارة او اشد قسوة (جز ۱ رکوع ۹). والحجر اذا كان قاسيا لا ينكسر الا بضرب شديد بعمود قوي قال الله تعالى ومن يعش عن ذكر الرحمن نقيض له شيطانا فهو له قرين (جز ۲۵ رکوع ۱۰)

جوہر ذات قلب سے جوہر ذات ذکر کیساتھ ذکر کرے اور ذاکر مذکور میں فنا ہوکر مشاہدۂ مذکور کے مانع جو پردے ہیں وہ اٹھ جائیں

فصل مسلمان مردوں اور عورتوں پر اللہ تعالےٰ کا ذکر فرض دوام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا بھلا وہ شخص جس کا سینہ کھولدیا اللہ نے اسلام کے لئے پس وہ اپنے پروردگار کی جانب سے نور پر ہے (کہیں سخت دل برابر ہوسکتا ہے) تو ہلاکت ہے ان کے لئے جن کے دل سخت ہوگئے ہیں اللہ کے ذکر کو چھوڑکر اور اس میں اشارہ ہے ساتھ کی طرف کہ بندہ قوت شدید سے ذکر کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دل کو سختی کی صفت سے ذکر فرمایا ہے اور سختی پتھر کی صفت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے اور وہ مانند پتھر کے ہوگئے بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت اور پتھر جب سخت ہو تو سخت مار سے ہی پھٹتا ہے اور وہ مار بھی کسی سخت گھن کی ہی ہونی چاہیئے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو آدمی ذکر خدا سے غافل ہوکر زندگی کرے تو ہم اس کیلئے شیطان مقرر کردیتے ہیں

قال علیہ السلام الشیطن جاثم
علی قلب ابن ادم فاذا ذکر اللہ تعالی
خنس فتولی واذا غفل قلبہ فحدثہ
ومناہ **فصل** فی اول التصدیق
قائل لا الہ الا اللہ یحتاج الی اربعۃ
اشیاء تصدیق وتعظیم وحلاوۃ و
حرمۃ ومن لہ تصدیق فھو صادق
فی قول لا الہ الا اللہ۔ والصادق
لا عجب لہ فینبغی للقائل ان ینفی
وجودہ عند قول لا الہ لیکون
صادقا فیما یقول ومعنی لا الہ ای
لا وجود من الموجودات فی مذھب
السالکین والاشیاء کلھا متعلق
بوجود القائل فاذا نفی القائل وجودہ
لا یبقی اثر من الاشیاء کلھا وذلک
تصدیق والثانی التعظیم فوجب
علی القائل اذا قال لا وجود من
الموجودات ان یثبت الحق لیکون
لہ تعظیم لتعظیم نفسہ فی قولہ

اور وہ اس کے ساتھ رہتا ہے فرمایا نبیؐ نے شیطان
انسان کے دل پر اپنا سینہ رکھا ہوا ہوتا ہے
پس جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو پیچھے
ہٹ جاتا ہے اور منہ پھیر لیتا ہے اور جب اس کا
دل ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اس میں اس کی آرزوؤں
کو پیدا کر دیتا ہے **فصل** تصدیق کے اوائل زمانہ
میں لا الہ الا اللہ کا قائل چار چیزوں کا محتاج
ہوتا ہے۔ تصدیق تعظیم حلاوت اور حرمت جس کو
تصدیق حاصل ہوتی ہے تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے
میں سچا ہوتا ہے اور سچے میں خود پسندی کا مادہ نہیں
ہوتا (جیسا کہ اس زمانہ کے بعض تارکین کاسبین کے
حال سے واضح ہے) پس قائل کو چاہیئے کہ لا الہ
کہنے کے وقت اپنے وجود کی نفی کرے تاکہ اپنے
قول میں سچا ہو اور سالکین کے مذہب میں لا الہ کے
معنی موجودات میں سے کوئی وجود نہیں ہے کے ہیں
کل اشیاء کا تعلق قائل کے وجود سے ہوتا ہے
جب قائل اپنے وجود کی نفی کرے تو کسی شی کا اثر باقی
نہیں رہیگا اور اسیکو تصدیق کہتے ہیں۔ ثانی تعظیم
ہے قائل پر واجب ہیکہ جب موجودات سے کوئی وجود

تعالیٰ کل شئی ھالک الا وجھہ
لان اثبات الحق بعد فناء الکل
تعظیم لہ والثالث الحلاوۃ کما
ھی القائل اذا نفی سوی اللہ وثبت
الحق فعلیہ حق ایقن ان لا یتکلم
بہ الا ھو۔ قیل فاذا ینفی الذاکر فی
المذکور فیبقی المذکور خلیفۃ الذاکر
فاذا حصل ھذہ الحالۃ للقائل
یجد الحلاوۃ کما ھی والرابع الحرمۃ
فینبغی للقائل ان یعلم علم الیقین
ان لا سامع الا الحق لان الذکر
قدیم لا یسمع بسماع الحدث کقولہ
تعالیٰ فی کلام قدسی لا یزال العبد
یتقرب الی بالنوافل ای بالطاعۃ
الخالصۃ حتی کنت لہ سمعا وبصرا
ولسانا ویدا ورجلا الی اخرہ۔ من
حصل ھذا المعنی فھو حافظ
الحرمۃ ومن لم یکن لہ تصدیق
فھو منافق لانہ قال باللسان ما لیس

نہیں ہے کہے تو حق کو ثابت کرے تاکہ اس کی تعظیم ہو
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قول کل شئ ہالک الا وجہہ
میں اپنی تعظیم کا اظہار فرمایا ہے کیونکہ کل کو فانی سمجھنے
کے بعد حق کو ثابت سمجھنا حق کی تعظیم کرنا ہے ثالث
حلاوت ہے چنانچہ قائل جب ماسوی اللہ کی نفی کرے
اور حق کو ثابت کرے تو اس کو واجب ہے کہ یقین
کرے کہ اس سے وہی تکلم ہوتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ
مذکور میں جب ذاکر اپنی نفی کر دے تو بجائے ذاکر
کے مذکور ہی رہ جائیگا اور جب یہ حالت حاصل
ہو تو قائل کو حلاوت ملیگی جیسا کہ چاہیئے۔ رابع
حرمت ہے قائل کو چاہیئے کہ بیقین تمام اس امر کو
جانے کہ حق کے سوائے کوئی سامع نہیں ہے کیونکہ
ذکر قدیم ہے جو حادث سماعت سے سنا نہیں جاتا
چنانچہ کلام قدسی میں ہے ہمیشہ بندہ نفل عبادت
سے میرے نزدیک ہوتا ہے یہاں نفل عبادت کے معنی
خالص بندگی کے ہیں حتیٰ کہ میں اس کے کان اس کی
آنکھ اس کی زبان اس کا ہاتھ یا پاؤں بن جاتا ہوں
جس کو یہ بات حاصل ہو جائے تو وہ حد حرمت کی حفاظت
کر سکتا ہے۔ اور جس کو تصدیق نہو وہ منافق ہے کیونکہ

فی قلبہ۔ والآیۃ ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ھم بمؤمنین (جزء ۱ رکوع ۲)۔ تدل علی ھذا ایکذبھم فی قلوبھم اٰمنا باللہ وبالیوم الآخر فما منع الفعل ومن لم یکن لہ تعظیم فھو مبتدع ومن لم یثبت الوحدانیۃ بعد نفی سوی اللہ فھو مبتدع لانہ ظھر منہ ما لم یصدر عن رسول اللہؐ بل ھو کامل فی اثبات الوحدانیۃ حتی قال انا احمد بلا میم وبھذا الحدیث یفھم تعظیم المذکورۃ ومن لم یحصل لہ ھذہ الحالۃ فھو مبتدع ومن لم یکن لہ حلاوۃ فھو مرائی ای من لم یر الحق قائلا لا الٰہ الا اللہ ببصارۃ الحق فھو مرائی لانہ رای نفسہ قائلا فی قولہ لا الٰہ الا اللہ لم یذق حلاوۃ ذکر اللہ والریاء شرک خفی یبعد عن حلاوۃ ذکر اللہ

وہ صرف زبان سے قائل ہے اس کے دل میں کچھ بھی نہیں ہے اور آیت۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور دراصل وہ مومن نہیں ہیں۔ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ وہ دل میں اللہ اور آخرت پر ایمان لانے کی تکذیب کرتے ہیں اور جس کو تعظیم حاصل نہو تو وہ بدعتی ہے اور جو ماسوی اللہ کی نفی کے بعد وحدانیت کو ثابت نہ کرے تو وہ بھی بدعتی ہے کیونکہ اس سے وہ بات ظاہر ہوئی جو رسول اللہؐ سے ظاہر نہوئی بلکہ رسول اللہؐ تو وحدانیت کے ثابت کرنے میں کامل ہیں حتی کہ فرمایا کہ میں احمد بلا میم ہوں یعنی میں احد ہوں۔ (آنحضرتؐ توحید میں اسقدر کامل تھے کہ اپنی ہستی کی نفی فرمادی اور اس کو احد سے ہی تعبیر فرمائی) اور اسی حدیث سے تعظیم مذکور سمجھ میں آتی ہے۔ اور جسکو یہ حالت حاصل نہو تو وہ بدعتی ہے اور جس کو حلاوت حاصل نہو تو وہ ریاکار ہے یعنی جس نے لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے بصارت حق سے حق کو نہ دیکھا تو وہ ریاکار ہے کیونکہ وہ لا الہ الا اللہ

کقوله تعالی ولا یشرك بعبادة ربه احدا۔ ومن لم یکن له حرمة فهو فاسق ای من لم یکن فارغا عن سماع عند قول لا اله الا الله فهو فاسق ومن لم یکن له یقینا ان لا یسمع الا الله ولا یتکلم به الا هو فهو خارج عن طبقة الموحدین فکانه فی دعوی المقام الوحدانیة کاذب فیما یدعی حیا بغیر حقیقة فما اسهل الدعوی واعلم ان الطاعات کالصلوٰة والزکوٰة والحج وغیر ذلك قد یشوبها الریاء والصدقة یشوبها الشبهات واما کلمة لا اله الا الله فان المؤمن لا یذکرا الا بصمیم فواده فالاخلاص فیها موجود فلهذا وجب له الاخلاص فلو قالها بغیر اخلاص لم یکن مومنا ولا خلاصا من عذاب الآخرة بقوله علیه السلام من قال لا اله الا الله حقا

کہتے ہوے اپنے نفس کو دیکھ رہا ہو ایسے آدمی کو اللہ کے ذکر کی حلاوت نہیں ملسکتی اور ریاکاری شرک خفی ہو جو اللہ کے ذکر کی حلاوت سے دور ڈالدیتا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے نہ شریک کرے اپنے رب کی عبادت میں کسی کو۔ اور جس کو حرمت حاصل نہ تو وہ فاسق ہے یعنی جو آدمی لا الہ الا اللہ کہنے کے وقت یہ نہ سمجھے کہ حق کے سوائے دوسرا سامع نہیں ہو تو وہ فاسق ہے اور جس کو ایسا یقین نہ کہ اللہ ہی سامع ہے اور اس سے اللہ ہی متکلم ہو تو وہ موحدین کے طبقہ سے خارج ہے گویا کہ وہ مقام وحدانیت کے دعوی میں جھوٹا ہے وہ زندہ ہے مگر زندگی کی حقیقت نہیں رکھتا اور دعوی تو ایک آسان بات ہے مگر دعوی کا ثبوت مشکل ہی اور جانو کہ طاعات مثلاً نماز زکوٰۃ اور حج وغیرہ کبھی ان سے بھی ریا لحاتی ہے اور صدقہ میں شبہات آجاتے ہیں لیکن کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر مومن خلوص دل ہی سے کرتا ہے اور اس میں اخلاص موجود رہتا ہی لہٰذا ذکر کے لئے اخلاص واجب ہے اگر بغیر اخلاص کے کہیگا تو مومن نہ رہیگا اور نہ آخرت کے عذاب سے

یقینا خالصا مخلصا دخل الجنة بلاحساب ولا عذاب کما قال التستری خرج یوم الجمعة من المسجد ونظر الی الناس فقال اهل لا اله الا الله کثیر والمخلصون منهم قلیل

و نیز نقلست کہ حضرت میرانؒ فرمودند کہ کلمہ لا الہ الا اللہ بر چہار قسم است یکی لا الہ الا اللہ گفتنی است دوم لا الہ الا اللہ دانستنی است سوم لا الہ الا اللہ چشیدنی است چہارم لا الہ الا اللہ شدنی است این ہر سہ مرتبہ ہمہ انبیاء و اولیاء دارند یعنی علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین و یکی قسم کہ لا الہ الا اللہ گفتنی ماندہ است از میان چہار قسم صفت منافقان است کہ نفس ایمان ہم ندارند و کسیکہ نفس ایمان ہم ندارد از عذاب خدا چگونہ رہد مگر طالب صادق کہ روی دل خود را از غیر حق گردانیدہ است و روی دل خود را سوی مولی آوردہ است و ہمواره مشغول

نجات پائیگا۔ بقول علیہ السلام کے جو شخص لا الہ الا اللہ یقین خالص سے کہیگا تو جنت میں بغیر حساب و عذاب کے داخل ہوگا چنانچہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مسجد سے جمعہ کے دن نکلے اور لوگوں کو دیکھا تو کہا لا الہ الا اللہ کہنے والے تو بہت ہیں اور خلوص سے کہنے والے تھوڑے ہیں اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کی چار قسمیں ہیں اول لا الہ الا اللہ گفتنی ہے دوم لا الہ الا اللہ دانستنی ہے سوم لا الہ الا اللہ چشیدنی ہے چہارم لا الہ الا اللہ شدنی ہے یہ تینوں مرتبے تمام انبیاء اور اولیاء رکھتے ہیں یعنے علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین ان چاروں اقسام میں سے ایک قسم جو لا الہ الا اللہ گفتنی کی ہے وہ منافقوں کی صفت ہے جو نفس ایمان بھی نہیں رکھتے اور جو شخص کہ نفس ایمان بھی نہیں رکھتا ہے خدا کے عذاب سے کیونکر نجات پائے گا مگر طالب صادق جو اپنے دل کے رخ کو غیر حق سے پھیر لیا ہے اور اپنے دل کے رخ کو خدا کی طرف لایا ہے اور ہمیشہ خدا کے ساتھ مشغول رہتا ہے

گفتنی مثلاً سنگ در آب دانستنی مثلاً سنگ در آتش چشیدنی مثلاً شمع در آتش شدنی مثلاً لعل در آتش (از سماع قلبی)

باخدا باشد و از دنیا و از خلق عزلت گرفتہ
است و ہمت از خود بیرون آمدن میکند این
چنین کس را ہم حکم ایمان کردہ اند ایمان این است
ای برادر مومن را باید کہ در مقام گفتن لا الہ
الا اللہ یعنی لا الہ الا اللہ شود یعنی چنانچہ گویای لا الہ الا اللہ
شدہ است دانای لا الہ الا اللہ شود و چون دانای
لا الہ الا اللہ شدہ است روا بود کہ بینای
لا الہ الا اللہ شود ہر کہ بینای لا الہ الا
اللہ شد در حیرت و ویل افتد از گفت و
دانش و علم باز ماند فلا علم ولا حس
ولا شوق ولا انس و در کلمہ لا الہ الا
اللہ نفی معبود یست جز حضرت جلت او و
نفی چیز یکہ اثبات آں در عقل محال است
ای برادر اگر عاشقی و در عشق صادقی نظر از
حرف بر دار و بر حقیقت آں معنی گمار تا مدّ و
قصر از راہ توحید برخیزد و در ذیل وجودت
در آوان شہودت نیاویزد و نباید کہ بحرف
از معنی محجوب شوی و انچہ خواجۂ عالم صلی اللہ
علیہ وسلم را فرمود فاعلم انہ لا الہ الا اللہ

دنیا اور خلق سے عزلت اختیار کیا ہے اور خود
سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہے ایسے شخص پر بھی
ایمان کا حکم کئے ہیں ایمان یہ ہے ای بھائی
مومن کو چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ کہنے کے مقام
میں لا الہ الا اللہ کے معنی کا دھیان رکھے یعنے
جیساکہ لا الہ الا اللہ کا قائل ہوا ہے (اسی طرح)
لا الہ الا اللہ کا دانا ہو جائے اور جب لا الہ الا اللہ
کا دانا ہوا ہے تو جائز ہے کہ لا الہ الا اللہ کا
بینا ہو جائے جو شخص کہ لا الہ الا اللہ کا بینا ہوتا
ہے حیرت دنیا ہی میں پڑتا ہے کہنے سمجھنے اور
جاننے سے باز رہتا ہے پس نہ علم رہتا ہے نہ حس
نہ شوق رہتا ہے نہ انس اور لا الہ الا اللہ کے کلمہ
میں اس معبود کی نفی کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کے
سوائے ہے اور اس چیز کی نفی کرتا ہے جس کا
ثبوت عقلاً محال ہے اے بھائی اگر تو عاشق ہے
اور عشق میں صادق ہے تو حرف پر نظر مت کر اس کے
معنی کی حقیقت کو دیکھ تاکہ توحید کے راستہ سے
مدّ و قصر اٹھ جائے اور شہود کے وقت تجھے وجود
کے دامن میں نہ لٹکاوے اور ایسا نہو کہ حرف کے

سر این معنی است یعنی نظر از حرف بردار زیرا کہ حرف در عالم گفتنی بود نہ در عالم علم۔ ای عزیز اگر از نفس کلمہ بسر معنی آں رسید باسرار لا ھو الا ھو رو ابود کہ مکاشف شوی

و نیز **نقلست** کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ لا الہ الا اللہ بر دل کسی این مقدار بماند کہ دانہ مونگ بر سر شاخ گاؤ بیندازد و آواز کند کار او تمام شود و نیز **نقلست** حضرت میراں فرمودند کہ اگر لا الہ الا اللہ بر دل مومن این مقدار بماند چنانچہ خانہ پر پنبہ باشد آنجا ذرۂ آتش بیاندازند و فی الحال بیروں آرند آنجا کہ آں ذرہ افتادہ باشد آنجا سوختہ گردد و لیکن صفت لا الہ الا اللہ این چنیں ہست کہ ہمہ محبت ہای غیر حق تعالیٰ را سوختہ کند وای بر ما کہ در تمام عمر خود یک بار این چنیں نشدہ کہ بر دل ما لا الہ الا اللہ این مقدار بماند قولہ تعالیٰ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا[ے]

ملاحظہ سے معنی سے دور ہو جائے اور جو کچھ کہ خدا نے آنحضرتؐ کو فرمایا کہ تو لا الہ الا اللہ کو جان اسی معنی کا بھید ہے یعنی حرف سے نظر اٹھا دے اس لئے کہ حرف کہنے کے مقام میں ہے نہ کہ علم کے مقام میں۔ ای عزیز اگر تو نفس کلمہ سے اس کے معنی کے بھید کو پہونچ جائے تو جائز ہے کہ تو لا ھو الا ھو کے اسرار سے مقام کشف کو پہونچ جائے۔ اور نیز نقل ہیکہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کسی کے دل پر اتنی مقدار ٹھیر جائے (جتنا کہ) کوئی شخص مونگ کا دانہ گائے کی سینگھ پر ڈالے اور آواز کرے اس کا کام تمام ہو جائے اور نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر لا الہ الا اللہ مومن کے دل پر اسقدر ٹھیر جائے جیسا کہ ایک گھر روئی سے بھرا ہوا ہو وہاں ایک چنگاری ڈالدیجائے اور اسی وقت بکمال لیجائے تو جس جگہ کہ وہ چنگاری ڈالی جاتی ہے وہ جگہ جل جاتی ہے ولیکن لا الہ الا اللہ کی صفت ایسی ہے کہ غیر اللہ کی ساری محبتوں کو جلا دیتی ہے ہم پر افسوس ہیکہ ہماری تمام عمر میں ایک بار بھی

ے فانتشروا فی الارض فتفرقوا فی المسجد وابتغوا من فضل اللہ۔ اطلبوا ما ھو افضل لکم یعنی علم الدین والتوحید والزھد والتوکل (ملاحظہ ہو تفسیر ابن عباسؓ) تو زمین پر پھیل جاؤ۔ یعنی علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ مسجد میں اور اللہ کے فضل کو چاہو۔ اس چیز کو طلب کرو جو تمہارے لئے افضل ہے یعنی علم باطن توحید زہد اور توکل طلب کرو۔

فی الارض وابتغوا من فضل اللہ و اذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون واذا رأوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما قل ما عند اللہ خیر من اللھو و من التجارۃ واللہ خیر الرازقین۔ (جز ۲۸ رکوع ۱۲) و بندگیمیاں سید خوندمیر فرمودند خدا تعالیٰ تجارت را در قرآن لہو فرمودہ است اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتھا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار نور علی نور یھدی اللہ لنورہ من یشاء ویضرب اللہ الامثال للناس واللہ بکل شیٔ علیم فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ یسبح لہ فیھا بالغدو والاصال رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ (جز ۱۸ رکوع ۱۱)

ایسا نہو کہ ہمارے دل پر لا الہ الا اللہ اتنی مقدار ٹھیر جائے فرمان خدا ہے کہ اور جب نماز ادا کر دیجائے تو زمین پر (مسجد) میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو چاہو (اللہ کی بینائی کو چاہو) اور اللہ کا ذکر کثیر کرو شاید تم کامیاب ہوسکو۔ اور جب وہ کسی تجارت یا لہو کو دیکھتے ہیں تو اوس پر ٹوٹ پڑتے ہیں یا تجھے کھڑا کا کھڑا چھوڑ دیتے ہیں کہدے کہ اللہ کے پاس لہو اور تجارت کوئی عمدہ چیز نہیں اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ اور بندگیمیا سید خوندمیر نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ قرآن میں تجارت کو لہو فرمایا ہے اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایک طاقچہ کی ہے جس میں چراغ ہے اور چراغ ایک شیشے میں ہے شیشہ ایسا ہے گویا کہ وہ چمکتا ہوا تارہ ہے وہ چراغ روشن کیا جاتا ہے زیتون کے ایک مبارک درخت سے جو نہ مشرق میں ہے اور نہ مغرب میں قریب ہے کہ اس درخت کا تیل روشن ہوئے اگرچہ اس کو آگ نہ بھی چھوئے تو نور علی نور ہوگیا اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کا راستہ بتا دیتا ہے اللہ لوگوں کے فائدے کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے (وہ چراغ روشن ہوتا ہے) ایسے

یعنی مرد خدا را بیع مشغول نکند از یاد خدا تعالیٰ
قال علیہ السلام لا الٰہ الا اللہ ینبت
الایمان کما ینبت الماء البقلۃ۔

پیش ازیں بود ہزار اندیشہ
اکنوں ہمہ لا الٰہ الا اللہ

کقولہ تعالیٰ کلا بل ران علیٰ
قلوبھم ما کانوا یکسبون کلا انھم
عن ربھم یومئذ لمحجوبون ثم
انھم لصالوا الجحیم (جزء ۳۰ رکوع ۸)

انفاس پاسدار اگر مرد عارفی
ملک دو کون ملک تو گردد بیک نفس
ہر یک نفس کہ سیر رود از عمر گوہریست
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
میپسند کایں خزانہ دہی را رائگاں بباد
انگہ روی بخاک تہیدست و بی نوا
دلی کز یاد مولیٰ نیست خرم
مبادا ہیچگاہے خالی از غم

گھروں میں کہ اللہ نے حکم دیا ہے ان کے درست
کرنیکا اور اس کا کہ وہاں اس کا نام لیا جائے اسمیں
اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں صبح و شام ایسے لوگ
جنکو نہیں غافل کرتی سوداگری اور نہ خرید و فروخت
اللہ کے ذکر سے یعنی طالب مولیٰ کو خرید و فروخت خدا
کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ
لا الہ الا اللہ کا ذکر ایمان کو ایسا اگاتا ہے جیسا کہ پانی
ترکاری کو۔

اس سے پہلے ہزار اندیشے تھے
اب سب لا الہ الا اللہ ہو گیا ہے

مانند قول اللہ تعالیٰ کے نہیں نہیں بلکہ زنگ جما دیا
ان کے دلوں پر ان اعمال نے جو وہ کیا کرتے تھے
نہیں نہیں بیشک وہ اپنے پروردگار سے اس روز محجوب
ہوں گے پھر یہ لوگ ضرور دوزخ میں داخل ہوں گے۔
اگر تو مرد عارف ہے تو انفاس کی حفاظت کر کہ
دونوں جہان کا ملک تیری ایک سانس کی ملک ہے
ہر ایک دم جو عمر سے جاتا ہے وہ ایک ایسا گوہر ہے

۵۔ یعنی تارک دنیا طالب مولیٰ کو اگر کوئی چیز خدا کی راہ میں آئی اور وہ طالب مولیٰ اس کو بیچکر کچھ ضرورت کی چیز خریدے تو یہ خرید و فروخت اسکو خدا کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ ۱۲۔

کس ایں کند کہ دل از یار خویش بردارد
مگر کسیکہ دل از سنگ سخت تر دارد
تا بجاروب لا نروبی راہ
کی رسی در سرائے الا اللہ
قال علیہ السلام لکل شئ
مصقلۃ ومصقلۃ القلب
ذکر لا الہ الا اللہ۔ قال سبحانہ
وتعالیٰ ومن اعرض عن ذکری
فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ
یوم القیمۃ اعمیٰ قال رب لم
حشرتنی اعمیٰ وقد کنت
بصیرا قال کذالک اتتک ایتنا
فنسیتہا وکذالک الیوم تنسیٰ
(جز، ۱۶، رکوع ۱۶)۔ کلام قدسی یا ابن
آدم تفرغ لعبادتی املأ صدرک
غنا واسد فقرک وان لم تفعل
ملأت یدک شغلا ولم اسد
فقرک۔ قول۔ لکل شئ عقوبۃ
وعقوبۃ المحبۃ الانقطاع عن الذکر

کہ اوسکی قیمت دو نوجہاں کا محصول ہے
پسند نہ کرلہ یہ خزانہ تو بربا دکردے
اس وقت تو خالی ہاتھ اور بغیر توشہ کے خاک میں جائیگا
جو دل کہ مولیٰ کی یاد سے خوش نہیں
ایسا نہ ہو کہ وہ کسی وقت غم سے خالی رہے
کون یہ کرسکتا ہیکہ اپنے یار سے دل ہٹالے
مگر وہی شخص جو پتھر سے زیادہ سخت دل رکھتا ہے
جبتک کہ تو لا کی جھاڑو سے راستہ صاف نکرے
الا اللہ کے محل میں کیونکر پہونچے
نبی علیہ السلام نے فرمایا ہر چیز کا ایک صیقل ہوتا ہے
اور دل کا صیقل لا الہ الا اللہ کا ذکر ہے اور اللہ
پاک فرماتا ہے جو میرے ذکر سے منہ پھیرے تو اس کے
لئے تنگ معیشت ہوگی اور قیامت کے دن ہم اوس کو
اندھا اٹھائیں گے وہ کہیگا اے رب میرے تو نے
مجھے اندھا کرکے کیوں اٹھایا میں تو بینا تھا تو فرمائیگا
کیا یوں ہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں تو تو
بھول گیا اور اسی طرح آج تو بھولا جائیگا۔ کلام قدسی ہے
اے آدم کے بیٹے تو میری عبادت کیلئے وقف ہوجا میں تیرے
سینہ کو تونگری سے بھر دونگا اور تیری محتاجی کو بند کردونگا

پس لعنت براں حیات کہ دراں تنگی
باشد و بغیر ذکر یکدم ہم برود۔

رباعی

آں روز خود مباد کہ بے یار بگذرد
گرچہ ہزار عیش بود زار بگذرد
افسوس صد ہزار کہ بے تو ورود دمے
لعنت برآں حیات کہ بے یار بگذرد
سعدی چو وصل یار میسر نہ می شود
باری بیاد دوست زمانہ بسر بری
با ما بزباں یاری دل با دگراں داری
انصاف چنیں باشد شاباش نہی یاری
زندگانی نتواں گفت حیاتیکہ مراست
زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد

رباعی

تا دل ز وجود خویش بر کندہ نہ
در بند خودی خدای را بندہ نہ
گیرم کہ تو جانی و جہاں زندہ بتست

اور اگر تو میری عبادت نہیں کرے گا تو تیرے ہاتھ کو
شغل سے بھر دونگا اور تیرے فقر کو بند نہیں کرونگا ایک
قول ہیکہ ہر چیز کیلئے عذاب ہے اور محبت کا عذاب معشوق کو
یاد نہ کرنا ہے پس لعنت اوس حیات پر کہ جسمیں تنگی ہو اور ایک
سانس بھی بغیر ذکر کے جائے۔

وہ دن ہی نہ آئے کہ بغیر یار کے گذرے
اگرچہ ہزار عیش ہو زاری میں گذرے
افسوس صد ہزار افسوس کہ بغیر تیرے (تو کرکے) ایک سانس بھی
اس حیات پر لعنت ہو جو بغیر یار کے گذرتی ہے
اے سعدی جب دوست کا وصل حاصل نہیں ہوتا ہے
تو کم سے کم دوست کی یاد میں تو زندگی بسر کر
زبان سے ہمارے ساتھ دوستی جتاتا ہے دل اغیار سے لگا رکھا ہے
کیا انصاف اسی کو کہتے ہیں شاباش کیا اچھا نباہ جتاتا ہے
جو میری زندگی ہے اوس کو زندگی نہیں کہہ سکتے
وہی شخص زندہ ہے جو دوست میں واصل ہے

رباعی

جبتک کہ تو اپنے وجود سے دل برداشتہ نہ ہو جائے
خودی کے دام میں ہے خدا کا بندہ نہیں ہوتا تو
میں نے مانا کہ تو سبکی جان ہے اور جہاں تجھ سے زندہ ہے

تا زندہ بجاناں نشوی زندہ نہ
ہر دمی کاں غیر یاد حق رود
اندراں دم غافل و میت بود
انما الذکر روح الذاکرین فانهم
ماتوا اذا لم یذکروا مولیهم قال
علیه السلام الانفاس معدودة
وکل نفس یخرج بغیر ذکر الله فهو میت
و میگوید کہ در وجود آدمی در شب و روز
بست و چہار ہزار دم روانست اندراں
دمہا یکدم ہم بغیر ذکر خدا تعالیٰ برود مردہ است
این دم کہ دمی داری دریاب یکن کارے
این فرصت یکدم را عمر ابدی گرداں
پس صفت مردگی مومن را نباشد قال
علیه السلام المؤمن حی فی الدارین
قال علیه السلام الا ان اولیاء
الله لا یموتون بل ینتقلون من
دار الی دار۔ این صفت مردگی از آن
کافران است کما قال الله تعالیٰ انك
لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء

لیکن جبتک تو جاناں کی محبت میں مر کر زندہ نہ ہو تو زندہ نہیں ہے
جو دم کہ غیر اللہ کی یاد میں کٹتا ہے۔ اس وقت غافل اور میت ہے،
سوائے اس کے نہیں کہ ذکر ذاکرین کی روح ہے
کیونکہ جب وہ ذکر نہیں کرتے تو مر جاتے ہیں نبی
علیہ السلام نے فرمایا انسان کی سانس گنتی ہوئی
ہے جو سانس بغیر یاد الٰہی کے ختم ہے وہ مردہ
ہے۔ کہتے ہیں کہ آدمی کے وجود میں دن اور رات
میں چوبیس ہزار بار سانس چلتی ہے اونہیں سے
ایک سانس بھی جو بغیر ذکر خدا کے ختم ہے
ہے مردہ ہے۔

اسوقت جو دم رکھتا ہو ضائع مت کر کوئی کام کر لے
اس ایک دم کی فرصت کو عمر جاوید بنا
پس مردگی کی صفت مومن میں نہیں ہونی چاہیئے
نبی علیہ السلام نے فرمایا مومن دارین میں زندہ ہے
نبی علیہ السلام نے فرمایا سنو تحقیق کہ اولیاء اللہ
مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے
ہیں، یہ مردگی کی صفت کافروں کی ملک سے ہے
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نہیں سنا سکتا مردوں کو
اور نہیں سنا سکتا بہروں کو پکارنا جب کہ وہ

اذا ولّوا مدبرین ایضاً۔ وما انت بمسمع من فی القبور از کلام خدا وار قول رسول علیہ السلام معلوم شد کہ اگر یکدم بغفلت برود آنکس مردہ است و غافل تواں گفت کقولہ تعالیٰ واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجھر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغٰفلین (جزء ۹ رکوع ۴)۔ وقال سعید بن عبد اللہ ما من احد ذھب منہ نفس واحد بغیر ذکر اللہ الا وھو غافل۔ پس غفلت صفت مومن نیست وغفلت ہر جا کہ فرمود در حق کافراں فرمود بلکہ صفت کافران است ومصطفیٰ علیہ السلام را نہی کرد کہ مباش یا محمد از جملہ غافلاں پس ما را چوں باید کہ در غفلت باشیم پس اگر غفلت ہست صفت ایمان کجا است پس ایں غفلت در دوزخ ببرد کما قال اللہ تعالیٰ ولقد ذرانا لجھنم کثیراً من الجن والانس لھم

رہ گردانی کریں منہ پھیر کر نیز جو لوگ قبروں میں ہیں تو ان کو سنانے والا نہیں ہے خدا کے کلام اور فرمان رسول علیہ السلام سے معلوم ہوا کہ اگر ایک دم غفلت میں (بغیر ذکر خدا) جائے تو وہ شخص مردہ ہے اور (اوس کو) غافل کہہ سکتے ہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے تو اپنے رب کو اپنے جی میں عاجزی سے اور پوشیدہ بغیر پکار کر کہنے کے صبح وشام یاد کر اور غافلوں سے مت ہو اور سعید ابن عبد اللہ نے فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ اوسکی ایک سانس بغیر یاد الٰہی کے نکلی ہو مگر وہ غافل ہے پس غفلت مومن کی صفت نہیں۔ اور حق تعالیٰ نے جہاں کہیں غفلت کا ذکر فرمایا ہے کافروں کے حق میں فرمایا بلکہ غفلت کافروں کی صفت ہے اور مصطفیٰ علیہ السلام کو منع کیا کہ اے محمدؐ غافلوں سے مت ہو پس ہمارے لئے کیونکر روا ہو سکتا ہے کہ غفلت میں رہیں پس اگر غفلت ہے تو ایمان کی صفت کہاں رہی پس یہ غفلت دوزخ میں لیجائیگی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہم نے پیدا کئے ہیں جہنم کے لئے بہتیرے جن اور انسان

قلوب لا یفقھون بھا ولھم
اعین لا یبصرون بھا ولھم
اذان لا یسمعون بھا اولئک
کالانعام بل ھم اضل اولئک ھم
الغٰفلون (جزء ۹ رکوع ۱۲)۔ و در باب غفلت
بسیار آیتہا است۔ وحقتعالیٰ ہر دو وقت
را بتخصیص یاد کرد و فرمود کہ مراد ازیں ہر دو
وقت تمام شب و روز است و نیز نقلست
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند یکی وقت
سلطان اللیل و یکی وقت سلطان النہار
است و کلام میراں علیہ السلام است کہ ہر کہ
ایں ہر دو وقت را ضائع کند آنکس فقیر دین
خدا نیست پس از کلام خدا و رسولؐ و قول
مہدیؑ معلوم شد کہ بغیر ذکر کثیر از دوزخ
فلاح نیست کقولہ تعالیٰ واذکروا اللہ
کثیرا لعلکم تفلحون۔ پس ہر کہ بعد از فارغ
شدن از ہر نمازی پراگندہ نشود و در زمین
فضل خدا تعالیٰ نجوید یعنی بینائی و ذکر کثیر
نکند تحقیق از عذاب خدا فلاح نیابد و ایں

ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی
آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے
کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں وہ لوگ مانند
چارپایوں کے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ
ہیں وہی لوگ غافل ہیں۔ اور غفلت کے باب
میں بہت سی آیتیں ہیں۔ اور حقتعالیٰ نے دونوں
وقتوں (صبح و شام) کو بتخصیص یاد کیا اور فرمایا
ان دونوں وقت سے مراد تمام رات اور تمام دن
ہے۔ اور نیز نقل ہیکہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ایک
وقت سلطان اللیل ہے اور ایک وقت سلطان
النہار ہے۔ اور حضرت مہدیؑ کا کلام ہے کہ جو
شخص کہ ان دونوں وقتوں کو ضائع کرے وہ
دین خدا کا فقیر نہیں۔ پس کلام خدا و رسولؐ اور
قول مہدیؑ سے معلوم ہوا کہ ذکر کثیر کے بغیر
دوزخ سے نجات نہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے
تم اللہ کا بہت ذکر کرو شاید تم کامیاب ہو۔
پس جو شخص کہ ہر ایک نماز سے فارغ ہونے کے
بعد پراگندہ نہو اور خدا تعالیٰ کی زمین میں فضل
نہ ڈھونڈے یعنی بینائی (طلب کرے) اور ذکر کثیر

نشستن دوکساں بعد از ہر نماز فی حکایت
لا یعنی کردن خلاف کلام خدا تعالیٰ و خلاف
رسول علیہ السلام و خلاف مہدی علیہ السلام
است و نیز نقلست حضرت مہدی
علیہ السلام ذکر پنج پاس را ذکر کثیر فرمودند
و ذکر کثیر بدیں ترتیب فرمودند کہ از اول
صبح تا یک و نیم پاس و بعد از ظہر تا وقت عشاء
در یاد خدا باشند تا شب و روز از ضائع
نرود و ذکر قلیل را صفت منافقاں فرمودند
قولہ تعالیٰ ان المنفقین یخدعون
اللہ وھو خادعھم و اذا قاموا الی
الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یراؤن الناس
ولا یذکرون اللہ الا قلیلا (جزء ۵ رکوع ۱۸)
و میر انجیو سہ پاس را ذکر قلیل فرمودند و چہار
پاس ذکر مشرکاں فرمودند یعنی چہار پاس
در یاد حق باشد و چہار پاس بغیر حق مشغول
شود یعنی دوستی حق و دوستی شیطان برابر
کند کقولہ تعالیٰ و من الناس من
یتخذ من دون اللہ انداد ا یحبونھم

نہ کرے تحقیق کہ وہ خدا کے عذاب سے نجات نہ
پائے اور یہ دو اشخاص کل ہر نماز کے بعد بیٹھنا اور
لا یعنی حکایتیں بیان کرنا خدا تعالیٰ کے کلام اور
رسول و مہدی علیہما السلام کے خلاف ہے
اور نیز نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے پانچ
پہر کے ذکر کو ذکر کثیر فرمایا ہے اور ذکر کثیر اس
ترتیب سے فرمایا کہ اول صبح سے ڈیڑھ پہر تک
اور ظہر کے بعد سے عشاء کے وقت تک خدا کی یاد
میں رہیں تاکہ اس سے رات دن ضائع نہ ہوں اور
ذکر قلیل کو منافقوں کی صفت فرمایا (چنانچہ باری
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تحقیق منافقین اللہ سے دغا
کرتے ہیں اور اللہ بھی ان کو دغا دیتا ہے اور جب نماز پڑھنے
اٹھتے ہیں تو سست و کاہل ہو کر کھڑے ہوتے ہیں
لوگوں کو دکھانے کی نماز پڑھتے ہیں۔ اور اللہ کو بہت
کم یاد کرتے ہیں۔ اور حضرت مہدیؑ نے تین پہر کے ذکر
کو ذکر قلیل فرمایا اور چار پہر کے ذکر کو ذکر مشرکاں
فرمایا یعنی چار پہر خدا کی یاد اور چار پہر غیر خدا کی یاد
میں مشغول رہتے ہیں یعنی حق کی اور شیطان کی
دوستی کو مساوی کرتے ہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے

کحب اللہ والذین امنوا اشد حبا للہ۔ (جز ۱۲ رکوع ۲) پس باکسیکہ دوستی بسیار باشد ذکر او بسیار تر باشد۔ قال علیہ السلام من احب شیئا اکثر ذکرہ قال اللہ تعالیٰ واذا ذکر اللہ وحدہ اشمازت قلوب الذین لا یؤمنون بالاخرۃ واذا ذکر الذین من دونہ اذا ھم یستبشرون۔ ہیچ یکی از مہاجراں رضی اللہ عنہم نہ شنیدیم نہ از بندگی سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ونہ از مہاجراں دیگر کہ ایں نفاق را نفاق مراتبی گویند و بعضی کساں ایں را نفاق مراتبی میگویند پس او بیان میراں را تاویل و تحویل کردہ باحال خود موافق میکند و ایں بیان از مہدی علیہ السلام نیست و نیز نقلست کہ در موضع بھیلوٹ میر انسید محمود رضی اللہ عنہ بعد از یک دو ہفتہ محضر میکردند روزیکہ ایں محضر شدہ بود در انجا اکثر مہاجراں رضی اللہ عنہم حاضر بودند ہمچو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ و میاں دلاور رضی اللہ عنہ ولک معروف رضی اللہ عنہ و میاں لاڈ امام رضی اللہ عنہ و میانسید سلام اللہ رضی اللہ عنہ بلکہ

اور لوگوں میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو غیر اللہ کو شریک ٹھیراتے ہیں اور غیر اللہ سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے رکھنا چاہیئے اور مومنوں کو سب سے زیادہ محبت خدا ہی سے ہوتی ہے پس جس کسی کے ساتھ دوستی بہت ہوتی ہے اوس کا ذکر بھی زیادہ تر ہوتا ہے نبی نے فرمایا جس کو کسی چیز کی زیادہ محبت ہوتی ہے تو اس کو اس کی یاد بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب خدائے واحد کا ذکر کیا جاتا ہے تو سخت ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور جب غیر اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو یکایک وہ خوش ہو جاتے ہیں ہم نے مہاجرین میں سے نہ کسی ایک مہاجر سے یہ بات سنی نہ سید خوندمیر سے اور نہ دوسرے مہاجرین سے کہ اس نفاق کو نفاق مراتبی کہتے ہیں اور بعض اس کو نفاق مراتبی کہتے ہیں پس وہ مہدی کے بیان میں تاویل اور تحویل کر کے اپنے حال کے مطابق کرتے ہیں حالانکہ یہ بات مہدی علیہ السلام کے بیان سے نہیں ہے اور نیز نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں میر انسید محمود رضی اللہ عنہ ایک یا دو ہفتہ کے بعد محضر کرتے تھے جس روز کہ یہ محضر ہوا تھا وہاں اکثر مہاجرین حاضر تھے مثلاً میر انسید محمود رضی اللہ عنہ و میاں دلاور رضی اللہ عنہ و ملک معروف رضی اللہ عنہ و میاں لاڈ امام رضی اللہ عنہ

اکثر مہاجراںؓ وچند طالبان خدا در دائرہ بودند
ومیر انسید محمودؓ نام ہر یک مہاجرؓ را علیحدہ علیحدہ
بزبان مبارک گرفتہ فرمودند کہ ایں بندہ
درمیان شما برادر خرد ترہستم انچہ از میراں
علیہ السلام معلوم کردید شما بگویید بعد مہاجراںؓ
فرمودند کہ خوندکار بفرمائید تا چند بار میان
ہمدیگر ایں سخن تکرار شد میر انسید محمودؓ فرمودند
کہ حضرت میراں علیہ السلام چنیں فرمودند کہ ذکر
کثیر کنید حضرت میراںؑ ذکر کثیر بکدام ترتیب
فرمودند ہمہ مہاجراںؓ عرض کردند بدیں ترتیب
کہ از اول صبح تا یک ونیم پاس در حجرہ باشید
دو دو کس یکجا نشینید وبعد از ظہر تا وقت عصر
مشغول باشید بعد عصر تا وقت مغرب بیان
بشنوید بعد از مغرب تا وقت عشاء ذکر کنید
واگر کسی از حجرہ درمیان یک ونیم پاس بیرون
آید حجرہ را پارہ پارہ کنید ودست گرفتہ از دائرہ
بکشید اگرچہ ایں بندہ باشد ہمچناں بکنید ہمہ
یاراںؓ قبول کردند بعدہ میراں سید محمودؓ
دیگر روز در حجرۂ میاں خوندشیخؓ پنہاں

میاں سید سلام اللہؓ بلکہ اکثر مہاجرینؓ وچند
طالبان خدا دائرہ میں تھے اور میر انسید محمودؓ
نے ہر ایک مہاجرؓ کا نام علیحدہ علیحدہ زبان مبارک
سے لیکر فرمایا کہ یہ بندہ تمہارے درمیان بہت
چھوٹا بھائی ہے۔ تم نے مہدی علیہ السلام سے
جو کچھ تعلیم پائی ہے بیان کرو اس کے بعد تمام
مہاجرینؓ نے فرمایا کہ خوندکار فرمائیں یہی گفتگو چند
بار آپس میں ہوئی (بالآخر) میر انسید محمودؓ نے
فرمایا کہ حضرت مہدیؑ نے ایسا فرمایا کہ ذکر کثیر کرو
حضرت مہدیؑ نے ذکر کثیر کس ترتیب سے بیان
فرمایا تمام مہاجرینؓ عرض کئے اس ترتیب سے کہ
اول صبح سے ڈیڑھ پہر تک حجرہ میں رہیں اور دو شخص
ایک جگہ نہ بیٹھیں اور ظہر کے بعد سے عصر کے وقت
تک خدا کی یاد میں مشغول رہیں بعد نماز عصر مغرب تک
بیان سنیں بعد نماز مغرب عشا تک ذکر کریں اور اگر
کوئی شخص ڈیڑھ پہر کے درمیان اپنے حجرہ سے باہر
آئے تو اس کے حجرہ کو پارہ پارہ کریں اور اس کا ہاتھ پکڑ کر
دائرہ کے باہر کر دیں اگرچہ یہ بندہ ہو ایسا ہی کریں
تمام یاروں نے قبول کیا اس کے بعد میر انسید محمودؓ دوسرے روز

نشستند کہ تا بہ بینم کہ کدام کس از حجرہ پیش از
یک دیم پاس بیروں خواہد آمد بعد از چند
ساعت یک مہاجرؓ از حجرۂ خود آہستہ آہستہ
بیروں آمد و میراں سید محمودؒ دیدند و فرمودند
کہ دست گرفتہ بیارید میاں خوندشیخؒ او را
دست گرفت و گفت کہ بیائید میر انسید محمودؒ
می طلبند او گفت کہ میراںؒ کجا اند میاں خوندشیخؒ
گفت کہ در حجرۂ بندہ نشستہ اند آں برادر
ہر دو انگشت خود در دہاں آورد و گفت
کہ مرا میرید میاں مذکور پیش میراںؒ آورد
میراںؒ فرمودند کہ ای فلاں کس ما و شما ہمہ
برادراں چہ محضر کردہ بودیم بعدہ آنکس گفت
کہ میر انجیو ہیزم دیروز یکجا کردہ گذاشتہ بودم
کہ مبادا آنرا کسے بردارد از ہیبت شتاب بیروں
آمدم میراںؒ فرمودند کہ واپس بروید کہ ہیچکس
ہیزم شما نخواہد برد فائدہ جمعیت انیست و
جمعیت ایں را میگویند۔ و نیز نقلست
کہ حضرت میراں علیہ السلام در حجرۂ میانسید امین محمدؒ
و میاں یوسفؒ از جہت نماز فجر بسر ماچوں

میاں خوند شیخؒ کے حجرہ میں پوشیدہ بیٹھے یہ
دیکھنے کے لئے کہ دیر پہر کے درمیان کون شخص
حجرہ سے باہر آتا ہے چند ساعت کے بعد ایک
مہاجرؓ آہستہ آہستہ اپنے حجرہ سے باہر آئے اور
میراں سید محمودؒ نے دیکھا اور فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر
لاؤ۔ میاں خوند شیخؒ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ
چلو میراں سید محمودؒ نے بلایا ہے انھوں نے کہا کہ
میراںؒ کہاں ہیں میاں خوند شیخؒ نے کہا کہ بندہ کے
حجرہ میں بیٹھے ہیں اوس برادر نے دو انگلیاں منھ
کے پاس لائے اور کہا کہ مجھ کو مت لیجاؤ (لیکن)
میاں مذکور میراںؒ کے حضور میں لائے میراںؒ نے
فرمایا کہ اے فلاں شخص ہم اور سب بھائیوں نے کیا اتفاق
کیا تھا اس کے بعد اس برادر نے کہا کہ میر انجیو گذشتہ
روز ہیزم لکڑیاں ایک جگہ رکھ چھوڑی تھیں اس خیال
سے کہ کوئی نہ لیجائے جلد باہر آگیا میراںؒ نے فرمایا کہ
واپس جاؤ تمہاری لکڑیاں کوئی نہیں لیجائے گا
جمعیت کا فائدہ یہ ہے اور جمعیت (خدا کی جمعیت
کا اجماعی اتفاق) اس کو کہتے ہیں اور نیز نقل ہے کہ
حضرت مہدی علیہ السلام موسم سرما میں فجر کی نماز کیلئے

بر تنور گرم شدہ رفتند چہ بینند کہ در تنور نانہا چسپانیدہ اند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ میاں امین محمد و میاں یوسف این کار شما نیست کہ دریں وقت نان بپزید ایشاں گفتند کہ میر انجو تنور گرم شدہ بود ازیں جہت نان چسپانیدیم حضرت میر اں علیہ السلام فرمودند کہ درینوقت نباید پخت پس حضرت میراں رحمۃ اللہ علیہ را مادام ایں کوشش بود کہ شب و روز در یاد حق تعالی باشید و ہر دو کس یکجا منشینید و حکایتہای دنیوی بلکہ قرآن خواندن مبتدی را منع کردند و فرمودند کہ دل غافل میشود و باید دانست کہ حدیث لا یعنی بغایت زشت است ہر چیز یکہ دراں غایت دین و نیت تیمار دین تو ندارد آں ہمہ لا یعنی است و ہر قول و فعل کہ برای حق است و سوی حق راہ دارد آں لا یعنی نیست کقولہ تعالی قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ و بذلک امرت و

میانسید امین محمد رضؓ اور میاں یوسف رضؓ کے حجرہ میں گئے تنور کے پاس گئے تو آپ نے دیکھا کہ تنور میں روٹیاں لگائی گئی ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں امین محمد و میاں یوسف یہ تمہارا کام نہیں کہ اس وقت روٹیاں پکائیں انھوں نے کہا کہ میر انجو تنور گرم ہو چکا تھا اس لئے روٹیاں لگائی گئیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس وقت نہیں پکانا چاہیئے پس حضرت مہدیؑ کی ہمیشہ یہ کوشش تھی کہ رات دن حق تعالی کی یاد میں رہیں اور دو شخص ایک جگہ نہ بیٹھیں اور دنیا کے قصوں بلکہ قرآن پڑھنے سے مبتدی کو منع کیا اور فرمایا کہ دل غافل ہوتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ بیکار باتیں بیحد بری ہیں ہر وہ چیز کہ جس میں دین کا مقصد اور تیرے دین کے معالجہ کی نیت نہ رکھتی ہو وہ سب فضول ہے اور جو قول و فعل کہ خدا کے لئے ہے اور خدا کے راستہ پر ہے وہ فضول نہیں ہے مانند قول اللہ تعالی کے کہ کہدے کہ میری نماز اور سب عبادتیں اور میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو سارے جہاں کا پروردگار ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور اسی توحید کا

انا اول المسلمین (جزء ۸، رکوع ۱۷)۔ اعلم ان علامة اعراض الله عن العبد اشتغاله بما لا یعنیه وان امرء ذهبت ساعة من عمره فی غیر ما خلق له لخسر وطالت حسرته ومن جاوز الاربعین ولم یغلب خیره علی شره فلیتحضر الی النار ومن عمره الله ستین سنة فقد اعذر فی العمر۔ پس ما را تفکر باید کرد که دعوی ما همچنان است که از همه تارکیم وخلایق را هم گذاشتیم با این هم دنیا له کار نباشیم و ذکر خدا نکنیم اگر در لایعنی عمر گذرانیم نه دین باشد نه دنیا۔ کقوله تعالیٰ خسر الدنیا والاخرة ذالک هو الخسران المبین (جزء ۱۷، رکوع ۹)

از نکته مقصود نشد فهم حدیثی
لا دین و لا دنیا بیکار مانده ایم

قوله تعالیٰ فاذکروا الله قیاما وقعودا وعلی جنوبکم فاذا اطمانتم

مجھکو حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ جان کہ بندے سے خدا کی روگردانی کی علامت یہ ہے کہ لایعنی کاموں میں مشغول ہونا ہے اگر آدمی کی عمر کی ایک ساعت بھی بیکار کاموں میں صرف ہو تو خسارہ میں آیا اور اس کی حسرت دراز ہو گئی اور جس کی عمر چالیس سال سے متجاوز ہو اور اس کی نیکی اس کی برائی پر غالب نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ دوزخ میں جلنے کے لئے تیار رہے اور جسکی عمر خدا نے ساٹھ برس کی کی ہو تو وہ عمر میں معذور ہو گیا ہے پس ہم کو فکر کرنی چاہیئے کہ ہمارا دعوی تو ایسا ہے کہ ہم نے ساری چیزوں کو ترک کر دیا اور اخلاق کو بھی چھوڑ دئے اس پر بھی ہم کام کے درپے نہیں ہوتے اور خدا کا ذکر نہیں کرتے اگر ہم بیکاری میں عمر صرف کریں تو نہ دین ہوگا نہ دنیا مانند قول اللہ تعالیٰ کے اس نے گنوائی دنیا اور آخرت یہی ہے کھلا گھاٹا۔

مقصود کے نکتہ کی کوئی بات سمجھ میں آئی
نہ دین ہے نہ دنیا بیکار ہی رہے

فرمان خدا ہیکہ پس تم اللہ کا ذکر کرتے رہو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ تو نماز

فاقیموا الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ کانت
علی المؤمنین کتٰبًا موقوتا (پ ۵، رکوع ۱۲)
پس ذکر اللہ فرض دوام است کسیکہ فرض
دوام ادا نہ کند فرض وقت از وقبول نشود
والاہم للمبتدی قولہ لا الٰہ الا
اللہ وھی دوام الذکر القوی الخفی
بشرط النفی والاثبات بحیث ینفی
بلا الٰہ الا اللہ۔ الخواطر خیرکان
او شرا ویثبت باللہ ویحضر بقلبہ
قال علیہ السلام من لم یود فرضنا
دائما لم یقبل منہ الفرض الموقت
ذکر اللہ فرض دوام است وہیچ حالتی
ساقط نہ شود زیرا کہ مشروط بہ شرطی نیست
پس ازیں جہت ہم معلوم میشود کہ ذکر اللہ
در جمیع فرائض اہم مطلوب است کما قال
اللہ تعالیٰ اتل ما اوحی الیک من
الکتٰب واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ
تنھی عن الفحشاء والمنکر ولذکر
اللہ اکبر واللہ یعلم ما تصنعون
(پ ۲۱ رکوع ۱)

قایم کرو بیشک نماز مومنوں پر مقررہ اوقات میں فرض ہے
پس اللہ کا ذکر فرض دائم ہے جو شخص کہ فرض دائم کو
ادا نہ کرے اس سے وقتیہ فرض قبول نہ ہوگا۔
اور مبتدی کے لئے اہم لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے
اور یہ ذکر دوام قوی اور خفی ہے بشرط نفی اور
اثبات کے اس طرح کہ لا الٰہ الا اللہ سے
خواطر کی نفی کرے خواہ خواطر اچھے ہوں یا
برے اور اللہ کو ثابت کرے اور حضور قلب
رکھے فرمایا نبی علیہ السلام نے جس نے فرض
دائمی کو ادا نہیں کیا تو اوس کا فرض موقت
بھی قبول نہوا۔ اللہ کا ذکر ہمیشہ کا فرض ہے
اور کسی حالت میں ساقط نہوگا اس لئے کہ
کسی شرط سے مشروط نہیں پس اس جہت
سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ذکر اللہ تمام فرائض
میں اہم مطلوب ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
تجھ پر جو کتاب نازل ہوئی تو اوس کو پڑھ دے
اور نماز کو قائم کر تحقیق نماز فحش اور بری
باتوں سے باز رکھتی ہے اور اللہ کا ذکر
بہت بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو

عن الفحشاء یعنی از اخلاق ذمیمہ کہ
تعلق باقالب دارند والمنکر یعنے از اخلاق
ذمیمہ کہ تعلق باباطن دارند وہر آئینہ ذکر
اللہ بزرگ تر است از روی تاثیر و تزکیہ
نفس ازاں نماز کہ مخصوص است۔ پس بداں
ای عزیز بغیر ذکر دوام تزکیہ نفس و تجرید و تفرید
حاصل نشود و تفرقہ از دل نرود و جمعیت
دست ندہد واز وسواس شیطانی و از مرادات
ومطلوبات نفسانی بیروں نیاید پس باید
کہ در یاد حق چنداں مداومت نماید کہ ہر
وقتی از اوقات و ہیچ حالی از حالات
خالی از یاد حق نباشد چہ در آمدن و رفتن و
چہ در خوردن و خفتن و چہ در شنیدن و گفتن
بلکہ در جمیع حرکات و سکنات حاضر وقت
باید بود تا بہ بطالت نگذرد بلکہ واقف دم
باشد تا بغفلت بر نیاید و طالب یک ساعت
از یاد حق خالی نباشد۔ قال علیہ السلام
کل نفس یخرج بغیر ذکر اللہ فھو میت
وقال علیہ السلام من ادعی

فحشا سے یعنی برے اخلاق سے جو جسم سے
تعلق رکھتے ہیں والمنکر یعنی برے اخلاق
سے جو باطن سے تعلق رکھتے ہیں اور البتہ اللہ
کا ذکر تاثیر اور تزکیہ نفس کے اعتبار سے
زیادہ بزرگ ہے اس نماز سے جو مخصوص ہے
پس جان اے عزیز کہ ذکر دوام کے بغیر تزکیہ
نفس تجرید اور تفرید حاصل نہوں گے اور دل
سے تفرقہ دور نہوگا اور جمعیت میسر نہوگی
اور شیطانی وسواس اور نفسانی مرادات و مطلوبات
سے باہر نہیں آئیگا۔ پس چاہیئے کہ حق کی یاد میں
اتنی مداومت کرے کہ ہر وقت اوقات سے
اور ہر حال حالات سے حق کی یاد سے خالی نہ
رہے خواہ آنا جانا ہو اور خواہ کھانا سونا اور
خواہ سننا اور کہنا ہو بلکہ تمام حرکات و سکنات
میں ہشیار رہنا چاہیئے تاکہ بیکاری میں نہ گزرے
بلکہ سانس سے آگاہ رہے کہ غفلت میں نہ جائے
اور طالب مولیٰ کا فرض ہیکہ ایک ساعت حق
کی یاد سے خالی نہ رہے چنانچہ فرمایا نبیؐ نے جو سانس
بغیر ذکر اللہ کے نکلتی ہے وہ مردہ ہے اور فرمایا

محبۃ اللہ ونسی ذکرہ طرفۃ العین
فھو کذاب مفتر علی اللہ تعالیٰ۔
پس ہر کہ افترا بر خدا کند او کافر باشد
چنانچہ حضرت میر الغلیہ السلام فرمودند۔

ہر آنکو غائب از وی یک زمانست
دراندم کافراست اما نہانست
اگر خود غائبی پیوستہ باشد
در اسلام بروی بستہ باشد

و فرمود کہ طالب خاشاک غیر حق از دل
برکند چنانچہ مثنوی

پاسبان دل باش اندر کل حال
تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
ایں ریاضت مومنانرا فرض خواں
نقد ہستی محو کن در لا الہ
تا بیابی دار ملک بادشاہ
لا کہ غیرش پردۂ راہی درد
از فنا سوی بقا رہ می برد
غیر حق ہر ذرہ کاں مقصود تست

نبیؐ نے جس نے خدا کی محبت کا دعویٰ کیا اور اس کے
ذکر کو بھول گیا ایک چشم زدن کے عرصہ برابر بھی تو
وہ جھوٹا ہے اللہ پر بہتان لینے والا ہے پس جو شخص کہ
خدا پر افترا کرے وہ کافر ہے چنانچہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ایک وقت غافل ہے
تو اس دم میں کافر ہے لیکن اس کا کفر پوشیدہ ہے
اگر خود ہمیشہ غافل رہے گا تو
اس پر اسلام کا دروازہ بند ہو جائے گا
اور مہدیؑ نے فرمایا کہ طالب (مولیٰ کو چاہیئے کہ)
غیر حق کے کچرے کو دل سے نکالدے جیسا کہ مثنوی (میں کہا ہے)

ہر حالت میں دل کا محافظ بنا رہ
تاکہ کسی چور کو وہاں آنیکی قدرت نہو
غیر حق کے ہر خیال کو چور سمجھ
اس ریاضت کو مومنوں کیلئے فرض جان
اپنی ہستی کی پونجی کو لا الہ کے ذکر میں فنا کردے
تاکہ تجھ کو بادشاہ کے ملک کا گھر (مقام قرب نصیب ہو)
لا کا ذکر ایسا ہے، کہ اپنے غیر کے پردہ کو پھاڑ دیتا ہے
فنا سے بقا کی طرف لے جاتا ہے
ماسوی اللہ کے ہر اس ذرہ پر جسکو تو نے اپنا مطلوب بنایا ہے

تیغ لا[۵] برکش کہ آں معبود تست

پس حضرت میراںؒ اینچنیں فرمودند آنچہ درون دل خطرۂ غیر حق آید آنرا نفی کند و حال ما اینست کہ یک ساعت ہم ذکر حق نمی کنیم پس حال ما چہ خواہد شد و بندگی میراں را چہ روی خواہیم نمود۔

لا کی تیغ پھیر دے اس لئے کہ وہ تیرا معبود بن گیا ہے پس حضرت مہدیؑ نے ایسا فرمایا کہ دل میں جو کچھ غیر حق کا خطرہ آئے اس کی نفی کرے۔ اور ہمارا حال یہ ہے ایک ساعت بھی ذکر حق نہیں کرتے پس ہمارا کیا حال ہوگا اور حضرت مہدی علیہ السلام کو کیا منہ دکھائیں گے۔

فصل بندگی سید الشہداءؓ در رسالۂ خود نبشتہ اند کہ طالب حق را باید کہ آنچہ در ای ذات خداست آنرا پس پشت انداز د و بغیر خدا بچیزی مشغول نشود زیرا چہ قوت و حیات و آرام و قرار ازاں محب بمحبوب است قال علیہ السلام لا راحۃ للمؤمنین دون لقاء اللہ تعالیٰ۔ و چوں حال محب اینچنین است کہ ہمیشہ از برائے محبوب خود در پریشانی و سرگردانی می باشد چگونہ بچیزے مشغول شود پس معلوم شد کہ مومن بغیر حق تعالیٰ بہیچ چیز مشغول نشود و از جہت

فصل بندگی سید الشہداءؓ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ طالب حق کو چاہیئے کہ ماسوی اللہ کو پیٹھ کے پیچھے ڈال دے اور خدا کے سوائے کسی چیز میں مشغول نہ ہو اس لئے کہ قوت و حیات و آرام و قرار اس محب کا محبوب کی ذات سے ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں ہے راحت مومنین کے لئے سوائے اللہ تعالیٰ کے دیدار کے اور جب محب کا حال ایسا ہے کہ ہمیشہ اپنے محبوب کے لئے پریشانی اور سرگردانی میں رہتا ہے تو وہ دوسری چیز میں کیونکر مشغول ہوگا پس معلوم ہوا کہ مومن حق تعالیٰ کے سوائے دوسری چیز میں

---

[۵] لا ترا از تو رہائی میدہد۔ باخدا یت آشنائی میدہد۔ لا تجھکو تیری خودی سے نجات دیتا ہے۔ خدا کے ساتھ تجھکو آشنائی کرا دیتا ہے۔

طلب قوت از حضور خدا تعالیٰ باز نماند
پس طالب حق را باید کہ در ہر کار کہ مشغول
باشد با انصاف نظر کند اگر آن کار ذکر حق را
و توجہ سوی حق را مانع آید آنرا ترک دہد
حرام داند بلکہ بت خود پندارد کما قال
علیہ السلام ما شغلك عن الله
فهو صنمك ای فهو طاغوتك ۔
و نیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند کہ طالبان خدای را حکایتہای خدا تعالیٰ
زیاں کند بلکہ قرآن خواندن و علم خواندن ہم
منع کردند جز ذکر و کسانیکہ حکایتہای دنیا و
دنیا داراں بر زبان ایشاں جاری شدی
بغیر حکایت دنیا بلکہ ہیچ وقت از اوقات
ایں حکایت نکردند اگر کسی حکایت دنیا و
دنیا داراں شروع کردی حضرت میر علیہ السلام
و یاراں رضی آں حکایت را منقطع کردندے و
فرمودندے کہ ایشاں را فراموش کنید در
یاد حق باشید در ہمہ حال و نیز نقلست
کہ خوشنودی حضرت میراں و ہمہ مہاجراں رضی

مشغول نہیں ہوتا اور غذا کی طلب کے سبب سے خدا تعالیٰ
کی درگہ سے منھ نہیں پھیرتا پس طالب حق کو چاہیئے
کہ جس کام میں کہ مشغول ہے اُس کو انصاف سے
دیکھے اگر وہ کام اللہ کے ذکر اور اللہ کی طرف متوجہ
ہونے سے منع کرے تو اس کام کو ترک کرے اور حرام
جانے بلکہ اپنا بت سمجھے چنانچہ نبی علیہ السلام نے
فرمایا کہ جو چیز تجھے اللہ سے پھیرے وہ تیرا بت ہے
یعنی وہ تیرا طاغوت ہے اور نیز نقل ہیکہ حضرت
مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے طالبوں کو خدا
کی حکایتیں نقصان دیتی ہیں بلکہ قرآن پڑھنے
اور علم پڑھنے سے بھی منع فرمایا سوائے ذکر کے اور
ان لوگوں کو جن کی زبان پر دین کی حکایت کے
بغیر دنیا اور دنیا داروں کی حکایتیں جاری ہوتیں
(تو منع کرتے) بلکہ کسی ایک وقت بھی یہ حکایت
نہیں کی اگر کوئی شخص دنیا اور دنیا داروں کی
حکایت شروع کرتا تو حضرت مہدی علیہ السلام اور
آپکے صحابہ رضی اس حکایت کو منقطع فرما دیتے اور فرماتے
کہ ان (حکایتوں) کو بھلا دو اور ہر حال میں اللہ کی
یاد میں رہو اور نیز نقل ہیکہ حضرت مہدی اور تمام

نبود کہ طالبان خدا دو چہار کس یکجا نشستہ حکایت لا یعنی کنند و نیز ثقلست از میاں شیخ محمد کبیرؒ مہاجر مہدیؑ بودند گفتند کہ یک روز ایں بندہ غلہ باجری می کوفت حضرت میرانؒ بر سر ایں بندہ آمدند و فرمودند کہ چہ کار میکنید گفتم میرانجیو باجری می کوبم حضرت میرانؒ فرمودند کہ میاں اگر یکمشت دانہ دادندی ایں کار یکبار و وقت خود را ضائع نباید کرد یکمشت بدہید و خود با یاد خدائتعالیٰ باشید۔

یا دل از خانماں خود بر کن
یا تمنائے عشق کمتر کن
گر مرادی ز وصل می طلبی
ہمہ تدبیر خویش ابتر کن
تو نہ مرد عشق بازی را
برو ای خواجہ کار دیگر کن
ای مخنث رو کہ ایں جا بار نیست
عشق حق را با مخنث کار نیست
عاشق نہ صادق نہ دعوی کنی جاں باختن

مہاجروں کی خوشنودی نہ تھی کہ دو چار طالبان خدا ایک جگہ بیٹھکر بیکار حکایتیں بیان کریں اور نیز میاں شیخ محمد کبیرؒ مہاجر مہدیؑ سے منقول ہے آپنے کہا کہ ایک روز یہ بندہ باجرہ کوٹتا تھا حضرت مہدیؑ بندہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ کیا کام کرتے ہو میں نے کہا میرانجیو باجرہ کوٹتا ہوں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میاں ایک مٹھی دانے (کسی کو مزدوری) دیدیتے تو یہ کام ہو جاتا اپنے وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے ایک مٹھی دیدو اور خود خدائتعالیٰ کی یاد میں لگے رہو۔

یا تو تو دل گھر بار سے اٹھالے
یا عشق کی تمنا مت کر
اگر تجھ کو وصل درکار ہے
تو اپنی ساری تدبیروں کو چھوڑ دے
تو مرد نہیں ہے عشق بازی کے لئے
جا اے خواجہ کوئی دوسرا کام کر
اے مخنث جا تیری یہاں رسائی نہیں ہے
عشق حق کو مخنث سے کام نہیں
نہ تو عاشق ہے نہ عشق میں سچا ہے جاں بازی کا دعوی کرتا ہے

این ختم شد پروانہ را ہم سوختن ہم ساختن
عشق با ما می کنی و من ترا رسوا کنم
بی تن و بیجاں کنم بی مسکن و ماوا کنم

حلنا بھی جلنے کے ساتھ موافقت کرنا بھی یہ پروانہ پر ختم ہو گیا
تو میرے ساتھ عشق کرتا ہے اور میں تجھ کو رسوا کرونگا
بے تن اور بے جان کرونگا بے گھر اور بے ٹھکانہ کرونگا

نقلست از بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ در ولایت سندہ با دائرہ ہم بودند بعضی زناں کشیدہ می کشیدند از جہت قوت خود بندگیہاں نعمت رضی اللہ عنہ فرمودند کہ این فتوح حق آنکس است کہ بر خدا متعالی بماند کما قال اللہ تعالی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیمٰھم لا یسئلون الناس الحافا وما تنفقوا من خیر فان اللہ بہ علیم (جزء ۳ رکوع ۵) کسانیکہ کشیدہ کشیدند آنکس را قسمت ندادند و از دائرہ بیروں کردند۔

بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ولایت سندہ میں دائرہ کیساتھ رہتے تھے بعض عورتیں اپنی قوت بسری کے لئے کشیدہ نکالتی تھیں بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ فتوح (جو خدا کی راہ میں آتی ہے) ان کا حق ہے جو خدا کے ہو رہتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فتوح ان فقیروں کیلئے ہے جو اللہ کی راہ میں قید ہیں زمین پر چل پھر نہیں سکتے جاہل ان کو بے نیازی کی وجہ سے تونگر سمجھتے ہیں تو انکو انکی پیشانی سے پہچان لیگا جو لوگوں سے اصرار کرکے نہیں مانگتے تم جو مال خرچ کرتے ہو بیشک اسکو اللہ جانتا ہے جو لوگ کشیدہ نکالتے تھے ان کو سو بیت نہیں دی اور دائرہ سے باہر کردیے

فصل در بیان خلوت و ذکر و بینائی است کذا ذکریا علیہ السلام قال اللہ تعالیٰ فنادتہ الملئکۃ وھو قائم یصلی

فصل خلوت اور ذکر اور بینائی کے بیان میں چنانچہ زکریا علیہ السلام کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس پکارا اس کو فرشتوں نے ندا کی اس حال میں کہ وہ مسجد میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا یہ نہیں کہا کہ

فی المحراب. ولم یقل یدور فی الاسواق کلما سئل السائل ولازم الباب انتہ الاجابت وفیہ اشارۃ الی ان من لہ الی الملوک حاجۃ فعلیہ بملازمۃ الباب الی وقت الاجابۃ ویقال حکم اللہ سبحانہ وتعالیٰ انہ لم یقبل بالاجابۃ الا من لہ موافقۃ للخدمۃ فاما من اعرض عن طاعتہ القاہ فی ذل الوحشۃ قولہ تعالیٰ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمیٰ قال رب لم حشرتنی اعمیٰ وقد کنت بصیرا (جزء ۱۶ رکوع ۱۶) ونیز نقلست ازمیاں بھائی مہاجرؓ کہ حضرت میراںؒ دو سہ بار آمدہ دیدند کہ برادران دو سہ کس یکجا نشستہ اند دیدہ فرمودند کہ شما چہ نشستہ اید برادراں عرض کردند کہ میرا نجیو چیزی حکایت دینی میکنیم

بازاروں میں پھر رہا تھا جب کوئی سائل سوال کرے اور دروازہ نہ چھوڑے تو اس کی درخواست قبول ہوتی ہے اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بادشاہوں کے پاس جب کوئی آدمی حاجت لیجاتا ہے تو حاجت براری تک بادشاہ کے دروازہ پر پڑا رہنا لازم ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ وہ صرف اپنے خدمتگذار بندہ کی دعا کو قبول کرتا ہے پس لیکن جس نے اللہ تعالیٰ کی طاعت سے روگردانی کی تو اس کو وحشت کی ذلت میں ڈالدیتا ہے فرمان خدا ہیکہ جو آدمی میرے ذکر سے روگردانی کرے تو تحقیق اس کے لئے تنگ معیشت ہے اور قیامت کے دن ہم اس کو نابینا بنا کر اٹھائیں گے تو کہیگا اے رب میرے تو نے مجھے نابینا بنا کر کیوں اٹھایا میں تو بینا تھا۔ اور نیز میاں بھائی مہاجرؓ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے دو تین بار آکر دیکھا کہ دو تین برادر ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں دیکھکر فرمایا کہ تم کیوں بیٹھے ہو برادروں نے عرض کیا کہ میرا نجیو کچھ دین کی حکایت کر رہے ہیں

حضرت میراںؒ فرمودند ای بھایاں خدائی را بحکایت نخواہید یافت بجز ذکر کقولہ تعالیٰ یاایھا الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحاً انی بما تعملون علیم (جزء ۱۸، رکوع ۴) والثانی۔ شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحاً والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ کبر علی المشرکین ما تدعوھم الیہ ط اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب۔ ونیز میانسید خوندمیرؒ فرمودند کہ خدا تعالیٰ شریعت در کلام خود ایں چنیں فرمودہ بعضی مردماں شریعت چنانچہ کشت وزمین واجارت[1] ومضاربت[2] وتجارت فہم کردند قولہ تعالیٰ یعلمون ظاھرا من الحیوٰۃ الدنیا وھم عن الاٰخرۃ ھم غٰفلون (جزء ۲۱ رکوع ۴)

حضرت مہدیؑ نے فرمایا اے بھائیو ذکر خدا کے بغیر خدا کو دینی حکایت کرنے سے نہ پاؤ گے چنانچہ فرمان خدا ہے کہ اے پیغمبرو طیب کھانے کھاؤ اور عمل صالح کرو تحقیق میں تمہارے اعمال کو جاننے والا ہوں ثانی یہ کہ اللہ نے وہی رستہ مقرر کردیا تمہارے لئے دین کا جس کا حکم فرمایا تھا نوح کو اور جو ہم نے وحی بھیجی تیری طرف اور وہ کہ جس کا ہم نے حکم دیا تھا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کہ قایم رکھو دین کو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو شاق گزرتا ہے مشرکین پر وہ (دین) جس کی طرف تو ان کو بلاتا ہے اللہ کھینچ لیتا ہے اپنی طرف جسکو چاہتا ہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اس شخص کو جو رجوع لاتا ہے اور نیز میانسید خوندمیرؒ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں شریعت (کے متعلق) اس طرح فرمایا (جو اوپر مذکور ہوا) بعضے لوگوں نے جیسا کہ زراعت اور زمین اور اجارت اور مضاربت اور تجارت کو شریعت سمجھ لیا ہے (صحیح نہیں چنانچہ) فرمان خدا ہے کہ وہ ظاہری حیات دنیا کو جانتے ہیں اور

[1] کرایہ پر دینا [2] کسی کو مال تجارت کے لئے دینا جس کا نفع شرکت میں ہو۔

قال سلیمان ذکر اللہ اکبر من کل شئی
وافضل فقد قال علیہ السلام
الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاھا
عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم
وخیر من اعطاء الذھب والفضۃ
وان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم
ویضربوا اعناقکم قالوا ما ذلک
یا رسول اللہ قال علیہ السلام
ذکر اللہ سید الاعمال افضل
وقال تفارق الدنیا ولسانک
رطب بذکر اللہ۔ این نقل در مدارک
است۔ در زمانہ میراں علیہ السلام
ویاران وی بعد از فجر وبعد از مغرب
کسی قرآن را بلند نخواندی واگر بچہ کسی
گریہ کردی پدر برداشتے وبیرون دائرہ
بردی مبادا کہ ہمسایہ ایں را شنود ودر
شغل او خلل پیدا آید وایں زماں در خانہ ہای
ما دریں وقت چناں شور وغوغا میشنوی گویا
کہ زنان ماہی گیراں ایں محض خلاف کلام خدا

وہ آخرت سے غافل ہیں کہا سلیمانؑ نے اللہ کا
ذکر ہر چیز سے بڑھا اور افضل ہے نبی علیہ
السلام نے فرمایا کیا میں تم کو ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو
تمہارے مالک کے پاس سب سے اچھا اور سب اعمال سے
زیادہ پاک اور تمہارے درجوں کو بڑھانے والا
اور سونے چاندی کی خیرات اور دشمن سے ملکر تم
ان کی گردنیں مارتے اور وہ تمہاری گردنوں کے
مارنے سے بھی اچھا ہے صحابہؓ عرض کئے یا رسول اللہ
وہ کیا عمل ہے تو آپ نے فرمایا اللہ کا ذکر ہے جو
سب اعمال کا سردار اور سب اعمال سے افضل ہے
اور فرمایا جب تیری زبان یاد خدا میں تر رہتی ہے
تو تو دنیا سے علیحدہ رہتا ہے یہ نقل مدارک میں ہے
اور عہد نبیؐ اور یاران مہدیؑ کے زمانہ میں نماز فجر
اور نماز مغرب کے بعد کوئی شخص قرآن شریف بلند
آواز سے نہیں پڑھتا تھا اور اگر کسی طالب مولیٰ
کا بچہ روتا تو باپ اسکو اٹھا لیکر دائرہ کے باہر
لیجاتا اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ ہمسایہ کے حضرات
رونے کی آواز سنیں اور ان کے ذکر میں خلل پیدا ہو
اور اب ہمارے گھروں میں اس وقت ایسا شور

ورسولؐ و مہدیؑ ہست و بعد از مغرب
ہمچناں بود و نیز **نقلست** کہ حضرت
میرانؑ فرمودند بزبان ہندی۔

پھاٹا پہر ہیں ٹونکا کھائیں
راول دیول کہیں نہ جائیں
ہم رے آئی یا ہی ریت
پانی لوریں اور مسیت

قال علیہ السلام حاکیا عن اللہ
تعالیٰ من ادعی محبتی ثم نسیانی
فقد کذب و من ادعی محبتی
و یذکر بلسانہ غیری فقد کذب
و من ادعی محبتی و یتلذذ بالطعام
فقد کذب۔ و از شیخ جنیدؒ محکی است
کہ سی سال در دہلیز شیخ عبداللہ سری
سقطیؒ پا سپانی دل کردم و غیر خدا
در دل نگذرانیدم و سی سال نماز عشاء
و فجر بیک وضو گذاردم و در دل من
گذشتہ بود کہ بمقامی رسیدم ہاتف
آواز داد کہ ای جنید وقت آنست کہ

وغوغا ہوتا ہے گویا کہ مچھلیاروں کی عورتیں گڑبڑ
کر رہی ہیں یہ محض کلام خدا اور رسول و مہدیؑ کے خلاف ہے اور مغرب کے
بعد بھی ایسا ہی ہے اور نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے ہندی زبان میں فرمایا کہ

پھٹا پرانا کپڑا پہن لیں روکھا سوکھا کھائیں
امیروں کے گھر دل اور بت خانوں کو نہ جائیں
ہمارا طریق یہی ہے کہ (سفر اور حضر میں)
پانی اور مسجد (یہ دو چیزیں) دیکھیں۔

اللہ تعالیٰ سے حکایت کرتے ہوئے نبی علیہ السلام
نے فرمایا جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرے پھر مجھے
بھول جاوے تو وہ جھوٹا ہے اور جو شخص میری محبت
کا دعویٰ کرے اور اپنی زبان سے غیر کا تذکرہ کرے
تو وہ جھوٹا ہے اور جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرے
اور کھانے کی لذت حاصل کرے تو وہ جھوٹا ہے اور
شیخ جنیدؒ سے حکایت کیگئی ہے آپ نے فرمایا کہ میں
نے تیس سال شیخ عبداللہ سری سقطیؒ کی دہلیز پر
دل کی پاسبانی کی اور غیر خدا کو دل میں آنے
نہ دیا اور تیس سال عشاء اور فجر کی نماز ایک وضو
سے ادا کی تو میرے دل میں یہ خطرہ آیا کہ میں ایک مقام کو
پہونچ گیا ہاتف نے آواز دی کہ اے جنیدؒ وقت

گوشۂ زنار بتو بنمایم گفتم گناہ من چیست
جواب آمد وجودک ذنب لا یقاس
بھا ذنب یعنی ہنوز ہستی خود می بینی
و در ما فانی نہ شدی ؎

چناں در اسم او کن جسم پنہاں
کہ چوں گردد الف در بسم پنہاں

کقولہ تعالیٰ واذکر ربک اذا نسیت
(جزء ۱۵ رکوع ۱۶) ای اذا نسیت نفسک
لغیر اللہ و نیز نقلست کہ میانسید
خوندمیرؒ فرمودند ایں سوداگری چنانچہ
فاقہ شد ابریق یا آوند از خانہ فروخت و
یا چیزی آوند خرید کرد ایں سوداگری مشغول
نکند از یاد خدا کما قال اللہ تعالیٰ رجال
لا تلھیھم تجارۃ و لا بیع عن
ذکر اللہ الآیۃ ۔ نہ کہ در شہر از شہرہا
برای سوداگری و یا برای رزق پریشان
شوند از یاد خدا غافل باشند و نیز نقلست
مشہور کہ در دائرہ حضرت میراں سگی بود
یکپاس روز بدوزانوی خود بتوجہ نشستے ذکر خفی

یہ ہے کہ زنار گوشہ ہم تجھے بتائیں گے میں نے کہا
کہ میری خطا کیا ہے جواب آیا کہ تیری ہستی خود
ایک ایسا گناہ ہے جس کے مقابلہ میں کوئی گناہ نہیں
یعنی تو ابھی اپنی ہستی دیکھتا ہے اور ہم میں فنا نہیں ہوا۔

تو اس کے اسم (اللہ) میں اپنے جسم کو اسطرح چھپائے
کہ جسطرح بسم میں الف چھپا ہوا ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور تو اپنے رب کو
یاد کر جب بھول جائے یعنی جب تو اپنے نفس کو غیر اللہ
کے لئے بھول جائے اور نیز نقل ہیکہ میانسید خوندمیرؒ
نے فرمایا کہ یہ سوداگری چنانچہ فاقہ پڑا تو چھاگل
یا برتن گھر کا بیچ دیا اور یا کوئی برتن خرید لیا۔
تو یہ سوداگری خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو
نہ تجارت اور نہ بیع اللہ کے ذکر سے پھیرتی ہے
نہ کہ ایک شہر سے دوسرے شہروں کو سوداگری کے
لئے اور یا رزق کے لئے پریشان پھریں (ایسی سوداگری
میں) خدا کی یاد سے غافل رہتے ہیں اور نیز مشہور
نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کے دائرہ میں ایک کتا تھا
ایک پہر دن چڑھے تک دو زانو تو جہ الی اللہ کیا تھا

میکردی کرامات و مرات علی الخصوص میان ربع روز پیش او طعام داشتہ آزمودند فا میان ربع روز سگ روی خود در طعام نیاوردی خدائتعالیٰ بصدقۂ مہدی علیہ السلام صفت آں سگ روزی کند و نیز **نقلست** کہ حجرۂ میانسید خوندمیرؓ و میاں مخدومؒ متصل بود میانسید خوندمیرؓ میاں مخدومؒ را پرسیدند کہ حضرت میراں علیہ السلام بیان ایں آیت را چہ فرمودند یعنی بالغدو والآصال بعدہ میانسید خوندمیرؓ آہ کردند کہ چہ وقت ضائع کردیم کہ بعد از مغرب سخن لایعنی گفتیم و پرسیدیم پس ہر کہ بعد از مغرب سخن لایعنی کند جز ذکر ایں خلاف مہدی علیہ السلام است. و نیز **نقلست** کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بر چاہ زمزم نشستہ بودند یکبار یا دو بار انگشتری بگردانیدند فرمان شد وما خلقنا السموات والارض وما بینہما لٰعبین (جز ۲۵ رکوع ۱۵) و نیز **نقلست** از ملک پیر محمدؒ بن ملک الہدادؒ یک روز حضرت میراںؒ دیدند کہ یک برادر بیٹھکر ذکر خفی کرتا تھا ربع روز کے درمیان خصوصًا اس کے سامنے کھانا رکھکر بار بار آزماے و لیکن ربع روز کے درمیان وہ کتا کھانے کیطرف رخ نہیں کرتا خدا تعالیٰ مہدیؑ کے صدقہ سے اس کتے کی صفت عطا کرے اور نیز نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ اور میاں مخدومؒ کا حجرہ متصل تھا میانسید خوندمیرؓ نے میاں مخدومؒ سے پوچھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس آیت کا بیان کیا فرمایا یعنی بالغدو والآصال (صبح و شام) اس کے بعد میانسید خوندمیرؓ نے افسوس کیا کہ ہم نے کسقدر وقت ضائع کیا جو بعد مغرب لایعنی گفتگو کی اور پوچھا پس جو شخص کہ مغرب کے بعد ذکر کے سوائے لایعنی گفتگو کرتا ہے یہ مہدی علیہ السلام کے خلاف ہے اور نیز نقل ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہ زمزم پر بیٹھے ہوئے تھے ایکبار یا دوبار انگوٹھی پھرائی فرمان خدا ہوا کہ اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان میں ہیں کھیلنے کے لئے اور نیز ملک پیر محمدؒ بن ملک الہدادؒ سے منقول ہیکہ ایک روز حضرت مہدیؑ

خاشاک را دو پارہ کرد میراں فرمودند یک لمحہ فرشتگان را فرصت بدہید نیز نقلست کہ یک خراسانی برائے آزمودن حلم حضرت میراں آوند شراب در آستین خود آورد بعضی کساں عرض کردند اگر رضائے میراں باشد آوند ایں بشکنیم بعدہ میراں فرمودند شما ایں چنیں فہم کردید ایں مستی شراب بعد از دو ساعت دور خواہد شد پیش ایں بندہ مستان دنیا می آیند گذاشتہ بروند قال علیہ السلام من سکر بالدنیا ساعۃ لم یفق ابدا کما قال اللہ تعالیٰ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم اولئک ھم الفٰسقون (جزء ۲۸ رکوع ۶) پس فراموش گردانیدند ایشانرا نفسہای ایشاں پس از ذات خویش خبر ندارند و کسانیکہ بدنیا مشغول شدند نمیدانند کہ در نماز چند رکعت نماز گزاردیم و چہ خواندیم و دل کجا کجا می رود۔

مست مے ہشیار گردد تا سحر

دیکھا کہ ایک برادر (صحابیؓ) نے گھاس کی گاڑی کے دو ٹکڑے کئے تو مہدیؑ نے فرمایا کہ ایک لمحہ فرشتوں کو فرصت دو اور نیز نقل ہیکہ ایک خراسانی نے حضرت مہدیؑ کا حلم آزمانے کیلئے اپنی آستین میں شراب کا پیالہ لایا بعضے برادروں نے عرض کیا اگر آپ کی اجازت ہو تو اس کی شراب کا پیالہ توڑ دیتے ہیں اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ تمہاری سمجھ کی بات ہے یہ شراب کی مستی دو ساعت کے بعد دور ہو جائیگی اس بندہ کے پاس مستان دنیا آتے ہیں دنیا کی مستی چھوڑ جاتے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو آدمی ایک ساعت بھی دنیا کا متوالا ہوا تو کبھی ہوش میں نہ آیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ان لوگوں کے مانند مت ہو جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے خود ان کو ان کے نفسوں سے فراموش کر دیا وہی لوگ فاسق ہیں پس اُن کے نفسوں نے ان کو بھلا دیا پس یہ اپنی ذات کی خبر نہیں رکھتے اور جو لوگ دنیا میں مشغول ہو گئے نہیں جانتے کہ نمازیں کتنی رکعتیں گزاریں اور کیا پڑھے اور دل کہاں کہاں جاتا ہے شراب کی مستی رکھنے والا صبح تک ہشیار ہو جاتا ہے

مست دنیا تا قیامت بے خبر

بقولہ تعالیٰ یا یھا الذین اٰمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون ۔ (جزء ۵ رکوع ۴) و نیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام مراد مستی دنیا داشتند و کسانیکہ یاد خدا فراموش کردند شیطان لگام در دہان شاں کردہ ۔ کقولہ تعالیٰ لاحتنکن ذریتہ الا قلیلا (جزء ۱۵ رکوع ۲) و نیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام بیان عشق بدیں عبارت فرمودند کہ شہباز عشق از لامکان پرواز کرد و بر آسماں رسید جای خود ندید درگذشت و بر کوہستان رسید جای خود ندید درگذشت و بر خاک رسید جای خود یافت و نشست و گفت من محبتم میان محبت و محنت فرق نیست مگر یک نقطہ چوں نقطۂ زیر زبر شود ہماں محبت محنت شود کقولہ تعالیٰ انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان

دنیا کی مستی رکھنے والا دنیا تک بے خبر رہتا ہے

مانند قول اللہ تعالیٰ کے مومنو! نماز کے پاس جاؤ ایسی حالت میں کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کچھ تم کہتے ہو۔ اور نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے سکار سے دنیا کی مستی مراد لی ہے اور جن اشخاص نے خدا کی یاد فراموش کر دی شیطان اُن کے منہ میں لگام دیا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے البتہ لیشیہ (لگام) ڈالدوں گا میں اس کی اولاد کو مگر تھوڑوں کو اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے عشق کا بیان اس عبارت میں فرمایا کہ عشق کا شہباز لامکاں سے اڑا آسماں پر پہنچا اپنی جگہ نہ دیکھا آگے بڑھ گیا اور پہاڑوں پر پہنچا اپنی جگہ نہ دیکھا آگے بڑھ گیا اور خاک پر پہنچا اپنی جگہ پایا اور بیٹھا اور کہا میں محبت ہوں محبت اور محنت میں فرق نہیں ہے مگر ایک نقطہ کا جب نیچے کا نقطہ اوپر ہو جائے تو وہی محبت محنت ہو جاتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تحقیق ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا پس

یحملنها وا شفقن منها وحملها الانسان (جزء ۲۲ رکوع ۲) ونیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام یک روز بیان بود حدیث عشق فرمود ملا درویش خراسانی نعرہ زد و گریبان خود چاک کرد و گفت کہ عشق از کجا بیاریم بعدہ حضرت میراںؒ فرمودند بندہ عشق کسبی میگوید کار کنید و در عمل کوشش نمائید چیزی کار کنید تا بواسطہ آں عشق آید عشق عطائی مر انبیا راست کہ بغیر کسب آید و دیگراں را کسب باید کرد کما قال علیہ السلام تجوع ترانی تجرد تصل اجیعوا بطونکم واظماؤا اکبادکم وارعوا اجسادکم لعلکم تروں اللہ فی الدنیا عیانا **فصل** در بیان بینائی روی عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ کان فی غار حرا شهرا فلا یخرج من خلوته لازالة سامة وملالة ولا داعیه من دواعی الشهوات والهوی

ان سب نے اس کو اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور اس کو اٹھا لیا انسان نے۔ اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے ایک روز بیان کے موقع میں عشق کی بات فرمائی ملا درویش خراسانی نے نعرہ مارا اور اپنے گریبان کو چاک کیا اور کہا کہ عشق کہاں سے لائیں اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کسبی عشق کہتا ہے کام کرو اور عمل میں کوشش کرو کچھ کام کرو تاکہ اس کے واسطہ سے عشق پیدا ہو انبیاء کا عشق عطائی ہے جو بغیر کسب کے حاصل ہوا ہے اور دوسروں کو کسب کرنا چاہیئے چنانچہ نبیؐ نے فرمایا تو بھوکا رہیگا تو مجھے دیکھیگا تو (دنیا سے) تجرد اختیار کر تو وصال حاصل کرے گا تم اپنے شکموں کو بھوکے رکھو اور اپنے جگروں کو پیاسے رکھو اور رعایت رکھو اپنے اجسادکی شاید تم اللہ کو دنیا میں عیاں دیکھو **فصل** بینائی کے بیان میں حضرت جابر ابن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت رسولؐ غار حرا میں ایک مہینہ تک رہے نہیں نکلتے تھے اپنے خلوت سے تھکن اور رنج دور کرنے کے لئے اور نہ کسی باعث کے واسطے جو اسباب شہوت

بل کان خروجہ من ضرورۃ فی الدین کالوضوء وصلوٰۃ الجمعۃ والجماعۃ وقال النووی فی شرح المسلم اما الخلاء فمحمودۃ وھی الخلوۃ وھو شان الصالحین وعباد اللہ العارفین وقال ابو مسلم الخطاب حبب العزلۃ صلعم کان الفراغ بھا وھو تعینہ علی التفکر وبھا ینقطع عن ما لوفات البشر ویخشع قلبہ ثم ان النبی صلعم جاوز فی حراء علی ما روی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما وقولہ تعالیٰ عن ابراھیم ۔ وقال انی ذاھب الی ربی سیھدین (جز ۲۳ رکوع ۷) ۔ فالذھاب الی اللہ تعالیٰ ھو الخلوۃ وذلک ترک الاخوان ومفارقۃ الاوطان فکذلک اصحاب الکھف قولہ تعالیٰ واذ اعتزلتموھم وما یعبدون الا اللہ فاوٗا الی الکھف (جز ۱۵ رکوع ۱۴)

وخواہش نفسانی سے ہو بلکہ آپ نکلتے تھے دینی ضرورت پر مثلاً وضو نماز جمعہ اور نماز جماعت کے لئے ۔ اور نووی نے شرح مسلم میں فرمایا کہ خلا ایک محمود چیز ہے اور اسی کو خلوت کہتے ہیں اور یہ صالحین اور اللہ کے عارف بندوں کی شان ہے ابو مسلم کہتے ہیں کہ نبیؐ عزلت کو دوست رکھتے تھے کیونکہ آپ کو فارغ البالی اسی سے ہوا کرتی تھی اور آپکی فارغ البالی یہی ہوتی تھی کہ آپ ذکر فکر میں متعین ہو جاتے تھے اور اسی سے مالوفات بشری سے منقطع ہو جاتے تھے اور آپ کا قلب مبارک خشوع وخضوع میں آجاتا تھا پھر اس کے بعد نبیؐ غار حرا میں تشریف لے گئے موافق روایت جابر بن عبد اللہ کے رضی اللہ عنہما ۔ اور قول اللہ تعالیٰ کا ابراہیمؑ کے قول کو نقل کرتے ہوئے یہ ہیکہ ابراہیمؑ نے کہا کہ میں اپنے رب کے پاس جارہا ہوں قریب ہیں وہ میری ہدایت کریگا اللہ کے پاس جانے کے معنیٰ خلوت میں ہونے کے ہیں اور خلوت بھائی برادروں کو چھوڑنا اور وطن سے جدا ہونا ہے اور اصحاب کہف کا حال بھی یہی تھا قول اللہ تعالیٰ کا ہے کہ جب تم کنارہ کش ہوئے

وھو الخلوۃ۔ وفی قصۃ مریم قولہ تعالیٰ کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقاً۔ (جزء ۳ رکوع ۱۲)۔ (المحراب ھی الخلوۃ) وذلک یتعذر علیٰ اکثر الخلق بدون صنع الخلوۃ۔ وکل مسلم یعلم ان الخلوۃ والعزلۃ امر جائز فی الشرع ولیس بحرام وقولہ تعالیٰ وواعدنا موسیٰ ثلثین لیلۃ واتممنٰھا بعشر فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ (جزء ۹ رکوع ۱۰) ھی الخلوۃ وکذا داؤد قولہ تعالیٰ وخر راکعاً واناب (جزء ۲۳ رکوع ۱۱) فی حق سلیمان علیہ السلام فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المھین (جزء ۲۲ رکوع ۸)۔ وذالک رأانہ مات حین موتہ الیٰ ان خر کان میتا

ان کافروں سے اور ان معبودوں سے جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں تو اب چل بیٹھو فلاں غار میں اسکا نام خلوت ہے اور مریمؑ کے قصہ میں ہے کہ جب کبھی بی بی مریمؑ کے پاس حجرہ میں زکریا آتے تو موجود پاتے تھے بی بی مریمؑ کے پاس کچھ کھانا (یہ محراب ہی خلوت ہے) اور یہ اکثر مخلوق پر بغیر عمل خلوت کے مشکل ہے اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ خلوت اور عزلت شریعت میں ایک امر جائز ہے اور حرام نہیں ہے۔ اور قول اللہ تعالیٰ کا ہم نے موسیٰؑ سے تیس رات کا وعدہ ٹھہرایا۔ اور ہم نے اسکو پورا کر دیا دس (دس رات کے اضافہ) سے تب پورا ہو گیا اس کے پروردگار کا وعدہ چالیس رات کا اسی کا نام خلوت ہے اور اسی طرح داؤدؑ کے حق میں ہے، قول اللہ تعالیٰ کا اور گر پڑا سجدہ میں اور اللہ کیطرف رجوع ہوا اور سلیمانؑ کے حق میں سکہ پھر جب گر پڑے (سلیمانؑ) تو جان لیا جنات نے کہ اگر ہم غیب جانتے ہوتے تو نہ رہتے ذلت کی تکلیف میں واقعہ یہ تھا کہ سلیمانؑ نے دیکھ لیا تھا کہ ان کی موت کا وقت کب ہے۔ یہانتک کہ گر گئے

فلو لم تکن له عادة الخلوة والعزلة
لا یطلبه علی ذلك وهذا یدل
علی انه کانت الخلوة والعزلة
عادة له پس ہمہ انبیاء را خلوت بود
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را دائم خلوت
بود و یاران مصطفیٰ و مهدیؑ را و تابعان را
خلوت بود تا بینائی وصال حق شد نہ ہمچو
بیکارگانرا فصل النبوة والولایة
کانتا فی النبیّ قال علیه السلام
کنت نبیا و آدم بین الجسد والروح
فیحتاج ظهورها فی عالم الشهادة
الی الخلوة والعزلة والانقطاع
عن الخلق الی الخالق وکذالك
الولایة فی الاولیاء کائنة یحتاج
ظهورها الی العزلة والخلوة قال
علیه السلام الناس معادن
کمعادن الذهب والفضة فیحتاج
الی کثرة ذکر وتلاوة ودوام الوضوء
والصوم والصلوٰة وترك الشهوات

میت ہو کر پس اگر خلوت اور عزلت کی عادت
نہ ہوتی تو وہ (موت سے پہلے) اپنے کو اس طرح
کھڑا نہ رکھتے اور یہ بات دلالت کرتی ہے کہ عزلت
اور خلوت ان کی عادت تھی پس تمام انبیاء کیلئے
خلوت تھی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے
ہمیشہ خلوت تھی اور یاران مصطفیٰؐ و مہدیؑ کیلئے
اور نبیؐ و مہدیؑ کے تابعین کے لئے خلوت تھی
یہانتک کہ (ان کو خدا کی) بینائی اور حق کا وصال
(نصیب) ہوا نہ کہ ہم جیسے بیکاروں کو فصل
نبیؐ میں نبوت اور ولایت دونوں تھیں فرمایا
نے میں نبی تھا اس حال میں کہ آدم جسد اور روح
کے درمیان تھے پس اسکا ظہور عالم شہادت میں
خلوت عزلت اور خلق سے منقطع اور خالق سے متصل
ہونے کا محتاج ہوتا ہے اور اسی طرح اولیا میں
ولایت ہوتی ہے جس کا ظہور عزلت اور خلوت کا محتاج
ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا لوگ معدن ہیں سونے
اور چاندی کے معدنوں کے مانند پس کثرت ذکر تلاوت
اور ہمیشہ باوضو رہنے روزے نماز ترک شہوت
و لذت ہمیشہ مراقب خضوع و خشوع مع اللہ

والاذات ودوام المراقبة و
والخضوع والخشوع مع الله تعالیٰ
والمناجات معه عزوجل و
ذالك يتعذر علیٰ اکثر الخلق
بدون صنع الخلوة وکل مسلم
يعلم ان الخلوة والعزلة امر
جائز فی الشرع وليس بحرام۔
نقلست کہ حضرت میر انعلیہ السلام
درون حجرہای طالبان می رفتند اگر درون
حجرہا مشغول یافتی بسیار لطف فرمودی و اگر
غلطیدہ یافتی فرمودی گوجری اچھے جی
اچھے واگر نیافتی فرمودی بے ڈھنگے
ہستند کہ درحجرہا نمی مانند وہم فرمودند
کہ دو سہ کساں یکجا منشینید اگر کسی
گفتی دو سہ کساں یکجا نشستہ اند زجر
فرمودی وگفتندی کہ چوبہا بزنید کسانے
راکہ نشستہ اند وخوشنودی میر انسید محمودؓ
ومیانسید خوندمیرؓ دہمہ مہاجراںؓ ایں بود
کہ کسی حکایت بجز ذکر خدائتعالیٰ کردی

اور مناجات کے محتاج ہیں یہ باتیں اکثر مخلوق
کو بدون خلوت کے حاصل نہیں ہوتیں اور ہر
مسلمان جانتا ہے کہ خلوت اور عزلت امر
جائز ہے شریعت میں حرام نہیں۔ نقل ہے
کہ حضرت مہدیؑ طالبوں کے حجروں میں جاتے
تھے اگر حجروں میں (خدا کی یاد میں مشغول
پاتے تو بہت مہربانی فرماتے اور اگر لیٹے
ہوئے پاتے تو گوجری زبان میں فرماتے
اچھے جی اچھے۔ اور اگر نہ پاتے تو فرماتے
کہ بے ڈھنگے ہیں حجروں میں نہیں رہتے
اور یہ بھی فرماتے کہ دو تین اشخاص ایک جگہ
مت بیٹھو اگر کوئی کہتا کہ دو تین اشخاص
ایک جگہ بیٹھے ہیں تو دھمکی دیتے اور کہتے
کہ جو اشخاص ایک جگہ بیٹھے ہیں ان کو لکڑی
سے مارو اور میراں سید محمودؓ اور میاں
سید خوندمیرؓ اور تمام مہاجروں کی خوشنودی
اس میں تھی کہ اگر کوئی شخص خدائتعالیٰ کے
ذکر کے سوائے دوسری باتیں کرتا تو دھمکی
دیتے مگر ذکر کا حکم فرماتے فرمان خدا ہے کہ

زجر فرمودی مگر امر ذکر کردی. قولہ تعالیٰ
یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ
جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت
والارض ربنا ماخلقت ھذا
باطلاً سبحانک فقنا عذاب النار
(جزء ۴ رکوع ۱۱) وحضرت میر انعلیہ السلام
بامر اللہ فرمودند کہ ایں صفت مہدیؑ
ومہدویان است کہ ایستادہ وغلطیدہ
ونشستہ فی ذکر اللہ باشند واکثر مہدیاں
درطعام خوردن غفلت نہ کردند کما قال
اللہ تعالیٰ یا یھا الذین اٰمنوا لا
تحرموا طیبٰت ما احل اللہ لکم
ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب
المعتدین (جزء ۷ رکوع ۲) (ایضاً
قولہ تعالیٰ) فکلوا مما ذکر اسم اللہ
علیہ ان کنتم بایٰتہ مومنین
(جزء ۸ رکوع ۱) ونیز نقلست درقت
خویش حضرت میراں علیہ السلام پرسیدند
کہ چند سویت میشود برادراں عرض کردند

وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور
لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمین کی خلقت
میں غور کرتے ہیں (تو کہتے ہیں) اے ہمارے
رب تو نے اس کو بیکار نہیں پیدا کیا ہم تیری
پاکی کا اعتراف کرتے ہیں پس تو ہمکو دوزخ کے
عذاب سے بچا اور حضرت مہدیؑ نے اللہ کے حکم
سے فرمایا کہ مہدیؑ اور مہدویوں کی یہ صفت ہیکہ
کھڑے لیٹے اور بیٹھے ہوئے خدا کے ذکر میں لگے
رہتے ہیں اور اکثر مہدویوں نے کھانے کے وقت
بھی غفلت نہیں کی. چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے
مومنو اللہ کی حلال کی ہوئی پاک چیزوں کو حرام
نہ بنالو اور حد سے تجاوز نہ کرو تحقیق اللہ حد سے
بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا نیز قولہ تعالیٰ
جس چیز پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کو کھالو
اگر تم اللہ کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو. اور
نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے اپنے وقت
میں دریافت فرمایا کہ کتنی سوتیں ہوتی ہیں
برادروں نے عرض کیا چار سو سوتیں ہوتی ہیں
حضرت مہدیؑ نے فرمایا بہت خواری ہوئی

چہار صد سویت حضرت میراں فرمودند
بسیار خواری شد و نیز معلوم باد کہ در
موضع بھیلوٹ در دائرہ میر السید محمودؒ
دو صد و پنجاہ سویت شد ہر وقت کہ
یکصد زیادت شد میر السید محمودؒ فرمودند
بسیار خواری شد و نیز نقلست کہ حضرت
میراں علیہ السلام بعد از بانگ نماز یک
نوالہ طعام نخوردند بلکہ فروگردند در صحنک
و نیز میانسید خوندمیرؒ طعام خوردن نشستہ
بودند پیش مؤذن خبر کنانیدند کہ قلیلے
تاخیر کنید و نیز میاں نظامؒ در قصبہ بڑلی
با دائرہ بودند جماعت وقت ظہر شدہ بود
شاید یک رکعت یا دو رکعت از میاں
خوند ملک مہاجرؒ از جماعت فوت شد
میاں نظامؒ بعد از فارغ شدن از نماز
فی الحال گفتند کہ میاں خوند ملکؒ در شما
صفت منافقی می نماید میاں مذکور گفت
چرا ہجو میگوئید گفتند کہ از شما دو رکعت
نماز جماعت فوت شد بعدہ میاں مذکورؒ

اور نیز واضح ہو کہ موضع بھیلوٹ میں میراں
سید محمودؒ کے دائرہ میں دو سو پچاس سویتیں
ہوئیں جس وقت کہ ایک سو اسویت زیادہ
ہوئی تو میراں سید محمودؒ نے فرمایا کہ بہت
خواری ہوئی اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ
نے اذاں ہونے کے بعد کھانے کا ایک لقمہ
نہیں کھایا بلکہ لقمہ ہاتھ سے صحنک میں ڈالدیئے
اور نیز میانسید خوندمیرؒ کھانے کے لئے بیٹھتے
تھے تو پہلے موذن کو اطلاع کرا دیتے کہ
(اذاں دینے میں) تھوڑی تاخیر کرو۔ اور
میاں نظامؒ قصبہ بڑلی میں دائرہ کے ساتھ
تھے نماز ظہر کی جماعت کا وقت تھا شاید ایک
رکعت یا دو رکعت جماعت کے میاں خوند ملک
مہاجرؒ سے فوت ہوئے تھے میاں نظامؒ نے
نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسیوقت کہا
کہ میاں خوند ملکؒ تم میں منافقی کی صفت
دکھائی دیتی ہے۔ میاں مذکورؒ نے کہا کیوں
ایسا فرماتے ہو کہا کہ تم سے جماعت کی نماز کے
دو رکعت فوت ہوئے اس کے بعد میاں مذکورؒ

عذرخواہی کردہ گفتند کہ ایں بندہ بطعام
خوردن نشستہ بود ازاں جہت بتکبیر اولیٰ
از ما فوت شد بعدہ میاں نظامؓ فرمودند
کہ شما اینچنیں متابعت میراں علیہ السلام
می کنید کہ بعد از شنیدن بانگ نماز میراں
علیہ السلام نوالۂ دست فروگذاشتہ در
صحنک کردند و بہ نماز رسیدہ اند و نیز
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ قبول مہدی
این است کہ اتباع کند وگرنہ بے عمل[1] قبول
مردود است و نیز سلف چوں یکدیگر را
دیدندی حال دنیا نہ پرسیدندی بلکہ حال
دین پرسیدندی و نیز نقلست در موضع
بھیلوٹ میراں سید محمودؓ بعد از بیان
وقت عصر فارغ شدند بعد از مغرب
ملک معروفؓ و میاں لاڈؓ آنچہ بیان شدہ
بود آنرا تکرار کردہ تفہیم شدند میر انسید محمودؓ
ایشاں را فرمودند کہ ملک معروفؓ جمعیت را

نے عذرخواہی کر کے کہا کہ یہ بندہ کھانے کیلئے
بیٹھا تھا اس لئے تکبیر اولیٰ ہم سے فوت ہوئی
اس کے بعد میاں نظامؓ نے فرمایا کہ تم مہدیؑ کی
اتباع ایسی کرتے ہو کہ مہدیؑ اذاں کی آواز
سننے کے بعد ہاتھ میں کا لقمہ صحنک میں ڈالکر
نماز کے لئے تشریف لاتے تھے اور نیز حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ مہدی کو قبول کرنا یہ ہے کہ
(مہدیؑ کی) اتباع کرے وگرنہ بغیر عمل کے قبول
کرنا مردود ہے۔ اور نیز سلف (صالحین کی یہ
روش تھی کہ) جب ایک دوسرے سے ملتے تو دنیا کی
کیفیت نہ پوچھتے بلکہ دین کی خیریت پوچھتے
اور نیز نقل ہے موضع بھیلوٹ میں میر انسید محمودؓ
عصر کے وقت کے بیان سے فارغ ہونے کے
بعد مغرب کی نماز کے بعد ملک معروفؓ اور میاں لاڈؓ
جو کچھ کہ بیان ہو چکا تھا اس کے متعلق تکرار کر کے
سمجھتے تھے میر انسید محمودؓ نے ان کو فرمایا کہ
ملک معروفؓ جمعیت کو توڑو اور پراگندہ ہو جاؤ

[1] قال علیہ السلام لا یقبل ایمان بلا عمل ولا عمل بلا ایمان عن ابن عمرؓ (ح) (جامع الصغیر جزو دوم صفحہ ۲۰۳) ابن عمر سے مروی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایمان بغیر عمل اور عمل بغیر ایمان مقبول نہیں ۱۲

بشکنید و پراگندہ شوید کقولہ تعالیٰ
فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا
فی الارض وابتغوا من فضل اللہ
واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون
(جزء ۲۸ رکوع ۱۲) پس ہر کہ بعد از ادائی نماز
پراگندہ نشود و فضل خدائتعالیٰ نجوید او
فلاح نیابد و حکایت لایعنی کردن خلاف
خدا و رسولؐ و مہدیؑ است۔ قال علیہ
السلام لاتکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ
فان کثرۃ الکلام بغیر ذکر اللہ تمیت
القلب فاذا مات قلب المومن نعوذ
باللہ منہا صار احجرا ومدرا قال
علیہ السلام لاتکثروا الکلام بغیر
ذکر اللہ فان کثرۃ الکلام بغیر ذکر اللہ
قسوۃ للقلب وان ابعد الناس
من اللہ القلب القاسی کقولہ تعالیٰ
الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم
لذکر اللہ وما نزل من الحق ولا
یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من

(ذکر خدا کیلئے خلوت اختیار کرو) مانند قول اللہ تعالیٰ
کے پس جب نماز پڑھ لی جائے تو زمین پر (مسجدوں میں)
پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (بینیائی) چاہو اور ذکر کثیر
کرو شاید تم کامیاب ہو سکو پس جو شخص کہ نماز ادا کرنے کے
بعد پراگندہ نہو اور خدائتعالیٰ کا فضل نہ ڈھونڈھے
(خدا کی بینائی نہ چاہے) تو وہ نجات نہ پائے
اور بیکار باتیں کرنا خدا اور رسولؐ و مہدیؑ علیہما
السلام کے خلاف ہے۔ نبیؐ نے فرمایا بغیر اللہ کے
ذکر کے کلام زیادہ نہ کرو کیونکہ بغیر ذکر خدا کے
کلام کی کثرت دل کو مارتی ہے اور جب مومن
کا دل مرجاتا ہے تو نعوذ باللہ پتھر بنجاتا ہے
اور ڈھیلا ہو جاتا ہے نبیؐ نے فرمایا زیادہ باتیں
نہ کرو بغیر ذکر خدا کے کیونکہ بغیر ذکر خدا کے زیادہ
باتیں کرنا دل کی سختی ہے اور اللہ سے سب سے
زیادہ دور وہ آدمی ہوتا ہے جس کا دل سخت
ہوتا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے کیا وقت
نہیں آیا مومنوں کیلئے اس بات کا کہ ان کے
دل عاجزی کریں اللہ کے ذکر کے وقت اور اس
چیز کے ذکر کے وقت جو نازل ہوا مرحق اور ان

قبل فطال علیھم الامد فقست
قلوبھم وکثیر منھم فسقون (جزء ۲۷
رکوع ۱۸) ونیز **معلوم باد** کہ بعضی طالبان
چناں بودند کہ بعد از فجر درون حجرہ میرفتند
وبظہر بیرون می آمدند ایں زماں حال ما
ایں چنیں شدہ است یکپاس چہ یکساعت
درون حجرہ ماندن نمی توانیم ای وای برما ونیز
نقلست از میاں نعمتؓ کہ میر علیہ السلام
را کسی از یاران دائرہ عرض کرد کہ بعد از
نماز فجر بعضی کساں خواب می کنند میر علیہ السلام
بسیار زجر کردند وفرمودند کہ خواب نباید کرد
دریں وقت کسی گفت کہ میر علیہ السلام
ہم می خسپند میراںؑ تبسم کردند وبسخن
گوجری فرمودند کہ بندہ لوٹ پوٹ میکند
وبندہ بعد ازاں نخواہد خسپید پس میراں
علیہ السلام بعد از فجر چند روز در جماعت
خانہ تخصیص نشستند وسوی قرآن التماس
کردند وفرمودند کہ بندہ را نشستن نمیدہد
می افتاند ومی غلطاند ازیں جہت بر قرآن

لوگوں کیطرح نہوں جنکو کتاب عطا ہوئی تھی اس سے
پہلے پھر ان پر دراز ہوگئی مدت تو ان کے دل سخت
ہوگئے اور بہتیرے ان میں فاسق ہیں اور نیز واضح
ہو کہ بعض طالبین ایسے تھے کہ نماز فجر کے بعد
حجرہ میں جاتے تھے اور ظہر کے وقت باہر آتے
تھے اس وقت ہمارا حال ایسا ہوگیا ہے ایک
پہر تو کیا ایک گھنٹہ بھی حجرہ میں نہیں ٹھہر سکتے ہماری
حالت پر افسوس ہے اور نیز میاں نعمتؓ سے منقول
ہے کہ حضرت مہدیؑ سے یاران دائرہ میں سے کسی
نے عرض کیا کہ بعض اشخاص نماز فجر کے بعد سوتے
ہیں مہدی علیہ السلام نے بہت دھمکی دی اور فرمایا
کہ اس وقت نہیں سونا چاہیئے کسی نے کہا کہ مہدی
علیہ السلام بھی سوتے ہیں تو مہدیؑ مسکرائے اور
گوجری زبان میں فرمائے کہ بندہ لوٹ پوٹ
کرتا ہے اس کے بعد بندہ نہیں سوئیگا۔ پس مہدیؑ
فجر کی نماز کے بعد چند روز جماعت خانہ میں خاصکر
بیٹھتے تھے اور قرآن کی طرف متوجہ ہوتے اور
فرماتے کہ بندہ کو بیٹھنے نہیں دیتا گر آتا ہے اور
لٹاتا ہے اسی سبب سے قرآن پر نظر کی جاتی ہے

نظر کردہ می شود و نیز معلوم باد کہ ہمہ
مہاجران مہدیؑ را ندیدیم کہ بعد از بیان
قرآن ہمہ یکجا ایستادہ یا نشستہ جز بیان
دین خدا چیزی دیگر حکایت کنند قال
علیہ السلام النوم یمیت القلب
قالؑ النوم عقوبۃ بعد صلوٰۃ الفجر
قال اللہ تعالیٰ استحوذ علیہم
الشیطٰن فانسٰھم ذکر اللہ اولئک
حزب الشیطٰن الا ان حزب
الشیطٰن ھم الخسرون (جز ۲۸، رکوع ۳)
ودیگر ومن یعش عن ذکر الرحمٰن
نقیض لہ شیطٰنا فھو لہ قرین.
وانھم لیصدونھم عن السبیل
ویحسبون انھم مھتدون
(جز ۲۵ رکوع ۱۰) وآں از سیر باطنی باز داشت
کقولہ تعالیٰ حتی اذا جاءنا قال
یٰلیت بینی وبینک بعد المشرقین
فبئس القرین. ولن ینفعکم الیوم
اذ ظلمتم انکم فی العذاب مشترکون
(جز ۲۵ رکوع ۱۰)

اور نیز واضح ہو کہ ہم نے تمام مہاجران مہدیؑ کو
نہیں دیکھا کہ قرآن کے بیان کے بعد سب ایک جا
کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے سوائے دین خدا
کے بیان کے کوئی دوسری بات کرتے
ہوں نبیؐ نے فرمایا نیند دل کو مردہ کر دیتی ہے
نبیؐ نے فرمایا نماز فجر کے بعد سونا عذاب ہے اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ان پر قابو کر لیا ہے شیطان نے
پس ان کو بھلا دیا اللہ کے ذکر کو یہ شیطانی گروہ
ہے خبردار ہو جاؤ بیشک شیطانی گروہ وہی
گھاٹا پانے والے ہیں. اور نیز قولہ تعالیٰ اور
جو آدمی ذکر خدا سے غافل رہ کر زندگی بسر کرے
تو ہم اس کے لئے شیطان مقرر کر دیتے ہیں اور وہ
اس کا ہمنشیں ہو جاتا ہے اور البتہ شیطان
ان کو راستہ سے پھیر دیتے ہیں اور لوگ سمجھتے
ہیں کہ خود راستہ پر ہیں اور وہ سیر باطنی سے
باز رکھا مانند قول اللہ تعالیٰ کے یہاں تک کہ جب
ہمارے پاس آئیگا کہیگا کاش میرے اور تیرے
درمیان پورب اور پچھم کا فاصلہ ہوتا تو کیا برا ساتھی
ہے اور تم کو کچھ بھی فائدہ نہ دیگا آج جب کہ تم ظالم

پس ہر کرا شیطان از راہ حق باز داشت فردای قیامت فریاد کند. کقولہ تعالیٰ ویوم یعض الظالم علیٰ یدیہ یقول یٰلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلاً. یٰویلتی لیتنی لم اتخذ فلاناً خلیلاً لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی وکان الشیطٰن للانسان خذولاً

(جزء ۱۹، رکوع ۱)

ٹھیرے تحقیق کہ تم سب عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو پس جس کسی کو شیطان حق کے راستہ سے باز رکھا قیامت کے دن فریاد کریگا مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور جس دن کاٹ کاٹ کھائیگا نافرمان اپنے ہاتھوں کو کہیگا کہ اے کاش میں نے رسول کیساتھ راہ پکڑی ہوتی ہائے میری کمبختی کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا اس نے تو مجھ کو بہکا دیا نصیحت سے اس کے بعد کہ وہ مجھ تک پہنچ چکی تھی اور شیطان تو انسان کو دغا دینے والا ہے۔

باب دوازدہم

در بیان بینائی حقتعالیٰ

بعضی یاران سید محمد مہدی علیہ السلام از آں ذات تحقیق کردہ اند کہ مومن آنرا گویند کہ بینای حق باشد یا بچشم سر و یا بچشم دل دیادر خواب و دیگر کسیکہ ایں صفت ندارد و طلب ایں دارد او را ہم حکم ایمان کردند و نیز فرمودند کہ بر طالب خدا چہ چیز فرض است کہ بداں بخدا برسد بعدہ فرمودند کہ آں چیز عشق است. و نیز فرمودند کہ عشق چگونہ حاصل میشود باز فرمودند کہ توجہ دل دائم بسوئے حق دارد چنانچہ در دل ہیچ چیز مائل نشود و برائے ایں معنی ہمیشہ خلوت اختیار کند و با ہیچکس نہ پردازد نہ با یار و نہ با اغیار

یارہواں باب

حقتعالیٰ کی بینائی کے بیان میں

سید محمد مہدی علیہ السلام کے بعض یاروں نے آپکی ذات (مبارک) سے تحقیق کی ہے کہ مومن اس کو کہتے ہیں کہ خدا کو دیکھتا ہو یا سر کی آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے اور یا خواب میں اور دیگر یہ کہ جو شخص یہ صفت (مذکورہ) نہ رکھتا ہو لیکن اس صفت کی طلب رکھتا ہو تو اس پر بھی ایمان کا حکم فرمایا ہے اور نیز فرمایا کہ طالب خدا پر کیا چیز فرض ہے کہ اس سے خدا کو پہونچے اس کے بعد فرمایا کہ وہ چیز عشق ہے اور نیز فرمایا کہ عشق کیونکر حاصل ہوتا ہے پھر فرمایا کہ دل کی توجہ ہمیشہ خدا کی طرف رکھے اس طرح کہ دل میں کوئی چیز مائل نہو اور اس معنی کے لئے ہمیشہ خلوت اختیار کرے اور کسی کے ساتھ مشغول نہ ہو نہ دوست کے ساتھ اور نہ اغیار کے ساتھ۔

و در ہمہ حال در ایستادن و نشستن و غلطیدن
و خوردن و آشامیدن در ہمہ حال ملاحظہ
باحق کند قال علیہ السلام ما من
عبد دوام علی ذکر اللہ الا فتح اللہ بہ
ابوابا و نور اللہ قلبہ بتجلیات انوارہ
و اسرارہ و بہ ترفع الحجب بینہ و
بین اللہ تعالیٰ حتی یراہ عیانا فی
الدنیا قال علیہ السلام حاکیا عن
اللہ اذا کان الغالب علی عبدی
الاشتغال بی جعلت ہمہ و لذتہ
فی ذکری فاذا جعلت ہمہ و لذتہ
فی ذکری عشقنی و عشقتہ و رفعت
الحجاب ما بینی و بینہ و قال علیہ
السلام فیما یرویہ عن ربہ لا اطلع
علی قلب عبدی واجد الغالب
علیہ ذکری الا کنت سمعہ الذی
یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ
و یدہ التی یبطش بہ و رجلہ التی
یمشی بہا و لئن سالنی لاعطیتہ

ہر حالت میں یعنے کھڑے رہنے بیٹھنے لیٹنے
کھانے اور پینے (کی حالت میں خدا کی یاد میں رہے)
اور ہر حالت میں خدا کی طرف متوجہ رہے۔ نبیؐ
نے فرمایا جو بندہ ذکر دوام کرتا ہے اللہ اس پر
(معرفت کے) دو دروازے کھول دیتا ہے اور اس کے
دل کو اپنے انوار و اسرار کی تجلیوں سے منور
کر دیتا ہے اور اللہ کے اور اس کے درمیانی
پردے اٹھ جاتے ہیں حتی کہ خدا کو دنیا میں عیاں
دیکھتا ہے اللہ سے حکایت کرتے ہوے نبیؐ
نے فرمایا جب میرے بندے پر میرا ذکر و شغل
غالب ہو جاتا ہے تو میں اس کو اپنے ذکر ہی
میں لذت عطا کرتا ہوں جب اسکو میرے ذکر میں
لذت ملتی ہے تو میرا عاشق ہو جاتا ہے اور میں
اس کا عاشق ہو جاتا ہوں اور میرے اور اس کے
درمیانی پردے اٹھا دیتا ہوں خدا سے حکایت
کرتے ہوے نبیؐ نے فرمایا میں اپنے بندے کے
دل میں جھانکتا ہوں اور میرا ذکر اس دل پر
غالب پاتا ہوں تو میں اس کی سماعت بنجاتا ہوں
جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت بنجاتا ہوں

ولئن دعانی لاجبتہ قال علیہ السلام و لو علم المشتغلون بذکری ما فاتھم عن قربی فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا و لو علم المشتغلون بقربی ما فاتھم عن انسی لبکوا دما و لو علم المشتغلون عن انسی ما فاتھم عنی لقطعوا اودا جھم ثبنوی

مذکور طلب چہ خواہی از ذکر
ایں است ہمہ خلاصہ فکر
فکر تو ہنوز خار خار است
چوں فکر نماند اصل کار است
تا چہل صبح بیا تو بر در من
گر کار تو بر نیاید انگہ گلہ کن

و نیز حضرت میر الغلیہ السلام فرمودند کہ خدائے را بچشم سر دیدنی است باید دید در رویت حقتعالیٰ را خود ہم گواہی دادہ اللہ و بجہت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و نیز حکم کردہ است کہ بر ہر یکی مرد و زن طلب دیدار خدا فرض است تا آں کہ بچشم سر

جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو اس کو عطا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہے تو قبول کرتا ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میرے ذاکروں کو معلوم ہوتا کہ میرا قرب نہ ہونے سے وہ کس نعمت سے محروم رہے تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اور اگر میرے مقربوں کو معلوم ہوتا کہ میرا انس ان کو نہ ہونے سے وہ کس نعمت سے محروم رہے تو خون روتے اور اگر میرے غافلین انس کو معلوم ہوتا کہ میری ذات انہیں نہ ملنے سے وہ کس نعمت سے محروم رہے تو اپنی شاہ رگوں کو کاٹ لیتے۔

مذکور طلب کر ذکر سے کیا چاہتا ہے
یہی تمام فکر کا خلاصہ ہے
تیری فکر ابھی تکلیف دہ ہے
جب فکر نہ رہی تو اصل کام وہی ہے،
چالیس صبح تک تو میرے دروازہ پر آ
اگر تیرا کام نہ نکلے تو اس وقت میرا گلہ کر

اور نیز مہدیؑ نے فرمایا کہ خدا کو سر کی آنکھ سے

یا بچشم دل یا در خواب خدای را نہ بیند
مومن نباشد مگر طالب صادق کہ روی
دل خود را از غیر حق گردانیدہ و روی دل
خود را سوی مولیٰ آوردہ و ہمواره مشغول بخدا
است و از دنیا و از خلق عزلت گرفتہ
است و ہمت از خود بیرون آمدن میکند
این چنین کس را ہم حکم ایمان کردہ اند و نیز
فرمودند کہ ایمان ذات خدا ست
بخویش کس نشناخت نتوانست
ذات او ہم بدو تواں دانست
با تقاضای نفس و عقل و حواس
کے تواں بود کردگار شناس

قطعہ

در دیدن خدا بخدا نیست ہیچ شک
لیکن ز بہر دیدن شرط است دو سہ چار
پیش از اجل بمیری و در گور ت افگنند
زندہ کنند باز بحشر دہند بار
پس در حساب و زن روی پس بہ پل صراط
پس در جناں در آئی و بینی خدا جہار

دیکھنا ہے دیکھنا چاہیئے اور آپ نے بھی اللہ کے حکم
اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حق تعالیٰ
کی رویت کی گواہی دی اور نیز حکم کیا کہ ہر ایک مرد
اور عورت کیلئے خدا کے دیدار کی طلب فرض ہے جب تک کہ
سر کی آنکھ یا دل کی آنکھ سے یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے
مومن نہو گا مگر طالب صادق کہ اپنے دل کے منھ کو
غیر حق سے پھیر دیا ہے اور اپنے دل کے منھ کو مولیٰ
کیطرف کر دیا ہے اور ہمیشہ خدا کی یاد میں مشغول
رہتا ہے اور دنیا و خلق سے عزلت اختیار کیا ہو
اور اپنے سے باہر ہونے کی ہمت کرتا ہے ایسے شخص کو
بھی ایمان کا حکم کیا ہے اور نیز فرمایا کہ ایمان خدا کی ذات کے
اپنی ذات سے کوئی شخص اسکو (خدا کو) نہیں پہچان سکتا
اسکی ذات کو اسی کی ذات سے جان سکتا ہے
نفس اور عقل اور حواس کی خواہشات کے ساتھ
تو کیونکر خدا شناس ہو سکتا ہے
خدا کو دیکھنے میں خدا کی قسم کوئی شک نہیں
لیکن (خدا کو) دیکھنے کیلئے دو تین چار شرطیں ہیں
مرنے سے پہلے مرجا اور تجھکو قبر میں ڈالدیں (من بعد)
زندہ کریں اور پھر محشر میں لیجائیں

آری اگر نصیر شود فضل آں بصیر
حقا کہ بندگی بحق ایں قول حق شمار
خدا دیدن کسی را نیست دشوار
خدا خواہی خودی خویش بگذار
یک صبح با خلاص بیا بر در من
گر کار تو بر نیاید انگہ گلہ کن
یکقدم بر نفس خود نہ دیگری در کوی دوست
ہر چہ بینی دوست بیں با ایں و آنت کار نیست
تو راہ نرفتہ از انت نہ نمود
ورنہ کہ زد ایں در کہ برو در نکشود

اس کے بعد تجھے یہ نصیر الدین آجائیگا اور تیرا سب کام بنا دیگا اس کے بعد تجھے بغیر راہ گزرا ہوگا
اس کے بعد تو جنت میں آئیگا اور خدا کو آشکارا دیکھیگا۔
ہاں اگر اس بیکار (خدا کا) فضل مدد فرمائے تو
خدا کی قسم تو خدا کو دیکھیگا تو اس بات کو حق جان
کسی کے لئے خدا کا دیکھنا مشکل نہیں
تو خدا کو چاہتا ہے تو اپنی خودی کو چھوڑ دے
ایک صبح کو خلوص کے ساتھ میرے دروازہ پر آ
اگر تیرا کام نہ نکلے تو اس وقت گلہ کر
تو اپنے نفس پر ایک قدم رکھ اور دوسرا کوئے دوست کے کوچہ میں
جو کچھ دیکھتا ہے دوست کو دیکھ ایں و آں سے تجھے کام نہیں
تو اس کے راستہ پر نہیں گیا اس لئے وہ تجھ کو نظر نہیں آیا
یہ کون ایسا شخص ہے جو اس دروازہ کو مارا اور اس کا دروازہ نہ کھلا

ونیز فرمودند کہ مارا حق تعالیٰ فرستادہ است مخصوص برائے اینست کہ آں احکام و بیان کہ تعلق با ولایت محمدی دارد بواسطہ مہدی ظاہر شود ونیز فرمودند شما ان علینا بیانہ۔ بلسان المہدی نقلست از ملک پیر محمدؒ کہ بندگی حضرت میر علیہ السلام بدیں عبارت فرمودہ اند کہ آدم صفی اللہ گندم کاشت و نوح نجی اللہ آب داد و ابراہیم خلیل اللہ کشت پاک کرد و خاشاک را

اور نیز امامؑ نے فرمایا کہ ہم کو حق تعالیٰ نے مخصوص اس لئے بھیجا ہے کہ جو احکام اور بیان کہ ولایت محمدی سے تعلق رکھتے ہیں مہدی کے واسطہ سے ظاہر ہوں اور نیز فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) پھر بیشک ہم پر ہے قرآن کا بیان یعنی مہدیؑ کی زبان سے ملک پیر محمدؒ سے منقول ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے اس عبارت میں فرمایا ہے کہ آدم صفی اللہ نے گیہوں بویا اور نوح نجی اللہ نے پانی دیا اور ابراہیم خلیل اللہ نے

بیروں آورد موسیٰ کلیم اللہ درودی کرد و عیسیٰ روح اللہ خرمن کرد و محمد رسول اللہ آرد کرد و نان پختہ خود چشید و برای فرزند داشت آں فرزند مہدیؑ است و مہدیؑ مہاجرانؓ را و سید خوندمیرؒ را چشانید۔ و در کشف الحقایق۔ قال اھل السلوک والحقایق بیان القرآن بلسان المحمدین فھما النبی والمھدی صلی اللہ علیھما وسلم۔ ای یبین اللہ بلسان النبی اکثر الایمان والاسلام والمعرفۃ الصفاتیۃ وقلۃ المحبۃ الاسمیۃ والمعرفۃ الذاتیۃ والعشق والحقیقۃ والانس الابدیۃ والفصول الاتحادیۃ اذلو اخذ الاستقامۃ فی العبودیۃ فیرجع الی الوصول الالوھیۃ وان لم یستقم فی العبودیۃ فکیف یرجع الی الوصول الالوھیۃ لان اکثر الناس یمیلون الی المعیشۃ والدنیا وینسون ذکر اللہ ویبین بلسان المھدیؑ اکثر

کھیتی پاک کی اور کچرا دور کیا اور موسیٰ کلیم اللہ نے کھیت کاٹا اور عیسیٰ روح اللہ نے ڈھیر لگایا اور محمد رسول اللہ نے آٹا بنایا اور روٹی پکائی خود چکھے اور اپنے فرزند کے نے رکھا وہ فرزند مہدیؑ ہے اور مہدیؑ نے مہاجرینؓ کو اور سید خوندمیرؒ کو چکھایا۔ اور کشف الحقائق میں ہے اہل سلوک اور اہل حقائق نے کہا ہے ہر دو محمدوں کی زبان سے قرآن کا بیان ہوگا اور وہ دونو نبی و مہدی ہیں صلی اللہ علیہما وسلم یعنی اللہ تعالیٰ نبی کی زبان سے ایمان اسلام اور معرفت صفاتی کی اکثریت محبت اسمیہ کی قلت ذاتی معرفت عشق حقیقت ابدی انست اور اتحادی فصول کا بیان فرمائیگا کیوں کہ جب عبودیت میں استقامت حاصل کرلیگا۔ تو پھر وصول الوہیت کی طرف رجوع کرسکیگا اور اگر عبودیت میں مستقیم نہوگا تو کس طرح وصول الوہیت کی طرف رجوع ہوسکیگا کیونکہ اکثر لوگ معیشت اور دنیا کی طرف میل رکھتے ہیں اللہ کے ذکر کو بھول جاتے ہیں اور مہدیؑ کی زبان سے محبت اسمیہ کی اکثریت ذاتی معرفت عشق حقیقت انس ابدی اتحادی فصول اسلام

المحبة الاسمية والمعرفة الذاتية
والعشق والحقيقة والانس الابدية
والفصول الاتحادية وقلة الاسلام
والايمان والمعرفة الصفاتية لان
الذين لم يلحقوا بارشاد النبي ؐ و
توابعه يرشدهم المهدي ؑ في اخر
الزمان . وقال صاحب المدارك
ان علينا جمعه . في الصدور وقرآنه
في اللسان . فاذا قرأناه فاتبع قرآنه
اى اتبع في الامور . ثم ان علينا
بيانه . اى اذا اشكل شئ من
معانيه . قل هذه سبيلي ادعوا الى
الله على بصيرة انا ومن اتبعني
ويفهم منه اى من اتبعني مهدي
وفيه نظر لان لفظ من عام ويطلق
على كل الامة ولا يصدق عليه
بالعمومية واجيب بان لفظ من
اسم موصول بمعنى الذي ومعرفة
فالمعرفة خاصة على الاتفاق

ایمان معرفت صفاتیہ کی قلت کا بیان فرمائیگا
کیونکہ جو لوگ نبی ؐ اور توابع نبی ؐ کی رہنمائی سے مستفید
نہ ہو سکے تو مہدی ؑ زمانہ آخر میں ان کی رہنمائی
کرے گا۔ اور صاحب مدارک کہتے ہیں (قولہ
تعالیٰ) ان علینا جمعہ سے مراد یہ ہے
کہ پھر سینوں میں قرآن کا جمع کر دینا اور زبان
سے اس کا پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے جب
ہم اس کو پڑھتے ہیں تو تو اس کی قرأت کی
اتباع کر یعنی امور میں اتباع کر پھر اس کا بیان
ہمارے ذمہ ہے یعنی جب اس کی معانی میں اشکال
واقع ہو کہ یہ میرا راستہ ہے میں اور میرا تابع
بصیرت پر اللہ کی طرف دعوت کرتے ہیں اس سے
یہی سمجھ میں آتا ہے کہ من اتبعنی سے مراد
مہدی ؑ ہیں یہاں ایک اعتراض بھی کیا گیا ہے
وہ یہ کہ لفظ من عام ہے تمام امت پر اس کا اطلاق
آتا ہے باوجود عمومیت کے مہدی ؑ پر صادق
نہیں آئیگا اور اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ لفظ
من اسم موصول ہے اور الذی کے معنی میں ہے
اور یہ معرفہ ہے اور معرفہ بالاتفاق خاص ہوا کرتا ہے

فلا یصدق علیٰ غیرہ۔ اعلم ان
ھذا القول کنایۃ عن المھدیؑ
کشجرۃ مبارکۃ کنایۃ للنبیؐ کقولہ
تعالیٰ اللہ نور السموات والارض
مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح
المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ
کانھا کوکب دری یوقد من
شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لاشرقیۃ و
لاغربیۃ۔ فالمراد من الشجرۃ
المبارکۃ النبیؐ۔ ونیز بندگی سید خوندمیرؓ
فرمودہ اند وقتیکہ حضرت میراں علیہ
السلام راحلت نزدیک آمدہ بود بر زانوی
میانسید امین محمدؐ سر خود داشتہ بودند در
آں وقت بندگی سید خوندمیرؓ پیش میراں
علیہ السلام آمدند پرسیدند کہ کدام کس است
میاںؓ فرمودند بندہ خوند میر است میرائں
فرمودند بیائید چوں نزدیک آمدہ نشستند
بندگی حضرت میراںؑ سر خود بر زانوے
میاں سید خوندمیرؓ داشتند بعدہ ایں آیت

لہذا غیر پر صادق نہیں آئیگا واضح ہو کہ اس قول
میں مہدیؑ سے کنایہ کیا گیا ہے جس طرح شجرہ
مبارکہ سے کنایہ رسولؐ سے کیا گیا چنانچہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ آسمانوں اور زمین کا نور
ہے اس کے نور کی مثال ایک طاقچہ کی ہے جس
میں چراغ ہے چراغ ایک شیشہ کے اندر ہے
شیشہ ایسا چمک رہا ہے گویا کہ وہ شیشہ
ایک روشن ستارہ ہے یہ چراغ زیتون کے
ایک مبارک جھاڑ سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ مشرق
میں ہے نہ مغرب میں اس مبارک درخت سے
مراد نبیؐ کی ذات ہے۔ اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ
نے فرمایا کہ جب حضرت مہدیؑ کے وصال کا وقت
قریب آیا تو آپ میاں سید امین محمدؐ کے زانو
پر اپنا سر رکھے تھے اس وقت بندگی سید خوندمیرؓ
مہدیؑ کے حضور میں آئے تو حضرت مہدیؑ نے
پوچھا کہ کون شخص ہے میاںؑ نے فرمایا بندہ
خوندمیرؓ ہے مہدیؑ نے فرمایا آؤ جب نزدیک
آکر بیٹھے تو حضرت مہدیؑ نے اپنے سر کو میاں
سید خوندمیرؓ کے زانو پر رکھا اس کے بعد قرآن شریف

قرآن خواندند قل ھٰذہ سبیلی ادعوا الی اللہ
علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی۔ بعدہ
ترجمہ فارسی و گوجری ہم فرمودند کہ میاں
سید خوندمیرؓ شمارا فہم میشود انچہ بندہ میگوید
واضح گفتن نمی توانم اندکی زبان بندبستہ
شدہ است۔ وسبحن اللہ وما انا من
المشرکین۔ وفرمودند ہر کہ خدای را مقید
بیند او مشرک است۔ ای مشرک بشرک
خفی و نیز بندگی سید خوندمیرؓ معنی اینچنیں
فرمودند کہ اکثر مومناں مشرک اند کقولہ
تعالیٰ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا
وھم مشرکون۔ (جز ۱۳ رکوع ۶) ونیز
بندگی میر علیہ السلام با مر اللہ ایں آیت
در حق گروہ خود داشتند قال اللہ تعالیٰ
ثم اورثنا الکتٰب الذین اصطفینا
من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم
مقتصد ومنھم سابق بالخیرات
باذن اللہ ذالک ھو الفضل الکبیر
یعنی پس دادیم ما کتاب آں کسانی را کہ

کی یہ آیت پڑھی کہدو اے محمد یہ میری راہ ہے
بلاتا ہوں مخلوق کو خالق کی طرف بینائی پر میں اور
میرا قائم مقام (مہدی موعود) اس کے بعد فارسی
اور گوجری ترجمہ بھی فرمایا (اور فرمایا) کہ میاں سید خوندمیرؓ
بندہ جو کچھ کہتا ہے تم سمجھ سکتے ہو میں واضح طور
نہیں کہہ سکتا زبان کیقدر رکی ہوئی ہے میں خدا
کی پاکی بیان کرتا ہوں اور میں مشرکین سے نہیں ہوں
اور (حضرتؑ نے) فرمایا کہ جو شخص خدا کو مقید دیکھے وہ
مشرک ہے یعنی مشرک ہے ساتھ شرک خفی کے
اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ نے معنی اس طرح فرمایا کہ
اکثر مومنین مشرک ہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے
اور نہیں ایمان لاتے بہتیرے لوگ اللہ پر مگر ساتھ
شرک بھی کرتے جاتے ہیں۔ اور نیز حضرت مہدیؑ نے
اللہ کے حکم سے اس آیت کو اپنے گروہ کے حق میں
رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ہم نے ان لوگوں
کو کتاب کا وارث بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے
بندوں میں سے برگزیدہ کر لیا ہے پس ان میں سے
بعض ظالم لنفسہ ہیں اور بعض متوسط ہیں اور ان
میں بعض نیکوں میں سبقت لیجانے والے ہیں اللہ کے

برگزیدیم از بندگان ما پس بعضی از ایشاں
ظالم نفس باشند یعنی ملکوتی میل اندک
و باقی از ناسوت ماندہ باشند و بعضی از
ایشاں مقتصد باشند یعنی جبروتی باشند
میل اندک و باقی از ملکوت ماندہ باشند
و بعضی از ایشاں سابق بالخیرات باشند
یعنی لاہوتی باشند و ایں ہر مراتب مذکور
بسبب ایراث و اصطفا از حق تعالے
فضلی بزرگ است و ایشاں ہم گروہ مہدی
آخر زماں اند فمنهم ظالم لنفسه فناء
اندک چشیدہ باشند و منهم مقتصد
نیم فنا چشیدہ باشند و منهم سابق
بالخیرات تمام فنا شدہ باشند یعنی
ازیں سہ فرقہ یکی علم الیقین دارند و ایں
مرتبہ ملکوتی است و دوم عین الیقین دارند
و ایں مرتبہ جبروتی است و سوم حق الیقین
دارند و ایں مرتبہ لاہوتی است پس ببیں
و بدانکہ تو ازیں سہ قسم بکدام قسم می مانی
اگر ملکوتی ہستی پس ایں مرتبہ خود ادنیٰ مرتبہ

حکم سے یہی بڑا فضل ہے یعنی پس ہم نے کتاب دی
ان اشخاص کو کہ جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے
برگزیدہ کر لیا ہے بعض ان میں سے ظالم نفس ہیں
یعنی ملکوتی مقام سے کچھ تعلق ہوگا۔ اور باقی مقام ناسوت
میں ہوں گے بعض ان میں سے مقتصد یعنی میانہ رو
ہوں گے ان کو جبروت سے اندک میلان ہوگا اور
باقی ملکوت سے ہوں گے اور بعض ان میں سے سابق
بالخیرات ہوں گے یعنی لاہوتی ہوں گے اور یہ بسبب ایراث
و اصطفا کے خطاب منجانب اللہ ہونے سے مراتب
بالا کا اللہ کی طرف سے فضل بزرگ ہے اور یہ بھی مہدی
آخر الزماں کے گروہ سے ہیں اور بعض ان میں کے ظالم
لنفسہ ہیں یعنی تھوڑی سی فنا چکھے ہوئے ہوتے
ہیں اور بعض ان میں کے مقتصد ہیں یعنی آدھی فنا
چکھے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض ان میں کے سابق
بالخیرات ہیں یعنی پورے فانی ہوتے ہیں یعنی ان
تینوں فرقوں میں سے ایک علم الیقین رکھتا ہے اور
یہ مرتبہ ملکوتی کا ہے اور دوسرا عین الیقین رکھتا ہے
اور یہ مرتبہ جبروتی کا ہے اور تیسرا حق الیقین رکھتا ہے
اور یہ مرتبہ لاہوتی کا ہے پس تو دیکھ اور یہ غور کر کہ تو

مومن است واگر جبروتی ہستی خود نعمت
است واگر لاہوتی ہستی پس ایں مرتبۂ
سلطان السلاطین است واگر ازیں سہ
مقام بیرون ہستی ناسوتی ہستی ناسوتی
نیست مگر کافر و دریں ہیچ شک نیست
وبدانکہ ناسوتی چہ چیز است ھی نسیان الحق
ونسیان الحق ھی النفس الامارۃ
بالسوء۔ وآنہا کہ بدیں صفت موصوف باشند
وشب و روز طلب ایں ہمہ ندارند ایشاں
از مہدیؑ نباشند و از مدعیان و کذابان
باشند نہ از مہدیؑ و نہ از یاران مہدیؑ
باشند ونیز نقلست کہ حضرت میراں
سید محمد مہدی علیہ السلام فرمودند کہ کلمہ
لا الہ الا اللہ بر چہار قسم است یکے
لا الہ الا اللہ گفتنی دوم لا الہ الا اللہ
دانستنی سوم لا الہ الا اللہ چشیدنی
چہارم لا الہ الا اللہ شدنی است و
ایں ہر سہ مرتبۂ انبیا رو اولیا رہستند و
یک قسم لا الہ الا اللہ گفتنی ماندہ است

ان تینوں قسموں سے کونسی قسم میں داخل ہے اگر
ملکوتی ہے تو پس یہ مرتبہ نہ انتہ مومن کا ادنیٰ مرتبہ ہے
اور اگر جبروتی ہے تو خود نعمت ہے اور اگر لاہوتی ہے
تو پس یہ مرتبہ سلطان السلاطین کا ہے اور اگر ان
تینوں مقام سے باہر ہے تو تو ناسوتی ہے ناسوتی نہیں
ہے مگر کافر اور اس میں کچھ شک نہیں ہے اور جان کہ
ناسوتی کیا چیز ہے وہ اللہ کو بھولنا ہے اور اللہ کو بھولنا
نفس امارہ ہے اور جو لوگ کہ صفت (ناسوتی) سے
موصوف ہیں اور شب و روز ان سب کی (ملکوتی)
جبروتی، لاہوتی کی طلب بھی نہیں رکھتے تو یہ لوگ
مہدیؑ سے نہیں ہیں اور جھوٹا دعویٰ کرنے والے ہیں
مہدیؑ سے ہیں اور نہ یاران مہدیؑ سے اور نیز
نقل ہے کہ حضرت میراں سید محمد مہدی علیہ السلام نے
فرمایا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کی چار قسمیں ہیں اول لا
الہ الا اللہ گفتنی دوم لا الہ الا اللہ
دانستنی سوم لا الہ الا اللہ چشیدنی
چہارم لا الہ الا اللہ شدنی۔ اور یہ تینوں
مرتبے انبیاء اور اولیاء کے ہیں اور ایک قسم
لا الہ الا اللہ گفتنی کی جو باقی ہے وہ منافقوں

صفت منافقان است کہ نفس ایمان ہم
ندارند دریغا ہزار دای بر مثل ما کہ تمام عمر
ضائع گذشت و یکبار ہم از ین صفت در ما
ظہور نیافت و نیز نقلست حضرت میرانؑ
فرمودند کہ خدا تعالیٰ ای بندہ را مہدی
کردہ فرستادہ است برای این راہ کہ
حق تعالیٰ مر نبیؐ را امر کردہ است کقولہ
تعالیٰ قل ھذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی
بصیرۃ انا و من اتبعنی و نیز حدیث
است انہ یقفو اثری و لا یخطی۔ ای
یتابعنی کل المتابعۃ ظاھرا و باطنا
چنانچہ بندگی میرانؑ فرمودند بندہ قدم بقدم
رسولؐ ہست چنانچہ میرانؑ در خراسان
در شہر فرہ درمیان مجمع بیان کردند کہ
فرمان میشود کہ ای سید محمد خدای را بچشم دل
دیدہ فرمود آری دیدم باز فرمان شد کہ
ای سید محمد خدای را بچشم سر دیدہ فرمود
آری دیدم باز فرمان شد کہ ای سید محمد
موی بموی دیدہ فرمود آری دیدم و نیز

کی صفت ہے جو نفس ایمان بھی نہیں رکھتے افسوس
ہزار افسوس ہم جیسوں پر کہ تمام عمر ضائع ہوئی اور
ایک بار بھی ان صفتوں میں سے کوئی صفت ہم میں ظاہر
نہ ہوئی اور نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
خدا تعالیٰ نے اس بندہ کو مہدیؑ کر کے بھیجا ہے
اس راستہ کی دعوت کے لئے جو حق تعالیٰ نے خاص
نبیؐ کو حکم کیا ہے مانند اللہ تعالیٰ کے قول کے کہ
اے محمدؐ یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں خلق کو حق کی
طرف بینائی پر میں اور میرا تابع تام اور نیز حدیث
ہے کہ وہ میرے نقش قدم پر چلیگا اور خطا نہیں کریگا
یعنی ظاہر و باطن میں وہ میری پوری پوری اتباع
کریگا۔ چنانچہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ رسولؐ
کے قدم بر قدم ہے جیسا کہ مہدیؑ نے خراسان اور
شہر فرہ میں مجمع کے درمیان بیان فرمایا کہ خدا تعالیٰ
کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد کیا تو نے خدا کو دل کی
آنکھ سے دیکھا فرمایا ہاں ہم نے دیکھا پھر فرمان ہوا
کہ اے سید محمد کیا تو نے خدا کو سر کی آنکھ سے دیکھا
فرمایا ہاں ہم نے دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد کیا
تو نے خدا کو بال بال سے (یعنی تن سے) دیکھا فرمایا

ایں ہم فرمودند کہ اینک رسولؐ ایستادہ
گواہ اند بعدہ بعضی خراسانی گفتند ہمیں
یک گواہ بسند است یعنی مولانا درویش
و بندگیرانؒ بدیں اعتبار خود را مہدی موعود
گفتند کہ ذات او لا الٰہ الا اللہ شدہ
است یعنی آئینۂ تمام متابعت پیغمبر علیہ
السلام و نیز قوم خود را بر ہمیں خواند و تحقیق
راہ محمدیؐ و مہدیؐ کہ خدائتعالی مصطفیٰ
را امر کردہ است (ہمین است) و نیز
نقلست کہ بزرگی اصحاب رسولؐ
حضرت مہدیؑ چندیں بیان کردند کہ ایشاں
سروران دین و مصاحبان رسولؐ بودند
و برابر ایشاں ہیچکس نباشد اگرچہ اکمل
باشد و لیکن بدیں مرتبہ بنیائی نبودند
چنانکہ خاتم الاولیا بودند چرا کہ بار امانت
تمام ہمیں دو تن ادا کردند یکی خاتم النبیؐ
دوم خاتم الولیؑ پس ہر کہ از محمدؐ و مہدیؑ باشد
شب و روز بدیں صفت خدای را بہ بیند
یا طالب صادق باشد اگر خدای را ندیدہ است

ہاں ہم نے دیکھا اور نیز یہ بھی فرمایا کہ یہ دو رسولؐ
کھڑے ہوئے گواہ ہیں اس کے بعد بعض خراسانیوں
نے کہا کہ یہی ایک گواہ کافی ہے یعنی مولانا درویش
نے کہا اور حضرت مہدیؑ نے اس اعتبار سے خود کو
مہدی موعودؑ کہا کہ مہدیؑ کی ذات لا الٰہ الا اللہ
ہوگئی ہے یعنی پیغمبر کی کامل متابعت کا آئینہ ہو
اور نیز اپنی قوم کو اسی پر بلایا اور تحقیق کہ محمدؐ اور مہدیؑ
کا راستہ جو خدائتعالیٰ نے مصطفیٰ کو حکم کیا ہو
(یہی ہے) اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے
اصحاب رسول کی بزرگی ایسی بیان کی کہ یہ دین کے
سردار اور رسولؐ کے مصاحبین تھے اور کوئی
شخص ان کے برابر نہ ہوگا۔ اگرچہ وہ اکمل ہو۔
ولیکن خدا کی بینائی کے مرتبہ میں ایسے نہ تھے
جیسے کہ خاتم الاولیاؑ تھے اس لئے کہ بار امانت
کامل طور پر یہی دو تن ادا کئے ایک تو خاتم النبیؐ
دوسرے خاتم الولیؑ پس جو شخص کہ محمدؐ اور مہدیؑ
سے ہے رات دن اس صفت سے خدا کو دیکھے یا
طالب صادق رہے اور اگر خدا کو نہیں دیکھا ہے اور
طلب بھی نہیں رکھتا ہے تو وہ آن مہدیؑ سے نہ ہوگا۔

وطلب ہم ندارد پس از آن مہدیؑ نباشد مدعی و کذاب باشد پس گوکہ بر سر خاک اندازد وایں آیت شب و روز بخواند من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا (بنی اسرائیل رکوع ۸)۔ ونیز نقلست وقتیکہ حضرت بندگی میرانؒ در ٹھٹھہ رفتند بادشاہ مخالف بود عداوت کردن گرفت بحدیکہ خواست کہ لشکر نامزد کند و در دائرۂ حضرت میرانؒ یک لشکری طالب شدہ بود و باتہیہ ہم بود و چیزی بینائی ہم داشت چوں شنید کہ لشکر نامزد میشود و در دلش ہیبت گرفت و گفت چندیں جوانگان و خوردگان ہستند میگویند کہ ما جنگ خواہیم کرد با لشکر بادشاہ چگونہ مقابلہ خواہند کرد چوں شب شد بگریخت حضرت میرانؒ شنیدند و فرمودند کہ بعد ازیں بندہ چیزی چوندلی کونپت کری کہ جیو وآں نابینا ہم نیک ہست کہ وقت ابتلا ثابت قدم بماند۔

مدعی اور بڑا کاذب ہوگا۔ پس اس سے کہدے کہ خاک سر پر ڈالے اور یہ آیت رات دن پڑھا کرے جو کوئی اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہا اور راہ سے بہت دور بھٹکا ہوا ہے۔

اور نیز نقل ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام شہر ٹھٹھہ گئے (وہاں کا) بادشاہ مخالف تھا عداوت کرنے لگا یہانتک کہ اس نے لشکر کا تعین کرنا چاہا اور حضرت مہدیؑ کے دائرہ میں ایک سپاہی طالب (مولی) ہوا تھا اور مستعد بھی تھا اور کچھ بینائی بھی رکھتا تھا جب سنا کہ لشکر کا تعین ہو رہا ہے تو اس کے دل میں ہیبت ہوئی اور کہا کہ اتنے چھوٹے اور بڑے ہیں کہتے ہیں کہ ہم بادشاہ کے لشکر کے ساتھ جنگ کریں گے کیونکر مقابلہ ہوسکیگا جب رات ہوئی بھاگ گیا حضرت مہدیؑ نے سنا اور فرمایا

اور وہ اندھا بھی اچھا ہے جو بلا کے وقت ثابت قدم رہتا ہے۔

ونیز بندگی سید خوندمیر فرمودند کہ حقایق در بیان نیاید ہر چہ در بیان آید آں ہمہ شریعت است قال علیہ السلام الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی۔ ونیز نقلست کہ ملایاں گفتند کہ سید محمدؐ حقایق بیان میکنند بر بادشاہ گرانست بعدہ حضرت میراںؒ فرمودند کہ اگر بندہ حقایق بیان کند شما سوختہ گردید بندہ شریعت محمدؐ بیان میکند حقایق در بیان نیاید کما قال علیہ السلام افشاء سر الربوبیۃ کفر ونیز نقلست کہ حضرت میراںؒ طالبان حق را تمثیل ایں بیان کرد کہ کسے میخواہد کہ نکاح کند یا نکاح من شود طلب مشاطہ کند ومشاطہ را دوست دارد بعد ازاں تا بہ نکاح شروع میشود بعد عروس آمدن جلوہ میشود تا ایں جا حاجت مشاطہ است وحکایت آں ہر دو دانند۔ کقولہ تعالیٰ والنجم اذا ھوی ماضل

اور نیز بندگی سید خوندمیرؒ نے فرمایا کہ حقایق بیان میں نہیں آتے جو کچھ بیان میں آتا ہے وہ سب شریعت ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا شریعت میرے اقوال ہیں اور طریقت میرے افعال ہیں اور حقیقت میرے احوال ہیں۔ اور نیز نقل ہے کہ ملاؤں نے کہا کہ سید محمد حقایق بیان کرتے ہیں (یہ بات) بادشاہ پر گراں ہے اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر بندہ حقایق بیان کرے تو تم جل جاؤ گے بندہ محمدؐ کی شریعت بیان کرتا ہے حقایق بیان میں نہیں آتے چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ربوبیت کا راز فاش کرنا کفر ہے اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے طالبان حق کی مثال یہ بیان فرمائی کہ جو شخص چاہتا ہے کہ نکاح کرے یا میرا نکاح ہو جائے تو مشاطہ کو طلب کرتا ہے اور مشاطہ کو دوست رکھتا ہے بعد ازاں نکاح شروع ہوتا ہے اور دلہن آنے کے بعد جلوہ ہوتا ہے یہاں تک تو مشاطہ کی ضرورت ہے اور اس کی حکایت ہو جاتی ہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے قسم ہے نجم کی جب کہ وہ طلوع ہو نہ گمراہ ہوا صاحب (محمد) تمہارا اور نہ

صاحبکم وما غوٰی وما ینطق
عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی
علمہ شدید القوی ذو مرۃ
فاستوٰی وھو بالافق الاعلٰی
ثم دنٰی فتدلّٰی فکان قاب قوسین
او ادنٰی فاوحٰی الٰی عبدہ ما
اوحٰی ما کذب الفؤاد ما رأٰی
افتمرونہ علٰی ما یرٰی ولقد رأٰہ
نزلۃ اخرٰی عند سدرۃ المنتھٰی
عندھا جنۃ الماوٰی اذ یغشی
السدرۃ ما یغشی ما زاغ البصر
وما طغٰی لقد رأٰی من اٰیت
ربہ الکبرٰی (جزء ۲۷ رکوع ۵) واستغرق
فی بحر الذات (ولم یبق معہ
من عملہ شئ ولا من بصرہ شئ
ولا من سمعہ شئ ولا من ادراکہ
شئ فالبسہ اللہ تعالٰی نورا من
سمعہ وبصرہ فرأی الحق بنور
الحق وسمع من سمع الحق فظن

خطا کی اور وہ خواہش نفسانی سے نہیں کہتا ہے نہیں ہے
وہ مگر ایک وحی ہے جو وحی کیجاتی ہے سکھایا
سخت قوتوں والے نے جو طاقت والا ہے پھر سیدھا
کھڑا ہوا اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا
پھر قریب ہوا اور پھر اور قریب ہوگیا پس دو کمانوں
کا فاصلہ باقی رہ گیا یا اس سے بھی زیادہ قریب پس
اس نے اپنے بندہ پر وحی کی جو وحی کی ضمیر نے (قلب
محمدؐ نے) دیکھی ہوئی چیز کے متعلق جھوٹ نہیں کہا کیا
تم اس کی دیکھی ہوئی بات پر شک کرتے ہو اور تحقیق کہ
اس نے اس کو دوسری مرتبہ دیکھا ہے سدرۃ المنتہی
کے پاس وہاں جنت الماوٰی ہے جبکہ ڈھانک لیتی ہے
بیر میں نہ پھچا چوند ہوئی اور نہ اس نے غلطی کی اس نے
اپنے رب کی بڑی نشانیوں کو دیکھا اور بحر ذات میں
مستغرق ہوگیا اور اس کے ساتھ اس کے عمل سے کوئی
چیز نہ رہی اور نہ اس کے بصر و سمع سے کوئی چیز رہی
اور نہ ادراک رہا اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی سماعت
اور اپنی بصر کے نور کا لباس پہنا دیا تو اس نے حق کو
نور حق سے دیکھا اور حق کی سماعت سے سنا تو گمان
کیا کہ وصال ہوگیا۔ نہ قریب ہوا اور نہ دور ہوا کیوں کہ

انه وصل ولا قرب ولا بعد فان
ساحة الکبریاء منزه عن هذه
العلل ونیز حضرت میراں ؒ ہر دو انگشت
خود یکدیگر خلط کردند و فرمودند کہ محمد و خدا
ہمچناں شدند قال سبحانه وتعالیٰ ثم
دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او
ادنیٰ و حضرت میراں ؒ ہمچناں شدند کہ
در بیان نیاید) ونیز نقلست کہ حضرت
میراں ؒ را سرما بسیار می شدی یک آوند
آتش پیش و دیگر آوند آتش پس گذاشتی
کسی حضرت میراں ؒ را پرسید خوندکار صفت
عاشق ہمچناں باشد کہ ہمیشہ در سوز عشق
بود بعدہ حضرت میراں ؒ جواب فرمودند
ہر وقت کہ عروس برائے سلام کردن
می آید وسلام میکند آنرا جواب می گویند
کہ خنک و نیک بخت باش یعنی ہمیشہ سہاگن
باش حضرت میراں ؒ بعضی کسان پرسیدند
کہ این چیست ہر لحظہ می خندید و می گریید
بعدہ حضرت میراں ؒ فرمودند کہ ہر وقت کہ

سیدان کبریا دوری اور نزدیکی کی علتوں سے پاک ہے
اور نیز حضرت مہدی ؒ نے اپنی دونوں انگلیاں ایک
دوسری میں ملائیں اور فرمایا کہ محمد اور خدا ایسے
(وصل) ہوگئے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
پھر نزدیک ہوا اور پھر اور نزدیک ہوا پس دو
کمانوں یا اس سے بھی قریب کا فاصلہ رہ گیا
اور حضرت مہدی ؒ ایسے ہی ہوگئے کہ بیان میں نہیں
آسکتا۔ اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی ؒ کو
سردی بہت ہوتی تھی ایک انگیٹھی سامنے اور دوسری
پیچھے رکھتے تھے کسی نے حضرت مہدی ؒ سے پوچھا کہ
خوندکار عاشق کی صفت ایسی ہی ہونی چاہئے کہ
ہمیشہ عشق کی جلن میں رہے اس کے بعد حضرت
مہدی ؒ نے جواب فرمایا کہ جس وقت عروس سلام کے
لئے آتی ہے اور سلام کرتی ہے تو اس کو جواب میں
کہتے ہیں کہ خنک اور نیک بخت رہ یعنی ہمیشہ سہاگن
رہ حضرت مہدی ؒ سے بعض اشخاص نے پوچھا
کہ یہ کیا ہے کہ آپ ہر لحظہ ہنستے ہو اور روتے ہو
اس کے بعد حضرت مہدی ؒ نے فرمایا کہ جس وقت
کہ عاشق و معشوق ایک جگہ ہوتے ہیں تو ایک دوسرے

نوشہ وعروس یکجا می باشند میاں یکدیگر چہ
نازبازی می شود گوجری فرمودند کہ
جھنکاٹ می شود۔ کقولہ تعالیٰ ثم دنیٰ
فتدلیٰ من الفرح بوجدانھما
یضحکون ویبکون ویرقصون و
یصبحون من لذۃ ما وصل الیھم
من عرفانھما ویستورون تلک
الاسرار عن الاغیار۔

من توشدم تو من شدی
من تن شدم توجاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

ونیز نقلست از تمہیدات عین
القضاتؒ وکان قاب قوسین
او ادنیٰ فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ
چہ دانی کہ چہ گفتہ است بچوں عاشق
معشوق را در کنار گیرد چہ بیہوش نشود
وخر موسیٰ صعقا۔ ایں معنی باشد
ایں حدیث نیز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے درمیان کسقدر ناز بازی ہوتی ہے گوجری
زبان میں فرمایا کہ جھنکاٹ ہوتا ہے مانند
قول اللہ تعالیٰ کے پھر قریب اور قریب ہوگیا
وجدان اسرار کی فرحت سے ہنستے ہیں اور
روتے ہیں اور رقص کرتے ہیں اور لذت حاصل
کرتے ہیں اسرار کے معلوم کرنے سے اور ان اسرار
کو اغیار سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔

(قطعہ)

میں تیری ذات بنگیا اور تو میری ذات بنا
میں تن بنا تو جان بنا
تاکہ اس کے بعد کوئی یہ نہ کہے
کہ میں اور ہوں تو اور ہے

اور نیز تمہیدات عین القضات سے منقول ہے کہ
پس تھا فاصلہ دو کمانوں کا یا زیادہ قریب
پس وحی کی اپنے بندہ پر جو کرنا تھا۔ کیا
جانتا ہے تو کہ کیا کہا ہے جب عاشق معشوق
کو کنار میں لیتا ہے تو کیا بے ہوش نہیں ہوتا
ہے۔ اور گر گئے موسیٰ بے ہوش ہو کر یہ معنی
ہوتے ہیں نیز مصطفیٰؐ نے یہ حدیث فرمائی ہے کہ

گفت شب معراج چوں بحضرت عزت رسیدم
وچوں بمقام قرب رسیدم فاوحی الی عبدہ
ما اوحی وضع یدہ علی کتفی فوجدت
بردا نا ملہ۔ ونیز نقلست از بندگی
میانسید خوندمیرؓ چند بار شنیدیم فرمودند کہ
یک روز پیش بندگی حضرت میراںؑ عرض کردم
کہ در تمام عالم دو مسلمان معلوم می شوند بعدہ
حضرت میراںؑ فرمودند کہ سید خوندمیرؓ شما چہ
میگوئید ایں سخن بندگیمیاںؓ فرمودند آری
میر انجیو ہمچنین است بعدہ میراںؑ فرمودند
از کجا معلوم می شود بعدہ میاںؓ فرمودند کہ
از میر انجیؓ معلوم می شود حضرت میراںؑ فرمودند
کہ کدام دو کساں میاںؓ فرمودند یکی محمد رسول اللہ
ثانی محمد مہدی مراد اللہؑ بعدہ میراںؑ فرمودند
آری ہمچنان است بعضی انبیاء را سر مسلمان
شدہ بود و بعضی تا ناف و بعضی را تا پہلوی
راست و بعضی را ہر دو پہلو مگر ہمیں دو تن
سر تا پا مسلمان شدند ونیز نقلست
کہ با حضرت میراں علیہ السلام یک ملا

جب میں معراج کی رات میں خدا کی درگاہ میں پہنچا
اور جب مقام قرب کو پہنچ گیا تو پس وحی کی اپنے
بندہ پر جو وحی کی اپنے ہاتھ کو میرے شانے پر
رکھا میں نے اس کی انگلیوں کی سردی پائی۔
اور نیز نقل ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ سے میں
نے کئی بار سنا ہے آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں نے
حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ تمام عالم
میں دو مسلمان معلوم ہوتے ہیں اس کے بعد
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ سید خوندمیرؓ تم یہ
بات کیا کہتے ہو بندگیمیاںؓ نے فرمایا ہاں میر انجیو
ایسا ہی ہے اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ
کہاں سے معلوم ہوا اس کے بعد میاںؓ نے فرمایا
کہ میر انجیؓ سے معلوم ہوا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
کون دو شخص ہیں میاںؓ نے فرمایا ایک محمد رسول اللہؐ
اور دوسرے محمد مہدی مراد اللہؑ اس کے بعد مہدیؑ نے
فرمایا ہاں ایسا ہی ہے۔ بعض انبیا کا سر مسلمان
ہوا تھا اور بعض ناف تک اور بعض سیدھے پہلو تک
اور بعض کے دونو پہلو مسلمان ہوئے مگر یہی
دو تن سر تا پا مسلمان ہیں اور نیز نقل ہے کہ

در بینائی حق بحث میکرد و گفت کہ رویت
اللہ در دنیا جائز نیست بعدہ حضرت
میر انعلیہ السلام فرمودند کہ کسی جائز داشتہ
است بعدہ ملا گفت آری بعدہ حضرت
میرانؑ فرمودند کہ ما مذہب بصیراں اختیار
کردیم شما مذہب اعمیٰ اختیار کنید۔ نیز
نقلست از رسالہ محبت نامہ الہٰی
آوردہ است کہ رسولؐ برائے مشغولی در
غار حرا بیروں آمدند درمیان راہ شخصی ملاقات
نمود و گفت۔ السلام علیک یا محمد
رسول اللہ گفت علیک السلام پرسید
من انت او گفت انا انا و انت
انت و از پیش غائب شد بیشتر شد
صورتی دیگر ملاقات شد و گفت السلام
علیک یا رسول اللہ و یا حبیب اللہ
و یا خاتم النبیین و یا سید المرسلین
گفت و علیک السلام و پرسید
من انت او گفت۔ انا صاحب العرش
والکرسی و انا ھادی الحبش و انا الرب

حضرت ہدیٰؑ سے ایک ملا نے حق کی بینائی کے متعلق
بحث کی اور کہا کہ دنیا میں اللہ کی رویت جائز نہیں
اس کے بعد حضرت ہدیٰؑ نے فرمایا کہ کسی نے جائز
بھی رکھا ہے اس کے بعد ملا نے کہا کہ ہاں اسکے بعد
حضرت ہدیٰؑ نے فرمایا کہ ہم نے بصیروں کا مذہب
اختیار کیا ہے تم اندھوں کا مذہب اختیار کرو۔ نیز
رسالہ محبت نامہ الہٰی سے منقول ہے کہ رسولؐ
غار حرا میں ذکر خدا میں مشغول ہونے کے لئے گھر سے
نکلے راستہ میں ایک شخص نے ملاقات کی اور کہا
السلام علیک یا محمد رسول اللہ رسولؐ نے کہا
علیک السلام پوچھا کہ کون ہے تو اس نے کہا
میں میں ہوں اور تو تو ہے اور سامنے سے
غائب ہوا آگے بڑھ گیا صورت بدل کر ملاقات
کی اور کہا السلام علیک اے رسول اللہ اور اے
حبیب اللہ اور اے خاتم النبیین اور اے
سید المرسلین۔ پیغمبرؐ نے کہا وعلیک السلام
اور پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا کہ میں عرش
و کرسی کا مالک ہوں اور میں ہی حبش کا ہادی
ہوں اور میں ہی رب ہوں اور سامنے سے

واز پیش غائب شد باز پیشتر شد ذاتی
دیگر ملاقات شد و گفت السلام علیک
یا ذات الرب و یا رسول اللہ وانا
حبیب اللہ وانت حبیب اللہ
پرسید انت الرب گفت انا رب
وانت رسول اللہ و انت حبیب اللہ
او پرسید معنی دعوت چیست حضرت رسولؐ
فرمود خلق را بحق رسانیدن او گفت در
پردہ چہ میگوئی ہمچنیں گو کہ خلق را حق گرداننده
کنارہ گرفت واز پیش غائب شد رسول اللہؐ
پیشتر شد و در غار حرا آمد خدای را با جمیع
موجودات بہ عرش و کرسی وغیر ذالک ہمہ
در غار حرا دید و در خود نظر کرد و دانست
آنچہ در خود بود ظہور یافت قال علیہ
السلام من طلب شیئا وجد
فوجد قال علیہ السلام من دق
بابا ولج ولج ونیز نقلست حضرت پیرانؒ
ترک وجود را عمل صالح فرمودند درویشے را
در حال نزاع پرسیدند ہیچ آرزو داری

غائب ہوا پھر آگے بڑھا ایک دوسرا شخص
ملا اور کہا سلام ہے آپ پر اے اللہ والے
اور اے رسول اللہؐ اور میں اللہ کا حبیب
ہوں اور آپ بھی اللہ کے حبیب ہیں آپ نے
پوچھا کہ تو رب ہے تو کہا کہ میں رب ہوں
اور تو اللہ کا رسول ہے اور تو اللہ کا حبیب
ہے اس نے پوچھا کہ دعوت کا معنی کیا ہے
حضرت رسولؐ نے فرمایا خلق کو حق کی طرف
پہونچانا اس نے کہا کہ تو در پردہ کیا کہتا ہے
ویسا ہی کہہ کہ خلق کو حق گردانا (یہ کہکر)
باز وہوا اور سامنے سے غائب ہوگیا حضرت
رسولؐ آگے بڑھے اور غار حرا میں آئے خدا کو تمام
موجودات عرش کرسی وغیرہم کے ساتھ غار حرا میں
دیکھے اور خود پر نظر کی اور جانا جو کچھ کہ خود میں تھا
ظہور پایا فرمایا نبی علیہ السلام نے جس نے کسی
چیز کو طلب کیا اور کوشش کی تو پالیا۔ فرمایا نبیؐ
نے جس نے کسی دروازہ کو ٹھوکا اور اصرار کیا
تو داخل ہوگیا۔ اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ
نے ترک وجود کو عمل صالح فرمایا ایک درویش کو

تا بیاریم گفت عدمیکہ اورا وجود نبود تا بدانی
کہ فساد نہیں وجود است قال علیہ السلام
موتوا قبل ان تموتوا حاصل کنید ایضا
قال لی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل
کہ ولایت نبی فضل دارد از نبوت و اینجا
رمزیست کہ در ولایت یعنی ولایت
لی مع اللہ نبوت نباشد و در ولایت
شدہ است۔ از رسالہ جام جہاں نما
عزیز صفت نبوت ظاہر بود وضع صورت
میکرد و صورت آشکارا میکرد ایں چنیں
ہزار پیغمبر کہ بیامدند جملہ وضع صورت میکردند
وضع صورت تمام شد اکنوں ولایت است
کہ حقائق آشکارا میکند صاحب زماں گفتہ شد
ولی است چوں بیروں آید ولایت ظاہر
شود و حقائق آشکارا بود و صورت پنہاں
شود و نیز در مرآۃ العارفین چنیں گفتہ است
کہ النبوۃ جزء من الولایۃ قال علیہ
السلام انی لاعرف اقواما ہم بمنزلتی

نزع کی حالت میں لوگوں نے پوچھا کہ کیا تو کچھ
آرزو رکھتا ہے (بیان کر) تا کہ ہم لائیں کہا کہ
ایسا عدم (چاہتا ہوں) کہ اس کے لئے وجود نہ ہوتا جانے
تو کہ یہی وجود فساد ہے نبیؐ نے فرمایا مرنے سے
پہلے مرو حاصل کرو۔ نیز نبیؐ نے فرمایا مجھے اللہ کے
ساتھ ایک وقت ہے جس میں کوئی مقرب فرشتہ
سما سکتا ہے نہ نبی مرسل کہ نبی کی ولایت نبی
کی نبوت پر فضیلت رکھتی ہے اور یہاں ایک راز
ہے کہ ولایت میں یعنی ولایت لی مع اللہ میں نبوت
نہ ہوگی اس میں ولایت ہی رہیگی از رسالہ جام جہاں
اے عزیز نبوت کی صفت ظاہر تھی وضع صورت
کرتی تھی اور صورت ظاہر کرتی تھی یہ کئی ہزار پیغمبر
جو آئے ان سبھوں نے وضع صورت کی اور وضع
صورت تمام ہو چکی اب ولایت ہے جو حقایق کو ظاہر
کرتی ہے (اس ولایت کے ختم کو) صاحب زماں
کہا گیا ہے وہی ولی ہے (وہی ختم ولی ہی جب نبوت
ہو تو ولایت ظاہر ہوگی۔ اور حقائق آشکارا ہونگے
اور صورت (نبوت) پنہاں ہوگی اور نیز مرآۃ العارفین
میں اس طرح لکھا ہے کہ نبوت جزء ہے ولایت کی

عند الله ليسوا بانبياء ولا شهداء
ولكن يغبطهم الانبياء والشهداء
و در مرأة العارفين آوردہ است کہ بعضی
گویند الولایة افضل من النبوة
و نیز نقلست از بندگی سید خوندمیر رض
و میاں نعمت رض و میاں دلاور رض و از بسیار
مہاجراں شنیدیم کہ حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند کہ ہمہ انبیاء را انتہا و مصطفیٰ ص را ابتدا
و ختم نبوت محمد ص را انتہا و ختم ولایت محمد ص را
ابتدا و نیز نقلست از بندگی سید خوندمیر رض
و اکثر مہاجراں رض شنیدیم کہ حضرت میر علیہ السلام
تابع محمد رسول اللہ ص است در شریعت و
متبوع در معنی و نیز نقلست کہ ہمہ
انبیا صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین منتہی محمد رسول اللہ ص
و محمد مہدی ع مبتدی و نیز صاحب فصوص چنیں
می گوید انکان خاتم الاولیاء
تابعا فی الحکم لما جاء به خاتم
الرسل من التشریع فذلك لا
یقدح فی مقامه ولا یناقض

نبی علیہ السلام نے فرمایا میں ایسی قوموں کو پہچانتا ہوں
جو اللہ کے پاس میرے درجہ میں رہیں گے وہ نہ نبی
ہیں نہ شہید لیکن انبیا اور شہدا ان پر رشک
کریں گے اور مرأۃ العارفین میں منقول ہے بعض نے
کہا ہے کہ ولایت نبوت سے افضل ہے اور نیز
نقل ہے ہم نے (یہ نقل) بندگی سید خوندمیر رض میاں نعمت رض
میاں دلاور رض اور بہت سے مہاجرین سے سنی ہے کہ
حضرت مہدی ع نے فرمایا کہ تمام انبیاء کی انتہا اور
مصطفیٰ ص کی ابتدا اور ختم نبوت محمد ص کی انتہا اور
ختم ولایت محمد ص کی ابتدا اور نیز نقل ہے بندگی
میاں سید خوندمیر رض اور اکثر مہاجرین رض سے ہم نے
سنا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام محمد رسول اللہ ص
کے تابع ہیں شریعت میں اور متبوع ہیں معنی میں
اور نیز نقل ہے کہ تمام انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین
منتہی ہیں اور محمد رسول اللہ ص اور محمد مہدی ع (مراد اللہ)
مبتدی ہیں اور نیز صاحب فصوص نے ایسا کہا ہے
کہ اگر خاتم الاولیا حکماً خاتم انبیاء کی شریعت کا
تابع ہے تو یہ بات اس کے مرتبہ کو نہیں گھٹا سکتی
اور نہ ہمارے اس بیان پر کوئی مناقضہ وارد ہو سکتا

ما ذهبنا اليه انه متبوع فی الولایة
ونیز نقلست از میاں الہداد رحمید کہ
حضرت محمد مصطفیٰ را در آخر سہ سال سیر در
ولایت بود در انوقت ایں آیتہا نازل
شدند۔ قولہ تعالیٰ واذکر ربك فی
نفسك تضرعاً وخیفة ودون
الجهر من القول بالغدو والآصال
ولا تکن من الغٰفلین۔ ایضاً۔
ادعوا ربکم تضرعاً وخفیة انه
لا یحب المعتدین ۝ ولا تفسدوا
فی الارض بعد اصلاحها وادعوه
خوفاً وطمعاً ان رحمة الله قریب
من المحسنین (جزء ۸ رکوع ۱۴)۔ ایضاً۔
واذکر ربك اذا نسیت (جزء ۱۵ رکوع ۱۶)
وبدیں مانند آیتہا بسیار نزول شدہ اند
در آخر سہ سال کہ سیر نبیؐ در ولایت
شدہ بود۔ ونیز نقلست از بندگی خوندمیرؒ
چند بار شنیدیم کہ یکروز پیش میراںؒ
عرض کردیم و میراں علیہ السلام فرمودند کہ

کیونکہ وہ (خاتم الاولیاء) ولایت میں متبوع ہے
اور نیز میاں الہداد حمیدؒ سے منقول ہے کہ حضرت
محمد مصطفیٰؐ کو آخری تین سال میں ولایت میں سیر
تھی اس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں فرمان خدا
ہے کہ اور اپنے پروردگار کا ذکر کرتا رہ جی ہی جی
میں گڑگڑاتا اور ڈرتا ہوا اور دھیمی آواز سے
بولنے میں صبح و شام اور تو غافلوں سے مت ہو نیز
یاد کرو اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے
اس کو حد سے بڑھنے والے خوش نہیں آتے اور نہ
فساد کرو زمین میں اصلاح کے بعد اور اس کو
پکارتے رہو ڈر اور توقع سے کچھ شک نہیں کہ
اللہ کی رحمت قریب ہے نیک لوگوں سے
نیز اور ذکر کر اپنے پروردگار کا جب تو بھول جائے
اور ایسی بہت سی آیتیں نازل ہوئیں آخری
تین سال میں کہ نبیؐ کو ولایت کی سیر تھی
اور نیز نقل ہے ہم نے بندگی میاں سید خوندمیرؒ
سے چند بار سنا ہے (میاںؒ نے فرمایا کہ)
ہم نے ایک روز مہدیؑ کے حضور میں عرض
کیا اور مہدیؑ نے فرمایا کہ ہم کو حق تعالیٰ نے

مارا حقتعالیٰ فرستادہ است برائے آنست
کہ آں احکام کہ تعلق بہ ولایت محمدیؐ دارد
بواسطۂ مہدیؑ ظاہر شود و نیز فرمودند کہ
ثم ان علینا بیانہ ای بلسان
المہدی مبین القرآن باعلام وحی
ربانی و مبین القرآن بتعلیم الرحمن
کما قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ الرحمن۔
الرحمن علم القرآن ہ خلق الانسان
علمہ البیان (جزء ۲۷ رکوع ۱۱) ای الرحمن
الذی خلقک و ربک بفیض روح
قدسک وعلمک ما لم تکن تعلم
ای القرآن والایمان وکذالک
المہدی اخر الزمان وارث
نبی الرحمن عالم علم الکتب
والایمان مبین الحقیقۃ والشریعۃ
والرضوان۔ یعنی دانا گردانید اورا بیان
معنی چناں کہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ
ثم ان علینا بیانہ (جزء ۲۹ رکوع ۱۷)۔
زیرا کہ محمد نبیؐ را حاجت بیان نبود کہ او خود

اس لئے بھیجا ہے کہ جو احکام کہ ولایت محمدیؐ سے
تعلق رکھتے ہیں مہدیؑ کے واسطہ سے ظاہر ہوں
اور نیز فرمایا کہ پھر تحقیق اس کا بیان ہمارے
ذمہ ہے یعنی مہدیؑ کی زبان سے جو وحی
ربانی کی اطلاع سے مبین قرآن ہے اور جو قرآن
کا بیان تعلیم رحمن سے کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ
سورۃ رحمن میں فرماتا ہے۔ رحمن نے (محمدؐ کو)
قرآن کی تعلیم دی انسان (مہدیؑ) کو پیدا کیا اسکو
بیان کی تعلیم کی یعنی رحمن جس نے تجھے پیدا کیا
اور تیری پرورش کی تو جس چیز کا عالم نہ تھا تجھے
اسکی تعلیم کی یعنی قرآن اور ایمان کی تعلیم کی اور
اسی طرح مہدیؑ آخر الزماں نبیؐ کا وارث علم کتاب
و ایمان کا عالم اور حقیقت و شریعت و رضوان
کا بیان کرنے والا ہے یعنی اسکو معنی کے بیان کا
دانا کیا چنانچہ (فرمان خدا ہے کہ) پس جب
ہم اس کو پڑھیں تو تو اس کی قرأت کی اتباع
کر پھر تحقیق اس کا بیان ہمارے ذمہ ہے
اس لئے کہ محمد نبیؐ کو بیان کی حاجت نہ تھی
کیونکہ آپ خود عربی تھے اور سننے والے بھی

عربی بود و سامعان ہم ہموں بودند و امام
مہدیؑ خود عجمی و ہمہ مصاحبان ہم عجمی بودند
چنانچہ در فتوحات مکی ذکر مہدیؑ و اصحاب
مہدیؑ آوردہ اند و ہم من الاعاجم
لیس فیہم عربی ولکن لا یتکلمون
الا بالعربیۃ ای بالقرآن۔ وقت
اظہار ولایت بود و عمل آں بر حقیقت
شود زیرا کہ ظاہر شریعت خود ہمہ ست
ولیکن قصور و فتور حقیقت باشد چنانچہ خواجہ
علیہ السلام فرمود ان الدین بدأ غریبا
و سیعود الدین کما بدأ فطوبی للغرباء
و نیز فرمودند مثل امتی کمثل المطر
لا یدری اولہ خیر او اخرہ کقولہ
تعالیٰ واوحی الی ہذا القرآن
لانذرکم بہ ومن بلغ۔ والمراد من
بلغ المہدیؑ ای بلغ من ہو ذریتی
و مکانتی نیز بندگی سید خود میرؑ فرمودند
کہ بیان قرآن و ہدایت متمکن شدی در
تفسیر ہا بینید کہ ایشاں چہ می گویند در

وہی (عرب) تھے اور امام مہدیؑ خود عجمی تھے اور
آپ کے کل مصاحبین بھی عجمی تھے چنانچہ
فتوحات مکی میں مہدیؑ اور صحابۂ مہدیؑ کا ذکر
منقول ہے اور وہ لوگ عجمی ہیں ان میں کوئی
عربی نہیں ہے لیکن وہ سوائے عربیت یعنی
سوائے قرآن کے بات نہیں کریں گے اظہار
ولایت کا وقت تھا اور اس کا عمل حقیقت پر
ہوتا ہے کیونکہ ظاہر شریعت خود وہی ہے لیکن
اس زمانہ میں حقیقت کی کمی ہوگی خواجہ کائنات
علیہ السلام نے فرمایا تحقیق دین کی ابتداء اس حال
میں ہوئی کہ وہ غریب تھا اور عنقریب دین
اپنی ابتدائی حالت کی طرف عود کرے گا پس
غربا کو مژدہ ہو اور نیز فرمایا کہ میری امت کی مثال
بارش کی مثال ہے نہ معلوم اس کا پہلا حصہ اچھا ہے
یا پچھلا حصہ مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ یہ قرآن
مجھ پر وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اس کے ذریعہ سے
ڈراؤں اور وہ ڈرا جائیگا جو میرے مرتبہ کو پہنچا
من بلغ سے مراد مہدیؑ ہے یعنی وہ جو میری اولاد
سے ہے اور جو میرے مرتبہ میں ہے نیز بندگیمیاں

وقت بیان چند تفسیر حاضر بودند ہر یکی
چیزے چیزے گفتند بندگیمیاںؒ فرمودند
ایشاں خوب نہ گفتند و بعضی را فرمودند کہ
بعضی چیزی گفتہ است بعد ازاں برادراں
تفسیرہا پوشیدند بندگیمیاںؒ چشمہائے
خود تا دیر خوابانیدہ ماندند بعد ازاں
چشمہائے خود واز کردند و معنی کہ مشکل شدہ
بود بیان فرمودند ہمہ برادراں را حل شدہ
فرمودند کہ معنی قرآن اینست چنانچہ
می فرمایند و بعضی وقت چشمہائے خود تا
دیر خوابانیدہ ماندند ہیچ نہ فرمودند بلکہ
فرمود در خاطر می آید لیکن بغیر سماع میراںؒ
دیانت نیست و تحقیق دانید بیان این
چنیں در یاران مہدیؑ کسی نہ کردہ است
و نیز حکایت از موضع کھانبیل است
ہر یکی مہاجران مہدیؑ میاں سید خوندمیرؒ
و میاں نظامؒ و میاں نعمتؒ و میاں ملکجیوؒ
و میاں دلاورؒ و میاں یوسفؒ و میاں
سلام اللہؒ و میاں شیخ محمدؒ و میاں مانکیخواجہؒ

سید خوندمیرؒ نے فرمایا کہ جب قرآن کے بیان اور
ہدایت پر مقرر ہو جائے تو تفسیر میں دیکھو کہ انھوں
نے کیا کہا ہے بیان کے وقت چند تفسیریں موجود
رہتی تھیں ہر ایک مفسر نے کچھ کچھ کہا ہے بندگیمیاںؒ
نے فرمایا کہ انھوں نے ٹھیک نہیں کہا اور بعض کے
متعلق فرمایا کہ کچھ ٹھیک کہا ہے بعد ازاں برادراں
نے تفسیروں کو بند کر دیا بندگیمیاںؒ نے تھوڑی
دیر تک آنکھیں بند کر لیں بعد ازاں کھولدیں اور
جو معنی کہ مشکل تھے بیان فرمایا تمام برادروں پر
وہ معنی حل ہو گئے اور فرمایا کہ قرآن کا معنی یہ
ہے جس طرح سے کہ آپ نے فرمایا اور بعض وقت
دیر تک اپنی آنکھیں بند رکھتے اور کچھ نہ فرماتے
بلکہ فرماتے کہ دل میں تو (معنی) آتا ہے لیکن مہدیؑ
سے سنے کے بغیر (بیان کرنا) دیانت نہیں اور یقین
جانو کہ یاران مہدیؑ میں کسی نے ایسا بیان نہیں
کیا ہے اور نیز یہ حکایت موضع کھانبیل کی ہے
کہ مہاجران مہدیؑ میں سے ہر ایک (مثلاً) میاں
سید خوندمیرؒ میاں نظامؒ میاں نعمتؒ میاں ملکجیوؒ
میاں دلاورؒ میاں یوسفؒ میاں سلام اللہؒ

ومیاں خوندملکؓ ومیاں بھائیؓ ومیاں حیدرؓ
ومیاں سعداللہؓ ومیاں ابراہیم سندھیؓ و
ملک محمدؓ ومیاں حسین ناگوریؓ ودیگر ہم بسیار
مہاجران مہدیؑ بودند وچند صد طالبان
بعد از ادائی نماز ظہر بندگی میاںؓ فرمودند اشارت
طرف مہاجراںؓ کردند کہ شما بیان کنید وتمامہ
ہر یکی خاموش شدند ہیچ کس بیان نہ کرد بعد
ازاں ایستادہ شدند ونیز بعد از عصر
ہر یکی میاں خویش اشارت کردند ہمہ خاموش
بودند بیان نہ کردند بعدہ سید السادات
تا دیر چشم خوابانیدہ بعد ازاں در مجمع فرمودند
کہ در خاطر ایں بندہ ایں کلمہ آمدہ بود کہ ایں
بندہ کدام کس است کہ در میان مہاجراںؓ
بیان کند اینک ایں زماں رسول علیہ السلام
مصحف را بدست بندہ دادند وفرمودند کہ
ای سید خوندمیرؓ شما بیان کنید بعد ازاں
سید السادات در ہماں مجلس بیان کردند
قولہ تعالیٰ ومن الناس من یجادل
فی اللہ بغیر علم ولا ھدیً ولا کتٰب

میاں شیخ محمدؓ میاں بانکیو خواجہؓ میاں خوند ملکؓ
میاں بھائی مہاجرؓ میاں حیدرؓ میاں سعداللہؓ
میاں ابراہیم سندھیؓ ملک محمدؓ میاں حسین ناگوریؓ
اور دوسرے مہاجرانِ مہدیؑ بھی تھے اور کئی سو
طالبانِ مولیٰ تھے ظہر کی نماز کے بعد بندگیمیاںؓ
نے مہاجرینؓ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ آپ
بیان کرو۔ تو تھوڑی دیر تک سب خاموش رہے
کسی نے بیان نہیں کیا بعد ازاں کھڑے ہوگئے اور
نیز عصر کے بعد ایک دوسرے کو (بیان کیلئے) کہتے
رہے (لیکن) سب خاموش تھے بیان نہیں کئے
اس کے بعد سید الساداتؓ نے دیر تک آنکھیں بند
رکھیں بعد ازاں جماعت میں فرمایا کہ بندہ کے دل میں
یہ بات آئی تھی کہ یہ بندہ کون شخص ہے کہ مہاجرینؓ
کے درمیان میں (قرآن کا) بیان کرے اس
(خیال) کے ساتھ ہی رسولؐ نے قرآن شریف بندہ
کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ اے سید خوندمیرؓ تم بیان
کرو بعد ازاں سید الساداتؓ نے اسی مجلس میں
بیان فرمایا قولہ تعالیٰ اور بعض لوگ اللہ کے بارے
میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر علم وہدایت اور بغیر

منیر ثانی عطفہ لیضل عن سبیل اللہ (جزء ۱۷ رکوع ۸) و دیگر التائبون العٰبدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحٰفظون لحدود اللہ وبشر المومنین (جز ۱۱ رکوع ۲) فرمودند کہ درمیان کسیکہ ایں شش صفت باشد امر معروف ونہی منکر کند۔ فکل امرء اذا امر غیرہ بما لا یعمل بہ یلحقہ ھٰذا الوعید قولہ تعالیٰ لم تقولون ما لا تفعلون۔ (جز ۲۸ رکوع ۹) والثانی لستم علیٰ شیء حتی تقیموا التوریٰۃ و الانجیل۔ (جز ۶ رکوع ۱۴) والثالث اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتٰب افلا تعقلون (جز ۱ رکوع ۵)۔ عالم آں باشد کہ عامل باشد والا نہ در روز قیامت در گروہ نوزدہم بیارند واز رویہای ایشاں شعلہاے آتش بیروں آید فرشتگاں گویند

کتا بدوش کے پھیر کر اپنے پہلو کو (غرور سے) تاکہ گمراہ کریں اللہ کی راہ سے (دین حق سے) نیز توبہ کرنے والے عبادت گذار ثنا کرنے والے اللہ کی راہ میں سفر کرنے والے رکوع سجدہ کرنے والے نیک کام کو کہنے والے اور برے کام سے منع کرنے والے اور اللہ کے حدود کی حفاظت کرنے والے اور تو مومنوں کو خوشخبری سنادے اور فرمایا کہ جس شخص میں یہ چھ صفتیں موجود ہوں وہ امر معروف اور نہی منکر کرسکتا ہے پس ہر وہ آدمی جو کسی کو ایسے کام کا حکم کریں جس پر خود عامل نہو تو وہ اس وعید کا مستحق ہے قول اللہ تعالیٰ کا ہے تم کیوں کہتے ہو ایسی بات جو خود نہیں کرتے دوم یہ کہ تم اچھے نہیں کہلاسکتے جبتک توریت و انجیل کو قائم نہ کرو سوم یہ کہ کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپکو بھول جاتے ہو حالانکہ تم قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہو کیا تم عقل نہیں رکھتے عالم وہ ہے کہ عامل ہو ورنہ قیامت کے روز انیسویں گروہ میں داخل ہوں گے اور ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے فرشتے کہیں گے کہ الٰہی یہ کون لوگ ہیں

کہ الٰہی ایشاں کیا نند فرمان شود ایں کسانیکہ در دنیا دیگراں را امر بہ نیکی کردند وخود نکردند امروز ایشاں راایں سزاست ونیز **نقلست** ہر کہ بعلم خویش عمل نہ کند وعظ او چناں از خاطر فرو افتد کہ قطرہ باراں بر سنگ ونیز **نقلست** عادت بزرگاں چناں بود کہ از کاغذیا دکردند بغرض نقل بعضی میگفتند بلکہ از حق بخلق میرسانیدند۔

تو فرمان ہوگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں دوسروں کو نیکی کا حکم کرتے تھے اور خود (عمل) نہیں کرتے تھے۔ آج ان کی یہ سزا ہے۔ اور نیز نقل ہے جو شخص کہ اپنے علم کے موافق عمل نہ کرے تو اوسکا وعظ (لوگوں کے) دل سے ایسا ڈھل جائیگا جیسے بارش کا قطرہ پتھر سے اور نیز نقل ہے کہ بزرگوں کی عادت ایسی تھی کہ بیان کرنے کے لئے تحریر کو خط کرتے تھے بعض کا قول ہے بلکہ حق سے خلق کو پہونچاتے تھے۔

باب سیزدہم

در ذکر امر معروف نہی منکر

از کتاب معدن المعانی عالم باید کہ خود بکند انگہ دیگراں را فرماید تا تحت ایں وعید نہ آید لم تقولون ما لا تفعلون کسیکہ ہدایت یافتہ باشد تا دیگراں را راہ نماید چنانچہ مصطفیٰ علیہ السلام را فرمود وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (جزو ۶ رکوع ۱۴)

ونیز بیان مہدیؑ و یاران وی ہمین است داعی الی اللہ را ایں صفت باید و حضرت میرانؑ فرمودند کہ وجود حیات دنیا کفر است یعنی زیستن بجان کہ ایں را ہستی و خودی میگویند و فرمودند ہر کہ حیات دنیا بطلبد یا با او صحبت کند یا بخانۂ او برود یا الفت دارد او از آنِ ما نیست و از آنِ محمدؐ نیست

تیرہواں باب

امر معروف نہی منکر کے بیان میں

کتاب معدن المعانی سے منقول ہے عالم کو چاہئے کہ خود عمل کرے اس وقت دوسروں کو کہے تاکہ اس وعید کے تحت نہ آئے تم کیوں کہتے ہو ایسی بات جو خود نہیں کرتے جو شخص ہدایت یافتہ ہوتا ہے دوسروں کو راہ دکھاتا ہے چنانچہ مصطفیٰؐ کو (خدا تعالیٰ نے) فرمایا کہ اور اگر تو ایسا نہیں کریگا تو تو نے ہمارے پیغام کو پہونچایا ہی نہیں۔ اور نیز مہدیؑ و یاران مہدیؑ کا بیان یہی ہے داعی الی اللہ میں یہ صفت چاہیئے۔ اور حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ حیات دنیا کا وجود کفر ہے یعنی جان سے جینا کہ اس کو ہستی اور خودی کہتے ہیں اور فرمایا جو شخص حیات دنیا طلب کرتا ہے یا اس کے (طالب حیات دنیا کے) ساتھ صحبت رکھتا ہے یا اس کے گھر جاتا ہو یا اس سے

وازآن خدا نیست و فرمودند ہجرت فرض عین است از خانماں و توکل و تسلیم و از خلق بے طمع و ترک تعین و نفع و ضرر را از خدا تعالیٰ بیند و از خلق عزلت و دائم خلوت و ذکر فکر دائم و تقویٰ و توجہ و مراقبہ دائم و عشق و تجرید و تفرید و تزکیہ و تخلیہ و تصفیہ و شرح صدر و طلب محبت و فنا و قرب و وصال ذات حاصل کند و اگر ایں صفت کہ مذکور است ندارد داعی نباشد ہیچ نفع نکند و نیز **نقلست** کہ میاں نظامؓ پیش حضرت میراںؒ عرض کردند کہ اگر رضا باشد بندہ بجائے خلوت بماند حضرت میراںؒ فرمودند آنجا باید ماند کہ از کسے چیزی نشنوید و یا خود بگوئید دیگراں را بشنوانید و نیز **نقلست** از بندگی میراں سید محمودؓ میاں ملک جیوؓ مہاجر مبشر مہدیؒ بودند و چند صد طالبان خانماں گذاشتہ در دائرۂ میاں مذکور بودند میراں سید محمودؓ فرمودند میاں ملکجیوؓ را باید کہ از مہاجران مہدیؒ صحبت اختیار کنند و نیز بندہ

الفت رکھتا ہے وہ ہماری آن سے نہیں اور آنِ محمدؐ سے نہیں اور آنِ خدا سے نہیں ہے۔ فرمایا کہ ہجرت خانماں سے (گھر اور اسباب چھوڑنا) فرض عین ہے اور توکل و تسلیم (اختیار کرے) اور خلق سے بے طمع رہے تعین کو ترک کرے اور نفع و نقصان کو خدا کی طرف سے دیکھے اور خلق سے عزلت کرے اور ہمیشہ خلوت ذکر فکر توجہ اور مراقبہ میں رہے عشق تجرید تفرید تزکیہ تخلیہ تصفیہ شرح صدر طلب محبت فنا قرب اور وصالِ ذات حاصل کرے اور اگر یہ مذکورہ صفات نہیں رکھتا ہے تو وہ داعی (الی اللہ) نہ ہوگا (اور اس کا وعظ) سود مند نہ ہوگا نیز نقل ہے کہ میاں نظامؓ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو بندہ خلوت کی جگہ رہتا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ وہاں رہنا چاہیے کہ کسی سے کوئی بات سنو یا خود کہو دوسروں کو سناؤ اور نیز بندگی میراں سید محمودؓ سے منقول ہے کہ میاں ملکجیوؓ مہاجر مبشر مہدیؑ تھے اور کئی سو طالب مولیٰ گھر اسباب چھوڑ کر میاں مذکور کے دائرہ میں تھے میر انسید محمودؓ نے فرمایا میاں ملکجیوؓ کو چاہیئے کہ مہاجرانِ مہدیؑ کی صحبت اختیار کریں اور نیز بندہ

ولی یوسفؒ بزبان میاں ملکجیوؓ شنیدیم کہ
ہر کہ از خدا ہر روز خبر نو معلوم نکند آں کس
از خدا نباشد ذات اینچنین بود۔ قال علیہ
السلام کن ذنبا ولا تکن رأسا۔
وصفت ثانی قال علیہ السلام ان اللہ
بعث النبی داعیا امتہ الی اللہ
باذنہ وھادیا لھم ای الی الصراط
المستقیم وقولہ تعالیٰ یا یھا النبی
انا ارسلناک شاھداً ومبشراً
ونذیراً وداعیا الی اللہ باذنہ و
سراجا منیراہ وبشر المومنین
بان لھم من اللہ فضلاً کبیراً ہ
(جزء ۲۲ رکوع ۳) درکسیکہ ایں صفت کہ
بالا مذکور است باشد آں کساں مرشداں
ہستند پیروی اوشاں باید کرد قال
علیہ السلام اصحابی کالنجوم بایھم
اقتدیتم اھتدیتم۔ واصحابان مہدیؑ
ہم ستارگان ہستند وکسی کہ بزیر پائے
ایشاں بمیرد حکم مومن باشد وکسی کہ تخلقوا

ولی یوسفؒ نے میاں ملکجیوؓ سے سنا ہے کہ جو شخص
خدا سے ہر روز نئی خبر معلوم نہ کرے وہ شخص خدا سے
نہ ہوگا ذات ایسی تھی (مگر ایسی ذات کو بھی صحبت
میں رہنے کی ہدایت کیگئی) نبیؐ نے فرمایا تو محکوم بن
حاکم مت بن۔ اور صفت دوم نبیؐ نے فرمایا تحقیق کہ
اللہ تعالیٰ نے نبی کو اپنے حکم سے امت کو دعوت
الی اللہ اور ہدایت کرنے یعنی صراط مستقیم کی طرف
بلانے کے لئے مبعوث فرمایا چنانچہ قول اللہ تعالیٰ
کا ہے اے نبی ہم نے تجھکو بھیجا ہے گواہی دینے والا
اور خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا اور بلانے والا
اللہ کی طرف اللہ کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ (بنا کر)
اور خوشی سنا دے مومنوں کو کہ ان کے لئے اللہ کیطرف
سے بڑا فضل ہے جس شخص میں کہ صفات مذکورہ
بالا ہوں وہ شخص مرشد ہیں ان کی پیروی
کرنی چاہیئے نبیؐ نے فرمایا میرے اصحاب تاروں کے
مانند ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پر رہوگے
اور مہدیؑ کے صحابہؓ بھی تارے ہیں اور جو شخص کہ ان
کے قدموں کے نیچے مرجائے وہ حکمی مومن ہوگا
اور جو شخص تخلقوا باخلاق اللہ کی صفت حاصل کرے

باخلاق اللہ حاصل کردہ باشد و قول و فعل بامر اللہ باشد بطفیل ایشاں ہم نجات باشد و اگرنہ صفت بہشتیاں در قرآن مشکل است قولہ تعالیٰ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم البأساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب (جزو ۲ رکوع ۱۰) قال علیہ السلام اتحبون الجنۃ مرابض الغنم فواللہ لن تدخلوھا حتی تکونوا کالبردۃ التی تنزل من السماء ولم یبلغ الارض۔ واین زماں ہر یک ہوس مرشدی و دائرہ می کند نباید قال علیہ السلام کن ذنبا ولا تکن راسا۔ اکنوں طالبی مشکل است و مرشدی آسان است۔

فصل وکان فضلؓ کثیرا ما یکی ویردد ھذہ الاٰیۃ ویدالھم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون (جزء ۲۴ رکوع ۴)

اور اس کا قول و فعل امر اللہ کے موافق ہو تو ان کے طفیل سے بھی نجات ہوگی ورنہ قرآن میں بہشتیوں کی صفت مشکل ہے قول اللہ تعالیٰ کا ہے کیا تم خیال کرتے ہو کہ چلے جاؤ گے جنت میں حالانکہ تم کو پیش نہیں آئی ان جیسی حالت جو تم سے پہلے ہو گذرے اور پہنچیں ان کو سختیاں اور تکلیفیں اور جھڑجھڑائے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا پیغمبر اور ایمان والے جو اس کے ساتھ تھے کہ کب آوے گی مدد اللہ کی؟ سنو اللہ کی مدد قریب ہے نبیؐ نے فرمایا کہ تم جنت کو بکریوں کی ڈڈی سمجھے ہو واللہ کی قسم تم جنت میں ہرگز داخل نہ ہوگے حتیٰ کہ ہو جاؤ تم مانند اولے کے جو آسمان سے گرتا ہے اور زمین تک پہنچ نہیں سکتا اور اس زمانہ میں ہر ایک شخص مرشدی اور دائرہ کی ہوس کرتا ہے نہیں کرنی چاہیئے نبیؐ نے فرمایا۔ تو محکوم بن حاکم مت بن اب طالبی مشکل ہے اور مرشدی آسان ہے۔

فصل اور فضلؓ اکثر آپ روتے تھے اور بار بار اس آیت کو پڑھتے تھے ان پر اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوگی جس کے ظہور کی ان کو توقع

ودعی بیکی ثم یقول عملوا اعمالا حسبوا
انہا حسنات واذا ھی سیئات و
ذلک یبدا لھم مالم یکونوا یحتسبون
ورہما یردد ھذہ الآیۃ واللہ یعلم
اعمالکم ولنبلونکم حتی نعلم المجھدین
منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم
(جزء ۲۶ رکوع ۸)۔ ثم یقول الھی ان
بلوت اخبارنا فضحتنا و
اھلکتنا وھتکت استارنا۔
قولہ تعالی سنستدرجھم
من حیث لا یعلمون (جزء ۹ رکوع ۱۳)
کقولہ تعالی قل ان تخفوا ما فی
صدورکم او تبدوہ یعلمہ اللہ
(جزء ۳ رکوع ۱۱)۔ واگر نہاں از مردماں میکنم
آں ہم از حقتعالی فردای قیامت جزای
عمل ونیت خواہم یافت قال علیہ
السلام انما الاعمال بالنیات و
قال علیہ السلام ان الرجل لا یکون
مومنا حتی یکون قلبہ مع لسانہ

نہ تھی اور روتے تھے پھر فرماتے تھے انھوں نے اعمال
کئے اور اس کو نیکیاں تصور کئے یکایک ان کو معلوم
ہوگیا کہ وہ برائیاں تھیں اور یہ ان کے لئے ظاہر
ہوتا رہیگا جبتک وہ سمجھتے رہیں گے اور اکثر آپ
اس آیت کو پڑھا کرتے تھے۔ اور اللہ جانتا ہے
تمہارے اعمال اور ہم ضرور تم کو آزمائیں گے تاکہ
معلوم کرلیں تم میں جہاد کرنے والوں اور صابر
بندوں کو اور جانچ لیں تمہارے حالات کو پھر فرماتے
تھے اے میرے خدا اگر تو نے ہمارے حالات کا امتحان
لیا تو بس تو نے ہمکو رسوا کردیا اور ہلاک کردیا
اور ہماری پردہ دری کردی اللہ تعالی فرماتا ہے
(جنھوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں) ہم ان کو
آہستہ آہستہ پکڑیں گے جہاں سے وہ نہ جانیں گے
چنانچہ فرمان خدا ہیکہ کہدو (اے محمد) اگر تم چھپاؤ
جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اسے ظاہر کرو
بہرحال اللہ اس کو جان ہی لیگا اور اگر کوئی عمل
لوگوں سے چھپا کر کروں تو کل قیامت کے روز
میں عمل اور نیت کا بدلہ حقتعالی سے پاؤں گا نبی
نے فرمایا اعمال نیتوں ہی سے ہیں اور نبی نے

سواء ولسانه مع قلبه سواء ولا
یخالف قوله عمله. وعن اسامة
بن زیدؓ انه قال قال رسول اللهؐ
یجاء بالرجل یوم القیمة فیلقی
فی النار فتندلق اقتابه فی النار فیطحن فیها
کطحن الحمار برحاه فیجتمع اهل النار علیه
فیقولون ای فلان ما شانك
الیس کنت تامرنا بالمعروف و
تنهانا عن المنکر قال کنت امرکم
بالمعروف ولا ایته وانهاکم
عن المنکر وایته (متفق علیه)
الدعوة فی العلم والقرآن بالترهیب
من دعاء الانسان علی نفسه
وولده وخادمه وماله والترهیب
ان یأمر بالمعروف وینهی عن
المنکر ویخالف قوله فعله. فصل
در بیان افسوس. قوله تعالی یحسرتی
علی ما فرطت فی جنب الله
ان کنت لمن الساخرین

فرمایا آدمی مومن نہیں ہوتا یہانتک کہ اس کا دل
زبان سے موافق ہو جائے اور اس کی زبان اس کے
دل سے موافق ہو جائے اور اس کا قول و عمل
مخالف نہو اور اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے
تحقیق فرمایا کہ فرمایا رسولؐ نے لایا جائیگا آدمی کو
قیامت کے دن پس ڈالا جائیگا آگ میں پس دھل
جائیں گے اس کے پالان آگ میں پس چکی میں لگایا جائیگا
اس آگ میں مانند چکی میں لگائے جانے گدھے کے
اس کی چکی میں پس جمع ہوں گے اہل جہنم اس کے
پاس پس کہیں گے اے فلاں تیرا کیا حال ہے
کیا تو ہمکو نیک کام کا حکم نہیں کرتا تھا اور کیا تو ہمکو
برے کام سے منع نہیں کرتا تھا تو کہیگا میں تم کو
امر بالمعروف کرتا تھا اور خود عمل نہیں کرتا تھا اور تم کو
منکر سے روکتا تھا اور خود اس کا مرتکب ہوتا تھا علم
اور قرآن کی طرف ترہیب کیساتھ بلانا بددعا کرنا کہ
انسان کا اپنے حق میں اور اپنی اولاد اور خادم اور
مال کے حق میں اور ترہیب کے یہ معنی ہیں کہ کوئی شخص
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور اس کا قول
اس کے فعل کے خلاف ہو. فصل افسوس کے بیان میں

او تقول لو ان اللہ ھدٰنی لکنت
من المتقین او تقول حین تری
العذاب لو ان لی کرۃ فاکون
من المحسنین ۵ بلٰی قد جاءتک
اٰیتی فکذبت بھا واستکبرت
وکنت من الکٰفرین (جزء ۲۴ رکوع ۳)
وروزی کہ صور بدمد کما قال اللہ تعالٰی
فاذا نفخ فی الصور فلا انساب
بینھم یومئذ ولا یتساءلون ۵
فمن ثقلت موازینہ فاولٰئک
ھم المفلحون ۵ ومن خفت موازینہ
فاولٰئک الذین خسروا انفسھم
فی جھنم خٰلدون ج تلفح وجوھھم
النار وھم فیھا کالحون (جزء ۱۸ رکوع ۶)
فرمان شود الم تکن اٰیتی تتلٰی
علیکم فکنتم بھا تکذبون قالوا
ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا
قومًا ضالین ربنا اخرجنا منھا فان
عدنا فانا ظٰلمون (جزء ۱۸ رکوع ۶)

فرمان خدا ہیکہ اے میری پشیمانی اس چیز پر کہ
میں نے تقصیر کی خدا کے کام میں اور البتہ میں تھا مسخرہ
کرنے والوں میں سے (خدا کی کتاب اور اس کے رسول
اور مومنوں کیساتھ) یا کہیگا تو اگر اللہ مجھے ہدایت
کرتا تو البتہ میں پرہیزگاروں سے ہوتا یا کہیگا تو جس
وقت عذاب کو دیکھیگا کاش پھر ایکبار مجھے زندہ کیا جائے
تو میں نیک بن جاؤں گا اس وقت خدا فرمائیگا کیوں
نہیں تحقیق میری آیتیں تیرے پاس آئیں پس تو نے
انھیں جھٹلایا اور غرور کیا اور تو کافر ہوگیا اور
جس روز کہ صور پھونکا جائیگا (اس کے متعلق) چنانچہ
اللہ تعالٰی فرماتا ہے پس جب صور پھونکا جائیگا تو ان کے
درمیان اس روز نہ رشتہ داریاں ہونگی اور نہ
ایک دوسرے کو پوچھیگا پس جن لوگوں کی نیکیاں زیادہ
ہوں گی تو پس وہی لوگ کامیاب ہوں گے اور
جن کی نیکیاں کم ہونگی تو پس یہ وہی لوگ ہیں انھوں
ذاتوں کو خسارہ میں ڈال دیئے یہ لوگ جہنم میں ہمیشہ
رہیں گے لپٹیگی ان کے چہروں کو آگ اور وہ لوگ
اسمیں تباہ وسیہ رہیں گے فرمان ہوگا کیا میری آیتیں
تمہارے سامنے پڑھی نہیں جاتی تھیں اور تم انکی

بعد ازاں فرمان شود قال اخسئوا فیھا ولا تکلمون (جزء ۱۸ رکوع ۶) ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی وکان الشیطن للانسان خذولا (جزء ۱۹ رکوع ۱) ۔ زہی حسرتی پس آنجا چہ کار آید قولہ تعالیٰ خسر الدنیا والاخرۃ ذلک ھو الخسران المبین (جزء ۱۱ رکوع ۹) زہی ہلاکی آں زمانکہ بگوئیم ۔ واذا القوا منھا مکانا ضیقا مقرنین دعوا ھنالک ثبورا (جزء ۱۸ رکوع ۱۰) فرمان شود لا تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا ۝ (جزء ۱۸ رکوع ۱۱) قولہ تعالیٰ اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر (جزء ۲۲ رکوع ۱۵) وزہی حسرت بر ما کہ مشت خاک بسر قرمابندگی سید محمود ثانی مہدی یا بندگی سید خوندمیر

تکذیب کرتے تھے تو وہ کہیں گے اے رب ہمارے ہماری بدبختی نے ہم پر غلبہ کیا اور ہم گمراہ قوم تھے اے رب ہمارے نکال ہم کو دوزخ سے پھر اگر ہم عود کریں (برے کاموں کیطرف) تو پس تحقیق ہم ظالم ہیں تو بعد اس کے فرمان خدا ہوگا فرمائیگا پڑے رہو پھٹکارے اس میں (دوزخ میں) اور مجھ سے بات مت کرو اور جس دن ظالم آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو افسوس سے کتریگا کہیگا کاش میں رسول کیساتھ کوئی سبیل بنا لیتا کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا اس نے مجھے اللہ کے ذکر سے بہکا دیا اس کے بعد کہ وہ مجھ تک پہنچ چکا تھا اور شیطان انسان کو بہت رسوا کرنیوالا ہے کیا اچھی حسرت ہے پس وہاں کیا کام آئیگی فرمان خدا ہیکہ اس نے گنوائی دنیا اور آخرت یہی ہے صریح گھاٹا کیا ہلاکت ہوگی اس وقت جو ہم کہیں گے اور جب وہ ہاں سے تنگ مکان میں ڈالدیئے جائیں گے مشکلیں کسے ہوئے تو وہاں وہ موت کو پکاریں گے تو حکم ہوگا مت پکارو تم آج ایک موت کو اور پکارو تم بہت سی موتوں کو فرمان خدا ہے کہ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی جس میں سوچ لے جس کو سوچنا ہو اور تمہارے پاس پہونچا تھا ڈرانے والا

نشد افسوس صد ہزار افسوس لعنت بر
حیات ما کہ حیات نشد زہی شقاوت ۔
گر از درِ تو برانی بی تو شوم سیاہ رو
از درِ تو کجا برم روی سیاہ خویش را

فصل۔ در بیان حضرت میراںؑ بعضی کسان دریں نقلہا در تطبیق و تاویل افتند این خلاف حضرت میراں علیہ السلام است

افسوس ہم پر کہ ایک مٹھی خاک ہماری قبر پر بندگی سید محمود ثانی مہدیؑ یا بندگی سید خندہ پیرؒ کے ہاتھ کی نہ پڑی افسوس صد ہزار افسوس زندگی پر لعنت ہو موت نہ آئی کیا ہی خوب ہے اگر تو مجھے اپنے دروازہ سے چلا دیگا تو میں بغیر تیرے سیاہ رو ہو جاؤنگا میں اپنے سیاہ رو کو تیرے دروازہ سے کہاں لیجاؤں

فصل حضرت مہدیؑ کے (نقول کے) بیان میں بعض لوگ ان نقول کی تطبیق اور تاویل میں پڑتے ہیں یہ (بات) حضرت مہدیؑ کے خلاف ہے۔

معلوم باد کسی کہ دریں وقت نقلہای میراںؑ و یارانِ اوؓ بکند و روش میراںؑ و یارانِ وی بگوید او را نقلیہ و منقولیہ نام نہند بطریق سخریت و اگر دریں وقت کسی جمع کنندہ احادیث رسولؐ حاضر باشد نداند نام او چہ نہند و خدائتعالیٰ در کلام منع کردہ است ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ھم الظلمون ۝ (جزء ۲۶ رکوع ۱۴) و بر آں نقلہا اعتبار ندارند و گویند کہ معتبر نیست چرا کہ موافق حال و زمانہ ما نیست و ایں نقلہا

معلوم باد کسی کہ ایں وقت نقلہای حضرت مہدیؑ و یارانِ او بکند و روش حضرت مہدیؑ و یارانِ وی بگوید او را نقلیہ و منقولیہ نام نہند بطریق سخریت و اگر ایں وقت کسی جمع کنندہ احادیث رسولؐ حاضر باشد نداند نام او چہ نہند و خدائتعالیٰ در کلام منع کردہ است ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ھم الظلمون ۝ (جزء ۲۶ رکوع ۱۴) و بر آں نقلہا اعتبار ندارند و گویند کہ معتبر نیست چرا کہ موافق حال و زمانہ ما نیست و ایں نقلہا

کے بعد فاسقی بدنامی ہے اور جو کوئی توبہ نہ کرے پس وہی ظالم ہے اور ان نقلوں پر اعتبار نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ معتبر نہیں اس لئے کہ (یہ نقول) ہمارے حال اور ہمارے زمانہ کے موافق نہیں حالانکہ (مہدیؑ نے) ان

وآیتہای قرآن با مر اللہ فرمودند چنانچہ حضرت میراںؑ طالب دنیارا کافر فرمودند و تارک ہجرت را منافق فرمودند و با تارکان ہجرت دوستی منع کردند و ذکر قلیل صفت منافقاں فرمودند و سہ پاس ذکر قلیل است و نیز کسی شخصی سوی جالور میل کردیکی پیش آں نقلہای میراںؑ گفت سوی طالبان دنیا و تارکان ہجرت نباید رفت یکی شخصی از دائرہ ملک الہدادؓ بطریق غضب گفت بزنید غیبت بگذارید دریں زمان نقلہای میراںؑ غیبت شدہ است و بعضی نقلہا در دائرہ میاں عبدالکریم بود و عرض کرد کہ ایں نقل صحیح است کہ میراںؑ طالب دنیا را کافر فرمود و با مر اللہ و آیۃ اللہ ترجیح داد قولہ تعالیٰ من کان یرید الحیوٰۃ الدنیا الآیۃ۔ و دیگر آیتہا ہم بسیار فرمودند و نیز نقلست کہ بندگی حضرت میراںؑ برائے سر شستن روغن کنجد در سر کردہ بودند کسی برائے ملاقات آمد او را

نقول اور قرآن کی آیتوں کو اللہ کے حکم سے بیان فرمایا ہے چنانچہ حضرت مہدیؑ نے دنیا کے طالب کو کافر فرمایا اور ہجرت کے تارک کو منافق فرمایا اور تارکان ہجرت سے دوستی رکھنے سے منع کیا اور ذکر قلیل کو منافقوں کی صفت فرمائی اور تین پہر کے ذکر کو ذکر قلیل فرمایا ہے اور نیز ایک شخص نے جالور کا قصد کیا تو ایک شخص نے اس کو مہدیؑ کے نقول کہا کہ طالبان دنیا اور تارکان ہجرت کی طرف نہیں جانا چاہیئے تو ملک الہدادؓ کے دائرہ کے ایک شخص نے غصہ میں آکر کہا کہ اٹھ جا غیبت چھوڑ دے اس زمانہ میں مہدیؑ کے نقول غیبت ہوگئے ہیں اور بعضے نقول میاں عبدالکریم کے دائرہ میں (مذکور) تھے اور عرض کیا کہ یہ نقل صحیح ہے کہ مہدیؑ نے طالب دنیا کو کافر فرمایا ہے اور حکم سے خدا کے اور موافق آیت کے ترجیح دی ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے جو شخص حیات دنیا کا ارادہ رکھتا ہے الخ اور دوسری بہت سی آیتیں بھی فرمائیں اور نیز نقل ہے کہ بندگی حضرت مہدیؑ سر دھونے کے لئے تل کا تیل سر میں ڈالے تھے کوئی شخص ملاقات کے لئے آیا تو اس کو (مہدیؑ) کہلا بھیجے کہ اگر تمہارے

گو یانید اگر رضا باشد از سر کنجد بکشتم آں
کس عرض کنانیدہ کہ کنجد را از سر بیرون
کردہ کرم کنید بندگی میراںؑ کلاہ بر سر کردہ
با کنجد بیروں آمدند آنکس عرض کرد کہ خوندکار
از سر کنجد چرا نکشیدند حضرت میراںؑ فرمودند
کہ شما طالب خدا بودید با ولولہ آمدید ما چگونہ
از سر کنجد کشیدن بدانیم و ایں نقل مشہور است
و ایں روش در مہاجران مہدیؑ ہم بود و نیز

نقلست از بندگی سید خوندمیرؑ کسے
مردم از جہت سلام سر فرو میکنند فرمودند کہ
ایں رکوع میشود چونکہ ہر دو کتف فرو کرد
سجدہ مشد و جز خدا سجدہ روا نیست نیز
از بندگی سید خوندمیرؑ خواجہ محمود عرض کرد کہ
بندہ چاکر جبل الملک ہستم سلام او را چگونہ کنم
روش ایشاں ہمچنان است کہ سر فرو میکنند
بندگی میاںؑ فرمودند کہ یکطرف گوش سوئی
ایشاں فرو کنند) و نیز معلوم باد کہ
یارانؓ رسولؐ را پرسیدند کہ ترا سجدہ
بجائے سلام چرا نکنیم چنانچہ عجمی ملوکہا را

رضا ہو تو سر سے تیل دور کروں اس نے عرض کروائی کہ
سر سے تیل دور کر کے کرم کریں حضرت مہدیؑ سر
پر کلاہ رکھے ہوئے سر میں تیل بھرا ہوا باہر آئے
اس نے عرض کیا کہ خوندکار سر سے تیل کیوں نہیں
دور کئے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ تم خدا کے طالب
ہو بے حد عشق کے ساتھ آئے ہو ہم کیونکر سر سے
تیل نکالنے میں مصروف رہیں اور یہ نقل مشہور ہے
اور یہ روش (مہدیؑ) مہاجران مہدیؑ میں بھی تھی
اور نیز نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؑ سے کہ
کوئی شخص سلام کے لئے سر جھکاتا ہے تو فرمایا کہ
یہ رکوع ہوتا ہے جب دونو مونڈھے جھکایا تو سجدہ
ہوا اور غیر خدا کو سجدہ روا نہیں نیز خواجہ محمود نے
بندگی میاں سید خوندمیرؑ سے عرض کیا میں جبل الملک
کا ملازم ہوں اس کو کیونکر سلام کروں ان کی طرف
کی) روش ایسی ہے کہ سر جھکاتے ہیں بندگی میاںؑ
نے فرمایا کہ ایک طرف کان ان کی جانب جھکا دیں
اور نیز واضح ہو کہ رسولؐ سے یاروں نے پوچھا
کہ ہم آپ کو سلام کے عوض سجدہ کیوں نہ کریں
جیسا کہ اہل عجم بادشاہوں کو سجدہ کرتے ہیں تو

سجدہ میکنند فرمودند کہ جز خدا سجدہ جائز
نیست قال علیہ السلام لو کنت
امرت احدا ان یسجد من
دون اللہ لامرت المرأۃ ان تسجد
لزوجہا من عظم حقہ علیہا۔
قال بعض الصحابۃ یا رسول اللہ
نسلم علیک کما نسلم بعضنا علی
بعض فلا نسجد لک قال لا ینبغی
ان یسجد لاحد من دون اللہ
ولکن اکرموا بینکم واعرفوا الحق
لاھلہ و نیز نقلست در وقت میراں
بعد شنیدن دعوت ہر یکی طرف حجرۂ خود
ہمچناں رواں شدند کہ کسے را از کسے خبر
نبودی و نیز نقلست حضرت میراں
در حجرہای طالبان می رفتند و ہر کہ افتادہ
باخدا یافتی بسیار خوش شدی و شفقت
میکردی و فرمودی کہ خفتہ بما نیند بندہ
نشستہ است تعلق نیست اندام بمالیم
و اگر کسے را در حجرہ نیافتند فرمودند کہ

فرمایا کہ غیر خدا کے لئے سجدہ جائز نہیں نبی علیہ السلام
نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ اللہ کے سوائے کسی
اور کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم کرتا کہ اپنے
شوہر کو اس پر اس کے عظمت حق کی وجہ سے سجدہ
کرے بعض صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ ہم آپکو
ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا کہ آپس میں ایکدوسرے
کو کرتے ہیں کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کریں تو رسول اللہ
نے فرمایا کہ اللہ کے سوائے کسی کو سجدہ نہیں کرنا
چاہیئے لیکن تم آپس میں ایک دوسرے کی عزت کرو
اور اہل حق کا حق پہچانو۔ اور نیز نقل ہے کہ مہدیؑ
کے زمانہ میں بیان سننے کے بعد ہر ایک اپنے اپنے
حجرہ کی طرف ایسے جاتے کہ کسی کی خبر کسی کو
نہ ہوتی اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام
طالبان مولیٰ کے حجروں میں جاتے تھے اور جس
طالب کو خدا کی یاد میں لیٹا ہوا پاتے بہت
خوش ہوتے اور شفقت کرتے اور فرماتے کہ
لیٹے رہو بندہ بیٹھتا ہے۔ اس کی پروا نہیں
ہم تمہارا جسم سلائیں اور اگر کسی کو حجرہ میں نہ
پاتے تو فرماتے کہ بے ڈھنگے ہیں اور نیز موضع

تے ڈھنگے ہستند" ونیز در موضع بھیلوٹ
بندگی سید محمودؓ را درد پائے بود بلائی
چہار پائی خرد ک آوردند و درون خانہ
بردند ہمراں دو کساں برداشتہ آوردند
برابر بسیار ہجوم مرداں نبود بلکہ اندک
برابر رفتند روئی خود گردانیدہ سوئے
جماعت خانہ دیدند ملک معروفؓ و میاں لاڈؓ
ایستادہ بودند گرد ایشاں بعضی برادراں
ایستادہ ماندند آنچہ بیان شدہ بود فرمودند
حضرت میرانؓ ایں جا ایں چنیں معنی فرمودند
بندگی میراں سید محمود با واز بلند فرمودند
کہ ملک معروف بعد از مغرب ہجوم بشکنید
روش بندگی سید خوندمیرؓ و ہمہ مہاجراں رضؓ
ہمچنیں بود اکنوں میگویند کہ نقلہای
میرانؓ را تطبیق باید داد کہ میرانؓ فرمودہ
بودند کہ ذکر قلیل صفت منافقاں یعنی
سہ پاس و تارکان ہجرت را ہم منافق
فرمودند و تعین را لعین فرمودند و طلب
حیات دنیا را کفر گفتہ اند و ہر کہ متاع

بھیلوٹ میں بندگیمیاں سید محمودؓ کے پاؤں میں درد
تھا چھوٹی چارپائی پر لئے ہوئے گھر لیجاتے تھے وہی
دو شخص اٹھائے ہوئے لاتے تھے ہمراہ زیادہ لوگ نہ
تھے بلکہ تھوڑے ہمراہ چل رہے تھے (ثانی مہدیؑ نے)
رخ پھیر کر جماعت خانہ کی طرف دیکھا ملک معروفؓ
اور میاں لاڈؓ کھڑے ہوئے تھے ان کے اطراف
بعضے برادر کھڑے ہوئے تھے جو کچھ بیان ہو چکا تھا
(اس کے متعلق) فرماتے تھے کہ حضرت مہدیؑ نے
اس مقام میں یہ معنی فرمایا ہے بندگی میر السید محمودؓ
نے بلند آواز سے فرمایا کہ ملک معروف مغرب کے بعد
ہجوم کو توڑو بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور تمام
مہاجرینؓ کی روش ایسی ہی تھی اب کہتے ہیں کہ مہدیؑ
کے نقول کو تطبیق دینا چاہیئے کہ مہدیؑ نے
فرمایا ہے کہ ذکر قلیل منافقوں کی صفت ہے
یعنی تین پاس اور تارکان ہجرت کو بھی منافق
فرمایا ہے اور تعین کو لعین فرمایا ہے اور
حیات دنیا کی طلب کو کفر کہا ہے اور جو شخص
کہ حیات دنیا کی متاع کو طلب کرے وہ کافر
ہے اگر کوئی شخص اس کی صحبت میں رہے

حیات دنیا را بطلبد او کافر است اگر
کسی با او صحبت کند و یا بخانہ او رود
و یا الفتی دارد حضرت میرانؒ فرمودند
کہ او از آنِ ما نیست و از آنِ محمد نیست
و از آنِ خدا نیست و نیز **نقلست**
بعضی عرض کردند کہ خلافِ میرانؒ
مایاں چہ دانیم آنحضرت را ندیدیم ہر چہ
از میرانؒ و ہمہ مہاجرانؓ شنیدہ باشد
پیشِ مایاں بگویید و نیز **نقلست**
از میاں عبد الرشیدؒ کہ روزی حضرت
مہدیؑ میاں لاڈ مہاجرؓ را فرمودند کہ
ہر چہ در صورت نماز سنت باشد
و بجا آوردہ نمی شود بندہ را اعلام
کنید بعد از چند روز میاں لاڈ عرض کردند
کہ از کتب فقہ تحقیق شدہ است کہ
رسولؐ سنت ظہر پیش از فریضہ و بعد
از فریضہ بیروں آمدہ گذاردند بعدہ
میرانؒ فرمودند کہ اکنوں بندہ ہم بیروں
خواہم گذارد و نیز معلوم باد کہ در وقت

اور یا اس کے گھر جاے اور یا اس سے الفت رکھے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ وہ ہماری آن سے
نہیں اور محمدؐ کی آن سے نہیں اور خدا کی آن سے نہیں
اور نیز نقل ہے کہ بعض نے عرض کیا کہ ہم
مہدیؑ کے خلاف کو کیا جانتے ہیں (اس لئے کہ)
آنحضرت کو ہم نے نہیں دیکھا جو بات کہ میرانؒ سید محمودؓ
اور تمام مہاجروںؓ سے سنی گئی ہے۔ ہمارے روبرو
بیان کی جاے اور نیز میاں عبد الرشیدؒ
سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت مہدیؑ
نے میاں لاڈ مہاجرؓ سے فرمایا کہ جو کچھ کہ صورت
نماز میں سنت ہو اور بجا نہ لائی جاے تو بندہ کو
اطلاع کرو تو چند روز کے بعد میاں لاڈؓ نے
عرض کیا کہ کتب فقہ سے تحقیق ہوئی ہے کہ
رسولؐ نے سنت ظہر جو قبل فریضہ اور بعد فریضہ
ہے باہر آکر گذاری ہے اس کے بعد مہدیؑ
نے فرمایا کہ اب بندہ بھی باہر گذارے گا
اور نیز واضح ہو کہ حضرت عمر خطابؓ نے
اپنی خلافت کے زمانے میں بعضے یاروں سے
پوچھا کہ اگر تمہارے خلیفہ سے رسولؐ کے خلاف

خلافت عمر خطابؓ بعضی یاراں را پرسیدند
کہ اگر از خلیفۂ شما چیزے خلاف رسولؐ بینید
با او چہ کنید بعضی گفتند از شما خلاف نمی شود
و دیگراں را پرسیدند کہ شما با من چہ کنید
اگر خلاف محمدؐ بہ بینید از یارانؓ یکی گفت
ہمچناں بکنم چنانچہ تیر در شکنجہ راست
میکنند عمر رضی اللہ عنہ خوش شدند بعد
ازاں پیراہن آں یارؓ را عطا کردند۔

کوئی بات نظر آئے تو تم اس کے خلیفہ کے ساتھ
کیا کروگے بعض نے کہا کہ آپ سے خلاف نہ ہوگا
دوسروں کو پوچھا کہ اگر تم محمدؐ کے خلاف دیکھو
تو میرے ساتھ کیا کروگے یاروں سے ایک
نے کہا کہ میں ایسا ہی کرونگا جیسا کہ تیر
شکنجہ میں رکھکر سیدھی کرتے ہیں عمرؓ
خوش ہوئے بعد ازاں اس یار کو کرتا
عطا فرمایا۔

باب چہاردہم

در دعوی بعمل مردود

نیز نقلست کہ پیش حضرت میراں علیہ السلام کفش وجامہ برائے برکت طلبیدند میراں فرمودند بگیرید وبہ پوشید وبرائے برکت درون خانہ مدارید اگر پوست ایں بندہ بپوشید ہرگز از دوزخ نجات نیابید تا آنکہ عمل نکنید آنچہ بندہ میگوید ونیز نقلست قبول مہدیؑ عمل است واگر نہ قبول بے عمل مردود است. قولہ تعالیٰ وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصری تلک امانیھم قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ

چودھواں باب

دعوی بیعمل مردود کے بیان میں

نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کے حضور میں (آپکی) جوتیاں اور لباس برکت کے لئے طلب کئے تو مہدیؑ نے فرمایا لو اور پہنو اور برکت کے لئے گھر میں مت رکھو اگر اس بندہ کا پوست پہنوگے ہرگز دوزخ سے نجات نہ پاوگے جو کچھ بندہ کہتا ہے جبتک عمل نہ کروگے۔ اور نیز نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام کو قبول کرنا عمل کرنا ہے اور اگر نہ قبول بے عمل مردود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور انھوں نے کہا جنت میں ہرگز داخل نہوگا مگر وہی آدمی جو یہودی یا نصاریٰ یہ انکی آرزوئیں ہیں کہدے تم اپنی برہان لاؤ اگر تم سچے ہو بات تو یہ ہے جس نے اپنا منھ اللہ کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکوکار

ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون
(جزء ۱ رکوع ۱۳) وقال علیہ السلام
حارث رضی اللہ عنہ کیف
اصبحت یا حارث قال اصبحت
مومنا حقا۔ ایں از حارثؓ دعوی بود
بر حقیقت ایمان خود لاجرم پیغمبر بے حجت
وبے برہان نہ گذاشت وفرمود انظر
ما ذا تقول لکل شئ حقیقۃ وما
حقیقۃ ایمانک یعنی ہر چیز را حقیقتی
است کہ بدلیل است و دلیل ایمان تو
چیست گفت اعرضت نفسی عن
الدنیا واسھرت لیلی واظمأت
نھاری واستوی عندی ذھبھا
وفضتھا حجرھا ومدرھا وکانی
انظر الی عرش ربی بارزا وکانی
انظر الی اھل الجنۃ فی الجنۃ
یتزاورون واھل النار فی النار
یتغاورون پس حضرت رسالتؐ فرمودند
اصبت فالزم اصبت فالزم

بھی ہے تو اس کے لئے اللہ کے پاس اس کا اجر ہے
اور نہ اوپر کوئی خوف ہے اور نہ وہ کبھی غمگین ہونگے
اور نبی علیہ السلام نے حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا
اے حارث تو نے کس طرح صبح کی تو کہا میں نے
اس حال میں صبح کی کہ سچا مومن ہوں اپنے
ایمان کی حقیقت پر حارثؓ کا یہ دعوی تھا پیغمبرؐ
نے بلا ضرورت اور برہان کے (پیش کئے) بغیر
(حارث کو) نہیں چھوڑا اور فرمایا کہ دیکھ تو کیا کہتا
ہے ہر چیز کے لئے حقیقت ہے اور تیرے ایمان
کی حقیقت کیا ہے یعنی ہر چیز کی ایک حقیقت ہے
جو دلیل کیساتھ ہے اور تیرے ایمان کی دلیل کیا ہے
تو کہا کہ میں نے اپنے نفس کو دنیا سے روگردان
کر دیا اور میں اپنی رات کو بیدار رکھا اور اپنے
دن کو تشنہ رکھا اور میرے پاس دنیا کا سونا
چاندی اور پتھر ڈھیلے برابر رہے اور میں (ایسا ہوا)
گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کو کھلم کھلا دیکھ رہا ہوں
اور گویا کہ اہل جنت کو جنت میں باہم ملاقات کرتے
دیکھ رہا ہوں اور اہل دوزخ کو دوزخ میں ایک دوسرے
پر گرتے دیکھ رہا ہوں پس حضرت رسالت پناہ ؐ

فالزم پس مومن را ہمچنیں باید کقولہ
تعالیٰ قل ان کنتم تحبون اللہ واتبعونی
یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ
غفور رحیم ۝ (جزء ۳ رکوع ۱۲) ونبی علیہ السلام
را یاران پرسیدند یارسول اللہ ما
علامت الایمان قالؐ حب اللہ
باز پرسیدند ما علامت حب اللہ
قالؐ حب القرآن قال وما علامت
حب القرآن قالؐ حب النبیؐ
قال ما علامت حب النبی قالؐ
ھو اتباعہ قال وما علامت
الاتباع قالؐ ترک الدنیا قال
ما علامت ترک الدنیا قالؐ
ھی ثلثۃ اشیاء ترک المفقود و
ایثار الموجود وبرودۃ القلب عن
حب المال والجاہ۔ پس مومن را
ہم ہماں باید کقولہ تعالیٰ قل اطیعوا اللہ
والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب
الکٰفرین (جزء ۳ رکوع ۱۲) پس بغیر مطیع

نے فرمایا کہ تو نے ٹھیک کہا پس لازم کرے تو نے
ٹھیک کہا پس لازم کرے تو نے ٹھیک کہا پس
مومن کو ایسا ہی چاہیئے مانند قول اللہ تعالیٰ کے
کہدے اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو تم میری اتباع
کرو تو اللہ تم کو دوست رکھیگا اور تمہارے گناہوں
کو معاف کردیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور
نبیؐ سے یاروں نے پوچھا کہ یارسول اللہؐ ایمان کی
علامت کیا ہے تو فرمایا اللہ کی محبت پھر پوچھا کہ
اللہ کی محبت کی علامت کیا ہے تو فرمایا قرآن کی
محبت کہا قرآن کی محبت کی علامت کیا ہے تو
فرمایا نبیؐ کی محبت کہا نبی کی محبت کی علامت
کیا ہے تو فرمایا نبیؐ کی اتباع کہا اتباع کی علامت
کیا ہے کہا ترک دنیا کہا ترک دنیا کی علامت کیا ہے
فرمایا تین چیزیں مفقود کو چھوڑنا موجود کو ایثار کرنا
مال وجاہ کی محبت سے دل سرد ہوجانا پس مومن
کو بھی وہی چاہیئے مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہدے
کہ اللہ اور رسول کا کہا مانو پھر اگر وہ لوگ نہ مانیں
تو بیشک اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا پس
اطاعت کے بغیر نجات نہیں کل قیامت کے

نجات نیست فرادی قیامت بے عمل فائدہ
نخواہد کرد۔ قال یا فاطمۃ اعملی ولا تتکلی
علی انک ابنتی قولہ تعالیٰ فاذا نفخ فی
الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا
یتساءلون ۝ فمن ثقلت موازینہ
فاولئک ھم المفلحون ۝ ومن خفت
موازینہ فاولئک الذین خسروا
انفسھم فی جھنم خلدون ۝ (جزء المدثر ع)
الایۃ وقال علیہ السلام ایتونی
باعمالکم ولا تاتونی بانسابکم۔ وقیل
الجنۃ لمن اطاع ولو کان عبدا حبشیا
والنار لمن عصیٰ ولو کان سیدا قرشیا
قال علیہ السلام یا ابن آدم یسئل یوم
القیمۃ عن کسب ولا یسئل عن
نسب کقولہ تعالیٰ فی ولد نوح علیہ السلام
ونادیٰ نوح ربہ فقال رب ان ابنی
من اھلی وان وعدک الحق وانت
احکم الحاکمین ۝ قال یا نوح انہ
لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح

دن بغیر عمل کے فائدہ نہ ہوگا۔ نبیؐ نے فرمایا اے
فاطمہؓ تو عمل کر اور مت تکیہ کر اس پر کہ تو میری
بیٹی ہے قول اللہ تعالیٰ کا ہے پس جب صور
میں پھونک ماری جائیگی تو نہ ان میں رشتہ داریاں
اسدن (باقی رہینگی) اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیگا
پھر جنکا پلہ بھاری ہوا تو وہی لوگ فلاح پانیوالے
ہیں اور جن کا پلہ ہلکا ہوا تو وہی لوگ ہیں جنھوں
نے آپ اپنا نقصان کیا جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور
نبیؐ نے فرمایا تم میرے پاس اپنے اعمال لاؤ اپنے
انساب مت لاؤ اور کہا گیا ہے جنت اس شخص
کے لئے ہے جس نے اطاعت کی اگرچہ کہ حبشی غلام
ہو اور دوزخ اس کیلئے ہے جس نے نافرمانی کی اگرچہ
کہ قریشی سردار ہو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے آدم
کے بیٹے قیامت کے دن کسب کا سوال کیا جائیگا
نسب کا سوال نہیں کیا جائیگا مانند قول اللہ تعالیٰ
کے نوحؑ کے فرزند کے بارے میں۔ اور نوحؑ نے
اپنے رب کو پکارا اور کہا اے میرے رب تحقیق میرا
بیٹا میری اہل سے ہے اور تحقیق تیرا وعدہ سچا ہے
اور تو سب سے بڑا حاکم ہے تو اللہ نے فرمایا اے نوحؑ تحقیق

فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم انی اعظک ان تکون من الجاھلین (جزء ۱۲ رکوع ۴)

وہ تیری اہل سے نہیں ہے تحقیق اس نے غیر صالح عمل کیا ہے جس بات کا تجھے علم نہیں ہے تو اس کا سوال نہ کر تحقیق میں تجھکو نصیحت کرتا ہوں تو نہو جاہلوں میں۔

باب پانزدہم
در نصرت دین

حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ دین خدای را از دو چیز نصرت است این است کہ میان یکدیگر موافقت و بذل کنند و از دو چیز ہزیمت است این است کہ تنازع و تخالف نمایند و بخل کقولہ تعالیٰ یا ایہا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم (جزو ۶ رکوع ۱۲) دیگر۔ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم۔ والثانی فاستجاب لہم ربہم

پندرہواں باب
دین کی تائید کے بیان میں

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے دین کو دو چیزوں سے نصرت ہے وہ یہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ موافقت اور سلوک کریں اور دو چیزوں سے ہزیمت ہے وہ یہ کہ جھگڑا مخالفت اور بخل کریں مانند قول اللہ تعالیٰ کے اے مومنو جو تم میں اپنے دین سے پلٹ جائیگا تو اللہ ایسے لوگ موجود کردیگا جن کو وہ دوست رکھیگا اور وہ اللہ کو دوست رکھیں گے مومنوں کے ساتھ نرم دل اور کافروں کیساتھ سخت دل ہوں گے اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہ کریں گے۔ دیگر اور جو لوگ اس کے (محمدؐ کے) ساتھ ہیں وہ سخت ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں۔ اور ثانی

انی لا اضیع عمل عامل منکم من
ذکر او انثی بعضکم من بعض
(جزو ۴ رکوع ۱۱) ۔ ای یمد بعضکم بعضا
میان یکدیگر از تن و مال نصرت کنند
قال علیہ السلام المؤمنون کنفس
واحد ۔ وقال علیہ السلام لیسوا
بانبیاء ولا شہداء ولکن یغبطہم
الانبیاء والشہداء وہم یتحابون
فی اللہ ۔ ونیز در زمانۂ رسولؐ یکدیگر
خدمت و نصرت میکردند وقال علیہ
السلام انا خادم الفقراء والخادم
فی امان اللہ ما دام فی خدمت
المؤمن ونیز حضرت میرؑ فرمودند
یکدیگر برادران یکجا باشند میان خود یاری
بکنند تا ذکر خدا تعالیٰ و راہ خدا آسان
باشد چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیش
حضرت حقتعالیٰ عرض کردند واجعل لی
وزیرا من اہلی ہارون اخی اشدد
بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک

پس قبول فرمائی ان کی دعا ان کے رب نے کہ بیشک
میں ضائع نہیں کرتا تم میں سے کسی عمل کرنیوالے
کے عمل کو مرد ہو یا عورت تم میں کہ بعض بعض سے
یعنی بعض بعض کے مددگار ہیں آپس میں جان اور
مال سے مدد کرتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مومن
آپس میں ایک ہی ہیں اور نبیؐ نے فرمایا وہ لوگ
نہ انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن ان پر انبیاء اور
شہداء رشک کریں گے اور وہ اللہ کے معاملہ میں
محبت رکھتے ہیں اور نیز رسولؐ کے زمانہ میں ایک
دوسرے کی خدمت اور مدد کرتے تھے اور نبی علیہ السلام
نے فرمایا میں فقیروں کا خادم ہوں اور خادم جبتک
مومن کی خدمت میں رہے اللہ کے امان میں رہتا
ہے اور مہدیؑ نے فرمایا کہ ایک دوسرے بھائی ایک
جگہ مل کر رہیں ایک دوسرے کی مدد کریں تا اللہ
تعالیٰ کے ذکر اور خدا کی راہ میں آسانی ہو چنانچہ
حضرت موسیٰؑ نے حضرت حقتعالیٰ کے حضور میں
عرض کیا کہ میرے لوگوں میں سے میرے بھائی ہارون
کو میرا وزیر بنا اس سے میری کمر مضبوط کر اور
اس کو میرے کام میں شریک کر تا کہ ہم تیری کثرت سے

کثیراً و نذکرک کثیراً انک کنت بنا بصیراً (جزء ۱۶ رکوع ۱۱) و در زمانہ میانسید خوندمیر و میر انسید محمود و ہمہ مہاجراں و در زمانہ رسول و اصحاب رسول روش ہمیں بود و نیز اکثر از یاران مہدی شنیدیم کہ در وقت طعام خوردن باید حقتعالی باشید و باغفلت مخورید و اگر باغفلت خورد در طریقت آں طعام حرام باشد کقولہ تعالیٰ یا یہا الذین اٰمنوا لا تحرموا طیبٰت ما احل اللہ لکم و لا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (جزء ۷ رکوع ۲) الحلال طیب صاف بان علی الشہود فان نزلت الحالۃ عن ہذا فعلی ذکرہ علی الغفلۃ حرام فی شریعۃ الارادۃ۔ قولہ تعالیٰ فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بایٰتہ مومنین (جزء ۸ رکوع ۱) قولہ تعالیٰ و لا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ و انہ لفسق (جزء ۸ رکوع ۱)

تسبیح کریں اور تیرا ذکر کثیر کریں بیشک تو ہمارے حال کو خوب دیکھ رہا ہے اور بندگی میانسید خوندمیر و میر انسید محمود اور تمام مہاجرین کے زمانے میں اور رسول اور اصحاب رسول کے زمانہ میں یہی روش تھی اور نیز ہم نے اکثر یاران مہدی سے سنا ہے کہ کھانا کھانے کے وقت خدا کی یاد میں رہو اور غفلت سے مت کھاؤ اور اگر غفلت سے کھاؤ گے تو طریقت میں وہ کھانا حرام ہوگا فرمان خدا ہیکہ اے ایمان والو نہ حرام کرو ستھری چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کردی ہیں اور حد سے نہ بڑھو بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا حلال چیز طیب و صاف ہے دیدار یا ذکر کی حالت میں اور غفلت کی حالت میں حرام ہے طریقت میں۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے تم اس چیز میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان لائے ہو اور قول اللہ تعالیٰ کا ہے تم اس چیز سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا ہے اور تحقیق وہ البتہ بدکاری ہے۔ **فصل** دوسری اس چیز کے

فصل دومی چیزیکہ نصرت دین است.

درگہ شاہ محمد مہدی آخرزماں
می نماید پنج چیزاں دائما بر مہدیاں
جان وتن رابذل کردن خانماں بگذاشتن
جوع وخواری پیشہ کردن صبر برپا داشتن
ہرکہ مہدیؑ رابگرود گفت او در دل کند
بیحجابش رویۃ اللہ بالیقین حاصل کند

کقولہ تعالیٰ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون آیتہا بسیار مانند ایں ہستند واطاعت مہاجراںؓ واولیاء فرض است والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ مما اوتوا ویؤثرون علیٰ انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون (جزء ۲۸ رکوع ۴) ونیز بندگی سید خوندمیرؓ فرمودند کہ ما را ہم یک پیراہن باشد بدہم چرا کہ وقت نماز بیاید

بیان میں جس سے دین کو تائید ہے۔

حضرت شاہ محمد مہدی آخرزماں کے وقت میں مہدویوں پر پانچ چیزیں ظاہر تھیں جان اور تن کو نثار کرنا گھر بار چھوڑنا بھوک اور ذلت کا پیشہ اختیار کرنا صبر قائم رکھنا جو شخص کہ مہدیؑ پر ایمان لاتا ہو اور آپکا زمان خلافت نشین کرتا ہو تو ایسا شخص یقیناً دیدار خدا بے حجاب حاصل کرتا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے تم ہرگز نیکی (خدا کی) نہ پاؤ گے حتیٰ کہ اپنی پیاری چیز (جان کو اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور ایسی بہت سی آیتیں ہیں اور مہاجرینؓ اور اولیا کی اطاعت فرض ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اور جو گھر چھوڑے ہیں اس گھر (مدینہ) میں اور ایمان میں مہاجرینؓ کے پہلے سے اس سے محبت رکھتے ہیں جو ہجرت کرتا ہے اون کی طرف اور نہیں پاتے اپنے سینوں میں کوئی غرض اس شئے کی طرف سے جو مہاجرینؓ کو دیدی جاوے اور ان کو مقدم رکھتے ہیں اپنی جان سے گو اپنے اوپر تنگی ہی ہو اور جو شخص محفوظ رکھا جاوے اپنے حرص نفسانی سے تو وہی لوگ مراد پانے والے ہیں اور نیز بندگیہاں سید خوندمیرؓ

از زن و دختران خود بستانم که ایشاں جامہ
فاضل دارند۔ بندگی سید خوندمیر گلیم پوشیدہ
انچہ در خانہ بود ہمہ دادند چنانچہ ابابکر صدیق
گلیم پوشیدہ بود ہمچنیں صدیق مہدی کردند
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کسیکہ دو
جامہ دارد یکی برادر برہنہ باشد او را بدہید
وگرنہ منافق است چرا کہ حضرت رسول علیہ
السلام را یک پیراہن بود بدادند و حضرت
بی بی فاطمہ رض را نکاح شد آنوقت دو پیراہن
بودند کہ یک ہفت پیوندی و دیگر نہ پیوندی
ہماں شب در راہ خدا یکی ہمشیرہ را
تکلیف نماز بود او را بدادند و اندیک دیگر
مخالفت کردن فتنہ پیدا میشود ازاں فتنہ
پرہیز باید کرد تا ہزیمت نباشد قولہ تعالیٰ
واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین
ظلموا منکم خاصۃ واعلموا ان اللہ
شدید العقاب (جزء ۹ رکوع ۱۰) وحق تعالیٰ
نہی کردہ است۔ اطیعوا اللہ ورسولہ
ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب

نے فرمایا کہ ہمارے پاس بھی ایک کرتا ہو تو دیدیں گے
اس لئے کہ نماز کا وقت آئے تو عورت بچوں سے
لے سکتا ہوں کہ یہ لباس زاید رکھتے ہیں بندگیہا
سید خوندمیر نے کمبل پہن کر جو کچھ گھر میں تھا دیدیا
جس طرح کہ ابابکر صدیق نے کمبل پہن لی تھی اسی
طرح صدیق مہدی نے کیا حضرت مہدی نے فرمایا
جو شخص کہ دو کپڑے رکھتا ہے ایک کپڑا اس بھائی
کو دے جو برہنہ ہے ورنہ وہ منافق ہے اس لئے کہ
حضرت رسول کے پاس ایک کرتا تھا دیدئے اور حضرت
بی بی فاطمہ کے نکاح کے وقت دو کرتے تھے جس میں
ایک پر سات پیوند اور دوسرے پر نو پیوند تھے
اسی رات میں خدا کی راہ میں ایک ہمشیرہ کو نماز کی تکلیف
تھی اس کو دیدئے اور آپس میں مخالفت کرنے سے
فتنہ پیدا ہوتا ہے اس فتنہ سے پرہیز کرنا چاہیئے تا
ہزیمت نہ ہو قول اللہ تعالیٰ کا ہے کہ اور تم ڈرتے رہو
اس بلا سے کہ پڑیگی تم میں سے ظالموں ہی پر چن کر اور
جانے رہو کہ اللہ کی مار بڑی سخت ہے اور حق تعالیٰ
نے نہی کی ہے کہ تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو
اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ بہت ہار دوگے اور تمہاری

ریحکم (جزء ۹ رکوع ۲) پس باید کہ باید یگر
نصرت و محبت دارند تا منازعت فرو
نشیند چنانچہ قصہ جنگ احد رسول علیہ
السلام را وعدہ نصرت بود چنانکہ خلاف
رسولؐ کردند نصرت برده و ہزیمت کرده
باایں ہم کہ رسولؐ درمیان بودند کقولہ
تعالیٰ لقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونھم
باذنہ حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر و
عصیتم من بعد ما اریکم ما تحبون منکم
من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاٰخرۃ
ثم صرفکم عنھم لیبتلیکم۔ واز مخالفت صلح
(جزء ۴ رکوع ۶)
بہتر است والصلح خیر ایں فضل خدا است
کہ الفت درمیان باشد کقولہ تعالیٰ و
اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً
فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانًا
ایضًا انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین
اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون۔
(جزء ۲۶ رکوع ۱۳)

ہوا جاتی رہیگی پس چاہیئے کہ آپس میں نصرت اور
محبت رکھیں تا کہ جھگڑا بیٹھ جائے جیسا کہ قصۂ
جنگ احد کہ رسول علیہ السلام کے لئے وعدہ
نصرت کا تھا جیسا کہ خلاف رسولؐ کئے اور شکست
پائی اور نصرت جاتی رہی باوجود اس کے کہ رسولؐ
درمیان تھے مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور تم کو سچا
کر دکھایا اللہ نے اپنا وعدہ جب تم قتل کر رہے
تھے اس کے حکم سے یہانتک کہ تم نے نامردی کی
اور کام میں جھگڑا کیا اور خلاف حکم کیا اس کے بعد کہ
اللہ تم کو دکھا چکا تھا جو تم چاہتے تھے تم سے بعض تو
دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت چاہتے تھے پھر تم کو
اللہ نے پھیر دیا دشمنوں سے تا کہ تمہاری جانچ کرے
مخالفت سے صلح بہتر ہے اور صلح بہتر ہے آپس میں الفت کا
ہونا بھی خدا کا فضل ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور تم
خدا کی نعمت کو یاد کرو جس وقت تم باہم دشمن تھے تو اس نے تمہارے
دلوں میں الفت پیدا کر دی تم خدا کی نعمت کی برکت سے
آپس میں بھائی بھائی بن گئے ایضًا مومنین باہم بھائی ہی
ہوتے ہیں پس تم اپنے بھائیوں میں صلح پیدا کرو اور خدا سے ڈرو
شاید تم رحم کئے جاؤ۔

باب شانزدہم

دربیان قاتلوا وقتلوا

میر انعلیہ السلام درشہر ناگور ایں آیت بدیں عبارت فرمودند فالذین ھاجروا شد واخرجوا من دیارھم شدواوذوا فی سبیلی شد وقتلوا وقتلوا ماندہ است ماشاء اللہ فرمودند کقولہ تعالیٰ فالذین ھاجروا۔ عن اوطانھم واطوارھم والاعمال السیئۃ والاخلاق الذمیمۃ وجاھدوا فی الاشباح والارواح۔ واخرجوا من دیارھم۔ یعنی ھاجروا من معاملات الطبیعۃ الی عالم الحقیقۃ بتجلی صفات الربوبیۃ تقربا الی اللہ۔ حدیث قدسی۔ من تقرب الیّ

سولہواں باب

قاتلوا وقتلوا کے بیانمیں

مہدی علیہ السلام نے شہر ناگور میں اس آیت کو اس عبارت میں فرمایا فالذین ھاجروا کا ظہور ہوا واخرجوا من دیارھم کا ظہور ہوا واوذوا فی سبیلی کا ظہور ہوا وقتلوا وقتلوا باقی ہے (اس کے متعلق) ماشاء اللہ فرمایا مانند قول اللہ تعالیٰ کے پس وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی یعنی انھوں نے اپنے وطنوں اور اپنے اطوار اور اپنے برے اعمال اور اخلاق ذمیمہ سے ہجرت کی اور جسم وروح سے مجاہدہ کیا اور اپنے دیار سے نکالے گئے یعنی ان لوگوں نے عالم حقیقت یعنی ربوبیت کی صفات کی تجلی کی طرف اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے طبعی معاملات سے ہجرت کی حدیث قدسی۔ جو ایک بالشت میرے قریب ہوتے کی

شبرا تقربت الیہ ذراعا واوذوا فی سبیلی ۔ ای فی طلبی واوذوا فی ابتداء الانواع وقاتلوا مع النفس وقتلوا بسیف الصدق لاکفرن عنھم سیاتھم وجودھم قال رجعنا من الجھاد الاصغر الی الجھاد الاکبر کقولہ تعالیٰ اتل ما اوحی الیک من الکتاب واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر۔ (جزء ۲۱ رکوع ۱) ۔ پس طالبان حق را باید کہ تا آنزمانکہ قتال شروع نشدہ است یا نفس خود قتال بکند یعنی توجہ دائم چنانکہ دیگر ہیچ چیز در دل نگذرد در صورت قتال ثابت بماند کقولہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون (جزء ۱۰ رکوع ۲) وکسانیکہ بسیار ذکر اللہ کردند پیش حضرت رسولؐ عرض کردند کہ چرا قتال نمی فرمائی فلما کتب علیھم القتال اذا فریق

کوشش کرے گا تو میں ایک گز اس کے قریب ہو جاؤنگا اور وہ میرے راستہ میں تکلیف دیئے گئے یعنی میری طلب میں تکلیف دیئے گئے اور وہ تکلیف دیئے گئے اقسام کی بلا میں اور انھوں نے نفس سے قتال کیا اور سچائی کی تلوار سے قتل کئے گئے تو البتہ دور کردونگا میں ان سے ان کی برائیوں کو نبیؐ نے فرمایا ہم نے جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف رجوع کیا مانند قول اللہ تعالیٰ کے تحقیق جو کتاب بذریعہ وحی نازل کیگئی ہے اس کو پڑھ دے اور نماز قائم کر تحقیق نماز فحش اور بری بات سے روکتی ہے اور البتہ اللہ کا ذکر ہی بڑا ہے پس طالبان حق کو چاہیئے کہ جبتک قتال شروع نہ ہو اپنے نفس کیساتھ قتال کریں یعنی ہمیشہ خدا کی طرف متوجہ رہیں اس طرح کہ دوسری کوئی چیز دل میں نہ آئے قتال کی صورت میں ثابت قدم رہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے ایمان والو جب تم بھڑو کسی فوج سے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو شاید تم کامیاب ہو اور جو لوگ خدا کا ذکر بہت نہیں کرتے حضرت رسولؐ سے عرض کرتے کہ کس لئے قتال نہیں فرماتے پھر جب ان

منهم يخشون الناس كخشية الله او اشد خشية وقالوا ربنا لم كتبت علينا القتال (جزء ۵ رکوع ۸) پس ہرگاہ کہ ایذا رسانیدند و قتال کردند دستوری داد و حریص گردانید مومنان را بحرب کردن گفت و فرمود کہ من فرمودم شما را محاربہ بلکہ ستم رسیدہ ستید کقولہ تعالی اذن للذين يقتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير الذين اخرجوا من ديارهم بغير حق الا ان يقولوا ربنا الله ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبيع و صلوات ومساجد يذكر فيها اسم الله كثيرا وليصرن الله من ينصره ان الله لقوی عزیز. (جزء ۱۷ رکوع ۱۳) وچوں ایں ظلم شروع کردند یعنی اخراج و مسجدہا و حجرہا سوختند و بعضی مشتہا کردند کہ شہید شدند بعد ازاں بندگی سید الشہدا چند برادراں را فرستاد کہ بعضی ملایاں را کشتند

جہاد فرض کیا گیا تو یکایک ان میں کی ایک جماعت آدمیوں سے ایسا ڈرنے لگی جیسا کہ اللہ سے ڈرنا چاہیئے بلکہ اللہ سے بھی زیادہ ڈرنے لگی اور انھوں نے کہا اے ہمارے رب تو نے ہم پر جہاد کس لئے فرض کیا پس جبکہ (کافروں نے) ایذا پہنچائی اور قتل کئے تو مومنوں کو جنگ کرنے کی اجازت دی اور حرص دلایا اور فرمایا کہ میں نے تم کو محاربہ کا حکم دیا ہے بلکہ تم ستم رسیدہ ہو مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ مومنوں کو جنگ کرنے والے کافروں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا اس لئے کہ مومنین تم رسیدہ ہیں اور تحقیق اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے ایسے لوگ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے اگر بعض لوگوں کو بعضوں کے ذریعہ سے اللہ کا دفع کرنا نہ ہوتا تو صومعے گرجے عبادت خانے اور مسجدیں جس میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے گرا دیئے جاتے اور البتہ اللہ ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتے ہیں تحقیق اللہ البتہ قوی اور غالب ہے۔ اور جب (ظالمین نے) یہ ظلم شروع کیا یعنی اخراج کئے مسجدوں اور حجروں کو جلائے اور بعض کو

کہ ایشاں بتان اند و بر قتل مومناں فتوی
میدہند مسئلہ شرع ہمین است کہ بر
شہر ہائے مسلمانان ہجوم کردہ کس بیاید
آنزماں بر مرداں و زناں و بندہ و
آزادگاں را فرض عین شود کہ ظالماں را
ہزیمت دہند و مومناں نصرت یابند
و نیز معلوم باد کہ وقتی کہ از کھانبیل
اخراج کنانیدند بہ موضع بھدری والی
بندگی سید الشہدا رہ یا دائرہ ہم آنجا فرود
آمدند بعد چند روز خبر آمد کہ لشکر ملعونان
آمدہ مسجد ہا و حجرہا سوختند بعد سید خوندمیر رض
فرمودند کہ ایشاں تقصیر نکردہ حکم اخراج
کردند و عبادت گاہ سوختہ و پاے زاغ
آہنی گرم کردہ بر روی بعضی چفسیدند
اکنوں در مظلوماں شمار رسیدیم تا ان اللہ
لقوی عزیز بعدہ استعداد قتال بندگی
سید خوندمیر رضی اللہ عنہ شروع کردند بعد
چند مہاجران مہدی علیہ السلام تنازع کردند
کہ با کلمہ گویاں قتال جائز نیست برایں

گھونسے مارے کہ شہید ہوگئے بعد ازاں بندگی
سید الشہدا رنے بعض ملاؤں کو قتل کرنے کے لئے
برادروں کو بھیجا کہ یہ بت ہیں اور مومنوں کو قتل کرنے
کا فتوی دیتے ہیں شرع کا مسئلہ یہی ہے کہ (جب)
کوئی شخص مسلمانوں کے شہر پر ہجوم کرکے آئے تو اس
وقت (شہر کے) مردوں عورتوں غلاموں اور آزادوں
پر فرض عین ہے کہ ظالموں کو شکست دیں اور مومنوں
مدد پائیں اور نیز واضح ہو کہ جب کھانبیل سے (ظالمین نے)
اخراج کروایا تو بندگیماں سید الشہدا رنے دائرہ
کیساتھ موضع بھدری والی میں اقامت کی چند روز
کے بعد خبر آئی کہ ملعونوں کا لشکر آکر مسجدوں اور حجروں
کو جلادیا اس کے بعد بندگیماں سید خوندمیر رض نے فرمایا
کہ ان ظالموں نے کوتاہی نہ کرکے اخراج کا حکم جاری
کیا اور مسجدوں کو جلائے اور لوہے کا پنجہ گرم کرکے
بعضے مہدویوں کے چہرہ پر داغ دیئے اب ہمارا شمار
مظلموں میں ہوچکا ہے تحقیق کہ اللہ تعالی التبدوی
اور غالب ہے اس کے بعد بندگی سید خوندمیر رضی اللہ
عنہ نے جنگ کی تیاری شروع کی اس کے بعد چند مہاجران
مہدی علیہ السلام نے تنازع کیا کہ کلمہ گویوں کیساتھ قتال

اقرار کردند و اعتراف نمودند ہر یک یعنی میاں
نظامؓ و میاں ملک جیوؓ و میاں نعمتؓ و میاں
لاڑشہؓ و میاں دلاورؓ قرار آنکہ انچہ
اتباع محمدؐ و مہدیؑ و قرآن است بر آں
متفق ایم و دریں ہم اتفاق داریم کہ خلق را
کافر نگوئیم و تکفیر کردن خلق در شرع روا
نیست و نیز قتال با خلق نہ کنیم و این خلاف
شرع است زیرا کہ اگر تکفیر خلق و قتال
با ایشاں جائز داریم نسخ کتاب خدا و شرع
محمد رسول اللہؐ لازم آید قولہ تعالی ولا
تقولوا لمن القی الیکم السلام لست
مومنا۔ قال علیہ السلام لا تکفروا
اھل قبلتکم۔ وثانی۔ امرت ان اقاتل
الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ۔ این
روا نیست زیرا کہ مہدی علیہ السلام
مبین قرآن بود نہ ناسخ کتاب و تابع شرع
محمدی نہ ناسخ شرع و اگر تکفیر و قتال در حق
ایشاں جائز داریم پس لازم آید زنان و
دختران ایشاں بغیر نکاح در تصرف آریم

جائز نہیں ہر ایک یعنی میاں نظامؓ میاں ملک جیوؓ۔
میاں نعمتؓ میاں لاڑشہؓ اور میاں دلاورؓ نے
اس بات کا اقرار و باعتراف کیا اقرار یہ کہ محمدؐ
اور مہدیؑ اور قرآن کی جو کچھ اتباع ہے ہم اوسپر
متفق ہیں اور اس بات پر بھی متفق ہیں کہ خلق
کو بلا عذر شرعی کافر نہیں کہیں گے اور خلق پر تکفیر کا
حکم کرنا شرعاً جائز نہیں اور نیز خلق سے قتال نہیں
کریں گے اور یہ خلاف شرع ہے اس لئے کہ اگر خلق کی
تکفیر اور ان کے ساتھ قتال کو جائز رکھیں تو قرآن
اور شرع محمدیؐ کا خلاف لازم آتا ہے فرمان خدا ہے
کہ جس نے تم کو سلام کیا تو تم اس کو مومن نہیں ہے مت کہو
نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے اہل قبلہ کو کافر مت کہو
اور دوسری حدیث یہ بھی ہے کہ میں حکم دیا گیا ہوں
کہ لوگوں سے ان کے لا الہ الا اللہ کہنے تک مقاتلہ
کروں یہ جائز نہیں اس لئے کہ مہدی علیہ السلام
مبین قرآن تھے نہ کہ ناسخ قرآن اور تابع شرع
محمدیؐ تھے نہ کہ ناسخ شرع اور اگر تکفیر و قتال
ان کے حق میں جائز رکھیں تو پس لازم آئیگا کہ ان
کی عورتوں اور لڑکیوں کو بغیر نکاح تصرف میں لائیں

واموال ایشاں حلال باشد وایں جائز
نیست بلکہ کفر است اما منکران مہدی
علیہ السلام را چنانچہ در احادیث وقرآن مذکور
است برآں اعتقاد داریم قولہ تعالی
ومن یکفر بہ من الاحزاب
فالنار موعدہ۔ قال علیہ السلام
من انکر المہدی فقد کفر۔ اگر در
متابعت دین مہدیؑ کسے مانع شود وگوید
کہ ایں بدعت وضلالت است وگوید کہ
ازیں باز آئید وگرنہ از ملک ما بیروں روید
بیروں رویم اگر چیزی عذری باشد حقیقت
ازاں عذر پیش آریم واگر ایشاں عذر قبول
ندارند وتعدی کنند واگر دفع کردہ شود
مواخذہ نباشد ازروی شرع اگر صبر کنند
ودرگذرند وعفو کنند بہتر باشد کقولہ تعالی
ولمن صبر وغفر ان ذٰلک لمن
عزم الامور (جزء ۲۵ رکوع ۵) واما امر
معروف کنند قولہ تعالی ولتکن منکم
امۃ یدعون الی الخیر وآں بر سہ نوع است

اور ان کا مال حلال ہو اور یہ جائز نہیں بلکہ کفر ہے
لیکن منکران مہدی علیہ السلام کے متعلق جیسا کہ
احادیث اور قرآن میں مذکور ہے ہم اس پر اعتقاد
رکھتے ہیں فرمان خدا ہے کہ اور جو گروہ اس سے (مہدیؑ
سے) انکار کرے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے نبیؐ نے
فرمایا جس نے مہدی کا انکار کیا پس وہ کافر ہو گیا
اگر کوئی شخص دین مہدیؑ کی پیروی کا مانع ہو اور
کہا کہ یہ بدعت اور ضلالت ہے اور کہا کہ اس سے
باز آؤ ورنہ ہمارے ملک سے چلے جاؤ تم ہم
باہر چلے جائیں گے اگر کچھ عذر ہو تو ہم حقیقت
عذر پیش کریں گے اور اگر یہ لوگ عذر قبول نہ کریں
اور ظلم کریں اور اگر (یہ بات) دفع کر دی جائے
تو ازروئے شرع مواخذہ نہ ہوگا اگر صبر
کریں درگذر کریں اور معاف کریں تو بہتر
ہوگا مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور البتہ جس نے
صبر کیا اور بخشدیا بیشک یہ بڑی ہمت کے
کام ہیں ولیکن امر معروف کریں فرمان خدا ہے
کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہیئے جو
نیکی کی طرف بلائے اور وہ تین قسم پر ہے ہاتھ

بالید واللسان والجنان بہر نوعی استطاعت
دارد امر معروف کند از عہدہ آں بیروں آیند
و مثاب باشند و ماجور باشند و اگر باز نہ آیند
واز شرع بیروں آیند از روے شرع
با ایشاں قتال جائز باشد و ہر کہ بعد ازیں
عدول کند و حجتی پیش آرد حجت او نامسموع
و باطل گردد و او مبتدع و ضال است
ہم بریں جملہ مقرر شدند و اعتراف نمودند و
ایں بر سبیل حجت دادن ثانی الحال حجت
باشد و نیز معلوم باد کہ بندگیمیاں نعمتؓ
و میاں ملکؓ چوں پیش بندگیمیاںؓ آمدند ایں
آیت خواندند ثم اورثنا الکتٰب الذین
اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم
لنفسہ بعدہ میاں سوال کردند در حق
کدام کس ظالم نفس فرمودند و مقتصد کدام
کساں را فرمودند و سابق بالخیرات کدام کساں را
فرمودند اگر شمارا معلوم باشد بگوئید بعدہ
ایشاں گفتند معلوم نیست ما حال آنکس را
بہ بینیم بندگی میاںؓ فرمودند بندہ ہیچ چیز انرا

اور زبان اور دل سے جس قدر طاقت رکھتا ہو
امر معروف کرے (تاکہ) اس کے ذمہ سے بری
ہوں اور اجر و ثواب پائیں اور اگر (ظالمین) باز
نہ آئیں اور شرع سے باہر ہو جائیں تو شرعاً ان کے
ساتھ قتال جائز ہے اور جو شخص کہ اس کے بعد
(اس معاہدہ کے بعد) رو گردانی کرے اور کوئی حجت
پیش کرے تو اس کی حجت نامسموع اور باطل ہوگی
اور وہ مبتدع اور گمراہ ہے اسی بات پر سب نے اقرار
و اعتراف کیا اور یہ (معاہدہ) بر سبیل حجت دیا گیا
تاکہ دوسرے وقت حجت میں پیش ہو اور نیز واضح ہو کہ
بندگیمیاں نعمتؓ اور میاں ملکؓ جب بندگیمیاںؓ کے
پاس آئے اور یہ آیت پڑھی پھر ہم نے ان لوگوں کو
کتاب کے وارث قرار دیا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں
میں سے برگزیدہ کر لیا ہے اور بعض ان میں سے اپنے
نفس کیلئے ظلم کرنے والے ہیں اس کے بعد میاںؓ
نے سوال کیا کہ (حضرت مہدیؑ نے) کس کے حق میں ظالم
نفس فرمایا اور کن اشخاص کو مقتصد فرمایا اور سابق
بالخیرات کن اشخاص کو کہا اگر آپ کو معلوم ہو تو بیان
کرو اس کے بعد ان حضرات نے فرمایا کہ معلوم نہیں۔

نہ بینند مگر بر گفتہ میراں ایمان داریم بعدہ میاںؓ فرمودند کہ اگر کسے بطریق اخلاص ما را بپرسد ایں بندہ بگوید ایں ہر سہ مراتب مفصل کردہ بعدہ محمد خاں بہرہ گفت خوندکار بگوید و بفرمایند بعدہ بندگیمیاںؓ فرمودند اگر میاں نعمتؓ و میاں ملک ملکجیوؓ بپرسند انچہ بندہ بگوید دریں ہیچ مقصود نیست ولیکن ظالم نفس برمی خیزد و سابق بالخیرات دھکہ میخورد بعدہ ہیچکس نہ پرسید و نیز نقل است کہ بندگیمیاں ملک جیوؓ در ناگور چہل شانروز باوضو ماندند کہ احوال مقدمہ قتال معلوم کنند بعدہ یک شب معلوم شد کہ سید خوندمیرؓ انچہ کردند حق بود قاتلوا و قتلوا چنانچہ حضرت میر علیہ السلام فرمودہ بودند ہمچناں شد بعدہ میاں ملک جیوؓ فرمود اگر کسے دامن بندہ بگیرد ہر جا کہ بندگی سید خوندمیرؓ قدم نہادہ آنرا حجت بدہم انچہ در کتبہا نوشتہ بودند سید خوندمیرؓ کردند ہیچ خلاف نہ کردند و نیز نقلست کہ میاں نعمتؓ در موضع بھاکور

ہم اس شخص کے حال کو دیکھتے ہیں بندگیمیاںؓ نے فرمایا کہ بندہ کسی چیز کو نہیں دیکھتا ہم مہدیؑ کے فرمان پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس کے بعد میاںؓ نے فرمایا اگر کوئی شخص ہم سے بطریق اخلاص پوچھے تو یہ بندہ ان تینوں مرتبوں کو مفصل طور پر کہتا ہے۔ اس کے بعد محمد خاں بہرہ نے کہا خوندکار کہیں اور فرمائیں اس کے بعد بندگیمیاںؓ نے فرمایا کہ اگر میاں نعمتؓ اور میاں ملک جیوؓ پوچھیں بندہ جو کچھ کہتا ہے اس میں کوئی مقصود نہیں ولیکن ظالم نفس اٹھ جائیں گے اور سابق بالخیرات دھکہ کھائیں گے اس کے بعد کسی نے نہیں پوچھا اور نیز نقل ہے کہ بندگیمیاں ملک جیوؓ شہر ناگور میں چالیس دن رات باوضو رہے تاکہ قتال کے مقدمہ کا احوال معلوم کریں اس کے بعد ایک رات کو معلوم ہوا کہ سید خوندمیرؓ نے جو کچھ کیا حق تھا مقاتلہ کئے اور قتل کئے گئے جیسا کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اس کے بعد ملک جیوؓ نے فرمایا اگر کوئی شخص بندہ کا دامن پکڑے تو بندگی سید خوندمیرؓ نے جہاں قدم رکھا اس پر دلیل پیش کرونگا جو کچھ کتب میں لکھے تھے سید خوندمیرؓ نے عمل کیا کسی بات کا خلاف نہیں کیا۔ اور نیز نقل ہے کہ میاں نعمتؓ نے

پیش ملک میاں باری وال بحضور چند طالبان فرمودند کہ کسانیکہ ایں بندہ را در قاتلوا وقتلوا از برابر سید خوندمیرؓ باز داشتند آنہا را خدا خواہد پرسید اما بندگی میر انجیوؓ ہیچ نہ فرمود کہ بہ چہ طریق و کدام صورت روی نماید پس بہ فرمودہ آں ذات معلوم شد کہ فعل مقید نیست اگر کسے را مشکل آید کہ بر کلمہ گویاں چوں قتال باشد او یقین داند کہ حقتعالیٰ مہدی علیہ السلام را بر کلمہ گویاں فرستادہ است و مشرکاں و کافراں در حکم تعمیم اند و از آیت فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی مبین گشت کہ پس ناچار قاتلوا وقتلوا ہم با ایشاں باشد ایں زماں وقت شہادت یافتن بندگی سید خوندمیرؓ و بعضی یاراں حجت سید محمدؐ بر ہمہ لازم شد و ہمہ علامتہا محقق شد و سر کرا در یافتن شہادت مشکل آید باید کہ بعد مصطفیٰؐ اصحاب آں درشتن یزید حسن حسینؓ و علیؓ را نظر کند چنانچہ اولاد مصطفیٰؐ را

موضع بھادی پور میں چند طالبان مولیٰ کے سامنے ملک میاں باری وال سے فرمایا کہ جو اشخاص کہ اس بندہ کو قاتلوا وقتلوا میں سید خوندمیرؓ کی برابری سے باز رکھے اونکو خدا پوچھیگا لیکن حضرت مہدیؑ نے کچھ نہیں فرمایا کہ کس طریق اور کس صورت پر ظہور ہوگا۔ پس اس ذات کے فرمان کی بنا پر معلوم ہوا کہ فعل (قاتلوا وقتلوا) مقید نہیں ہے۔ اگر کسی کو مشکل پیش آئے کہ کلمہ گویوں سے قتال کیونکر ہوگا تو اس کو یقین کے ساتھ جاننا چاہیئے کہ حقتعالیٰ نے مہدیؑ کو کلمہ گویوں پر بھیجا ہے مشرکاں اور کافراں عام حکم میں داخل ہیں اور آیہ ہذا جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور میرے راستہ میں تکلیف دیئے گئے۔ سے ظاہر ہے کہ پس ناچار قاتلوا وقتلوا بھی ان (کلمہ گویوں کے) ساتھ ہوگا بندگی میانسید خوندمیرؓ اور بعض یاروں کے شہید ہونے کا وقت یہی ہے سید محمدؐ کے فرمان کی حجت کا پورا ہونا سب پر لازم ہے اور تمام علامتیں ثابت ہوگئیں اور جس کسی کو شہادت پانے کے متعلق مشکل پیش آئے تو اس کو چاہیئے کہ آنحضرتؐ کے بعد آپکے اصحابؓ کی

آنزماں کشتند ہمچناں بعد مہدیؑ اولاد مصطفیؐ
را بکشند نیز معلوم باد کہ ملایاں ہمچناں
فتوی دادند کہ کسے یاران سید محمد مہدیؑ را
بکشد او را ثواب دہ موش خواراں دادہ شود
و پائے زاغ آہنی گرم کردہ چسپیدند یاران
سید محمد مہدیؑ را ضرب کردہ تا از سید محمد مہدیؑ
می گردانند و داغ می دہند بر پیشانی و
خانہا و عبادت گاہ می سوزند و قتل مباح
کردند بعدہ بندگی سید خوندمیرؒ حکم کردند گفتند
کہ اکنون ظلم بر ما شد ما ہم تقصیر نکنیم و بتاں را
بشکنیم بعدہ از روے حسد مخالفاں چند بار
استفتا نوشتہ در لشکر سلطان فرستاد
(دہونڈا) بعضے سیداں و تارکان دنیا و
طالبان خدا و روندگاں در پی مصطفیؐ و
خوانندگاں سوی حق تعالیٰ و تابع قرآن و
کلمہ گویاں و خوانندگان امنت باللہ
و آں فرائض کہ از خدا ثابت شدہ است
ادا کنندگاں و حلال خورندگاں و از حرام
دور شدگاں را دیر چہار یارانِ مصطفیؐ و اتقیا

شہادت) اور حسنؓ حسینؓ کو جو یزید نے شہید کر دیا اور
علیؓ (کی شہادت) پر نظر کرے جیسا کہ اس زمانہ
میں (نبوت میں ظالمون نے) مصطفیؐ کی اولاد کو قتل
کیا اسی طرح (ولایت میں) مہدیؑ کے بعد مصطفیؐ
کی اولاد کو قتل کئے اور نیز واضح ہو کہ ملاؤں نے ایسا فتوی
دیا کہ جو شخص سید محمد مہدیؑ کے یاروں کو قتل کرے اس کو
اس چوہے کھانے والوں کا ثواب دیا جائیگا اور آہنی
پنجہ گرم کر کے داغ دیئے اور سید محمد مہدیؑ کے یاروں
کو ملکر سید محمد مہدیؑ سے روگردان کرنے کی کوشش کی
پیشانی پر داغ دیئے گھروں اور مسجدوں کو جلا دیے
اور (مہدویوں کے) قتل کو مباح سمجھے اس کے بعد بندگی
میانسید خوندمیرؒ نے حکم کیا اور فرمایا کہ اب ہم پر ظلم ہوا
ہم بھی کوتاہی نہیں کریں گے بتوں کو توڑیں گے اس کے
بعد آپ نے مخالفوں کے حسد کی بنا پر چند بار استفتار
لکھکر سلطان کے لشکر میں بھیجا (استفتا کی عبارت یہ
ہے کہ) بعض سید جو دنیا کو ترک کر چکے اور خدا کے
طالب اور مصطفیؐ کی پیروی کرنیوالے اور خدائے تعالیٰ
کی طرف بلانے والے اور قرآن کے تابع کلمہ امنت
باللہ پڑھنے والے اور جو فرائض کہ کلام خدا سے ثابت

سنت وجماعت را اعتقاد دارندگاں آں
کسانرا بکدام محبت کشتن واخراج کردن و
گمراہ گفتن جائز است بعدہ از محبت
حقتعالیٰ بندگی سید الشہداء جان خود را
بجانان دادند وسہ جاے قبر کنانیدند و
پوست خود کشانیدند وبخنکی حضرت خدا
رفتند وفرمودند کہ در حشر گاہ بدیں آواز
حقتعالیٰ ما را بخوانند کہ آنکس کجا است کہ
بدوستیٔ ما جان خود امانت دادہ اکنوں ذات ما
بدہیم بسم اللہ الرحمن الرحیم فالذین
ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا
فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا۔ در حق ایں آسامی
محقق شد وایشاں در راہ حق شہادت
یافتند اول روز بتاریخ دوازدہم ماہ شوال
در موضع کھانبیل چہل برادراں شہید شدند
باین تفصیل پنجاہ وسہ بدنبال سید الشہداءؓ
صدیق ولایت واصل بہ حقتعالیٰ شدند۔

ہیں ان کو ادا کرنے والے اور حلال کھانیوالے اور
حرام سے دور رہنے والے اور چار یاران مصطفیٰؐ
اور سنت وجماعت (صحابہ وتابعین تبع تابعین)
کے اتفاق پر اعتقاد رکھنے والے ان اشخاص کو قتل
کرنا اخراج کرنا اور گمراہ کہنا کس حجت سے جائز ہے
اس کے بعد بندگی سید الشہداء نے حقتعالیٰ کی محبت
میں اپنی جان جانان کو دی اور تین جگہ مدفون ہوئے
اور اپنا پوست کھچوائے اور جوار رحمت الٰہی میں
داخل ہوئے اور فرمایا کہ میدان حشر میں حقتعالیٰ
ہم کو اس آواز سے پکاریگا کہ وہ شخص کہاں ہے جو ہماری
دوستی میں اپنی جان امانت دی اب ہم (اسکو) ہماری
ذات دیتے ہیں شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے
جو رحمن ورحیم ہے پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں
سے نکالے گئے اور میرے راستہ میں ایذا دیے گئے اور
مقاتلہ کئے اور قتل کئے گئے ان اصحاب کے حق میں ثابت ہوا
اور انھوں نے راہ حق میں شہادت پائی ہے پہلے دن
بارہویں شوال کو موضع کھانبیل میں چالیس برادر شہید ہوئے اس تفصیل سے
ترپن (حضرات) سید الشہداء صدیق ولایتؓ کے ہمراہ واصل
حق ہوئے۔

باب ہفدہم

در بیان بشارتہائے مہدیؑ و تخصیص سیدینؓ

نقلست در احمد آباد اجماع شدہ بود در دین پور گفتگو در فضل دو جواناں بود ہمہ مہاجران مہدیؑ دراں مجلس حاضر بودند بعضی مہاجرانؓ فرمودند کہ تخصیص معلوم است ولیکن حضرت پیش کدام کس فرمودہ اند کہ ایں ہر دو جواناں اند بندگی سید محمودؓ و بندگی سید خوندمیرؓ پس بندگی میاںؓ فرمودند کہ بندہ را سماع است کہ بی بی بونؓ حضرت میراںؑ را پرسیدہ بودند بعدہ میرانجیؓ معین کردہ فرمودند تا بی بیؓ را بہ پرسیم ہر چہ شنیدہ باشد خواہند فرمود بعدہ ہمہ مہاجرانؓ پیش بی بیؓ رفتند بعدہ بندگی سید خوندمیرؓ بدیں طریق بی بیؓ را پرسیدند کہ خدا حاضر است و میراںؑ ہم حاضر ہستند

سترہواں باب

مہدیؑ کی بشارتوں اور سیدینؓ کی تخصیص کے بیان میں

نقل ہے کہ احمد آباد دنین پور میں اجماع ہوا اتحاد دو جوانوں کے فضل کی گفتگو تھی تمام مہاجران مہدیؑ اس مجلس میں حاضر تھے بعض مہاجرینؓ نے فرمایا کہ تخصیص تو معلوم ہے ولیکن حضرت مہدیؑ نے کس شخص کے سامنے فرمایا کہ یہ دو جوان ہیں (یعنی) بندگی سید محمودؓ اور بندگی سید خوندمیرؓ پس بندگیمیاں نے فرمایا کہ بندہ کی سماع ہے کہ بی بی بونؓ نے حضرت مہدیؑ سے دریافت فرمایا تو مہدیؑ نے معین کر کے فرمایا لہٰذا ہم بی بیؓ سے پوچھیں گے جو کچھ کہ سنی ہیں فرمائیں گی۔ اس کے بعد تمام مہاجرینؓ بی بی کے پاس گئے اس کے بعد بندگی سید خوندمیر نے بی بیؓ سے اس طرح پوچھا کہ خدا حاضر ہے اور مہدیؑ بھی حاضر ہیں آپ نے حضرت مہدیؑ سے جو کچھ سنا ہے

انچہ از حضرت میراںؒ شنیدہ باشند بفرمائید
کہ میرانجیو تام دو جواناں پیش شما فرمودہ اند
آں کیا نند بعدہ بی بیؒ فرمودند حضرت میراںؒ
در شہر فرہ بوقت دعوت فرمودند کہ فرمان
می شود کہ اے سید محمد دو جواناں سیداں را
بے واسطہ فیض از حضرت ما میرسد و بر تو
منت می نہیم پیش تو ایں چنیں کساں ہستند
اگر تو انہ فرستادیم ایں ہر دو کساں را ایں
مقام بودی و نیز ایں مقام را رسیدندی و
وچونکہ از حضرت میراںؒ ایں حکایت شنیدیم
پیش میرانجیوؒ عرض کردیم کہ میرانجیوؒ ایشاں
ہر دو جواناں کدام اند پس میرانجیوؒ فرمودند
کار خود باشید خدا تعالیٰ اظہار خواہد فرمود
بعدہ عرض کردیم کہ ازیں سبب می پرسیم کہ
تعظیم آں کساں را بداریم چنانچہ خوندکار را
می داریم بعدہ حضرت میراںؒ فرمودند کہ آں
دو جواناں میراں سید محمودؓ و میاں سید خوندمیرؓ
ہستند و نیز **نقلست** کہ در موضع بھیلوٹ
اجماع شدہ بود ذکر در حکایت فضل ہم بود

فرمائیں کیونکہ مہدیؑ نے دو جوانوں کا نام آپ کے
روبرو فرمایا ہے وہ کون ہیں۔ اس کے بعد بی بیؓ
نے فرمایا کہ حضرت مہدیؑ نے شہر فرہ میں دعوت
کے وقت فرمایا کہ فرمان خدا ہوتا ہے کہ اے
سید محمد دو سید جوانوں کو بے واسطہ فیض ہماری
درگاہ سے پہنچتا ہے اور تجھ پر ہمارا احسان ہے
کہ تیرے پاس ایسے دو اشخاص ہیں کہ اگر ہم
تجھکو نہ بھیجتے تو ان دونوں اشخاص کا مقام
یہی ہوتا اور نیز وہ اس مقام کو پہنچتے اور چونکہ ہم نے
حضرت مہدیؑ سے یہ حکایت سنی تو مہدیؑ کے
حضور میں عرض کیا کہ میرانجیو ہر دو جوان کون ہیں
پس مہدیؑ نے فرمایا کہ تم اپنے کام میں رہو خدا تعالیٰ
ظاہر فرمادیگا۔ بعدہ عرض کی کہ اس سبب سے
پوچھتی ہوں کہ ان دو اشخاص کی عظمت کروں
جیسی کہ خوندکار کی (عظمت) کرتے ہیں اس کے بعد
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ وہ دو جوان میر انسید محمودؓ
اور میر انسید خوندمیرؓ ہیں۔ اور نیز نقل ہیکہ
موضع بھیلوٹ میں اجماع ہوا تھا فضل کی حکایت
کا ذکر بھی تھا۔ بعض نے کہا کہ میانسید خوندمیرؓ

بعضی گفتند کہ میانسید خوندمیرؒ خود را بر یاراں فضل می دہند بندگیمیاںؒ فرمودند کہ بندہ گاہی خود را فضل نداده است چرا کہ از میر انجوؒ دائم فنا و نیستی شنیدیم فضل خود را دادن ہستی است بعدہ وقت عصر میانسید محمودؒ و میاں سید خوندمیرؒ برابر ایستاده بودند در نماز بندگی سید خوندمیرؒ را از حق تعالیٰ فرمان شد فبدل الذین ظلموا منهم قولا غیر الذی قیل لهم بعدہ بعد از نماز در گوش میر انسید محمودؒ گفتند کہ اینچنین فرمان می شود بعدہ میر انسید محمودؒ با واز بلند فرمودند کہ امنا و صدقنا بعدہ میانسید خوندمیرؒ این بیت خواندند۔

بیت

خدا از عابداں آنرا گزیند
کہ در راہ خدا خود را نہ بیند

یک روز در حجرہ فرمان بہ عتاب شد کہ چرا حق پوشی کردی کہ فضل دو کس را بر ہمہ یاراں دادیم بندگی سید خوندمیرؒ

خود کو یاروں پر فضل دیتے ہیں۔ بندگیمیاں نے فرمایا کہ بندہ کبھی خود کو فضل نہیں دیا اس لئے کہ ہم نے میر انجوؒ سے ہمیشہ فنا اور نیستی کی ہدایت سنی ہے خود کو فضل دینا ہستی ہے اس کے بعد عصر کے وقت میانسید محمودؒ اور میانسید خوندمیرؒ برابر کھڑے تھے بندگی سید خوندمیرؒ کو حق تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ پس بدل دیا ان لوگوں نے جنھوں نے ان میں سے ظلم کیا قول کو خلاف میں اس کے جو کہا گیا ان سے پھر نماز کے بعد میر انسید محمودؒ کے کان میں کہا کہ ایسا فرمان ہوتا ہے اس کے بعد میراں سید محمودؒ نے بلند آواز سے فرمایا کہ آمنا و صدقنا۔ اس کے بعد میانسید خوندمیرؒ نے یہ بیت پڑھی۔

بیت

خدا اپنے بندوں میں سے اسکو مقبول رکھتا ہے
جو خدا کی راہ میں خود کو نہیں دیکھتا ہے

ایک روز حجرہ میں عتاب سے فرمان ہوا کہ کس لئے حق پوشی کرتا ہے کہ ہم نے دو اشخاص کو سب یاروں پر فضل دیا ہے بندگی سید خوندمیرؒ

عرض کردند کہ خدائتعالیٰ چیزی حجتی باید فرمانشد
قل من کان عدوا للہ وملئکتہ و
رسلہ وجبریل ومیکیل فان اللہ
عدو للکفرین۔ وبشارتہای حضرت میراں
ایں دو کساں را بتخصیص است چنانچہ
درمیان فرشتگاں جبرئیل ومیکائیل
تخصیص ہستند ونیز فرمودند کہ سہ کساں ذاتی
ہستند یکی میر انسید محمودؓ دوم میاں سید خوندمیرؓ
وسوم میاں دلاورؓ ونیز نقلست کہ
یک روز بندگی سید خوندمیرؓ را حضرت میراںؓ
دست گرفتہ درون حجرہ بردند وفرمودند کہ
سید خوندمیرؓ سہ ماہ شدہ است کہ معلوم
می شود انچہ درین سینہ ظہور شدہ است
ہماں ظہور در سینہ شما شدہ است بترنج
انگشت خود بر سینہ بندہ زدند ونیز نقل است
کہ وقتیکہ میاں یوسفؓ را چیزی کشودہ شد
ہمہ برادراں پسخوردہ میاں مذکور نوشیدند
ومیراں سید محمودؓ در خانہ آمدند وبسیار زاری
کردند بعدہ بی بی بونؓ پیش میراںؒ عرض کردند کہ

نے عرض کیا کہ اے خدائتعالیٰ کوئی چیز حجت
کیلئے چاہیئے تو فرمان ہوا کہ کہدے جو اللہ کا اور
اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرئیل و
میکائیل کا دشمن ہے تو ہوا کرے پس تحقیق اللہ کافروں
کا دشمن ہے۔ اور حضرت مہدیؑ کی بشارتیں ان دو
اشخاص کے لئے مخصوص ہیں جیسا کہ فرشتوں کے درمیان
جبرئیل ومیکائیل مخصوص ہیں اور نیز مہدیؑ نے فرمایا
کہ تین اشخاص ذاتی ہیں اول میر انسید محمودؓ دوم میاں
سید خوندمیرؓ اور سوم میاں دلاورؓ اور نیز نقل ہے کہ
ایک روز حضرت مہدیؑ بندگی سید خوندمیرؓ کا ہاتھ
پکڑ کر حجرہ میں لے گئے اور فرمایا کہ اے سید خوندمیرؓ
تین ماہ ہوئے رمنجانب اللہ معلوم ہوتا ہے کہ
جو کچھ اس سینہ میں ظہور ہوا ہے وہی ظہور تمہارے
سینہ میں ہوا ہے۔ پانچوں انگلیاں بندہ کے
سینہ پر ماریں اور نیز نقل ہے کہ جب میاں
یوسفؓ کو کوئی چیز منکشف ہوئی تو تمام
برادروں نے میاں مذکور کا پسخوردہ پیا اور
میر انسید محمودؓ گھر میں آئے اور بہت زاری
کی اس کے بعد بی بی بونؓ نے مہدیؑ سے عرض کی کہ

سید محمودؓ بسیار ہلاک میشوند خوند کار بیایند
پس میر انجیوؒ آمدند و پرسیدند کہ ہمچناں چرا
میکنید بعدہ میر انسید محمودؓ فرمودند بطریقی
کہ میاں یوسفؓ راچنیں حال است وایں
بندہ را ہیچ حالی نیست بعدہ میر انجیوؒ فرمودند
ایں چہ آرزو میکنید او در تجلی روحی اوہ اوہ
میکند حال شما بہتر است ازیں بعد میراں
سید محمودؓ عرض کردند کہ صدقۂ میراں چیزے
روزی شود بعدہ میر انجیو فرمودند کہ صدقہ خوار
نباید شد مرد باید بود حال سید خوندؓ میر بینید
کہ تجلی الوہیت پے در پے می شود بشرہ
ہم تغیر نمی شود و نیز **نقلست** کہ حضرت
میر انعلیہ السلام یکی را سیر نبوت فرمودند و دومی
را سیر ولایت فرمودند یعنی بندگیمیراں سید محمودؓ
و بندگیمیاں سید خوندؓ میر و نیز اجماع کھنبیل
اینست کہ شبے بود دراں شب بعد از عشاء
میانسید خوندؓ میر و میاں نعمتؓ و میاں دلاورؓ
و میاں نظامؓ و اکثر مہاجراںؓ حاضر بودند
چیزے گفتگو در فضل بود بندگیمیانسید خوندؓ میر

سید محمودؓ بہت ہلاک ہوتے ہیں خوند کار آئیں
پس حضرت مہدیؑ تشریف لائے اور پوچھا کہ
تم ایسا کیوں کرتے ہو اس کے بعد میر انسید محمودؓ
نے فرمایا کہ میاں یوسفؓ کا حقیقت حال یہ ہے
اور اس بندہ کے لئے کوئی حال نہیں اس کے
بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ کیا آرزو کرتے ہو
کہ وہ تجلی روحی میں اوہ اوہ کرتا ہے تمہارا
حال ان (میاں یوسفؓ) سے بہتر ہے اس کے
بعد میر انسید محمودؓ نے عرض کیا کہ مہدی علیہ السلام
کا صدقہ کچھ روزی ہو اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ صدقہ خوار نہیں ہونا چاہیئے مرد بننا چاہیئے
سید خوندؓ میر کے حال کو دیکھو کہ تجلی الوہیت پے در پے
ہوتی ہے چہرہ بھی متغیر نہیں ہوتا۔ اور نیز نقل ہے کہ
حضرت مہدیؑ نے ایک کو نبوت کی سیر فرمایا اور
دوسرے کو ولایت کی سیر فرمایا یعنی بندگیمیراں
سید محمودؓ اور بندگیمیاں سید خوندؓ میر اور نیز کھنبیل
کا اجماع یہ ہے کہ ایک رات تھی اس رات میں عشار
کے بعد میانسید خوندؓ میر میاں نعمتؓ میاں دلاورؓ
میاں نظامؓ اور اکثر مہاجرینؓ حاضر تھے فضل کے متعلق

فرمودند کہ این سنگ است سید محمد مہدی
این را گوہر فرمودند شما چہ میفرمائید بعدہ
میانسید سلام اللہ یکی خاشاک از صف
جماعت خانہ گرفت و فرمودند کہ این گیاہ است
و سید محمد این را شاہ فرمودند شما چہ میفرمائید
بعدہ میاں نظام فرمودند کہ آن سنگ گوہر
است و این گیاہ شاہ است بعدہ
میاں نعمت میاں دلاور را فرمودند کہ شما
را انچہ معلوم است بگوئید بعدہ میاں دلاور
ایستادہ شد و گفت سخن این کمینہ را چہ
اعتبار است بعدہ ملک بخن دامن میاں دلاور
گرفتہ نشانیدہ گفتند کہ انچہ حق است بگوئید
میاں نعمت فرمودند چرا نمی گوئید بعدہ
میاں دلاور برخاستہ گفتند کہ سخن من را
چہ اعتبار است باز ملک بخن یکتائی گرفتہ
نشانیدہ گفتند انچہ معلوم است چرا نمی گوئید
پس میاں دلاور فرمودند کہ محمد رسول اللہ را
فضل از قرآن است و سید محمد را فضل از
بیان قرآن و وارث است پس ہر آنجا

کچھ گفتگو ہو رہی تھی بند گیمیاں سید خوندمیر نے
فرمایا کہ یہ پتھر ہے سید محمد مہدی نے گوہر فرمایا ہے
آپ کیا فرماتے ہو اس کے بعد میانسید سلام اللہ نے
جماعت خانہ کی صف سے ایک کاڑی لی اور فرمایا کہ
یہ گیاہ (گھاس کی کاڑی) ہے سید محمد نے اس کو شاہ
فرمایا ہے آپ کیا فرماتے ہو اس کے بعد میاں نظام نے
فرمایا کہ وہ پتھر گوہر ہے اور یہ گیاہ شاہ ہے اس کے
بعد میاں نعمت نے میاں دلاور سے فرمایا کہ آپکو
جو کچھ معلوم ہے بیان کرو اس کے بعد میاں دلاور کھڑے
ہو گئے اور فرمایا کہ اس کمینہ کی بات کا کیا اعتبار ہے
اس کے بعد ملک بخن نے میاں دلاور کا دامن پکڑ کر
بٹھا کر کہا کہ جو کچھ حق ہے کہو میاں نعمت نے فرمایا
کہ کیوں نہیں کہتے اس کے بعد میاں دلاور نے اٹھ کر
کہا کہ میری بات کا کیا اعتبار ہے پھر ملک بخن نے
یکتائی پکڑ کر بٹھا کر کہا کہ جو کچھ معلوم ہے کس لئے نہیں کہتے
پس میاں دلاور نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ کو
قرآن سے فضل ہے اور سید محمد مہدی کو
بیان قرآن سے فضل ہے اور وارث (قرآن)
ہے۔ پس جہاں بیان قرآن کی وراثت ہے

وارث بیان قرآن است ہمیں فضل بسندست
ونیز فرمودند کہ در یاران میراں ایں چنیں بیان
قرآن خدا تعالیٰ کسے را عطا کردہ است
ہمیں فضل عین است و میاں دلاورؓ فرمودند
در کسے کہ صفت عمرؓ و عثمانؓ باشد آنکس
را بابکرؓ صفت است دست بیعت کند کہ
اول فضل بیان قرآن دوم فضل آل رسولؐ
سوم فضل آل مہدیؑ چہارم فضل تخصیص دو جواناں
بعدہ ہمہ کساں از جماعت خانہ برخاستند
وطرف خانہ بندگی سید خوندمیرؓ رواں شدند
چونکہ در دہلیز رسیدند میاں نظامؓ بشتابی
ہر دو دست بندگی سید خوندمیرؓ گرفتند و
بیعت کردند و فرمودند بندہ را برادر خود
بشمرید بعدہ میاں نعمتؓ برادران خود را
فرمودند کہ شما پیش سید خوندمیرؓ بمانید
ایشاں را فضل میاں دلاورؓ دادہ است
اگر خدا تعالیٰ ما را ہم فضل سید خوندمیرؓ معلوم
خواہد کرد صحبت خواہم کرد پس میاں دلاورؓ
میاں نعمتؓ را گفت شما را ہم میرا نجیود

یہی فضل کافی ہے اور نیز فرمایا کہ مہدیؑ کے یاروں
میں اس قسم کا قرآن کا بیان خدا تعالیٰ نے جس کو
عطا کیا ہے یہی عین فضل ہے۔ اور میاں دلاورؓ
نے فرمایا جس شخص میں عمرؓ اور عثمانؓ کی صفت ہو
وہ شخص ابابکرؓ کی صفت رکھنے والا ہے اس سے
بیعت کرنی چاہیئے کیونکہ پہلا فضل قرآن کے
بیان کا دوسرا فضل آل رسولؐ کا تیسرا فضل
آل مہدیؑ کا چوتھا فضل دو جوانوں کی تخصیص کا
ہے اس کے بعد سب حضرات جماعت خانہ سے
اٹھ گئے اور بندگی سید خوندمیرؓ کے مکان کیطرف
جانے لگے جب دہلیز کے پاس پہونچے تو میاں نظامؓ
نے جلدی سے بندگی سید خوندمیرؓ کے دونوں ہاتھ
پکڑا اور بیعت کی اور فرمایا کہ بندہ کو اپنا بھائی
سمجھیں اس کے بعد میاں نعمتؓ نے اپنے برادروں
سے فرمایا کہ تم سید خوندمیرؓ کے پاس رہو۔ ان کو
میاں دلاورؓ نے فضل دیا ہے اگر خدا تعالیٰ
ہم کو بھی سید خوندمیرؓ کا فضل معلوم کریگا تو صحبت
اختیار کریں گے پس میاں دلاورؓ نے میاں نعمتؓ
سے کہا کہ مہدیؑ نے تم کو بھی اخوان میں شمار کیا ہے

اخوان شمردہ است ونیز میاں نعمتؓ
ومیاں ابو محمد مہاجرؓ ہم ہماں شب بیعت کردند
ونیز نقلست میانسید خوندمیرؓ چند بار
فرمودند کہ میر انجیوؒ صد بار کم وزیادہ درحجرہ
ایں بندہ آمدند وفرمودند کہ امروز درحق شما
ہمچناں فرمان می شود بعدہ بندہ عرض کرد کہ
بندہ ہیچ نہ ام بعدہ میراں علیہ السلام
فرمودند کہ بندہ چہ داند فرمان خدا ہمچنیں باشد
ونیز نقلست در شہر فرہ بحضور میر انجیوؒ
بندگی سید خوندمیرؓ معاملہ دیدند کہ وصال
میر انعلیہ السلام شدہ است وغسل دادہ
ہر یکی از برادران آمدہ قصد برداشتن میکند
وہیچکس نمی تواند کہ بردارد بعدہ بندگیمیاںؓ
فرمودند کہ برادراں ما را بفرمایند تا برداریم
بعدہ ہمہ کس گفتند کہ شما بردارید پس
بندگی سید خوندمیرؓ برداشتند بسہولی وآسانی
برسینۂ خود داشتہ ببردیم وچند قدم
برفتم چہ می بینم کہ میراںؒ درمیان نیستند
دوہر دو دست بندہ برسینہ ماندہ است

اور نیز میاں نعمتؓ اور میاں ابو محمد مہاجرؓ نے
بھی اسی رات میں بیعت کی۔ اور نیز نقل ہے
میانسید خوندمیرؓ نے چند بار فرمایا کہ مہدیؑ سو
بار کم وبیش اس بندہ کے حجرہ میں آئے اور فرمایا کہ
آج تمہارے حق میں ایسا فرمان ہوتا ہے اس کے
بعد بندہ نے عرض کیا کہ بندہ کچھ نہیں ہے اس کے
بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کیا جانے خدا کا
فرمان ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور نیز نقل ہے
شہر فرہ میں بندگی سید خوندمیرؓ نے مہدیؑ کے
حضور میں معاملہ دیکھا کہ مہدیؑ کا وصال ہو گیا
ہے اور غسل دیکر برادروں میں سے ہر ایک
برادر آکر اٹھانے کا قصد کرتا ہے اور کوئی
شخص نہیں اٹھا سکتا اس کے بعد بندگیمیاںؓ
نے فرمایا کہ اگر ہم کو بھائیوں کی اجازت ہو تو ہم
اٹھاتے ہیں اس کے بعد تمام اشخاص نے کہا کہ
آپ اٹھاؤ پس بندگی سید خوندمیرؓ نے اٹھا لیا
(اور فرمایا کہ میں نے) سہولی اور آسانی سے اپنے سینہ
پر اٹھا لیا۔ اور چند قدم گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ
مہدیؑ درمیان میں نہیں ہیں اور میرے دونوں ہاتھ

وحضرت میراںؒ درما غائب شدند) وایں معاملہ
پیش میر انجیو عرض کردیم بعدہ میراںؒ فرمودند آرے
ہمچنان است چنانچہ دیدہ اید ایں بار ولایت
مصطفیٰؐ است جز شما کسے طاقت برداشتن
آں ندارد ونیز فرمودند شما را فنا در ذات ما
است (بندہ وشما ہر دو یک ذات ہستید
ہیچ فرق نیست) ونیز نقلست از بندگی
سید خوندمیرؓ در شہر فرہ کہ بندہ پیش میراںؒ
حاضر بود بیان چیزے فضل ولایت مصطفیٰؐ
بود بعدہ میر انجیو فرمودند فرمان میشود اے
سید محمد ہر جا کہ ختم ولایت مصطفیٰؐ باشد
قائم مقام آنجا انبیاء باشند وبعضی کسانرا
سیر ابراہیم فرمودند وبعضی کسانرا سیر موسیٰ
فرمودند بعدہ بندگی سید خوندمیرؓ عرض کردند
کسے را سیر محمد مہدیؑ باشد فرمودند آری
شمارا در ذات بندہ سیر است ونیز نقلست
کہ حضرت میراںؒ را میاں دلاورؓ ملاقات کردند
وقت فجر آں وقت میراںؒ تلقین کردند میراںؒ
دست خود بالائے دست میاں دلاورؓ نہادند

میرے سینہ پر ہیں اور حضرت مہدیؑ ہم سے غائب
ہوگئے اور یہ معاملہ میں نے حضرت مہدیؑ کے حضور
میں عرض کیا اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا ہاں ایسا
ہی ہے جیسا کہ تم نے دیکھا ہے یہ مصطفیٰؐ کی ولایت
کا بار ہے تمہارے سوا کوئی شخص اٹھانے کی طاقت
نہیں رکھتا۔ اور نیز فرمایا کہ تم کو ہماری ذات میں فنا
حاصل ہے بندہ اور تم ہر دو ایک ذات ہیں کچھ فرق
نہیں۔ اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ سے منقول ہے آپ نے
فرمایا کہ شہر فرہ میں بندہ مہدیؑ کی خدمت میں حاضر
تھا اور مصطفیٰؐ کی ولایت کے فضل کا بیان تھا
اس کے بعد مہدیؑ نے فرمایا کہ فرمان خدا ہوتا ہے
اے سید محمد جس جگہ مصطفیٰؐ کی ولایت کا خاتم ہو
اُس جگہ کے اشخاص انبیاء کے قائم مقام ہوں گے
اور بعضی اشخاص کو (مہدیؑ نے) ابراہیمؑ کی سیر فرمایا
اور بعض کو سیر موسیٰ فرمایا اس کے بعد بندگی سید خوندمیرؓ نے
عرض کیا کہ کسی کو محمد مہدیؑ کی سیر ہو تو فرمایا ہاں تم کو
بندہ کی ذات میں سیر ہے۔ اور نیز نقل ہے کہ میاں دلاورؓ
نے حضرت مہدیؑ سے ملاقات کی فجر کا وقت تھا اس وقت
مہدیؑ نے تلقین کی (اس طرح پر کہ) مہدیؑ نے اپنے ہاتھ

وفرمودند مراد اللہ باشید بعدہ دست میاں دلاورؓ بالا کردند دست خود زیر کردند فرمودند مراد اللہ باشید ہفت سال جذبہ باندد مسجد نشستہ بودند بعدہ بصحبت میرانؒ آمدند و نیز نقلست کہ بندگی سید خوندمیرؒ بحضور میرانؒ معاملہ دیدہ بودند کہ حضرت میرانؒ ارحال شدہ است و بعضی یاراں با بندہ مخالفت ستدند پیش میر انجویؒ عرض کردیم کہ ایں چنیں دیدیم بعد فرمودند چنانچہ دیدید تحقیق است وقتی باشد کہ باشما مخالفت و بے دینی نسبت خواہند کرد و شما بر حق مستید مستقیم باشید ایشاں رجوع و افسوس خواہند کرد۔ و نیز نقلست میاں مخدومؓ را و میاں عزیز اللہؓ را در وقت عصر در حق ہر دو کساں فرمودند کہ ہر دو را سیر ابراہیمؑ است اگر حیات باشد پیشتر باشند ولیکن ایشاں سفر کردند چونکہ بندگی میرانؒ از دعوت فارغ شدند و ہر یکی برادراں دست بوسی کردند باآں کساں بعدہ یکی سوم روز نقل شد و دیگر نہم روز نقل شد و نیز حکایت موضع کھانبیل از نماے چشمہائے سید الشہداء در دبسیار میکردند

میاں دلاورؓ کے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا مراد اللہ ہو اس کے بعد میاں دلاورؓ کا ہاتھ اوپر اور اپنا ہاتھ نیچے رکھا اور فرمایا کہ مراد اللہ ہو سات سال (میاں دلاورؓ کو) جذبہ رہا مسجد میں بیٹھے رہے اس کے بعد مہدیؑ کی صحبت میں حاضر ہوے۔ (یہ نقل میاں سید یحییٰ اور جعفر میاں کے نسخوں میں ہے) اور نیز نقل ہے کہ بندگی سید خوندمیرؒ نے مہدیؑ کے حضور میں معاملہ دیکھا کہ حضرت مہدیؑ کا وصال ہو چکا ہے اور بعض برادر بندہ کے مخالف ہو گئے ہیں (یہ معاملہ ہے نے مہدیؑ کی حضور میں عرض کیا کہ میں نے ایسا دیکھا ہے تو فرمایا جیسا کہ تم نے دیکھا ہے درست ہے ایک وقت ایسا ہوگا کہ تم سے مخالفت کریں گے اور تم کو بے دینی سے منسوب کریں گے اور تم حق پر ہو گے مستقیم رہو یہ لوگ رجوع اور افسوس کریں گے اور نیز نقل ہے میاں مخدومؓ اور میاں عزیز اللہؓ کے حق میں عصر کے وقت (مہدیؑ نے) فرمایا کہ ہر دو کو ابراہیمؑ کی سیر ہے اگر زندہ رہیں تو آگے بڑھ جائیں گے ولیکن یہ حضرات انتقال کر گئے کیونکہ حضرت مہدیؑ دعوت سے فارغ ہوئے اور ہر ایک برادر نے دست بوسی کی اس کے (دعوت کے) بعد تیسرے دن ان دو اشخاص میں سے ایک نے انتقال کیا۔

دراں وقت بندگیمیاںؓ فرمودند کہ فرمان میشود
کہ اے سید خوندمیرؓ کار تو تمام شد اما چیزی
مقصود ما است زندہ داشتن ترا و ہماں شب
بندہ ولی یوسفؒ خواب دید الیوم اکملت
لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینا۔ بعدہ
در خواب پرسیدیم کہ در زمانہ مہدیؑ ہم ہمچو
باشد چنانچہ در زمان مصطفیؐ شدہ بود بعدہ
بندگیمیاںؓ در خواب جواب فرمودند کہ آری
ہمچناں باشد بعدہ بندہ بیدار شدم بر جسم
ایں بندہ لرزہ بسیار شد کہ بندگی سید خوندمیرؓ
درمیانِ ما نماندند (سبب درد چشم آنحضرت
ایں خواب پیش آنحضرت گفتن نتوانستم پیش
بندگی میاں شاہ نظامؓ گفتم و پرسیدم کہ اینجا
دین ہم کامل شود چنانچہ در وقت مصطفیؐ
دین کامل شدہ بود فرمودند آری ہمچناں شود
ونیز حکایت از کھانبیل کہ بندگیمیاںؓ را
درد شکم و چشم بود بعد تخفیف شدن ہماں شب
چناں میدیدند کہ فرمان خدا تعالیٰ میشود۔

اور دوسرے نے نویں روز وفات پائی اور نیز موضع
کھانبیل کی حکایت ہے جس زمانہ میں کہ سید الشہداؓ
کی آنکھوں میں بہت درد تھا اس وقت بندگیمیاںؓ
نے فرمایا کہ (خدا کا) فرمان ہوتا ہے کہ اے سید خوندمیرؓ
تیرا کام تمام ہوا لیکن تجھکو زندہ رکھنے میں کچھ ہمارا
مقصود ہے اور اسی رات میں بندہ ولی یوسفؒ نے خواب
دیکھا کہ آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا
اور تم پر نعمت تم پر تمام کر دی اور میں تمہارا اسلام کو دین بنانے
سے راضی ہو گیا اس کے بعد میں نے خواب میں پوچھا کہ مہدیؑ کے زمانہ میں
بھی ایسا ہی ہو گا جیسا کہ مصطفیؐ کے زمانہ میں ہوا ہے اس کے بعد بندگیمیاںؓ
نے خواب میں جواب فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہو گا اس کے بعد میں جاگا
تو بندہ کے جسم پر بہت لرزہ شروع ہوا کہ بندگی سید خوندمیرؓ
ہمارے درمیان نہیں رہیں گے حضرت کی آنکھ میں درد ہونے
کی وجہ حضرت کو یہ خواب نہیں کہہ سکا بندگیمیاں
شاہ نظامؓ سے کہا اور دریافت کیا کہ یہاں بھی
دین کامل ہو گا جیسا کہ مصطفیؐ کے زمانہ میں دین کامل ہوا
تھا تو فرمایا ہاں ایسا ہی ہو گا) اور نیز کھانبیل کی
حکایت ہے کہ بندگیمیاںؓ کے پیٹ اور آنکھ میں درد
تھا درد میں کچھ کمی ہونے کے بعد اسی رات میں آپنے

اے سید خوندمیر چندیں خلعتہا و تشریفہا ترا
و کسانیکہ امشب در دائرہ بودند ایشانرا
از حضرت ما دادیم دراں تشریفہا یکی ایں بود
گوشت و پوست و استخواں و مو و پہلے ترا
فنا بخشیدیم چونکہ روز شد بی بی خوند تو ابر سر
بندگیمیاںؒ شانہ میکردند میاںؒ فرمودند کہ
ہمہ برادراں را و خواہراں را بگویید کہ دوگانہ
شکرانہ بگذارید کہ حقتعالیٰ بر شما ایں چنیں
تشریفہا عطا کردہ است بعدہ ملک الہدادؒ
را طلبیدہ ہر چہ از خدائتعالیٰ معلوم شدہ بود
مفصل کردہ بیان فرمودند و نیز فرمودند کہ فرمان
می شود کہ ہر کہ در دائرہ امشب است اورا
بخشیدیم الحمدللہ دریں تشریفہا ایں کمینہ
ولی یوسفؒ را و ہمہ طالبان حق را ثابت
میراند بکرم خویش در انروز تا چند وقت
آواز بلند شنیدہ بندگیمیاںؒ پرسیدند کہ
ایں چہ شور است یاراںؒ فرمودند ہیچ نیست
بعدہ میاںؒ فرمودند از نجہت می پرسم کہ
عیسیٰؑ ایں بندہ را نزدیک نمودہ شدند و نیز

ایسا دیکھا کہ خدائتعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے آسیہ خندیرؒ
ہم نے اپنی درگاہ سے تجھکو اور ان اشخاص کو جو آج کی
رات دائرہ میں تھے اتنی خلعتیں اور بزرگیاں دی
ہیں ان بزرگیوں میں سے ایک یہ تھی کہ ہم نے تیرے
گوشت، پوست، استخواں اور بال بال کو فنا بخشا
ہے جب صبح ہوئی بی بی خوند تو ابر بندگیمیاںؒ کے سر میں
کنگی کر رہی تھیں میاںؒ نے فرمایا کہ تمام برادروں
اور بہنوں کو کہو کہ شکرانہ کے دو رکعت ادا کرو کہ
حقتعالیٰ نے تم کو ایسی کچھ بزرگی عطا کی ہے اسکے بعد
ملک الہدادؒ کو طلب کر کے جو کچھ خدائتعالیٰ سے معلوم
ہوا تھا مفصل طور پر بیان فرمایا اور نیز فرمایا کہ فرمان
خدا ہوتا ہے کہ جو شخص آج کی رات دائرہ میں ہے ہم
نے اس کو بخشدیا الحمدللہ ان بزرگیوں میں اس کمینہ
ولی یوسفؒ کو اور تمام طالبان حق کو ثابت قدم رکھکر
اپنے کرم سے مارے اس روز کئی بار آواز بلند ہوئی بندگیمیاںؒ
نے پوچھا کہ یہ کیا شور ہے۔ یاروں نے عرض کیا
کہ کچھ نہیں اسکے بعد میاںؒ نے فرمایا کہ میں اسلئے پوچھتا ہوں
کہ عیسیٰؑ اس بندہ کو نزدیک دکھلائی دیتے ہیں
اور نیز نقل ہے کہ بندگیمیاں سید محمودؒ سفر سے آکر

نقلست کہ بندگی میراں سید محمودؓ از سفر آمدہ در موضع بھیلوٹ با دائرہ ماندہ بودند بندگی میاں سید خوندمیرؓ ہم با دائرہ از موضع سلطان پور پیش بندگی میر السید محمودؓ آمدہ عرض کردند کہ بندہ را جاے بدہید تا ایں بندہ ہم پیش شما بماند بعدہ بندگی سید محمودؓ فرمودند کہ درمیان ما و شما چہ فرق است میر انچہ آنچہ مرا فرمودند آں شما را ہم فرمودند بلکہ برادر حقیقی فرمودند و فیض شما جاری است و نیز

نقلست کہ حضرت میرانؓ فرمودند پس از بندہ تا قیامت فیض مہدیؑ باشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنہار لاٰیٰت لاولی الالباب (جز ۴ رکوع ۱۱) ہمہ چیز شرح تواں کرد تا بہ بلیت رسند چوں بلیت رسند چہ شاید گفت و از آب جز خاصیت نتواں نمود در حق ایں طائفہ بزمزم یا مصطفیٰؐ ایں خطاب آمد سلام علی ال یٰسین (جز ۲۳ رکوع ۸)

موضع بھیلوٹ میں اہلیان دائرہ کے ساتھ مقیم رہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے بھی موضع سلطان پور سے بندگیمیر السید محمودؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ بندہ کو جگہ دیجئے تاکہ یہ بندہ بھی آپ کے پاس رہے اسکے بعد بندگی سید محمودؓ نے فرمایا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کیا فرق ہے۔ مہدیؑ نے جو کچھ میرے لئے فرمایا وہی تمہارے لئے فرمایا بلکہ برادر حقیقی فرمایا ہے اور تمہارا فیض جاری ہے۔ اور نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کے بعد قیامت تک مہدیؑ کا فیض رہیگا۔ شروع کرتا ہوں میں نام سے اللہ کے جو رحمن و رحیم ہے تحقیق آسمانوں اور زمین کی خلقت میں اور رات اور دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے اللہ کی نشانیاں ہیں۔ اس آیت سے تمام چیزوں کی تشریح کیجا سکتی ہے حتیٰ کہ مقام آزمایش میں پہنچ جائیں جب مقام آزمایش میں پہنچ جائیں تو کیا کہنا چاہئے قطرۂ آب جو اس کی خاصیت ہے وہی ظاہر ہوگی اس جماعت کے حق میں زمزم کے پانی مصطفیٰؐ کو خطاب آیا۔

پس برادران سید باشند لولاک لما خلقت الافلاک (لما خلقت الکونین) دارند اگر وجود او باایں طائفہ نبودی موجودات ومخلوقات خود متصور و متبین نبودی قال علیہ السلام ولیتنی لقیت اخوانی ایں گروہ باشد و مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خبر داد کہ لاعرفن اقواما منزلتھم منزلتی عند اللہ ماھم انبیاء والشھداء ولکن یغبطھم الانبیاء والشھداء لمکانتھم عند اللہ ھم المتحابون بروح اللہ اے عزیز اگر منزلت ومقام محمدؐ تواں دانست انگہ ممکن باشد کہ مقام ایشاں بداند و تواں دانست پس حال لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم ویتفکرون (جزء ۴ رکوع ۱۱) کما قال سبحانہ وتعالیٰ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر ونیز نقلست کہ حضرت میراں یحییٰ را سیر نبوت فرمودند و دمی را سیر ولایت

سلام ہے اِل یاسین پر پس یہ لوگ سردار دو عالم کے برادر ہونگے اے محمد اگر تم نہوتے تو میں آسمانوں کو نہ پیدا کرتا (تا کونین کو نہ پیدا کرتا) کی فضیلت رکھتے ہیں اگر آنحضرت کا وجود اس جماعت کے ساتھ موجود نہوتا تو کل موجودات اور مخلوقات بجائے خود پنہاں رہتی حضرت نبیؐ نے فرمایا کاش میں اپنے بھائیوں سے ملتا یہ گروہ (وہی گروہ) ہے اور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہیکہ میں ان قوموں کو پہچانتا ہوں کہ اللہ کے پاس میں جہاں رہنوگا وہ بھی وہیں رہیں گے وہ نہ نبی ہونگے نہ شہید ہونگے لیکن انبیاء اور شہداء اللہ کے پاس اونکے مقام کو دیکھکر غبطہ (آرزو) کرینگے یہی لوگ اللہ کے فضل سے باہمدیگر محبت رکھنے والے ہیں اے عزیز جب تو محمدؐ کے مقام ومنزلت کو جانیگا تو اس وقت یہ ممکن ہیکہ تو اس گروہ کے مقام کو جانے اور جان سکتا ہے پس حال (ان کا یہ ہیکہ) (بہتیری نشانیاں ہیں) عقلمندوں کے لئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے اور فکر کرتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی شان میں فرمایا ہیکہ یہ لوگ بادشاہ قادر کے پاس مقام صدق میں رہینگے اور نیز نقل ہے کہ

فرمودند کما روی عن عائشۃ رضی عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی
اکرم الشہداء بخمس کرامات لم یکرم
بہا احدا من الانبیاء والاولیاء
احدہا ان جمیع الانبیاء یقبض ارواحہم
ملک الموت وہو الذی یقبض روحی
واما الشہداء فاللہ تعالی یقبض
ارواحہم بقدرتہ کیف یشاء
ولا یسلط علی ارواحہم ملک الموت
والثانی ان جمیع الانبیاء قد غسلوا
بعد الموت وساغسل انا بعد موتی
والشہداء لا یغسلون ولا حاجۃ
لہم الی ماء الدنیا والثالث ان جمیع
الانبیاء قد کفنوا واکفن انا والشہداء
لا یکفنون ویدفنون فی ثیابہم و
الرابع ان جمیع الانبیاء لما ماتوا فقد
سموا موتی وانا اسمی میتا والشہداء
لا یسمون موتی والخامس ان جمیع
الانبیاء یعطی لہم الشفاعۃ یوم

حضرت مہدیؑ نے ایک کے لئے نبوت کی سیر اور دوسرے
کے لئے ولایت کی سیر فرمایا چنانچہ بی بی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شہیدونکو
پانچ باتوں میں ممتاز فرمایا ہے جو انبیاء اور اولیا،
میں سے کسی کو عطا نہوئیں۔ ایک یہ کہ تمام انبیاء،
کی روح کو ملک الموت قبض کریگا اور میری روح بھی وہی
قبض کریگا لیکن شہیدوں کی روح خدا تعالیٰ اپنی
قدرت سے جس طرح چاہیگا قبض کریگا ان کی
روحوں پر ملک الموت مسلط نہوگا۔ دوم یہ کہ تمام
انبیاء بعد موت غسل دیئے گئے اور میں بھی غسل دیا جاؤنگا
موت کے بعد اور شہداء غسل نہیں دیئے جاتے
ان کو دنیا کے پانی کی ضرورت نہیں ہے سوم یہ کہ تمام
انبیاء کفن دیئے گئے اور میں بھی کفن دیا جاؤنگا۔ اور
شہداء کفن نہیں دیئے جاتے اپنے کپڑوں میں دفن
کئے جاتے ہیں۔ چہارم یہ کہ تمام انبیاء جب انتقال کئے
تو انکا نام موتی رکھا گیا اور میں بھی میت کہلاؤنگا
شہداء کو موتی نہیں کہہ سکتے۔ پنجم یہ کہ تمام انبیاء کو
قیامت کے روز شفاعت کی اجازت ہوگی اور

القیمۃ و شفاعتی یوم القیمۃ واما الشہداء فکل یوم شفیع لھم فیمن یشفعون۔ مراتب بندگی سید خوندمیرؒ چہ بیان کنم کہ در تحریر نیاید۔

چہ وصفت کند این ولی ناتمام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

ونیز نقلست کہ بندگی میانسید خوندمیرؒ در حق یکی از فرزندان خود ہمچناں فرمودند کہ ببینید ازیں کس چہ دین روشن خواہد شد دراں وقت بندگیمیاں سید محمودؒ (خاتم مرشد) صغیر بودند ونیز فرمودند کہ انچہ اوصاف دریں فرزند پیدا خواہد شد گفتن نمی توانیم ازجہت آنکہ مبادا کسے رشک کند ونیز فرمودند کہ ایں را مرنجانید چیزیکہ میگوید میکند انچہ می بینید می گوید ونیز بندگیمیاں بھائیؒ را بندگیمیاںؒ فرمودند کہ اندکی سیدنجی را بترسانید وبزنید کہ دکاں را می زند می نجانید بعدہ میاں بھائیؒ فرمودند کہ شما چرا نمی زنید میاںؒ فرمودند کہ بندہ را حال ایں فرزند

میں بھی قیامت کے روز ہی شفاعت کرونگا لیکن شہدا ہر روز شفاعت کر سکتے ہیں۔ ان کو اختیار ہے جسکی چاہیں شفاعت کریں۔ سید خوندمیرؒ کے مراتب کیا بیان کروں کہ تحریر میں نہیں آسکتے۔

یہ ناقص ولی تیرا وصف کیا بیان کرے
تجھپر درود اور سلام ہو

اور نیز نقل ہے کہ بندگی میانسید خوندمیرؒ نے اپنے فرزندوں میں سے ایک فرزند کے حق میں ایسا فرمایا۔ دیکھو کہ اس شخص سے کیا دین روشن ہوگا۔ اس وقت بندگی میاں سید محمودؒ (خاتم مرشد) کمسن تھے اور نیز فرمایا کہ جو کچھ اوصاف اس فرزند میں پیدا ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا اس لئے کہ ایسا نہو کہ کوئی رشک کرے اور نیز فرمایا کہ اس کو آزردہ مت کرو جو چیز کہ کہتا ہے اور کرتا ہے جو کچھ کہ (منجانب اللہ) دیکھتا ہے کہتا ہے۔ اور نیز بندگیمیاں بھائیؒ کو بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ سیدنجی کو ڈراؤ اور مارو (کیونکہ سیدنجی) بچوں کو مارتے ہیں اور آزردہ کرتے ہیں اس کے بعد میاں بھائیؒ نے فرمایا کہ آپ کیوں نہیں مارتے میاںؒ نے فرمایا

چناں معلوم می شود کہ زدن نمی توانیم بعدہ
میاں بھائیؓ فرمودند کہ چند روز شدہ است کہ
ما را ہم حال ایں فرزند معلوم نمیشود از ینجہت
نمی زنیم۔ ونیز فرمودند در حق بی بی فاطمہؓ کہ در
خانۂ شما پسر خواہد آمد اسمہ سید محمودؓ یعنے
پسر مہدیؑ بی بی فاطمہؓ در تعجب شدند و
فرمودند کہ تحقیق است میاںؓ فرمودند
تحقیق است بعدہ بی بیؓ فرمودند خدا داند
کہ زندہ ماند یا نماند بعدہ میاںؓ فرمودند
کہ اندیشہ مکنید خدا تعالیٰ ایں فرزند را
صالح خواہد کرد بعدہ بی بیؓ فرمودند اندیشہ
ہمیں است کہ صالحاں و دوستاں را در ایں
عالم بسیار نمی دارند بعدہ میاںؓ فرمودند کہ
بزرگ خواہد شد و ریش سفید و خانہائے
دائرہ و فرزنداں ہم نمودہ می شوند چند فرزنداں
خواہند شد و نیز فرمودند کہ ازاں فرزنداں
یکی فرزند ہمچناں است چنانچہ مہتر یعقوبؑ
را مہتر یوسفؑ شدہ بود بعدہ بر آں فرزند
ابتلاء بسیار شدہ بود پیش حضرت عزت

بندہ کو اس فرزند کا حال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
نہیں مار سکتا اس کے بعد میاں بھائیؓ نے فرمایا کہ
چند روز ہوے کہ ہم کو بھی اس فرزند کا حال معلوم
ہوا اسی لئے ہم بھی نہیں مارتے۔ اور نیز بی بی فاطمہؓ
کے حق میں فرمایا کہ تمہارے گھر میں لڑکا ہوگا اس کا
نام سید محمود یعنی فرزند مہدیؑ (کا نام ہوگا) بی بیؓ
متعجب ہوئیں اور فرمائیں کہ تحقیق ہے میاںؓ نے
فرمایا کہ تحقیق ہے اس کے بعد بی بیؓ نے فرمایا کہ
خدا جانے زندہ رہتا ہے یا نہیں اس کے بعد
میاںؓ نے فرمایا کہ اندیشہ مت کرو خدا تعالیٰ اس
فرزند کو صالح کریگا اس کے بعد بی بیؓ نے فرمایا
اندیشہ یہی ہے کہ صالحوں اور دوستوں کو اس
جہان میں بہت نہیں رکھتے اس کے بعد میاںؓ
نے فرمایا کہ بزرگ ہوگا اور ریش سفید ہوگی (اس کے)
دائرہ کے گھر اور فرزند بھی دکھائے جاتے ہیں
چند فرزند ہونگے اور نیز فرمایا کہ ان فرزندوں
میں سے ایک فرزند ایسا ہے جیسا کہ مہتر یعقوبؑ کو
مہتر یوسفؑ ہے اس کے بعد (بعد تولد سید نجی)
اس فرزند پر (سید نجی پر) مصیبت زیادہ ہوئی

عرض کردند کہ دریں چہ مقصود است کہ بریں
صغیر ابتلا می شود فرمان حقتعالیٰ شد کہ
اے سید خوندمیر ترا نباید کہ جز ذات من
بر کسے نظر کنی از نجہت بریں بیچارہ ابتلا
شدہ است بعدہ میاں منع کردند کہ در نظر
بندہ سید محمود را نیارید اگر خیریت ایں خواہید
بعد ازیں ہیچ دوا ہم مکنید بعدہ تا یکسال
در نظر نیاوردند و نیز میانسید محمود را بعد از
شہید شدن بندگیمیاں در جالور بسیار
غربت شدہ بود بعدہ ملک الہداد درون
حجرہ بردند و عرض نمودند کہ شما ہیچ اندیشہ
مکنید و رنجیدہ مشوید بندگیمیاں ہمچناں
فرمودند کہ بریں ابتلا بسیار خواہد شد چنانچہ
بر حضرت یوسف شدہ بود و نیز بعد از شہید
شدن معاملہ در جالور ہمچناں دیدند کہ بندگی
میاں می فرمایند کہ سید محمود جماعت بکن بعدہ
عرض کردند کہ ما را قرآن یاد نیست و ہیچ
خواندن نمی دانیم بعدہ میاں تاکید کردہ فرمودند
کہ شما را دریں چہ مقصود است خدا تعالیٰ

میاں نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ اس
میں کیا مقصود ہے کہ اس کم سن پر مصیبت ہوتی
ہے تو حقتعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے سید خوندمیر تجھ کو
نہیں چاہیئے کہ تو میری ذات کے سوا کسی پر نظر
کرے اسی لئے اس بے چارہ پر مصیبت پڑی ہے
اس کے بعد میاں نے منع کیا اور فرمایا کہ سید محمود
کو بندہ کے سامنے مت لاؤ اگر اس کی خیریت چاہتے ہو
اس کے بعد کوئی علاج بھی مت کرو اس کے بعد ایکسال
تک آپ کے سامنے نہیں لائے اور نیز بندگیمیاں کے
شہید ہونے کے بعد جالور میں میانسید محمود پر بہت
غربت تھی اس کے بعد ملک الہداد حجرہ میں لیگئے
اور عرض کیا کہ آپ کچھ اندیشہ مت کرو اور آزردہ مت ہو
بندگیمیاں نے ایسا فرمایا ہے کہ اس پر مصیبت پڑیگی
جیسا کہ حضرت یوسف پر پڑی تھی اور نیز شہادت کے
بعد جالور میں آپنے ایسا معاملہ دیکھا کہ بندگیمیاں
فرماتے ہیں کہ سید محمود جماعت سے نماز پڑھ اس کے
بعد آپنے عرض کیا کہ ہم کو قرآن یاد نہیں۔ اور نہ میں
کچھ پڑھنا جانتا ہوں اس کے بعد میاں نے تاکید
کر کے فرمایا کہ تمہارا اس میں کیا مقصود ہے خدا تعالیٰ

خواہد آموخت پس چونکہ جماعت شروع کردند
تمام قرآن را ختم کردند ایں معاملہ پیش بندگی
ملک الہداؒ عرض کردند بندگی ملکؒ فرمودند در حق
شما چنانچہ بندگیمیاںؒ فرمودند ازیں حال بہتر است
ونیز میانسید محمودؒ در جالور معاملہ دیدند کہ در شب
معراج مشغول بودند می بینیم ازیں عالم بکلی خبر
رفتہ است وہمہ ستارگاں روشن شدہ اند
وشعلہ ہای ستارگاں سوی بندہ می آیند وبعد
ازاں می بینم کہ یکماہ پیدا شدہ است وبعد
ازاں دوم وسوم تا چہاردہ ماہ پیدا شدہ
ودر آسماں ودر زمین ہمہ عالم روشن شدہ
درہای آسمان کشودہ شدند بعدہ یک منارۂ
نور پیدا شدہ ودراں منارہ یکی تخت ہست
برآں مرا نشاندند وعروج کردند آنچنانچہ دیدہ
شد کہ در بیان نیاید واین معاملہ پیش بندگی
ملک الہداؒ عرض کردند ملکؒ فرمودند کہ این مقام
ملکوتی است حال شما ازیں بہتر است مرا از
بندگیمیاںؒ معلوم است ونیز در جالور معاملہ
دیدند کہ مقدمہ موت پیدا شدہ است و

پڑھائیگا پس جب آپ نے جماعت سے نماز
شروع کی تو تمام قرآن کو ختم کر دیا یہ معاملہ بندگی
ملک الہداؒ کے حضور میں عرض کئے بندگی ملکؒ نے
فرمایا کہ بندگیمیاںؒ نے تمہارے حق میں جو کچھ فرمایا ہے
تمہارا حال اس سے بہتر ہے اور نیز میانسید محمودؒ
نے جالور میں معاملہ دیکھا کہ شب معراج میں مشغول
ہیں دیکھتے ہیں کہ اس عالم کی بالکل خبر نہیں اور تمام
ستارے روشن ہو چکے ہیں اور ستاروں کے شعلے اپنی طرف
آتے ہیں اور اسکے بعد دیکھتے ہیں کہ ایک چاند ظاہر ہوا
اسکے بعد دوسرا اور تیسرا (اسی طرح) چودہ چاند
تک ظاہر ہوئے اور آسمان اور زمین میں تمام عالم
روشن ہو چکا ہے آسمان کے دروازے کھل گئے۔
اس کے بعد ایک نور کا منارہ ظاہر ہوا اور اس منارہ
پر ایک تخت ہے اس پر مجھ کو بٹھائے اور بلندی پر
لیگئے وہاں ایسا دیکھا گیا جو بیان میں نہیں آسکتا۔
اور یہ معاملہ ملک الہداؒ کی خدمت میں عرض کیا ملکؒ نے
فرمایا کہ یہ مقام ملکوتی ہے تمہارا حال اس سے بہتر ہے۔
مجھکو بندگی میاںؒ سے معلوم ہوا ہے اور نیز جالور میں
معاملہ دیکھا کہ موت کا مقدمہ ظاہر ہوا ہے اور سختی

سختی بسیار میشود و بعد از موت قیامت
پیدا شدہ است و بعد از قیامت حشرگاہ
شدہ و در آنجا صحن بزرگ است و دراں صحن
باغی بزرگ است و دراں باغ تمام ظہور حق
شدہ است و حضرت رب العالمین برآں
استوا است و حکم میکند و حساب میشود اول
فرمان رسول اللہ را میشود و بعد ازاں رسول اللہ
سوی میراںؒ می فرمایند و میراںؒ بندگی سید خوندمیرؒ
را میفرمایند کہ شما حساب ہمہ عالم بگیرید بعدہ
حساب تمام عالم را سید خوندمیرؒ میکنند و ظہور
حق چناں شدہ است کہ در بیان نیاید
بعدہ سید محمودؒ را طلبیدند بعدہ عرض کرد چگونہ
بیائیم کہ درمیان ما و شما جوی ہست می ترسیم
بعدہ بندگی میاں سید خوندمیرؒ فرمودند کہ برہالے
جوی شدہ بیائید بعدہ حضرت میراںؒ فرمودند
کہ دست گرفتہ بیارید بعدہ سید خوندمیرؒ دست
گرفتہ در آنجا بردند چہ بینیم کہ تمام ظہور حق شدہ
است در آنجا رسولؐ و مہدیؑ را و بندگی سید خوندمیرؒ
را چناں دیدم کہ در بیان نیاید ذو نیز نقل است

بہت ہو رہی ہے اور موت کے بعد قیامت ظاہر
ہوئی اور قیامت کے بعد حشر کا مقام ظاہر ہوا
اور وہاں بڑا صحن ہے اور اس صحن میں ایک بڑا
باغ ہے اور اس باغ میں تمام ظہور حق ہے اور
حضرت رب العالمین اوپر جلوہ گر ہے اور حکم
کرتا ہے اور حساب ہوتا ہے اول رسول اللہ کو
فرمان خدا ہوتا ہے اس کے بعد رسول اللہ
مہدیؑ کو فرماتے ہیں اور مہدیؑ بندگی سید خوندمیرؒ
کو فرماتے ہیں کہ تم تمام عالم کا حساب لو تو اس کے بعد
سید خوندمیرؒ تمام عالم کا حساب لیتے ہیں اور حق کا
ظہور ایسا ہوا کہ بیان سے باہر اس کے بعد
سید محمودؒ کو طلب کیے اس کے بعد میں نے عرض کیا
کیونکر حاضر ہوں کہ ہمارے اور آپ کے درمیان
نہر ہے ڈرتا ہوں اس کے بعد بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ
نہر پر سے آؤ اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا
کہ ہاتھ پکڑ کر لاؤ اس کے بعد بندگی سید خوندمیرؒ
ہاتھ پکڑ کر وہاں لے گئے کیا دیکھتا ہوں کہ تمام
ظہور حق ہو گیا ہے وہاں رسولؐ اور مہدیؑ اور بندگی
سید خوندمیرؒ کو میں نے ایسا دیکھا کہ بیان نہیں کر سکتا۔

کہ یک روز در موضع سروہی وقت عصر شدہ بود
ہمہ کساں منتظر بودند بر آمدن بندگی سید محمودؒ
تا کہ ہمہ را یقین شد کہ امروز وقت عصر فوت شد
یکایک آں شاہ عصر با چہرۂ منور بیروں آمد
میاں سید حمیدؒ نبیرۂ مہدی موعودؑ پیش در ایستادہ
بودند عرض کردند کہ سید نجیؒ امروز وقت عصر
فوت شد بعدہ بندگی سید محمودؒ فرمودند کہ باری
سید حمیدؒ بہ بینید کہ شاید آفتاب باشد بعدہ
چہ بینند کہ بر کوہ ابر پیش آفتاب است ہمہ
خرد و کلاں دیدند بعدہ میانسید حمیدؒ گفتند کہ
سید نجیؒ چہ عجب بدست کسیکہ ہمہ تصرفات
است او را باز آوردن آفتاب چہ محال است
ناقل این نقل خود میانسید حمیدؒ اند نقل است کہ
پیش از رحلت بندگی سید شہاب الدینؒ
بندگی سید محمودؒ معاملہ دیدند کہ بندگمیاں
سید خوندمیرؓ آیدہ استادہ اند و بارگاہ طلبیدہ استادہ
کردہ یک طناب بدست خود گرفتہ اند بعضے
مہاجراںؓ و اکثر طالبان دائرہ حاضر شدند
ہر یک یکیک طناب بدست خود گرفتند و

اور نیز نقل ہے کہ ایک روز موضع سروہی میں عصر کا
وقت ہو چکا تھا اور سب اشخاص بندگی سید محمودؒ کی
تشریف آوری کے منتظر تھے یہاں تک کہ سب کو
یقین ہو گیا کہ آج عصر کا وقت فوت ہو چکا یکایک
وہ شاہ عصر با چہرۂ منور باہر تشریف لائے سید حمیدؓ
نبیرۂ مہدی موعودؑ دروازہ کے سامنے کھڑے ہوئے
تھے عرض کیا کہ سید نجیؒ آج عصر کا وقت فوت ہو گیا
اس کے بعد بندگی سید محمودؒ نے فرمایا کہ اے سید حمیدؒ ایکبار
دیکھو کہ شاید آفتاب ہو گا اس کے بعد کیا دیکھتے ہیں کہ پہاڑ
پر آفتاب کے روبرو ابر ہے سب خرد و کلاں نے دیکھا
اس کے بعد میانسید حمیدؒ نے کہا کہ سید نجیؒ کیا تعجب ہے کہ
جس کے ہاتھ میں کل تصرفات ہیں اس کے لئے پھر آفتاب کو
پھیر لانا کیا مشکل ہے اس نقل کے ناقل خود میانسید حمیدؒ
ہیں۔ نقل ہے کہ بندگی سید شہاب الدینؒ کی رحلت
سے پہلے بندگی سید محمودؒ نے معاملہ دیکھا کہ بندگمیاں
سید خوندمیرؓ تشریف لا کر کھڑے ہوئے ہیں اور خیمہ
طلب کر کے نصب کروائے خیمہ کی ایک رسی اپنے
ہاتھ میں لی بعض مہاجرین اور اکثر طالبان دائرہ حاضر
ہیں ہر ایک نے ایک ایک رسی اپنے ہاتھ میں لی اور

سایۂ آں بارگاہ بر سر میانسید محمودؒ کردند و
فرشتگاں طبقہا و جامہ ہا آوردند و میاں
سید محمودؒ را پوشانیدند بعد ازاں بندگیمیاںؒ
فرمودند کہ ایں تشریفہا شمارا از خدا تعالیٰ
عطا شدہ است ہر کرا کہ خواہید بدہید
و نیز معلوم باد در کھانبیل بندگیمیاں
سید محمودؒ را ایں چنیں معاملہ شدہ بود کہ خود را ایں
عالم عروج کردند تا عرش و کرسی آنجا چہ بینند کہ
پیش حضرت حقتعالیٰ بعضی اصحاب مہدیؑ
موی ہائے خود را واز کردہ رقص می کنند و
دستکہا می زنند دراں حال میاں بھائی مہاجرؓ
را دیدم و در انجا آنچناں دیدم چنانچہ حضرت
رسول اللہؐ را نمودند کقولہ تعالیٰ لقد
رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہیٰ
عندہا جنۃ الماویٰ اذ یغشی السدرۃ
ما یغشیٰ ما زاغ البصر و ما طغیٰ
(جزء ۲۷ رکوع ۵) ہمچناں بصدق محمد مصطفیٰؐ و بصدق
مہدی مجتبیٰؑ نمودند بعد ازاں تجلی بر تجلی
ہمچناں شد نہ ذات ماند نہ صفات نہ تن ماند

اس خیمہ کا سایہ میانسید محمودؒ پر کیا اور فرشتوں نے
طبقیں اور کپڑے لائے اور میانسید محمودؒ کو پہنائے
اس کے بعد بندگیمیاںؒ نے فرمایا کہ یہ بزرگیاں تمکو
خدا تعالیٰ کی جانب سے عطا ہوئی ہیں تم جس کو چاہو
دو اور نیز واضح ہو کہ کھانبیل میں بندگیمیاں
سید محمودؒ نے ایسا معاملہ دیکھا کہ خود اس عالم
سے عرش و کرسی تک عروج کر گئے وہاں کیا دیکھتے
ہیں کہ حقتعالیٰ کی درگاہ میں بعض اصحاب مہدیؑ
سر کے بال کھولے ہوئے رقص کرتے ہیں اور دستک
مارتے ہیں اس حال میں میاں بھائی مہاجرؓ کو دیکھا
اور وہاں ایسا دیکھا جیسا کہ حضرت رسول اللہؐ کو
دکھلائے مانند قول اللہ تعالیٰ کے البتہ اس کو
دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا
جہاں جنت الماویٰ ہے جبکہ سدرہ پر وہ چیز
چھائی ہوئی تھی جو چھائی ہوئی تھی بصر نے کجی نہ
کی اور نہ حد سے بڑھی یعنی بصر نے اپنا کام اچھی
طرح سے کیا ایسا ہی محمد مصطفیٰؐ کے تصدق اور
مہدی مجتبیٰؑ کے صدقہ سے دکھلایا اس کے بعد
تجلی پر تجلی ایسی ہوئی نہ ذات رہی نہ صفات

نہ جان نہ گوشت ماند نہ پوست نہ استخواں
ماند نہ مغز نہ چشم ماند نہ بینائی تمام ذات را
فنا شد۔ کقولہ تعالیٰ فلما تجلی ربہ
للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا
(جز ۹ رکوع ۱۰) کقولہ تعالیٰ قالت ان
الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا
وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذلک
یفعلون (جز ۱۹ رکوع ۱۸) وچنانچہ دید دربیان
نیاید چونکہ تمام ذات را فنا چشانید بعدہ
باد صبا آمد و باران رحمت ببارید بعد ازاں
اندک اندک بقا بخشید بعضی کساں رد
میکنند بلکہ خدائتعالیٰ را چہا چہا نسبت
میکنند و میر انسید محمودؒ در حق گروہ مہدیؑ
چنداں خلعتہا فرمودند۔ **فصل** والسابقون
الاولون من المھاجرین والانصار
والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ
عنھم ورضوا عنہ واعد لھم جنات
تجری من تحتھا الانھار خالدین
فیھا ابدا ذلک الفوز العظیم (جز ۱۱ رکوع ۲)

نہ تن رہا نہ جان نہ گوشت رہا نہ پوست نہ
استخواں رہے نہ مغز نہ آنکھ رہی نہ بینائی تمام
ذات کو فنا ہوگئی مانند قول اللہ تعالیٰ کے جب
اللہ نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی تو ریزہ ریزہ ہوگیا
اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے۔ مانند قول اللہ
تعالیٰ کے کہ اس نے کہا تحقیق جب بہ سلاطین کسی
قریہ میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو بگاڑ دیتے ہیں
اور وہاں کے عزیز لوگوں کو ذلیل بنا دیتے ہیں
اور ایسا ہی کرتے ہیں اور جو کچھ کہ دیکھا بیان سے
باہر ہے چونکہ تمام ذات کو فنا چکھایا اس کے بعد
باد صبا آئی اور باران رحمت برسائی اس کے بعد تھوڑی
تھوڑی بقا بخشی بعضے لوگ رد کرتے ہیں بلکہ خدائتعالیٰ
کو کیا کیا نسبت کرتے ہیں اور میر انسید محمودؒ نے
مہدیؑ کے گروہ کے حق میں کتنی خلعتیں عطا فرمائیں
فصل۔ مہاجرین اور انصار میں کے سابقین اور
اولین اور وہ لوگ جنھوں نے احسان کے موافق
ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہے اور وہ
اللہ سے راضی ہیں اور اللہ نے ان کے لئے جنتیں
تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں

کما قال النبی ﷺ تکون فی ھذہ الامۃ اربعون علی خلق ابراھیمؑ وسبعۃ علی خلق موسیٰؑ وثلثۃ علی خلق عیسیٰؑ وواحد علی خلق محمد ﷺ مراتبھم سادات الخلق۔ و در حلیۃ الاولیا از حضرت رسالت پناہ ﷺ منقول است کہ در ہر عصری چہل کس باشند دل ایشاں چوں دل ابراہیمؑ باشد تا آخر حدیث میگوید کسی باشد دل آں چوں دل اسرافیل باشد و جماعتی ہستند کہ ایشاں را اوسیا گویند ایشاں را حاجت بہ پیرنی بہ نور نبوت جز خود را گوہر میگویند و پرورش دہند بے واسطہ پس چنانچہ خواجہ اویس قرنیؓ را ایں مراتب تمام و کمال است۔ کما قال علیہ السلام ما خطر ببالی یوما وانی لقیت۔ و نیز نقلست در وقت میراںؒ پسر یکی در راہ خدا تعالیٰ پیش حضرت میراںؒ آمد ماورش دستہا بر سینہ خود میزند و میگوید واہ مہدیؑ واہ مہدیؑ پیش میرانجیو عرض کردند کہ ہمچناں

وہ اُن جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے وہ بڑی کامیابی ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں چالیس آدمی اخلاق ابراہیمؑ پر اور سات آدمی اخلاق موسیٰؑ پر اور تین اخلاق عیسیٰؑ پر ہوں گے اور ایک اخلاق محمد ﷺ پر ہوگا ان کے درجے مخلوق کے سردار ہیں۔ اور حلیۃ الاولیا میں حضرت رسالت پناہ ﷺ سے منقول ہیکہ ہر زمانے میں چالیس اشخاص ہوتے ہیں ان کا دل ابراہیمؑ کے دل کے موافق ہوتا ہے آخر حدیث تک۔ کہتا ہے کہ ایک شخص ہوتا ہے اوس کا دل اسرافیل کے دل کے موافق ہوتا ہے اور ایک جماعت کے لوگ ہیں کہ اونکو اوسیا کہتے ہیں اونکو پیر کی حاجت نہیں نور نبوت سے اپنے جوہر (نفس) کو گوہر کہتے ہیں اور بے واسطہ پرورش کرتے ہیں چنانچہ خواجہ اویس قرنیؓ کے لئے یہ مراتب تمام و کمال ہیں جیسا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ کسی دن میرے دل میں کوئی خطرہ آیا اور میں دیدار سے مشرف ہوا اور نیز نقل ہے کہ مہدیؑ کے زمانہ میں ایک شخص کا لڑکا خدا تعالیٰ کی راہ میں حضرت مہدیؑ کے پاس آیا اور اسکی ماں اپنے سینہ پر ہاتھ مارتی تھی اور کہتی تھی واہ مہدیؑ واہ مہدیؑ مہدیؑ کے

دیوانگی می کند بعدہ آنحضرت فرمودند کہ پس از من تا قیامت ایں چنیں مہدیاں باشند کہ در ہر خانہ دستہا بر سینہ زنند و نیز نقل است از بندگی سید خوندمیر رضؓ و بندگی سید محمود رضؓ و میاں نعمت رضؓ و میاں شیخ محمدؒ و بعضی مہاجران دیگر از گجرات نزدیک فرہ آمدند بعدہ میرانؒ آمدہ فرمودند کہ چہ مقدار آمدند یاراں گفتند کہ ہنوز دور اند بندگی حضرت میرانؒ چند بار بیروں آمدند و پرسیدند بعدہ بی بی بونؓ عرض کردند کہ میرانجو پسر می آید بداں سبب در روی مبارک خوشی و خرمی بسیار می نماید حضرت میرانؒ فرمودند کہ چرا خوش نشویم کہ پسر پسر شدہ می آید۔ و نیز معلوم باد کہ حضرت میرانؒ فرمودہ بودند کہ پس از من تا قیامت مہدی شوند چنانچہ پس از مصطفیؐ و یاران مصطفیؐ بعضی اولیا، اللہ شدند چنانچہ بایزید بسطامیؒ و سلطان ابراہیم ادہمؒ و شیخ شبلیؒ و خواجہ جنید قدس اللہ اسرارہم و مثل ایشاں چند کس بغیر صحبت یاران مصطفیؐ کامل شدند ہمچناں

حضور میں عرض کئے کہ ایسی دیوانگی کرتی ہے اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے بعد قیامت تک ایسے ہدایت یافتہ ہوں گے کہ ہر گھر میں ہاتھ سینہ پر ماریں گے اور نیز بندگی سید خوندمیرؓ و بندگی سید محمودؓ و میاں نعمتؓ و میاں شیخ محمدؒ اور بعض دوسرے مہاجرینؓ سے منقول ہے کہ (جب یہ بزرگاں) گجرات سے نکلکر فرہ کے قریب آئے تو اس کے بعد مہدیؑ نے (گھر سے باہر) تشریف لاکر فرمایا کہ کہاں تک آئے یاروں نے عرض کیا کہ ابھی دور ہیں بندگی حضرت مہدیؑ چند بار باہر آئے اور پوچھا اس کے بعد بی بی بونؓ نے عرض کی کہ میرانجو پسر آتا ہے اس سبب سے روی مبارک پر خوشی اور خرمی بہت دکھائی دیتی ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کیوں خوش نہوں کہ پسر پسر بنکر آتا ہے اور نیز واضح ہو کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میرے بعد قیامت تک ہدایت یافتہ ہوں گے جیسا کہ مصطفیؐ اور یاران مصطفیؐ کے بعد بعض اولیا اللہ ہوے چنانچہ بایزید بسطامیؒ سلطان ابراہیم ادہمؒ شیخ شبلیؒ اور خواجہ جنید قدس اللہ اسرارہم اور ان کے مانند چند اشخاص یاران مصطفیؐ کی صحبت کے بغیر کامل ہوے۔ ایسا ہی مہدیؑ کے بعد

بعد از مہدیؑ و بعد از یاران مہدیؑ ہمچناں اولیا شوند **فصل** والسٰبقون السٰبقون اولٰئک المقربون فی جنٰت النعیم ثلّۃ من الاولین و قلیل من الاٰخرین (جزء ۲۷ رکوع ۴) **تقلست** کہ حضرت میراں سید محمد مہدی خاتم الاولیاؑ در تفسیر آں آیت فرمودند کہ مراد از سابقون لاہوتیانند کہ بتجلی ذات رسیدہ اند و مراد از ثلّۃ من الاولین آں جماعت اند کہ از بعثت خاتم الانبیاؐ تا بعثت خاتم الاولیاؑ ظہور یافتند و فرمودند کہ خواجہ بایزید و خواجہ ابراہیم و خواجہ جنید و خواجہ شبلی قدس اسرارہم داخل ایں جماعت اند و بعد بعثت خاتم الاولیاؑ چند کس باشند چنانچہ بندگی سید محمودؓ و بندگی سید خوندمیرؓ و ہمہ مہاجرانؓ کقولہ تعالیٰ و اصحٰب الیمین ما اصحٰب الیمین فی سدر مخضود و طلح منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب و فاکہۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ و لا ممنوعۃ و فرش

اور یاران مہدیؑ کے بعد ویسے ہی اولیا ہوں گے۔ **فصل** اور سابق سابق ہیں یہی لوگ مقرب ہیں جنت نعیم میں ہیں پہلوں میں سے بہت ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے ہیں۔ **تقل** ہے کہ حضرت میر السید محمد مہدی خاتم الاولیاؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ سابقون سے مراد لاہوتیاں ہیں جو تجلی ذات کو پہونچے ہیں اور ثلۃ من الاولین سے مراد وہ جماعت ہے جو خاتم الانبیاؐ کی بعثت کے زمانہ سے خاتم الاولیاؑ کی بعثت تک ظہور پائی اور فرمایا کہ خواجہ بایزید خواجہ ابراہیم خواجہ جنید اور خواجہ شبلی قدس اسرارہم اس جماعت میں داخل ہیں اور خاتم الاولیاؑ کی بعثت کے بعد چند شخص ہوں گے مثلاً بندگی سید محمودؓ اور بندگی سید خوندمیرؓ اور تمام مہاجرینؓ مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور داہنی طرف والے کیسے حال میں ہوں گے داہنی طرف والے وہ بے کانٹے کی بیریوں اور تہ بہ تہ پھل والے کیلوں اور لمبی چھانوں اور بہائے ہوئے پانی اور بہتیرے میووں میں جو نہ اختتام پر پہونچیں گے اور نہ روکے جائیں گے

مرفوعة انا انشاناهن انشاء فجعلناهن ابكارا عربا اترابا لاصحاب اليمين ثلة من الاولين وثلة من الاخرين (جزء ۲۷ رکوع ۱۴) وتا آنکہ مہدیؑ نیاید قیامت قائم نشود و نیز نقلست از میاں حافظ محمدؒ لہ میاں عبدالرحمٰنؒ معاملہ دیدند کہ بندگی میاں دلاورؒ بر بناگوش میاں عبدالرحمٰنؒ انگشت داشتند و ہر پنج انگشت کشادہ بروی داشتند و فرمودند کہ میاں عبدالرحمٰن شمارا تجلی درمیان تجلی ذات این مقدار فرق ماندہ است و ہفت بشارت بندگی حضرت میرانجیوؒ در حق بندگیمیاں نظامؒ خداوندی دادند یکی فرمودند دیدند ہم چشید دوم دریانوش سوم مست مست ہشیار ہشیار چہارم کشک ملامت پنجم بل ھو کل خیك ششم گواہی چشم سر بر دیت اللہ مقتم رجال لا تلھیھم ایں قول از بندگیمیاں نظامؒ شنیدہ است چونکہ بندگی حضرت میرانؒ رحلت فرمودند بعضی یاراںؒ

اور اونچے اونچے بھولوں میں ہوں گے ہم نے حوروں کو اٹھایا ایک اٹھان پر پھر اون کو بنایا کنواری پیاری پیاری ہم عمر داہنی طرف والوں کے لئے یہ ایک بڑی جماعت ہے اگلے لوگوں میں سے اور ایک بڑی جماعت ہے پچھلوں میں سے اور جب تک مہدیؑ نہ آوے قیامت قائم نہو اور نیز میاں حافظ محمدؒ سے منقول ہے کہ میاں عبدالرحمٰنؒ نے معاملہ دیکھا کہ بندگیمیاں دلاورؒ نے میاں عبدالرحمٰنؒ کی لولکی پر انگلی رکھی اور پانچوں انگلیاں کھولکر منہ پر رکھا اور فرمایا کہ میاں عبدالرحمٰنؒ تمہاری تجلی اور تجلی ذات (الٰہی) کے درمیان اس قدر فرق رہ گیا ہے اور بندگی حضرت مہدیؑ نے بندگیمیاں نظامؒ خداوندی کو سات بشارتیں دی ہیں اول فرمایا کہ دیکھے بھی چکھے بھی دوم دریانوش سوم مست مست ہشیار ہشیار چہارم کشک ملامت پنجم بلکہ وہ سب تجھ میں ہے ششم گواہی چشم سر بر دیت اللہ مقتم وہ مرد ہیں جو نہیں لہو و لعب میں ڈالتا ہے انکو یہ قول بندگی میاں نظامؒ سے سنا ہے (آپ نے فرمایا) جب بندگی حضرت مہدیؑ نے رحلت فرمائی تو بعض یاروں نے

طرف گجرات سفر کردند و بندگی میر انسید محمودؓ
و بندہ و بعضی یک دو سال در خراسان ماندہ
بعدہ ما نیز در گجرات آمدیم بعد دیری میاں
شیخ محمدؓ با برادراں ہم پیش بندہ در احمد آباد
آمدند و گفتند کہ این بندہ صحبت بندگی حضرت
میراںؒ کردن نتوانستیم و ہیچ دین ہم نہم نہ کرد
و بندہ را ہیچ معلوم نشد بندہ پیش شما آمدہ است
تا بندہ را ارشاد بفرمایند تا از صدقۂ شما دل
کشایش شود پس میاں شیخ محمد صحبت این
بندہ اختیار کرد بعد از چند روز اندکے
کشایش پیدا شد بعد چند روز یک روز
پیش بندہ آمدہ گفتند کہ معلوم می شود کہ
ترا فتحیاب در روضہ حضرت میراںؒ است
بعدہ بندہ گفت کہ شما را اکنوں حاجت
مرشد است نفس مغالطہ می دہد باز گفت
کہ خوندکار رضا بدہید بعدہ گفتم کہ مغالطہ
نفس است بعدہ کرت سوم آمدہ گفتند کہ
رضا بدہید بعدہ بندہ گفت کہ اگر صحبت
کردی بہتر بودی و گرنہ شما دانید پس ازیں

گجرات کی طرف سفر کیا اور بندگی میراں سید محمودؓ
اور بندہ اور بعض (اشخاص) ایک دو سال تک
خراسان میں رہے اس کے بعد ہم بھی گجرات آئے
بہت دنوں کے بعد شیخ محمدؓ برادروں کے ہمراہ
بندہ کے پاس احمد آباد آئے اور کہا کہ یہ بندہ بندگی
حضرت مہدیؑ کی صحبت میں نہیں رہ سکا اور کچھ دین
(کی بات) بھی نہ سمجھ سکا اور بندہ کو کچھ معلوم نہیں
بندہ آپ کے پاس آیا ہے تاکہ بندہ کو ارشاد فرمائیں
تاکہ آپ کے صدقہ سے دل کی کشایش ہو پس میاں
شیخ محمد نے اس بندہ کی صحبت اختیار کی چند روز
کے بعد کسی قدر کشایش پیدا ہوئی چند روز کے بعد
ایک روز بندہ کے پاس آکر کہا معلوم ہوتا ہے کہ
تیرے لئے کشایش حضرت مہدیؑ کے روضہ میں
ہے اس کے بعد بندہ نے کہا کہ اب تم کو مرشد کی
ضرورت ہے نفس مغالطہ دیتا ہے پھر کہا کہ خوندکار
رضا دیں اس کے بعد میں نے کہا کہ نفس کا مغالطہ
ہے اس کے بعد تیسرے بار آکر کہا کہ رضا دیجئے
اس کے بعد بندہ نے کہا کہ اگر صحبت میں رہتے
تو بہتر ہوتا وگرنہ تم جانیں۔ پس اس سے

معلوم شد کہ میاں شیخ محمد عیسیٰ نبودند اگر عیسیٰ بودی تا مرشد میاں نظامؒ نبودی و میاں نظامؒ اورا نہ گفتی کہ ترا نفس مغالطہ می دہد چرا لہ عیسیٰ کجا و نفس کجا پس معلوم شد۔

معلوم ہوا میاں شیخ محمد عیسیٰ نہ تھے اگر عیسیٰ ہوتے تو اُن کے مرشد میاں نظامؒ نہ ہوتے اور میاں نظامؒ اُن کو نہ کہتے کہ تم کو نفس مغالطہ دیتا ہے اس لئے کہ عیسیٰ کہاں اور نفس کہاں پس معلوم ہو گیا۔ (کہ شیخ محمد نے نفس کے مغالطہ سے عیسیٰ کا دعویٰ کیا)۔

باب ہژدہم

در نقلہائے مہتر عیسیٰؑ

مرشد محمد رسول اللہؐ و مہدیؑ و عیسیٰؑ را خدا است و نیز بندگی سید الشہداؓ فرمودند کہ اگر عیسیٰؑ پشت دادہ بروند بندہ بشناسید چرا کہ میراںؑ فرمودند کہ عیسیٰؑ از ما چیزے نشان خواہد آمد نہ کہ دادن و نیز نقلست کہ یک روز حضرت میراںؑ حکایت عیسیٰؑ میکردند یاراںؓ پرسیدند کہ مہتر عیسیٰؑ کدام وقت خواہند آمد حضرت میراںؑ فرمودند کہ نزدیک است باز یاراں پرسیدند کہ چہ مقدار نزدیک است حضرت میراںؑ بطریق تعظیم اشارت بہ یک جانب کردند و فرمودند اینک مہتر عیسیٰؑ میفرمایند کہ نزدیک است دراں مجلس مقام ملکوتی و جبروتی و لاہوتی حاضر بودند ہیچ کسی ندانست کہ

اٹھارواں باب

عیسیٰؑ کے متعلق نقلوں کے بیان میں

محمد رسول اللہؐ اور مہدیؑ (موعود) مراد اللہؑ اور عیسیٰؑ (روح اللہ) کا مرشد خدا ہے اور نیز بندگی سید الشہداؓ نے فرمایا کہ اگر عیسیٰؑ پشت پلٹا کر جائیں تو بندہ پہچان لیگا اس لئے کہ مہدیؑ نے فرمایا کہ عیسیٰؑ ہم سے کوئی چیز لینے آئیں گے نہ کہ دینے اور نیز نقل ہیکہ ایک روز حضرت مہدیؑ عیسیٰؑ کی حکایت کرتے تھے یاروںؓ نے پوچھا کہ مہتر عیسیٰؑ کس وقت آئیں گے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ نزدیک ہے پھر یاروںؓ نے پوچھا کہ کس قدر نزدیک ہے حضرت مہدیؑ نے تعظیم کے طور پر ایک جانب اشارہ کیا اور فرمایا یہ لو حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں کہ نزدیک ہے اس مجلس میں ملکوتی جبروتی اور لاہوتی مقام رکھنے والے حاضر تھے کسی نے نہیں جانا کہ

حضرت میراںؒ سوی شیخ محمدؒ اشارت کردہ اند
و نیز **نقلست** کہ حضرت میراںؒ فرمودند کہ
ایں بیکاران می دانند کہ عیسیٰؑ ہم ایں چنین
باشد کہ وقت مہدیؑ آرام و امن است
یعنی وقت عیسیٰؑ غال و غول باشد و نیز
نقلست کہ حضرت میراںؒ را پرسیدند کہ
یاران مہدیؑ را با مہتر عیسیٰؑ ملاقات شود فرمودند
کہ بعضے کساں را و نیز از ملک پیر محمدؒ کہ
بندگیساں سید خوندمیرؒ را میاں شاہ جیوؒ و
میاں داسجیوؒ مہمان در خانۂ خود کردہ بودند
و دیگر چند یاران بزرگ ہم بودند دراں مجلس
بندگیساںؒ فرمودند کہ امشب بتوجہ تمام نشستہ
بودم بچشم خود حضرت میراںؒ را دیدم و پرسیدم
کہ میرانجیوؒ مہتر عیسیٰؑ کدام وقت بیایند
میراںؒ فرمودند کہ نزدیک باز پرسیدم
کہ پس از شما بشصت سال بیایند فرمودند
کہ نزدیک باز پرسیدم کہ پس از شما پنجاہ
سال باز فرمودند نزدیک باز پرسیدم
پس از شما چہل سال باز فرمودند کہ نزدیک

حضرت مہدیؑ نے شیخ محمدؒ کی طرف اشارہ کیا ہے
اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ
بے عمل جانتے ہیں کہ عیسیٰؑ بھی ایسے ہی ہوں گے
کہ مہدیؑ کے وقت میں آرام و امن ہے یعنی
عیسیٰؑ کے وقت غال غول ہوگا۔ اور نیز
نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ سے (یاروں نے)
پوچھا کہ مہتر عیسیٰؑ سے یاران مہدیؑ کی ملاقات
ہوگی تو فرمایا کہ بعض اشخاص کی (ملاقات ہوگی)
اور نیز ملک پیر محمدؒ سے منقول ہے کہ میاں شاہ جیوؒ
اور میاں داسجیو بندگیساں سید خوندمیرؒ کو اپنے
گھر مہمان کئے تھے اور دوسرے چند یاران بزرگ
بھی تھے بندگیساںؒ نے فرمایا کہ میں آج رات کامل
توجہ کیساتھ بیٹھا تھا بچشم خود حضرت مہدیؑ کو دیکھا
اور پوچھا کہ میرانجیوؒ مہتر عیسیٰؑ کس وقت آئیں گے
مہدیؑ نے فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے
بعد ساٹھ سال میں آئیں گے تو فرمایا کہ نزدیک
پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے بعد پچاس سال میں
پھر فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے
بعد چالیس سال میں پھر فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے

باز پرسیدم پس از شما سی سال باز فرمودند
کہ نزدیک باز پرسیدم کہ پس از شما
بست سال باز فرمودند نزدیک باز
پرسیدم پس از شما دہ سال باز فرمودند
کہ نزدیک اینک مہتر عیسیٰ حاضر اند بپرسید
بعدہ بندگی میاںؒ فرمودند کہ بندہ مہتر
عیسیٰ را بسیار چیز ہا پرسیدم ایں فراموش
شد کہ بہ پرسم کہ شما کی خواہید آمد بعدہ
میاںؒ ہیچیں ہمہ یارانؓ فرمودند کہ مہتر عیسیٰ
اگر پشت دادہ در راہ بروند بندہ
بشناسد وایں حکایت را شاید کہ بعد از
بست سال کم وزیادہ شدہ باشد کہ
شیخ محمد خراسانی دعوی عیسیٰ کردہ بود اے
عزیزاں ازیں معاملہ چگونہ معلوم می شود کہ
شیخ محمد نزدیک کم از دہ سال بود بلکہ جز
خدا تعالیٰ کسے نداند بلکہ قیامت را تعالیٰ
فرمودہ است۔ کقولہ تعالیٰ یاایھا الذین
امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت
لغد۔ (جز ۲۸ رکوع ۶) ونیز تقلست کہ

پوچھا آپ کے بعد تیس سال میں پھر فرمایا کہ نزدیک
پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے بعد بیس سال میں
پھر فرمایا کہ نزدیک پھر میں نے پوچھا کہ آپ کے بعد
دس سال میں پھر فرمایا کہ نزدیک یہ لو مہتر
عیسیٰؑ حاضر ہیں پوچھو اس کے بعد بندگی میاںؒ نے
فرمایا کہ بندہ نے مہتر عیسیٰؑ سے بہت سی چیزیں
دریافت کیں یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ کب
آئیں گے۔ اس کے بعد میاںؒ نے تمام یارانؓ
کے روبرو فرمایا کہ اگر مہتر عیسیٰؑ راستہ میں
پیٹھ پلٹا کر جائیں تو بندہ پہچان لیگا۔ اس واقعہ
کو شاید بیس سال سے کم وبیش عرصہ ہوا ہوگا
کہ شیخ محمد خراسانی نے عیسیٰ کا دعویٰ کیا تھا
عزیزو! اس معاملہ سے کس طرح معلوم ہوتا
ہے کہ شیخ محمد دس سال سے کم عرصہ میں (دعوی
کرنیوالا) تھا بلکہ سوائے خدا کے کوئی (نزول
وقت عیسیٰؑ وقیامت) نہیں جانتا بلکہ قیامت
کے متعلق حق تعالیٰ نے فرمایا ہے مانند قول اللہ
تعالیٰ کے مومنو اللہ سے ڈرو اور چاہیئے کہ
دیکھے ہر شخص کہ اس نے کیا بھیجا ہے کل۔

میاں ابراہیم نیز در دائرہ بندگی میاں نعمتؒ
دعوی عیسیٰؑ کردہ بود او را گفتند کہ عیسیٰ
بن مریمؑ باشد و نام پدر و مادر تو فلاں ابن
فلاں ہست (بعدہ میاں ابراہیم جواب داد
کہ ہمچناں است لیکن چونکہ مارا بر آسمانہا
بردند آنجا ذکر کردند و روح ایں بندہ در شکم
مادر انداختند ما ہماں عیسیٰ ہستیم۔
و نیز جذبہ و بیان چناں بود کہ بعضے
کساں حیران شدہ بودند و بندگی میاں
سید خوندمیرؒ او را پیش بندگی میراں
سید محمودؒ بردہ فرمودند بینی بریدہ کنیم
بندگی میراں سید محمودؒ فرمودند کہ نقصان
نباید کرد شاید کہ رجوع کند حبس کنید
بعد از حبس رجوع کردند) و نیز نقلست
کہ شیخ بھیکؒ دعوی عیسیٰ کردہ بود بحضور
حضرت میراںؒ بعدہ آنحضرتؒ فرمودند کہ
ترا عیسیٰ کہ کردہ است جواب داد کہ ترا
مہدی کہ کردہ حضرت میراںؒ فرمودند کہ
مادر تو فلاں بود عیسیٰ بن مریمؑ باشد اگر تو

(روز قیامت) کے لئے۔ اور نیز نقل ہے کہ میاں
ابراہیمؒ نے بھی بندگیمیاں نعمتؒ کے دائرہ میں
عیسیٰؑ کا دعوی کیا تھا ان کو کہا گیا کہ عیسیٰ بن مریم
ہوں گے اور تیرے ماں اور باپ کا نام تو فلاں
ابن فلاں ہے (اس کے بعد میاں ابراہیمؒ نے
جواب دیا کہ ایسا ہی ہے جب ہمکو آسمان پر لے گئے
وہاں ذکر کئے اور میری روح کو والدہ کے شکم میں
ڈالدیے ہم وہی عیسیٰ ہیں اور نیز آپکا جذبہ اور بیان
ایسا تھا کہ بعض لوگ حیران ہوجاتے تھے۔ اور
بندگیمیاں سید خوندمیرؒ نے اونکو بندگیمیاں سید محمودؒ
کے حضور میں لیجاکر فرمایا کہ بینی کاٹ دیتا ہوں
تو بندگیمیاں سید محمودؒ نے فرمایا کہ نقصان نہیں
کرنا چاہیئے ممکن ہے کہ رجوع کرے قید کرو تو
قید کے بعد انھوں نے رجوع کی) اور نیز نقل ہے کہ
شیخ بھیکؒ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عیسیٰ کا
دعوی کیا تھا۔ اس کے بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ
تجھکو عیسیٰ کس نے کیا ہے تو جواب دیا کہ تجھکو مہدی
کس نے کیا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ تیری
والدہ تو فلاں تھی عیسیٰؑ بن مریم ہونگے اگر تو عیسیٰ

دعوی عیسٰی کنی کافر باشی بعد از چند روز میاں بھیکؓ رجوع کردند بعدہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ از بالائے آسمان چوں فرود آمدند بعدہ فرمودند کہ مقام بود۔

کا دعوی کریگا کافر ہوگا۔ چند روز کے بعد میاں بھیکؓ نے رجوع کی اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ آسمان سے کیوں نیچے آئے اس کے بعد آپ ہی نے فرمایا کہ مقام تھا

باب نوزدہم

ونیز نقلست از ہر یکی مہاجران مہدیؑ از بندگی سید محمودؒ و از بندگی سید خوندمیرؒ و میاں نعمتؒ و میاں دلاورؒ و اکثر مہاجران حضرت میراں علیہ السلام را پرسیدند کہ کسان مہدیؑ حضرت مہتر عیسیٰؑ را ملاقات شوند۔ فرمودند آری پس مشہور ترین ہمیں نقل است ولیکن مہاجران مہدیؑ درمیان خویش ایں چنیں می فرمودند بعضی فرمودند کہ از حضور آں کساں ملاقات باشند میاں ملکجیوؒ فرمودند کہ ما چہ دانیم کہ چند کسان مہاجران مہدیؑ مشہور ہستند ہمیں ہستند خدا داند کہ میراںؑ ملکہا گشتند بسیار کساں را فیض رسیدہ است خدا داند کہ کجا ظہور شود و میاں ملکجیوؒ پس از چند سال شیخ محمدؒ

انیسواں باب

اور نیز نقل ہے کہ مہاجران مہدیؑ میں سے ہر ایک (مثلاً) بندگی سید محمودؒ بندگی سید خوندمیرؒ میاں نعمتؒ میاں دلاورؒ اکثر مہاجرین نے حضرت مہدیؑ سے پوچھا کہ مہدوی حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کریں گے۔ تو فرمایا کہ ہاں پس مشہور ترین نقل یہی ہے ولیکن مہاجران مہدیؑ آپس میں ایسا فرماتے ہیں بعض نے فرمایا کہ حضور مہدیؑ میں جو اشخاص ہیں وہ ملاقات کریں گے اور میاں ملک جیوؒ نے فرمایا کہ ہم کیا جانیں جتنے اشخاص مہاجران مہدیؑ سے مشہور ہیں یہی ہیں خدا جانے کیوں کہ مہدیؑ بہت سے شہروں کو گئے بہت اشخاص فیضیاب ہوئے خدا جانے کہاں ظہور ہوگا۔ اور میاں ملک جیوؒ نے چند سال گزرنے کے بعد شیخ محمد خراسانی کو (نقل مذکور) فرمایا تھا۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے

خراسانی را فرمودہ بودند واللہ اعلم بالصواب
ولیکن قبول نہ کردہ است ونیز نقلست
ہر وقت کہ رحلت حضرت میرانؑ نزدیک
آمد در جامع مسجد رفتہ بودند نماز جمعہ گزاردہ
فارغ شدہ بعدہ وترا ادا کردہ بعضی کسان
دیدہ گفتند کہ میرانؑ بعد ازیں در جامع مسجد
نیایند کہ وترا ادا کردہ اند حضرت رسالت پناہؐ
ہم وترا ادا کردہ بود (بعد ازاں در مسجد
نیامدند) بعدہ کسی گفتہ کہ می گویند کہ ہنوز
حضرت میرانؑ بہ بیت المقدس نہ رفتہ اند
بعدہ بعضی یاراں پیش حضرت میرانؑ عرض
کردند بعدہ حضرت میرانؑ بطریق جلالیت
فرمودند کہ بندہ کدام وقت گفتہ بود کہ من
بہ بیت المقدس خواہم رفت ونیز معلوم باد
کہ بندگی سید خوندیرؓ در عقیدہ نبشتہ اند کہ
ہر کہ پیش حضرت میرانؑ احادیث برائے
حجت آورد حضرت میرانؑ فرمودند کہ در
احادیث اختلاف بسیار است ایں صحیح
شدن مشکل است ہر حدیثی کہ موافق کتاب خدا

ولیکن (اس نے) قبول نہیں کیا۔ اونیز نقل
ہے کہ جب حضرت مہدیؑ کی رحلت کا وقت
قریب آیا تو آپ جامع مسجد کو تشریف لیگئے
اور نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد نماز وتر
ادا کی بعض اشخاص نے (یہ معاملہ) دیکھکر
کہا کہ اس کے بعد مہدیؑ جامع مسجد کو نہیں آئیں گے
اس لئے کہ آپنے نماز وتر ادا کی ہے حضرت رسالت پناہؐ
نے بھی (رحلت کے قریب) جامع مسجد میں وتر
ادا کی تھی (اس کے بعد مسجد میں تشریف نہیں لائے)
اس کے بعد کسی نے کہا کہ کہتے ہیں کہ حضرت مہدیؑ
ابتک بیت المقدس نہیں گئے اس کے بعد
بعض یاروں نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں
عرض کیا اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے جلال میں آکر
فرمایا کہ بندہ کس وقت کہا تھا کہ میں بیت المقدس
جاؤنگا۔ اونیز واضح ہو کہ بندگی سید خوندیرؓ نے
عقیدہ شریفہ میں لکھا ہے کہ جس شخص نے حضرت مہدیؑ
کے حضور میں حجت کے لئے احادیث پیش کیں تو
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ احادیث میں بہت
اختلاف ہے اس کا صحیح ہونا مشکل ہے (لہذا) جو حدیث

وحال ایں بندہ باشد آں صحیح است قال
علیہ السلام وستکثر لکم الاحادیث
من بعدی فاعرضوا علی کتاب اللہ
فان وافقت فاقبلوا والا فردوا
وقال ان الدین بدأ غریبا وسیعود
الدین کما بدأ۔ ونیز نقلست کہ حضرت
میرانجیو درخراسان فرمودہ بودند درقصبہ
فرہ اصحاب خویش را کہ معلوم میشود کہ مہدی
وقوم وی را ہیچ جا مقام نیست ومسکن
نیست ونیز نقلست کہ حضرت میرانؒ
را بست سال فرمان شد کہ تو مہدی موعود
ہستی حضرت میرانؒ بست سال ہضم کردند
ازینجہت کہ ندانم ابتلا چہ باشد بعد از
بست سال فرمان بہ عتاب شد کہ چرا
آشکارا نہ کنی تا آشکارا کردند ونیز
نقلست حضرت میرانؒ فرمودند کہ
سفر معلوم میشود بعدہ یاراں برای خریدن
رکب می رفتند بعد از چند روز سفر باطنی
شد ونیز نقلست کہ بندگی میاں نعمتؒ

خدا کی کتاب اور اس بندہ کے حال کے موافق ہو
وہ صحیح ہے۔ نبیؐ نے فرمایا عنقریب میرے بعد تمہارے
لئے بہت سی حدیثیں ہوجائیں گی تم ان کو کتاب اللہ
پر پیش کرو۔ اگر موافق ہوں تو قبول کرو ورنہ
رد کردو اور فرمایا آنحضرتؐ نے تحقیق کہ دین شروع
ہوا درحالیکہ غریب تھا اور قریب میں ہوجائیگا دین
جیسا کہ شروع ہوا تھا اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ
نے شہر خراسان قصبۂ فرہ میں اپنے صحابہؓ کو فرمایا
تھا کہ معلوم ہوتا ہے مہدیؑ اور اس کی قوم کے لئے
کسی جگہ مقام اور مسکن نہیں اور نیز نقل ہے کہ حضرت
مہدیؑ کو بیس سال (خدا کا) فرمان ہوا کہ تو مہدی
موعود ہے حضرت مہدیؑ بیس سال ظاہر نہیں فرمائے
اس لئے کہ نہیں جانتا ہوں کہ کیا آزمائش درپیش
ہو بیس سال کے بعد عتاب کے ساتھ فرمان ہوا
کہ کس لئے ظاہر نہیں کرتا ہے تو جب آپ نے ظاہر
کیا اور نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ سفر
معلوم ہوتا ہے اس کے بعد یاراں سرکب خریدنے
کے لئے جاتے تھے چند روز کے بعد باطنی سفر ہوا
اور نیز نقل ہے کہ بندگی میاں نعمتؓ نے

در سندھ معاملہ دیدہ بودند کہ حضرت میراںؒ
فرمایند کہ در گجرات بروید سلطان مظفر و
بی بی رانی اطاعت شما خواہند کرد این معاملہ
پیش بندگیمیاں سید خوندمیرؒ عرض کردند میاںؒ
فرمودند این معاملہ را بر معنی حمل باید کرد نہ کہ
بر صورت نفس شما سلطان مظفر است و
بی بی رانی ہوای شماست این ہر دو اطاعت
خواہند کرد و فرمودند کہ شما بہ چاپانیر مروید
بعدہ میاں مذکور قبول نہ کردند و رفتند
پس انچہ آنجا شد ہمہ کساں را معلوم است
و نیز در موضع بھولارہ گفتگو بود کہ اینجا ہم
غلبہ صورت باشد چنانچہ بعد از مصطفیؐ شدہ
بود پس چگونہ بندگی میاںؒ از بھولارہ رفتند
ملک الہدادؒ را طلبیدہ فرمودند کہ اینجا غلبہ
صورت نیست ہر چہ باشد معنی باشد۔
وقتلوا وقتلوا نشود و نیز نقلست
کہ در کھانبیل اکثر مہاجراں دراں محضر حاضر
شدہ بودند کہ بندگی حضرت میراںؒ فرمودہ بودند
کہ پس از من کسانی باشند کہ برایشاں

سندھ میں معاملہ دیکھا تھا کہ حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ گجرات جاؤ سلطان مظفر اور بی بی رانی تمہاری
اطاعت کریں گے یہ معاملہ بندگیمیاں سید خوندمیرؒ
سے عرض کئے میاںؒ نے فرمایا کہ اس معاملہ کو
معنی پر حمل کرنا چاہیئے نہ کہ ظاہر الفاظ پر تمہارا
نفس سلطان مظفر ہے اور بی بی رانی تمہاری
خواہشیں ہیں یہ دونو تمہاری اطاعت کریں گے
اور فرمایا کہ چاپانیر کو مت جاؤ اس کے بعد میاں
مذکورؒ قبول نہیں کئے اور گئے وہاں جو کچھ گذرا
سب کو معلوم ہے اور نیز موضع بھولارہ میں گفتگو
تھی کہ یہاں بھی صورۃً غلبہ ہوگا جیسا کہ مصطفیؐ
کے بعد ہوا تھا۔ پس بندگیمیاںؒ بھولارہ سے کیوں
تشریف لیجاتے (میاںؒ نے) ملک الہدادؒ کو طلب کرکے
فرمایا کہ یہاں صورۃً غلبہ نہ ہوگا جو کچھ ہوگا معناً
ہوگا۔ اور قتال کیا اور قتل کئے گئے نہ ہوگا۔
اور نیز نقل ہے کہ کھانبیل میں اکثر مہاجرینؓ
اس محضر میں موجود تھے کہ بندگی حضرت مہدیؑ نے
فرمایا تھا کہ میرے بعد دہ اشخاص ہوں گے کہ
ان پر دین قائم ہوگا جیسا کہ مصطفیؐ کے بعد

اقامت دین باشد چنانچہ بعد از مصطفیؐ شدہ بود اما آں خلافت بظاہر تعلق داشت واینجا معناً ونیز تقلست کہ پیش حضرت میرانؑ ملایاں گفتند کہ مہدیؑ با دشاہ عالم باشد حضرت میرانؑ فرمودند آری ولیکن لید اسپاں نکشد بعد ازیں نفرمودند کہ از گروہ مہدیؑ کسے باشد کہ فلاں فلاں شہر فتح کند واما عیسیٰؑ خواہد بود۔

قائم ہوا تھا لیکن وہ (دور نبوت کی) خلافت ظاہر سے تعلق رکھتی تھی اور یہاں باطناً۔ اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کے حضور میں ملاؤں نے کہا کہ مہدیؑ عالم کا بادشاہ ہوگا تو حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہاں ولیکن گھوڑوں کی لید نہیں کھینچیگا اس کے بعد آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ مہدیؑ کے گروہ سے کوئی شخص ہوگا فلاں فلاں شہر فتح کرے گا ولیکن عیسیٰؑ ہوں گے۔

باب بستم

در بیان پسخوردہ

نقلست انچہ خیر روش مہدیؑ و یاران
وی باشد آں بدعت است قال علیہ
السلام وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ
فی النار وقال علیہ السلام سور المؤمنین
شفاء پس معلوم شد کہ حضرت رسولؐ
ہم پسخوردہ دادہ است و نیز قصہ غار
مشہور است کہ حضرت رسولؐ و ابابکر صدیقؓ
ہر دو در غار بودند کقولہ تعالیٰ ثانی اثنین
اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن
ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ
(جزو ۱۰ رکوع ۱۲) و آنجا مار بزرگ بشوق مصطفیؐ
برای ملاقات بیروں آمدہ بود و ابابکر صدیقؓ
بسبب خوف گزیدن بحضرت محمدؐ دست خود

بیسواں باب

پسخوردہ کے بیان میں

نقل ہے جو کچھ کہ مہدیؑ اور یارانِ مہدیؑ کی رو
کے خلاف ہے وہ بدعت ہے نبی علیہ السلام نے
فرمایا کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ
میں ہے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا مومنوں کا
پسخوردہ شفاء ہے پس معلوم ہوا کہ حضرت رسولؐ
نے بھی پسخوردہ دیا ہے اور نیز غار کا قصہ مشہور
ہے کہ حضرت رسولؐ اور ابابکر صدیقؓ ہر دو غار
میں تھے مانند قول اللہ تعالیٰ کے دو میں کا دوسرا
جبکہ وہ دونو غار میں تھے جبکہ وہ اپنے رفیق
سے کہتا تھا نگمین نہو تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے
پس اللہ نے اس پر تسکین نازل کی اور وہاں ایک بڑا
سانپ مصطفیؐ کی ملاقات کے شوق میں باہر آیا تھا
اور ابابکر صدیقؓ نے اس خوف سے کہ کہیں حضرتؐ کو

بر روزن نہادند بعدہ مارا بابکرؓ را گزید حضرت رسالت پناہؐ لعاب دہن خود بر دست ابابکرؓ مالید حقتعالیٰ زہر را دفع کرد پس لعاب د پسخوردہ یکی است و نیز نقلست کہ پیش حضرت میراں علیہ السلام از جہت زن کافرہ پسخوردہ آب طلبیدہ بودند آن زن را درد زہ شدہ بسیار عاجز شدہ بود چونکہ پسخوردہ حضرت میراںؑ نوشید آں زن نقل شد چوں از جہت سوختن آں بسیار قصد کردند سوختن نتوانستند بعدہ عاجز شدہ دفن کردند سبحان اللہ ایں چنیں تاثیر بود و نیز نقل است کہ در دائرہ حضرت میراں علیہ السلام سگی بود آں سگ مارا دیدہ دوید و دہان بر مار انداخت مار زبانش را گزید سگ زبان برآوردہ پیش حضرت میراں علیہ السلام آمد میراںؑ پرسید ایں را چہ شدہ است یاراں گفتند مار گزیدہ است حضرت میراںؑ لعاب دہن مبارک بر زبان سگ انداختند فی الحال زہر مار دفع شد و نیز کرتے آں سگ را

نہ ڈس جائے اپنا ہاتھ روزن پر رکھدیا اس کے بعد سانپ نے ابابکرؓ کو کاٹ لیا حضرت رسالت پناہؐ نے اپنے دہن مبارک کا لعاب ابابکرؓ کے ہاتھ پر لگایا حقتعالیٰ نے زہر کو دفع کردیا پس لعاب پسخوردہ ایک ہے اور نیز نقل ہیکہ حضرت مہدیؑ کے حضور میں ایک کافرہ عورت کے لئے پانی کا پسخوردہ طلب کیا گیا اس عورت کو دردزہ بہت ہو کر عاجز ہوگئی تھی جب وہ عورت حضرت مہدیؑ کا پسخوردہ پی تو اس کا انتقال ہوگیا اس کو جلانے کیلئے لوگوں نے بہت کوشش کی لیکن نہیں جلا سکے اس کے بعد عاجز ہو کر دفن کردیئے سبحان اللہ ایسی کچھ تاثیر تھی اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کے دائرہ میں ایک کتا تھا وہ کتا سانپ کو دیکھکر دوڑا اور اس پر منھ مارا تو سانپ نے اس کی زبان کو کاٹ لیا کتا زبان باہر نکالا ہوا حضرت مہدیؑ کے حضور میں آیا تو آپنے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا ہے یاروں نے کہا کہ سانپ کاٹا ہے حضرت مہدیؑ نے دہن مبارک کا لعاب کتے کی زبان پر ڈالا اسی وقت سانپ کا زہر دور ہوگیا ۔ اور نیز ایک بار اسی کتے کو

مار گزید در سکرات بود میر انجیور را معلوم شد
بر سر آں لطف فرمودہ پسخوردہ آب بدست مبارک
خود در دہن سگ ریختند چونکہ قطرہ پسخوردہ
آب در حلقومش رسید فی الحال ایستادہ شد

ونیز نقلست کہ یکروز حضرت امام مہدیؑ
نشستہ بودند ناگاہ یک جوان آسیب زدہ
را آوردند حضرت امامؑ او را سخن ظریف چنانچہ
طبعیت بود فرمودند کہ شما کدام کس اندآں
آسیب زدہ سخنہا کردکہ ما شاہزادہ جنیاں
ہستیم بعدہ حضرت میرانؑ پسخوردہ کردہ
نوشانیدند چونکہ پسخوردہ نوشید فی الحال
نعرہ زد و گفت ای خداوند آب پسخوردہ
بدہید کہ ایں آب در رگہا رسید اسلام
آوردند و دیگر رگہا آرزومند و امیدوار اند
تا بطفیل آں در اسلام در آئیم حضرت میرانؑ
دیگر بار پسخوردہ کردہ دادند بعدہ آسیب زدہ
کلمہ عرض کرد پس آں آسیب زدہ ببیار
فرد تنی بدنبال حضرت میرانؑ شد۔

صراحی شد تہی ازمی ہنوز چشم برساقی

سانپ کاٹا سکرات میں تھا مہدیؑ کو معلوم ہوا
تو آپ اس کے پاس تشریف لیجاکر پانی کا پسخوردہ
اپنے دست مبارک سے کتے کے منہ میں ڈالے
پسخوردہ کے پانی کا قطرہ حلق میں پہونچتے ہی اسی
وقت کھڑا ہو گیا۔ اور نیز نقل ہے کہ ایکدن حضرت
امام مہدیؑ تشریف رکھتے تھے یکایک ایک
آسیب زدہ جوان کو لائے حضرت امامؑ نے اس کو
ظرافت کے طور پر جیسی کہ آپ کی طبعیت مبارک
تھی فرمایا کہ تم کون شخص ہو اس آسیب زدہ نے
کلام کیا کہ ہم شہزادہ جنیاں ہیں اس کے بعد
حضرت مہدیؑ نے پسخوردہ کرکے پلایا پسخوردہ پیتے ہی
چیخ مارا اور کہا کہ اے آقا اور پسخوردہ کا پانی دیجئے
کیونکہ یہ پانی جو رگوں میں پہنچا تو اسلام لائے
دوسری رگیں آرزومند اور امیدوار ہیں تاکہ
اس کے طفیل سے اسلام میں آئیں حضرت مہدیؑ
نے دوسرے بار پسخوردہ کرکے دیا اس کے بعد
آسیب زدہ کلمہ پڑھا پس وہ آسیب زدہ بہت
انکسار کے ساتھ حضرت مہدیؑ کے ہمراہ ہو گیا۔

صراحی شراب سے خالی ہو گئی لیکن ابھی میری آنکھ ساقی پر ہے

تمامی عمر ضائع رفت تمنا ہمچناں باقی

ونیز نقلست کہ در شہر چاپانیر پیش بندگیہاں نعمتؑ یک ملوک بعد از نماز ظہر آمدہ گفت کہ خوندکار بر گردن ما چیزی خواندہ نف زنید کہ گردن کرتہ شدہ است میاں نعمتؑ فرمودند کہ ما خواندن نمی دانیم اگر در خاطر باشد پسخوردہ بدہیم والشفا من اللہ پس آں ملوک پسخوردہ بر گردن خود مالید۔

ونیز نقلست از میاں لاڑشہ مبارکؒ کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ اگر کسی رسم و عادت و بدعت کند او را بہرہ اینجائی نرسد۔ کما روی عن عبد اللہ ابن عطاء قال سألت اباجعفر بن محمد بن علی فقلت اذا خرج المہدی بای سیرۃ یسیر قال یہدم ما قبلہ کما صنع رسول اللہؐ و یستانف الاسلام جدیدا و عن علی بن ابی طالب المہدی لا یترک البدعۃ الا ازالہا و لا یترک السنۃ الا اقامہا و قال علیہ السلام

تمام عمر ضائع ہوئی تمنا ویسی ہی باقی ہے

اونیز نقل ہے کہ شہر چاپانیر میں بندگیہاں نعمتؑ کے حضور میں یک بادشاہ نے نماز ظہر کے بعد حاضر ہو کر عرض کیا کہ خوندکار کچھ پڑھکر ہمارے گردن پر پھوکیں کیونکہ گردن تیڑھی ہوگئی ہے میاں نعمتؑ نے فرمایا کہ ہم پڑھنا نہیں جانتے اگر منظور ہو تو پسخوردہ دیتے ہیں اور شفا اللہ کی طرف سے ہے پس اس بادشاہ نے پسخوردہ اپنی گردن پر لگایا۔ اونیز میاں لاڑشہ مبارکؒ سے منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص رسم و عادت و بدعت کرے اس کو یہاں کا بہرہ نہیں پہنچے گا چنانچہ عبداللہ بن عطاء سے مروی ہے کہا کہ میں نے ابوجعفر بن محمد بن علی سے پوچھا اور کہا کہ جب مہدیؑ کا ظہور ہوگا تو وہ کس سیرت پر چلیں گے تو فرمایا اپنے ماقبل کو گرا دیں گے جیسا کہ رسول اللہؐ نے کیا تھا اور اسلام کو نئے سر سے تازہ کریں گے اور حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ہے کہ مہدیؑ کسی بدعت کو زائل کئے بغیر اور کسی سنت کو قائم کئے بغیر نہیں رہیں گے اور فرمایا

کل بدعة ضلالة وکل ضلالة
فی النار الحدیث عن ابی انجیح العرباض
بن سالمؓ قال وعظنا رسول اللہ صلعم
وجلت منها القلوب وزرفت
منها العیون فقلنا یا رسول اللہ کانها
موعظة مودع فاوصنا قال اوصیکم
بتقوی اللہ والسمع والطاعة وان
یامر علیکم عبد احبشیا فانه من
یعیش منکم بعدی فسیری اختلافا
کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء
الراشدین المهدیئین الحدیث
عن ام المؤمنین عائشة رضؓ قالت
قال رسول اللہ صمن احدث فی امرنا
هذا ما لیس فیه فهو رد فی روایة
المسلم من عمل عملا لیس علیه
امرنا فهو رد الحدیث عن ابی هریرةؓ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم یقول ما نهیکم عنه فاجتنبوا
منه وما امرتکم فافعلوا منه

آنحضرت نے فرمایا کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر
ضلالت دوزخ میں ہے آخر حدیث تک ۔
ابو انجیح عرباض بن سالم سے مروی ہے کہا کہ
ہم کو رسول اللہؐ نے اپنا وعظ سنایا جس سے قلوب
خائف ہوگئے اور آنکھیں بہنے لگیں ہم نے کہا "
یا رسول اللہؐ گویا یہ ایک نصیحت ہے رخصت کرنیوالے
کی پس آپ ہمکو کوئی وصیت فرمایئے تو فرمایا
میں تم کو اللہ کے خوف اور احکام بجا لانے کی وصیت
کرتا ہوں اگرچہ کہ تم پر کوئی حبشی غلام حاکم بنجائے
کیونکہ میرے بعد کوئی تم میں سے زندہ رہے تو دیکھیگا
کہ بہت اختلاف ہوجائیگا۔ پس تم پر میری اور میرے
ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر عمل
کرنا واجب ہے الخ۔ بی بی ام المومنین عائشہ صدیقہؓ
سے مروی ہے آپ کہتی ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے
ہمارے اس حکم میں کوئی ایسی بات پیدا کی جو اس میں
نہیں ہے تو اس کا یہ عمل مردود ہوگا اور مسلم کی روایت میں
ہے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے اس پر جو کوئی عمل کرے
تو وہ مردود ہے۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

ما استطعتم فانما اهلك الذين من قبلكم كثرة اختلافهم على انبيائهم۔ ونیز نقلست کہ حضرت میراںؑ فرمودند کہ مہدیؑ را خدائتعالیٰ بفرستد کہ معنیٔ دین رفتہ باشد از سہ چیز رسم وعادت وبدعت وقتیکہ ظہور مہدیؑ باشد رسم وعادت وبدعت را دور کند ونیز نقلست کہ حضرت میراںؑ فرمودند کہ ایں بندہ را خدائتعالیٰ انگاہ فرستاد کہ از عالم دین مصطفیٰؐ رفتہ بود مگر در مجذوباں ماندہ بود۔ کما قال فی شرح المقاصد فذهب العلماء الى انه اما عادل من اولاد فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخلقه الله متى شاء ويبعثه نصرة لدينه ونیز نقلست کہ یکی طالب خدا پیش بندۂ خدا آمد وحال خود گفت کہ چنداں عبادت می کنم کشایش نمیشود آں بندۂ خدا فرمود کہ امشب فرض عشاء ہم ترک بدہ ومگذار چوں آخر شب رسید

میں نے تم کو جس بات سے منع کیا ہے تم اس سے پرہیز کرو اور جس کا حکم دیا ہے اس کو بجا لاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے تم سے پہلے کے لوگوں کو انبیاء سے ان کی کثرت اختلاف نے ہی ہلاک کیا اور نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدائتعالیٰ مہدیؑ کو (اسیوقت) بھیجتا ہے کہ دین کا مطلب فوت ہو جاتے تین چیزوں سے یعنی رسم وعادت وبدعت جبکہ ظہور مہدیؑ ہو۔ رسم وعادت وبدعت کو دور کرے اور نیز نقل ہیکہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اس بندہ کو خدائتعالیٰ نے اس وقت بھیجا کہ دنیا سے مصطفیٰؐ کا دین چلے گیا تھا مگر مجذوبوں میں باقی رہ گیا تھا جیسا کہ کہا شرح مقاصد میں کہ علماء کا مذہب یہ ہیکہ مہدیؑ امام عادل اولاد فاطمہؓ بنت رسول اللہؐ سے ہے خدا اسکو جب چاہیگا پیدا کریگا۔ اور اپنے دین کی نصرت کے لئے مبعوث کریگا اور نیز نقل ہیکہ ایک خدا کا طالب ایک بندۂ خدا کے پاس آیا اور اپنا حال کہا کہ اس قدر عبادت کرتا ہوں کشائش نہیں ہوتی۔ تو اس بندۂ خدا نے فرمایا کہ آج رات کو عشاء کی نماز بھی ترک کر اور مت پڑھ جب رات آخر ہوئی

در خاطر آمد کہ چوں عشا را ترک کنم عشا ادا کرد
وتر ادا نہ کرد بعدہ چیزی آخر شب فتحباب
شد پیش مرشد آمد چونکہ روی دید و فرمود
عشا ادا کردی گفت آری مرشد فرمود اگر
عشا ادا نہ کردہ بودی بسیار فتحباب شدی
آں طالب گفت ایں چہ حال است بعدہ
فرمود کہ عبادت حجاب شدہ بود چنانچہ
حجاب دور شدہ فتحباب شد۔ ونیز
بعضی کساں نماز بامداد اول وقت میگذارند
ایں بدعت است ونیز در کتاب الصلوٰۃ
من مجموع خانی در بیان اوقات نماز میگویند
اول وقت نماز بامداد چوں صبح صادق شود
وآخر وقت پیش از برآمدن آفتاب ونیز
معلوم باد کہ حضرت میراں علیہ السلام
بعد از شنیدن بانگ نماز فی الحال بیروں
آمدند ملا بھیک رضؓ تکبیر فی الحال گفت میراں
علیہ السلام فرمود ملا بھیک رضؓ از بندہ دوگانہ
فوت شد ونیز نقلست کہ حضرت
میراں علیہ السلام سنت ظہر چہار گانہ در حجرہ

اس کے دل میں آیا کہ عشا کی نماز کیونکر ترک کروں
عشا تو ادا کیا وتر چھوڑ دی اس کے بعد پچھلی رات
میں کچھ کشائش ہوئی مرشد کے پاس آیا صورت
دیکھتے ہی (مرشد نے) فرمایا کیا تو نے عشا ادا کی
تو کہا ہاں مرشد نے فرمایا کہ اگر تو عشا ادا نہ کرتا
تو بہت کشائش ہوتی اس طالب نے کہا کہ یہ کیا
حال ہے اس کے بعد (مرشد نے) فرمایا کہ عبادت
حجاب ہو گئی تھی جب حجاب دور ہوا تو کشائش ہوئی
اور نیز بعض لوگ صبح کی نماز اول وقت ادا کرتے
ہیں یہ بدعت ہے۔ اور نیز کتاب الصلوٰۃ میں
مجموعۂ خانی کے حوالہ سے نماز کے اوقات کے بیان
میں لکھتے ہیں کہ جب صبح صادق ہوتی ہے تو نماز کا اول
وقت ہوتا ہے اور آخر وقت آفتاب نکلنے کے
آگے تک ہے اور نیز واضح ہو کہ حضرت مہدیؑ
اذان کی آواز سنتے ہی باہر تشریف لائے ملا بھیکؓ
نے اسی وقت تکبیر کہی مہدیؑ نے فرمایا اے ملا بھیکؓ
بندہ سے دوگانہ فوت ہوا۔ اور نیز نقل ہے کہ
مہدیؑ ظہر کی چہار گانہ سنت حجرہ میں ادا کرتے
تھے کسی نے کہا کہ حضرت رسالت پناہؐ نے ظہر کی

می گذارند کسے گفت حضرت رسالت پناہؐ
چہار گانی سنت ظہر در مسجد گذاردہ بودند بعد ازاں
میرانؒ ہم سنت در جماعت خانہ گذارند نیز
معلوم باد کہ بندگی سید الشہداؓ اکثر سنت
عشاء و وتر در خانہ گذارند و ہر وقت در مسجد
گذاردہ در وتر سجدہ سہو کردہ نیز معلوم باد
کہ بعد تکبیر سنت ساقط شد و نیز بندگی
سید السادات منبع الکائنات سید خوندمیرؒ
فرمودند کہ حضرت میراں علیہ السلام در شب قدر
بعد از فرض و سنت عشاء یک دوگانہ خود
امامت کردہ گزارند بعد از فارغ شدن
از دوگانہ حضرت میراں علیہ السلام این دعا
خواندند اللّٰھم احینی مسکینا وامتنی
مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین
بفضلک وبکرمک وبرحمتک
یا ارحم الراحمین ونیز بندگیماں
سید خوندمیرؒ ہمچنین کردند و دعا ہم ہمیں نوع
طلبیدند و خود جماعت کردند و نیز نقل است
از بندگیماں سید خوندمیرؒ کہ حضرت میراںؒ

چہار گانی سنت مسجد میں ادا کرنے بعد ازاں مہدیؑ
نے بھی مسجد میں سنت ادا فرمائی اور نیز واضح ہو کہ
بندگی سید الشہداؓ نے اکثر عشاء کی سنت
اور وتر گھر میں ادا کی ہے اور جس وقت مسجد
میں ادا کرتے تو وتر میں سجدۂ سہو کرتے اور نیز
واضح ہو کہ تکبیر کے بعد سنت ساقط ہو جاتی
ہے اور نیز بندگی سید السادات منبع الکائنات
سید خوندمیرؒ نے فرمایا کہ حضرت مہدیؑ نے شب قدر
میں عشاء کے فرض اور سنت کو ادا کرنے کے
بعد ایک دوگانہ خود امامت کر کے ادا فرمایا ہے
دوگانہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت
مہدیؑ نے یہ دعا پڑھی اے اللہ مجھکو مسکین
جلا اور مجھکو مسکین مار اور مسکینوں کے زمرہ میں
میرا حشر کر تیرے فضل سے اور تیرے
کرم سے اور تیرے رحم سے اے رحم کرنیوالوں
میں سب سے زیادہ مہربان۔ اور نیز بندگیماں
سید خوندمیرؒ نے بھی ایسا ہی کیا اور دعا بھی
اسی طرح طلب کی اور خود جماعت کی اور نیز
بندگیماں سید خوندمیرؒ سے منقول ہے کہ۔

بعد از نماز عشا رسوئ آسمان دیدہ فرمودند کہ امشب رمضان است بعدہ پیش حضرت میراںؑ در نیم شب دو گواہاں قاضی فرستاد بعدہ فی الحال ختم شروع کردند و تراویح گزاردند بعد ازاں سی روز گزشت و آسمان را ہیچ علت نبود۔

حضرت مہدیؑ نے عشا کی نماز کے بعد آسمان کی طرف دیکھکر فرمایا کہ آج کی رات رمضان ہے اس کے بعد حضرت مہدیؑ کے حضور میں آدھی رات کو قاضی نے دو گواہ بھیجے اس کے بعد ختم اسی وقت شروع کئے اور تراویح ادا کی اس کے بعد تیس روز گزرے اور آسمان پر کوئی علت نہ تھی۔

المرقوم ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۶۵ھ

راقم الحروف

خاکپای گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

احقر دلاور عرف گورے میاں مہدی

ساکن حیدرآباد سدی عنبر بازار محلہ پٹھان واڑی

(تعلیم اشرف مہدی)